



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب



مباحثات 2005

(جمعرات 15، جمعہ المبارک 16، پیر 19، منگل 20، بدھ 21 - ستمبر 2005)
(یوم الخمیس 10، یوم الجمع 11، یوم الاثنین 14، یوم الثلثاء 15، یوم الاربعاء 16 - شبنم 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : اکیسواں اجلاس

جلد 21، شماره جات 531

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

اکیسواں اجلاس

جمعرات، 15- ستمبر 2005

جلد 21، شماره 1

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
1	اجلاس کی شبی کا اعلامیہ	1-
3	اجنڈا	2-
5	ایوان کے حمدے دار	3-
13	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	4-
14	چیز بینوں کا بیٹل	5-
	سوالات (حکمرات زکوٰۃ و عمرہ، اوقاف اور ٹرانسپورٹ)	
14	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (کوئی سوال دیوہما کی)	6-
	یوانٹ آف آرڈر	
14	بدیلتی انتخابات میں دعوتی	7-
	سوالات (حکمرات زکوٰۃ و عمرہ، اوقاف اور ٹرانسپورٹ) (---جاری)	
58	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جواریوں کی میز پر رکے گئے)	8-
99	غیر نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	9-
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
	مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور بہت سال 2005 کے بارے	10-
104	میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	

توجہ دلاف نوٹس

104 ----- 11- نارودال میں سات سہ سچے کی تھد سے ہلاکت

106 ----- 12- تھانہ کوٹ کھپت لاہور میں بے گناہ خری کی تھد سے ہلاکت

رپورٹیں (توسج)

13- حکومت پنجاب کے حسابت برائے سال 2001-02 اور

آڈیٹر جنرل آف پاکستن کی رپورٹ کے بارے میں بینک اکاؤنٹس

108 ----- کنٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسج

رپورٹیں (جو پیش ہوئی)

109 ----- 14- مجلس استحقاق کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

تھاریک استحقاق

15- میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوٹس کی سالانہ کارکردگی

110 ----- کی رپورٹ کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

16- ایس۔ ڈی۔ او اور ایکسٹین واپڈ اسلم ٹاؤن کا ایم۔ پی۔ اسے

114 ----- کے ساتھ نامناسب رویہ

17- اسلامی تفریقی کونسل کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2003-04

115 ----- کا اسٹی میں پیش نہ کیا جانا

تھاریک التوائے کار

116 ----- 18- موٹروے پربس حادثے میں سات بچوں کی ہلاکت

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

19- اسلامی تفریقی کونسل کی خصوصی رپورٹ

119 ----- کا ایوان میں پیش کیا جانا

محرم المبارک، 16 - ستمبر 2005

جلد 21، شماره 2

121	20- ایجنڈا
123	21- عداوت قرآن پاک و ترجمہ
		مسوالات (محکمہ جات صنعت، کھان کھنی و معدنیات اور آبکاری و محصولات)
124	22- نطفان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
153	23- نطفان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوڑوں کی میز پر رکے گئے)
198	24- غیر نطفان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
		رپورٹیں (توسیع)
		25- مجلس استھانت کی رپورٹیں
207	ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
208	26- کورم کی نشاندہی
		رپورٹیں (توسیع) (---جاری)
		27- مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کلاس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں
208	ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
		28- مجلس قائد برائے امور دافعہ کی رپورٹ
210	ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
		29- مجلس قائد برائے تعلیم کی رپورٹ
211	ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
		30- مجلس قائد برائے قانون و پارلیمنٹی امور کی رپورٹیں
212	ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع
		تجاریک استحقاق
		31- ایس۔ ڈی۔ او اور اے۔ کیسین داہڈا مسلم ہاؤس کامنز رکن اسمبلی
214	کے ساتھ نامناسب رویہ (---جاری)

215	تحریریک التوائے کار (کوئی تحریریک پیش نہ ہوئی)	32
218	سرکاری کارروائی آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا) آرڈیننس (ترمیم) بنک آف پنجاب بحریہ 2004	33
پیر 19- ستمبر 2005		
جلد 21، شماره 3		
219	ایجنڈا	34
221	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ سوالات (محکمہ تعلیم)	35
227	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات	36
232	پوائنٹ آف آرڈر چونگی امر سوسائٹی (لاہور) میں یونٹس کے خلاف توہین رسالت کے مقدمے کا اندراج اور 50 فیصد سبسائیڈ کی بحالی کی بھرت سوالات (محکمہ تعلیم)۔۔۔ باری	37
236	نظائر زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	38
284	توجہ دلاؤ نوٹس تروار بھگ (فیصل آباد) کے محنت کش کی بیٹی سے اجسام زیادتی اور اس پر ہونے والی حکومتی کارروائی کی تفصیل	39
287	زینت باک علامہ اقبال فاؤنڈیشن لاہور کی رہائشی خاتون جمید بیگم کی ڈاکوؤں کی لٹریچر سے ہلاکت اور اس پر ہونے والی حکومتی کارروائی کی تفصیل	40

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	تحاریک استحقاق	
292	41- ڈی۔ ایس۔ پی (اوکاڑہ) کے آئس میں ایس۔ ایچ۔ او تھلہ بی ڈویرین اوکاڑہ کا سزورکن اسمبلی سے تحریک آمیز رویہ	
293	42- تحاریک التوانے کار (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	
منگل 20- ستمبر 2005		
جلد 21، شماره 4		
307	43- ایجنڈا	
309	44- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
310	45- پوانٹ آف آرڈر ڈھڈیوار (فیصل آباد) یونین کونسل 225 سے نو منتخب ناظم کے گھر پر مخالف امیدوار کا حملہ اور فائرنگ سوالات (حکومت)	
312	46- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
352	47- نفلن زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے) رپورٹ (توسیع)	
380	48- مسودہ قانون پنجاب انتفاع نجی قرض دہی کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و احتیال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میا میں توسیع	
381	49- اعلان پانچیس احمد انصاری اور جناب محمد اشرف خان ایم پی اسے کی ضمانت پر رہائی	
382	50- پوانٹ آف آرڈر مسجد شہید گنج کی جگہ کو ردوار سے کی تعمیر	

رپورٹیں

- 51۔ مجلس کانڈبرائے تحفظ ماحولیت کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میلاد میں توسیع
383 -----
- 52۔ مجلس کانڈبرائے زراعت کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میلاد میں توسیع
385 -----
- تجاریک استحقاق
- 53۔ ڈی ایس پی انوسٹی گیشن گورنارہ سنی کامز زکن اسپلی
کے ساتھ تفحیک آمیز رویہ
386 -----
- تجاریک التوانے کار
- 54۔ میو ہسپتال کے ڈاکٹروں کا دس سالہ نجی کے علاج سے انکار
388 -----
- 55۔ کوٹ کھپت اور کیپ جیل لاہور میں مارچریلوں کا قیام
391 -----
- پوانٹ آف آرڈر
- 56۔ مسجد شہید گنج کی جگہ گوردوارے کی تعمیر (باری)
393 -----
- غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
- مسودات قانون (جو پیش ہونے)
- 57۔ مسودہ قانون پنجاب اشخاص ہنگ بازی صدرہ 2005
396 -----
- 58۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب نجی تنظیمی ادارہ جات (ترقی و تنظیم)
صدرہ 2005
405 -----
- 59۔ مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باہمی صدرہ 2005
422 -----
- بدھ 21- ستمبر 2005
- جلد 21، شمارہ 5
- 60۔ ایجنڈا
433 -----
- 61۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
435 -----

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	سوالات (محکمات مل و کالونیز)	
436	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	62
469	نظان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوایوں کی میز پر رکھے گئے)	63
	تجاریک استحقاق	
500	انس۔ انس۔ پی رحیم یار ظن کامرز رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار	64
	پوائنٹ آف آرڈر	
503	محکمہ تسلیم کاڈل کلاسوں کے سلیبس ماسٹرنی علوم میں دو قومی نظریہ 'جدوجہد آزادی کی جگہ بدھ مت اور ہندو ازم کو متعارف کرانے کا فیصد	65
504	لاہور میں لیر کی مخصوص نشستوں پر انتخاب کے لئے کروڑ بقی طبقہ مل مالکان کا کاغذات نامزدگی جمع کروانا	66
	تجاریک التوائے کار	
512	لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی منی سینما گھروں کا قیام (--- جاری)	67
514	تصور پورہ لاہور میں آگودہ پانی پینے کی دہر سے علاقہ میں دبئی امراض کا پھیلاؤ	68
515	وزیر صحت کا میو ہسپتال کے دورہ کے دوران اظہار کی بجائے صرف ڈاکٹروں اور نرسوں کو مطلق کرنا	69
	سرکاری کارروائی	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
519	مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور 'مسودہ 2005	70
525	گورنر کی نشاندہی	71

سرکاری کارروائی (---جاری)

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

526 ----- 72 - مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور، مسودہ 2005 (---جاری)

ہنگامی قانون (جو پیش ہوا)

534 ----- 73 - بجلی قانون (ترسیم) سوسائٹیز رجسٹریشن مجریہ 2005

پوائنٹ آف آرڈر

537 ----- 74 - بنکوں کی جانب سے ٹیکوں پر State Duty کی کٹوتی

538 ----- 75 - اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

76 - انڈیکس

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

10- ستمبر 2005

No. PAP-Legis-1(103)/2005/746. Dated 10th The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab, hereby summon the Provincial Assembly of the Punjab to meet on 15th September 2005 at 3:00 p.m. in the Assembly Chambers, Lahore."

Dated Lahore, the
8th September 2005

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL.
Governor of the Punjab

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 15 - ستمبر 2005

- 1 - تلاوت قرآن حکیم و ترجمہ
 - 2 - سوالات (محکمہ زکوٰۃ و معاش، اوقاف اور زراعت)
 - i - نئے زده سوالات اور ان کے جوابات
 - ii - غیر نئے زده سوالات اور ان کے جوابات
 - 2 - توجہ دلاؤ نوٹس
 - 3 - سرکاری کارروائی
- اسلامی نظریاتی کونسل کی خصوصی رپورٹ پیش کی جائے گی۔

صوبائی اسمبلی پنجاب

1- ایوان کے عہدے دار

- | | | |
|-----|----------------------|------------------------|
| (1) | جناب قائم مقام سپیکر | سر دار شوکت حسین مزاری |
| (2) | قائد ایوان | چودھری پرویز الہی |
| (3) | قائد حزب اختلاف | جناب قاسم ضیاء |

2- چیئرمینوں کا ہینل

- | | | |
|-----|------------------------------|-----------|
| (1) | ملک نذر فرید کھوکھر | بی بی-192 |
| (2) | جناب محمد عظیم گھمن | بی بی-131 |
| (3) | چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) | بی بی-228 |
| (4) | انجینئر جاوید اکبر ڈھلون | بی بی-293 |

3- کابینہ

- | | | |
|---|----------------------------------|------|
| وزیر پبلک ہیلتھ اینڈ میڈیسننگ | گروپ کینٹین (ر) مشتاق احمد کیانی | (1) |
| وزیر سی ایم آئی ٹی ایپلی سٹیشن اینڈ کو آرڈینیشن | کرنل (ر) شجاع خانزادہ | (2) |
| وزیر کوآپریٹوز | کرنل (ر) ملک محمد انور | (3) |
| وزیر کالونیز | جناب مناظر حسین رانجھا | (4) |
| وزیر آبپاشی | چودھری عامر سلطان چیمہ | (5) |
| وزیر ریونیو، ریفیٹ اینڈ کنسٹیبلیشن | جناب گل حمید خان روکڑی | (6) |
| وزیر کانگنی و معدنیات | جناب محمد سبطین خان | (7) |
| وزیر جیل غلذبات | جناب سعید اکبر خان | (8) |
| وزیر سپورٹس | سردار نسیم اللہ خان شہانی | (9) |
| وزیر آبکاری و محصولات | ڈاکٹر محمد شفیق چودھری | (10) |
| وزیر مواصلات و تعمیرات، اطلاعات* | چودھری عمیر الدین خان | (11) |
| وزیر جنگلات | ڈاکٹر اشفاق الرحمن | (12) |
| وزیر بہبود عواتین و انسانی حقوق/سوشل ویلفیئر* | محترمہ آشفہ ریاض نقیانیہ | (13) |
| وزیر غوراک، ایس اینڈ جی اسے ڈی | چودھری محمد اقبال | (14) |
| تجارت و سرمایہ کاری | | |
| وزیر ٹرانسپورٹ | رانا شمشاد احمد خان | (15) |
| وزیر ثقافت و امور نوجوانان | چودھری شوکت علی بھٹی | (16) |
| وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی | راجہ محمد بشارت | (17) |
- اصلی چارج قانون و پارلیمانی امور، داخلہ، جنگلی حیات *

* بذریعہ ایس اینڈ جی اسے ڈی نوٹیفکیشن نمبر CAB-Π/2-3/2002 مورخہ 14- ستمبر 2005ء وزرا، کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمات برائے اجلاس مستعدہ (15- ستمبر 2014- ستمبر 2005) تفویض کئے گئے۔

- (18) میاں عمران مسعود . وزیر تعلیم
- (19) جناب محمد اہمل بیہرہ . وزیر صنعت
- (20) سید اختر حسین رضوی . وزیر محنت و افرادی قوت
- (21) جناب ارمنان سبحانی . وزیر قوت برقی
- (22) سید سعید الحسن . وزیر اوقاف و مذہبی امور
- (23) ڈاکٹر طاہر علی جاوید . وزیر صحت
- (24) جناب عبداللطیف خان . وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی
- (25) میاں محمد اسلم اقبال . وزیر سیاحت
- (26) سردار حسن اختر موکل . وزیر صنعت و پیشہ ورانہ ترقی
- (27) سید رضاعلی گیلانی . وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی
- (28) رانا محمد قاسم نون . وزیر ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (29) جناب حسین جہانیاں گردیزی . وزیر خواہ مخواہی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (30) جناب محمد ارشد خان لودھی . وزیر زراعت، مصوبہ بندی و ترقیات
- (31) جناب غلام محی الدین چشتی . وزیر اہلیت و صہب
- (32) سردار حسنین بہادر دریشک . وزیر خزانہ
- (33) سید ہارون احمد سلطان بخاری . لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ
- (34) میاں غلام حسین ونو . وزیر زکوٰۃ و عشر
- (35) جام محمد ہاشم گجبر . وزیر مہاں پروری
- (36) جناب محمد اعجاز شعیب . وزیر بیت المال
- (37) مخدوم اشفاق احمد . وزیر تحفظ ماحولیات

* بذریعہ ایس اینڈ جی اسے ڈی نوٹیفیکیشن نمبر CAB-II/2-3/2002 مورخہ 14 ستمبر 2005ء وزیران کو ان کے اپنے محکموں کے علاوہ دیگر محکمہ جات برائے اجلاس مستعدہ (15 ستمبر تا 21 ستمبر 2005ء) تفویض کئے گئے۔

(38) سز نسیم لودھی . وزیر بہبود آبادی .

(39) مس قدسیہ لودھی . وزیر خصوصی تعلیم .

(40) سز جوش روہین جوہلیس . وزیر اقلیتی امور .

4 - پارلیمانی سیکرٹریز

- | | | |
|------|---|---|
| (1) | چودھری محمد کامران علی خان | مال |
| (2) | راجہ راشد حفیظ | مقامی حکومت و دیہی ترقی |
| (3) | جناب امجاز حسین فرحت | ہاؤسنگ، شہری ترقی
و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ |
| (4) | سید محمد تقیہ رضا* | تعلیم |
| (5) | چودھری نذر حسین گوندل | اطلاعات |
| (6) | ملک شعیب احوان | بیت اہمال |
| (7) | ملک محمد آصف بھا | کالونیز |
| (8) | جناب محمد وارث کلو | انفارمیشن ٹیکنالوجی |
| (9) | ملک رضا شاہد وسیر | لائوسٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ |
| (10) | چودھری خالد محمود (ایڈووکیٹ) | |
| (11) | جناب محمد قمر حیات کافھیاء* | |
| (12) | بریگیڈیئر (ر) جاوید اکرم (سٹارہ امتیاز) | صوبائی پیشہ ورانہ انتظامی ترقی |
| (13) | حامی مہر قیوم نہرا | ماہی پروری |
| (14) | چودھری خالد اصغر کھرال | سپورٹس |

- (15) چودھری عبداللہ یوسف وزانج ، قانون
- (16) مس عمیدہ وحید الدین ، عوامہ گی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- (17) جناب محمد عارف گوندل مسموآذ ، ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی
- (18) لیفٹیننٹ کرنل (ر) محمد عباس ، مواصلات و تعمیرات
- (19) یحیٰی ریسانہ جمیل ،
- (20) جناب محمد شیب صدیقی ،
- (21) جناب اعجاز احمد سیول ، آبکاری و محصولات
- (22) جناب جاوید منظور گل ، کائناتی و معدنیات
- (23) آفا علی حیدر ، ثقافت و امور نوجوانان
- (24) ملک احمد سمیع خان (ایڈووکیٹ) ، اطفال
- (25) ملک محمد احمد خان (ایڈووکیٹ) ، پارلیمانی امور
- (26) دیوان اطلاق احمد ، آبپاشی و قوت برقی
- (27) جناب محمد عامر اقبال شاہ ، محنت و افرادی قوت
- (28) جناب طاہر حسین خان طیزنی ، مخصوص تعلیم
- (29) ملک محمد اہل جونیہ ، پی۔ ای۔ ایس۔ ایس۔ آئی
- (30) جناب منظور احمد خان ڈاڈا ، فزائے
- (31) جناب ولایت شاہ کنگہ ، زراعت
- (32) جناب آفتاب احمد خان ، ایگریکلچرل مارکیٹنگ
- (33) چودھری وحید اصغر ڈوگر ، پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- (34) جناب جاوید اقبال خان کھی ، جنگلات
- (35) سردار میر بادشاہ خان قیسرانی ، صنعتیں، تجارت و سرمایہ کاری

- (36) جناب طارق احمد گورمانی . جنگی حیات
- (37) میاں امتیاز علیم قریشی . زکوٰۃ و عشر
- (38) ملک احمد کریم قنور ننگریال . سی-ایم-آئی-لی اینڈ آئی اینڈ سی
- (39) اللہ وسایا خان عرف جنو خان لغاری . نورازم اینڈ ریزارت ڈویٹمنٹ
- (40) سید محمد قائم علی شاہ . مذہبی امور و اوقاف
- (41) ملک اللہ بخش سمیتہ . ٹرانسپورٹ
- (42) مہر فضل حسین سہرا . جیل خانہ جات
- (43) جناب احمد نواز . ریٹیف
- (44) سید نذر محمود شاہ* .
- (45) جناب محمود احمد . ٹوراک
- (46) سردار محمد دریا خان فیاض . امداد باہمی
- (47) بیگم زینت خان . ترقی خواتین
- (48) ڈاکٹر فرزانه نذیر . صحت
- (49) محترمہ لبنی طارق . سیاحت
- (50) سیدہ بشری نواز گردیزی . امور داخلہ
- (51) محترمہ شملہ رانجور . سماجی بہبود
- (52) محترمہ سعیدہ ہمایوں . تحفظ ماحولیات
- (53) محترمہ روینہ نذر سہری (ایڈووکیٹ) . یونان (G.V.I.A)
- (54) محترمہ ظل بہا عہان . منصوبہ بندی و ترقیات
- (55) محترمہ زاہدہ سرفراز . بہبود آبادی
- (56) مس نکمت سلیم خان . ہائر ایجوکیشن
- (57) مس شگفتہ انور . انٹی کرپشن
- (58) محترمہ نیر منشی لون . برقی
- (59) جناب پیٹرک بیگ گل . اقلیتی امور

5- ایڈووکیٹ جنرل

سید شہر رضا رضوی

6- ایوان کے افسران

- | | | |
|-----|--------------------------------|--------------------|
| (1) | قائم مقام سیکرٹری | جناب سید احمد |
| (2) | ڈائریکٹر (ریسرچ اینڈ پبلیکیشن) | جناب عنایت اللہ کک |
| (3) | ڈپٹی سیکرٹری (قانون سازی) | ملک مقصود احمد |

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس)

معمرات 15 - ستمبر 2005

(یوم الخمیس 10 - شعبان الحکم 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20

منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منہ ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اغوذ بالله من القیظن الرجیمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَعْلَمُوا أَنْ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنْ الْأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبِيبٌ إِلَيْكُمْ أَلَيْسَ فِي قُلُوبِكُمْ وَكْرَهُ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُولَئِكَ هُمُ الرَّاشِدُونَ ۝ فَضَلَا مَنِ اللَّهُ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَت إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَىٰ فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّىٰ تَفِيءَ إِلَىٰ أَمْرِ اللَّهِ فَإِنَّ فَاءَ ت فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا ۝ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝

سورة الحجرات آیات 9۴-7

اور جان رکھو کہ تم میں خدا کے پیغمبر ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہاں بیان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن خدا نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اُس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں ۝ (یعنی) خدا کے فضل اور احسان سے اور خدا جلتے والا (اور) حکمت والا ہے ۝ اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ خدا کے حکم کی طرف رجوع لانے میں جب وہ رجوع لانے تو دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۝

وماعلینا الابللاغ

چینرمینوں کا پینل

جناب قائم مقام سپیکر، میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ پینل آف چینرمین کا اعلان کریں۔

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب قائم مقام سپیکر نے اسمبلی کے اس اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چینرمین نامزد فرمایا ہے۔

- 1- ملک نذر فرید کھوکھر پی پی پی۔ 192
- 2- جناب محمد عظیم گھمن پی پی پی۔ 131
- 3- چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) پی پی پی۔ 228
- 4- انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں پی پی پی۔ 293

سوالات (محکمہ جات زکوٰۃ و عشر، اوقاف اور ٹرانسپورٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(کوئی سوال نہ پوچھا گیا)

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے اجنڈا پر محکمہ جات زکوٰۃ و عشر، اوقاف اور ٹرانسپورٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے۔

یوانٹ آف آرڈر

بلدیاتی انتخابات میں دھاندلی

قائم حزب اختلاف، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیے!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! آج جو ہم اس ہاؤس میں مل رہے ہیں۔ بلدیاتی الیکشن کا دوسرا فیز ختم ہوا ہے اور میں آج آپ کی وساطت سے اس ہاؤس میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہمارے امیدواروں کے خلاف جو دھاندلی کا 'زیادتیوں کا' بد معاشی کا 'پولیس کا استعمال پنجاب حکومت نے بے دریغ کیا ہے اور پٹے تو کھا گیا کہ نان پارٹی الیکشن ہے لیکن آج ہم اخبارات دیکھتے ہیں کہ چیف منسٹر موصوف خود ہر ایک کو اپنے ساتھ بلا کر دھونس اور دھاندلی دے کر ان کو نظامت دے کر پٹے مفاد پرستوں کی جگہ نئے مفاد پرست پیدا کر کے ان کی نظامتیں تبدیل کر کے ان کو الیکشن لڑانے کے لئے کبھی ڈی۔سی۔ اوز کو ساتھ بھلاتے ہیں، کبھی ڈی۔پی۔ او کو ساتھ بھلاتے ہیں۔ جو دھاندلی اور دھونس پنجاب حکومت نے اس دفعہ کے بلدیاتی الیکشن میں کی ہے اس پر ظلم یہ ہے کہ جتنی تحریک اتوانے کار ہمارے معزز ممبران نے جمع کروائی تھیں آپ کے چیئرمین میں یہ کہہ کر رد کر دی ہیں کہ آپ اپنی آواز عدالتوں میں بند کریں۔ جو زیادتی پولیس نے کی ہے، جو تشدد وزیر اعلیٰ کے کہنے پر اس پنجاب میں ہوا ہے میں سمجھتا ہوں کہ جب تک ہمارے ممبران کو یہ موقع ملنا چاہئے کہ وہ ہاؤس میں کھڑے ہو کر خود یہ بتائیں کہ کون سی زیادتی اور کون سی دھاندلی ہوئی ہے۔ ایک طرف آپ کہتے ہیں کہ بڑے شفاف الیکشن ہونے ہیں لیکن آپ کے اپنے وزراء کہہ رہے ہیں 'میں ان وزراء کو بھی سمجھتا ہوں کہ انہیں اب یہ سوچنا چاہئے کہ وہ کن لوگوں کے ساتھ بیٹھے ہیں۔ جب ان کا ان کے ساتھ مفاد شامل تھا تو ان کو اپنے ساتھ لایا۔ آج ان سے بڑے مفاد پرست ملے تو ان کو پیچھے دھکیل دیا۔ یہ مفاد کی سیاست ہمارے پنجاب میں کب تک چلے گی، یہ ہمارے ملک میں کب تک چلے گی؟

جہاں تک الیکشن کے اگلے فیز کی بات ہے تو آپ خود دیکھ لیجئے۔ ہمیں تو حیرانی ہوتی

ہے کہ جناب چیف منسٹر خود اپنے آدمی پارٹی میں شامل کر کے nominate کرتے ہیں اور الیکشن کمشنر جو شاید اپنی کرسی کو پکا کرنے کے لئے آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جناب! شفاف الیکشن ہو رہے ہیں، جب آپ کے اپنے وزراء بیچ رہے ہیں، آپ کے اپنے ایم۔ این۔ ایز بیچ رہے ہیں، آپ کی اپنی سنٹرل لیڈر شپ بیچ رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کون سا ایہام ہے کہ یہ حکومت بڑا داویلا کرتی ہے کہ یہاں پر الیکشن بڑا صاف اور

عُصاف ہو رہا ہے۔ جس طرح سے بدترین ہاؤس ٹریڈنگ شروع کر دی گئی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آنے والی سیاست میں اس ملک کو پوری طرح اس صورتحال میں ملوث کر دیا گیا ہے کہ آئندہ سوانے کسی پیسے یا حمدے کا لالچ دے کر اس کی وفاداریاں تبدیل کروائی جا رہی ہیں۔ ہم نے پہلے دن کہا تھا کہ جس ہاؤس میں خود ایک وزیر اعلیٰ جس کے خلاف ہم ریفرنس دائر کر چکے ہیں، آپ کی کرسی سے ہماری استدعا ہے کہ جناب سپیکر صاحب نے وہ بھی آئینی بحران یہاں پر پیدا کیا ہے کہ تیس دن کے اندر ہمارا ریفرنس ایکشن کمیشن کو مانا چاہئے تھا لیکن آج تک وہ ریفرنس آپ کے چیئرمین میں پڑا ہے۔ میں چاہوں گا کہ اس کو فوری طور پر ایکشن کمیشن میں بھیجا جائے جو شخص اس ہاؤس میں بیٹھنے کا اہل نہیں ہے، آئین کے مطابق اس کو ہاؤس میں بیٹھنا نہیں چاہئے وہ آج اس پنجاب کے صوبے کے ناظمین کے فیصلے کر رہے ہیں۔ میں یہاں پر ایک اور بات اپنے ذاتی حوالے سے کرنا چاہوں گا کہ راجہ بشارت صاحب یہاں پر بیٹھے ہیں، جب میں نے ریفرنس دائر کیا تھا تو انہوں نے بر ملا کہا کہ ہم قاسم ضیاء کو کرپشن کے چارجز کے حوالے سے کوئی نوٹس بھیجنا چاہتے تھے۔ میں on the floor of the house کہا چاہوں گا کہ وہ نوٹس مجھے آج تک نہیں ملا۔ میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب مجھے وہ نوٹس دیں جو میری ذات پر انہوں نے کیپڑا اچھلا ہے۔ اگر نہیں تو یہ on the floor of the House مطلبی مانگیں۔ یہ مجھے بتائیں کہ کون سی سرکاری زمین جو انہوں نے آج لاہور کے تمام گلٹ ہولڈرز، تمام پراپرٹی ڈیپازٹ کو مسلط کر دیا ہے۔ ہم نے کوئی دفعہ 4 کے نوٹیفیکیشن نہیں کئے، ہم نے کوئی پلان کسی پارک لین سوسائٹی سے نہیں لئے۔ میں ثابت کروں گا کہ کس کس نے پلان لیا ہے اور کس طرح لیا ہے۔ میں چاہوں گا کہ راجہ صاحب مجھے on the floor of the House آپ کی وسالت سے نوٹس کی کاپی دیں، میں اس کا جواب دینا چاہوں گا۔ اگر میری ذاتی زمین بیچنے پر انہیں اعتراض ہے تو اس کا بھی میں ان کو جواب دوں گا لیکن وہ مجھے بتائیں کہ کونسی کرپشن کا نوٹس یہ مجھے دینا چاہتے تھے۔ میں on the floor of the House بار بار آپ سے استدعا کر رہا ہوں کہ اس پر general discussion رکھیں۔ میں چاہوں گا کہ یہ مجھے اس کی کاپی دیں جو انہوں نے اعداد میں کہا تھا کہ ہم ان کو نوٹس بھیج چکے ہیں لیکن مجھے آج تک

کوئی نوٹس نہیں ملا۔ میں نوٹس کا انتظار کر رہا ہوں اور میں چاہوں گا کہ راجہ بشارت صاحب مجھے وہ نوٹس دیں تاکہ میں ان کو جواب دے سکوں اور دنیا کو بتا سکوں کہ اپنی دھونس 'دھاندلی اور لالچ کو چھپانے کے لئے صرف الزامات لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ پورے پنجاب کی عوام آج سزکوں پر نظر آ رہی ہے، روتے ہوئے نظر آ رہی ہے جس طرح سے اس الیکشن میں پولیس گردی کی گئی ہے۔ ٹھہرات میں جس طرح سے ہمارے لوگوں کے ساتھ زیادتی کی گئی، کس طرح ان کے بال اور بھنوں کالی گئیں، کس طرح آج بھی ہمارا ناظم جو elected ناظم تھا، جیل میں ڈالا گیا آج بھی ندیم اشرف کاڑھ جیل میں ہے یہ اس کی ضمانت نہیں ہونے دیتے۔ بات یہ ہے کہ اگر اس پنجاب میں اسی چودھری راج سے انہوں نے دھونس اور دھاندلی کرنی ہے، رسر گیری کی سیاست کرنی ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ آج مجھے یہ کہنے دیتے کہ میں ادھر بیٹھے ہونے ممبران کو سلام پیش کرتا ہوں جو کسی بھی دھونس اور دھاندلی کو قبول نہ کرتے ہونے اپنی اپنی پارٹی میں کھڑے ہیں جن کی commitment صرف اپنی ذات کے ساتھ ہوتی ہے۔ وہ اس ملک میں مفاد پرستی کو پروان چڑھائیں گے جو لوگ عوام کی ظلم بھوز کر کسی وردی والے کے پیچھے کھڑے ہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ مجھے شرم آتی کہ جو اپنے آپ کو یہ کہتے ہیں کہ ہم بڑے روشن خیال ہیں، ہم عورتوں کی بڑی عزت کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سب سے زیادہ عورتوں کی تذلیل جنرل پرویز مشرف نے امریکہ میں بیٹھ کر کی ہے اس نے کہا کہ این جی اوز میں عورتیں پیسے بنانے کی خاطر اپنی جسمتوں کو بیچ دیا کرتی ہیں۔ مجھے شرم آتی کہ ہمارا ایک unelected صدر وہاں بیٹھ کر یہ بات کرے کہ عورتیں صرف پیسے بنانے کے لئے این جی اوز کے ذریعے اپنا نام اچھالتی ہیں۔ مجھے شرم آتی ہے ایسے شخص کو صدر کہتے ہونے کہ جو روشن خیالی کی باتیں کرتا ہے۔

جناب سپیکر! عورتوں کی تذلیل کی جا رہی ہے۔ ایک تو عورت کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور اس ملک میں ان کا کوئی پرسن مال نہیں ہے۔ ہماری صوبائی حکومت سوانے اپنی نظامتیں اور حکومتیں بنانے میں لگی ہوئی ہے۔ جن طریقوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے ان کو پوچھنے والا کوئی نہیں ہے۔ جو ان کا نام نہاد صدر جس کو یہ مانتے ہیں وہ ایک غیر آئینی صدر

ہے جو امریکہ میں بیٹھ کر ہمارے ملک کی عورتوں کی تذلیل کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ عورتیں تو اپنی عصمتیں بیچ کر پیسے بنانے کے لئے کرتی ہیں۔ ہمارے سر شرم سے جھکتے ہیں، ہماری غیرت کو کیا ہو گیا ہے؟ میں اپنے ان بھائیوں کو جو دوسرے پنجے پر بیٹھے ہیں ان سے کہوں گا کہ کب آپ کا ضمیر جاگے گا، کب اس دھونس اور دھاندلی کے خلاف آواز اٹھائیں گے؟ میں آج ان دوستوں کو بھی سلام پیش کرتا ہوں کہ جو آج خود حکومت کے خلاف ڈٹ گئے ہیں اور یہ خود مانتے پر مجبور ہیں کہ خوب دھاندلی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے استدعا ہے کہ اس پنجاب میں کوئی تو آئین کی بات ہونے دیتے۔ آپ خود جب آئین کی پاسداری نہیں کریں گے، جو ریفرنس بم فلور کر اس کرنے والوں کے خلاف دائر کرتے ہیں آپ اس کو منظور نہیں کرتے۔ جب آپ اس چیز کی دل شکنی نہیں کریں گے جب اس کی روک تھام میں آپ خود مدد نہیں کریں گے، آئین کے مطابق اس پر عمل نہیں کریں گے، تب تک یہاں پر یہی مفادات کی سیاست چلے گی۔ عوام کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ مفادات کی سیاست کو پروان چڑھانے میں سپیکر صاحب کی کرسی کا اتنا ہی اہم رول ہے کہ جب وہ ہماری فلور کراسنگ کے ریفرنس کو واپس کرتے ہیں۔۔۔ جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ارشد بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! یہ جو بددیانتی ایجنٹ ہونے ہیں اس حوالے سے پورے پنجاب میں جو اضطراب پایا جاتا ہے جس کا اپوزیشن لیڈر نے یہاں پر اظہار کیا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے 75 فیصد لوگ ایسے ہیں کہ جو agitators ہیں اور جو اس دھاندلی کے خود شاہد بھی ہیں۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس ایوان کا آج کا دن صرف اس پوائنٹ پر کہ اس پنجاب میں جو کھیل کھیلا گیا ہے اس پر بحث کی جائے۔ کوئی دھاندلی ہوتی ہے یہ دھاندلی نہیں یہ دھاندلا ہوا ہے اور ایسا دھاندلا اگر میں کہوں 'ایم۔ ایم۔ اے کے' اگر قاسم ضیاء، یہ کہیں تو الگ بات ہے 'اگر رانا خانا اللہ کہیں تو یہ تو اپوزیشن ہے۔ گھر کے لوگ کہہ رہے ہیں'

نعیم اللہ شاہانی کہ رہا ہے، یہاں پر اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا 75 فیصد (ق) بیگ کا ایک ایک آدمی کہ رہا ہے کہ ان کے حلقے میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے personal دھاندلی کی ہے اور وہاں پر جا کر پولیس کو یہ فری ہینڈ دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس پر آج اس ہاؤس میں بحث ہونی چاہئے۔ ہمارے پاس وہ بیٹ بکس ہیں، ان بیٹس کی کاپیاں ہیں جو گورنمنٹ کے لوگوں کو تقسیم کی گئیں اور ان لوگوں کو تقسیم کی گئیں جن کے وزیر اعلیٰ پنجاب کے ساتھ خصوصی تعلق تھے اور جن کا ان کے ساتھ خصوصی تعلق تھا۔ آج اس پنجاب میں پولیس اور انتظامیہ کے ذریعے جو کھیل کھیلا گیا ہے۔ مہجرات میں ایک ناظم کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے وہ بی۔بی۔سی لندن اور انٹرنیشنل میڈیا نے بیان کیا ہے جس طرح انہوں نے ذکر کیا ہے کہ اس کی مونٹینس منڈوانی گئیں، اس کی بھنویں اتروانی گئیں اور اس کو تھانے میں بند کیا گیا اور اس کے باوجود میں اس اسید وار کو سلام کرتا ہوں جس نے کھڑے ہو کر کہا کہ میں اپوزیشن کے ساتھ ہوں، میں گورنمنٹ کے ساتھ نہیں ہوں۔ آپ میرا سر بھی اتار دیں تو میں اس کے باوجود پیپلز پارٹی کے ساتھ کھڑا ہو کر اس ایکشن میں حصہ لوں گا۔ میں کہتا ہوں کہ اس وزیر قانون کو جسے اس اسمبلی میں جھوٹ کو سفید اور سچ ثابت کرنے کے لئے متعین کیا گیا ہے، میں کہتا ہوں کہ آج پنجاب میں جو کچھ ہوا ہے، آج ہمیں یہ موقع ملنا چاہئے، آج اس اسمبلی میں غٹھے ہونے پر فاضل ممبر کو یہ موقع ملنا چاہئے کہ اس کے ساتھ، اس کے علاقے میں، اس کے حلقے انتخاب میں، اس کی تحصیل میں، اس کے ضلع میں کیا علم ہوا ہے اور کس طرح وہاں پر اپنے لوگوں کو متعین کیا گیا ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آج کا دن اس بحث کے لئے مختص کر دیا جائے۔ آپ بات سنیں، گورنمنٹ اس پر جواب دے اس کے بعد اس ایوان کی باقاعدہ کارروائی کو شروع کیا جائے۔

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سپیکر! ارشد بگو صاحب نے فرمایا ہے کہ ان کے پاس بیٹ بکس اور بیٹ پیپر موجود ہیں۔ یہ کیا ثابت کرنا چاہ رہے ہیں کہ انہوں نے غیر قانونی عمل کیا

ہے کہ انہوں نے یونگ سٹیشن سے وہ سب پرانے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری! میں آپ کا بڑا شکر گزار ہوں۔ اس وقت سب سے اہم بات یہ ہے کہ پورے پنجاب کی اس ہاؤس پر نظر ہے کہ بلدیاتی الیکشن پہلا اور دوسرا مرحلہ جو ہوا ہے اس میں کیا کچھ ہوا ہے۔ یہاں پر ہر ضلع کا ممبر بات کرنا چاہتا ہے۔ آپ رحیم یار خان کے احمد محمود سے لے کر انک تک جائیں گے۔ اس کی ایک سلاہ سی مطالعہ ہے کہ جو ممبر ان کے ساتھ اتفاق نہیں کرتا، پارلیمانی سیکرٹری کرنل سر فرو اور پارلیمانی سیکرٹری تنویر اسلم بیسوں کو شام کو وہ فارغ کر دیتے ہیں۔ ان سب کے دل ہمارے ساتھ ہیں صرف ان کی جو تلوار ہے وہ یزید کے ساتھ ہے۔ ان کے دل ہمارے ساتھ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آپ اس پر عام بحث کروائیں۔ آپ روزہ مظل کر کے اس پر بحث کروائیں، ہمارے ماضی ارکان بات کریں گے۔ میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ یہ نہیں کریں گے تو کارروائی بے مقصد ہو گی۔ ہمیں آپ پر پوری توقع ہے کہ آپ ہماری بات سنیں گے۔ سوالات کو آپ pending کر دیں، اگلے دن کر لیں مگر اس کو عام بحث کے لئے رکھا جائے۔ شکریہ

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیں!

شیخ اعجاز احمد، جناب سیکرٹری! ہم آپ کے بڑے شکر گزار ہیں کہ آپ نے اپنی سابق روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے اپوزیشن کو بت کرنے کا موقع دیا۔ جس طرح ہمارے دوستوں نے 'اپوزیشن لیڈر نے اور دیگر دوستوں نے اپنی اپنی گفتگو کی۔ اس میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ پورے پنجاب کے اندر ضمیر خریدنے کا اور political commitments کو لالچ کے ذریعے، دھونس کے ذریعے، حیر کے ذریعے اور دھاندلی کے ذریعے خریدنے کا جو ہمہ بازار صوبہ پنجاب کے وزیر اعلیٰ نے گرم کر رکھا ہے اس کے اندر نہ صرف عام اضلاع کی پولیس کے سربراہ ڈی۔سی۔ او

صاحبان اور دیگر اسٹیشنمنٹ کے لوگ ان کے ساتھ بیٹھ کر اخبارات، پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اس بات کا گواہ ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے پورے پنجاب کے اندر ممبروں کی خرید و فروخت کے دھندے کو عروج دیا ہوا ہے اور political commitments کو خریدنے کے کاروبار کو عروج دیا ہوا ہے۔ فیصل آباد ضلع اور فیصل آباد شہر میں جو کھیل کھیلا جا رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ وہاں پر پہلے زاہد نذیر کو فارغ کیا گیا اور سپیکر صاحب کے بھائی کو وہاں پر نامزد کیا گیا۔ کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ چیف ایگسٹیشن کمانڈر نے اخبارات میں یہ بیان دیا اور الیکٹرانک میڈیا میں بھی اس کی بازگشت سنانی دی کہ مشرف صاحب سب کے صدر ہیں، وہ لیگی طے میں جا سکتے ہیں۔ کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ فیصل آباد شہر میں جو ادارے ہیں، میئر ہاؤس کی بلڈنگ اور سرکٹ ہاؤس میں خرید و فروخت کا دھندہ عروج پر ہے۔ میں اپنے صفحہ غلام محمد آباد میں گیا۔ وہاں پر کونسلروں کے ساتھ ہماری میٹنگ تھی۔ میں یہ بات حلفاً کہہ رہا ہوں اور اسمبلی کے floor پر ذمہ دارانہ حیثیت سے بات کر رہا ہوں کہ وہاں پر کونسلروں نے ایک تقاریروں کو پھینک دیا ہوا ہے ہم وہاں پر ان سے میٹنگ کر رہے تھے تو وہاں پر ایک شخص کو وزیٹنگ کارڈ آیا تو اس نے کہا کہ مجھے یہ کارڈ آیا ہے میں ذرا بات سن کر آ رہا ہوں۔ میں نے کہا کہ مجھے دکھائیں کہ یہ کون سا کارڈ ہے۔ ملک نواز ایم۔ پی۔ اے بھی وہاں پر موجود تھے جب ہم نے وہ کارڈ دیکھا تو وہ سپیکر پنجاب اسمبلی کا کارڈ تھا۔ جب ہم Chair کے تقدس کو یہاں تک لے جائیں گے کہ ہمیں کے اندر ہمارے کارڈ جائیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تو کارڈ کی بات ہے، آپ کارڈ دے سکتے ہیں، میں بھی کارڈ دے سکتا ہوں، آپ اس بات کو جواز نہیں بنا سکتے۔ یہ کوئی issue نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! پورے پنجاب میں آپ پنجاب کے آخری ضلع سے لے کر لاہور تک جائیں۔ ہر جگہ پر دھاندلی کی گئی۔ اس لاہور میں کیا ہوا یہ احسان اللہ وقاص صاحب آپ کو بتائیں گے کہ یہاں پر جو لینڈ مافیا ہے اور جو کرپٹ مافیا ہے انہوں نے رزلٹ راتوں رات تہہ پل کر دانے اور ان results میں ہمارے جیتے ہوئے ممبران کو ہر دایا گیا۔ اگر کوئی بیٹ کے ذریعے نہ مانا تو اس کو bullet کے ذریعے منانے کی کوشش کی گئی اور اگر وہ bullet کے ذریعے نہ مانا تو اگلے دن ریشنگ آفیسر کی عدالت میں double stamp کر کے، ان کے رزلٹس کو کروا کر تاریخ ساز

دھاندلی کی گئی۔ ان تمام کرپشن، دھاندلیوں، اقباء پروری اور لوٹ مار کے باوجود ضمیر کی غریب و فروخت اور میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں ان لوگوں کو جو آج بھی اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں اور rule of law کے لئے ملک میں حقیقی جمہوریت کے لئے وہ اپنے

قائدین کے شانہ بشانہ جنگ لڑ رہے ہیں اور میں یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ،

یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں

ان میں کچھ صاحب اسرار نظر آتے ہیں

تیری مصلحت کا بھرم رکھتے ہیں، سو جانتے ہیں

ورنہ یہ لوگ تو بیدار نظر آتے ہیں

جناب سپیکر! یہ بیدار لوگ ہیں اور ان تمام دھاندلیوں کے باوجود حق کی بات ہم یہاں پر بھی رکھیں گے اور عوام کی اسمبلی میں بھی رکھیں گے۔ شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! پنجاب کا لوکل ایکشن صوبائی معاملہ ہے۔ اس کے ذریعے سے

پنجاب کے لوگوں کو ایک message دیا جاتا ہے۔ میں صدر مشرف کے سیکرٹری طارق عزیز کو

مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح مشاورت کے ساتھ systematized

corruption کی ہے اور یہ جو غیر جماعتی سیاسی ایکشن کروانے ہیں ان کو ایکشن کہنا ہی غلط ہے

کیونکہ ہر سطح پر اس کی سلیکشن ہی ہوئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ ہر جگہ پر باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ

اس سلیکشن کو کیا گیا، اس کرپشن کو کیا گیا، اس دھاندلی کو کیا گیا۔ اس کی پوری تفصیل

انشاء اللہ ایک white paper کے ذریعے سے پوری قوم کے سامنے رکھیں گے۔ اس کا آغاز انہوں

نے اس طرح کیا کہ گورنمنٹ کے جو پروردہ امیدوار تھے ان کے پاس ایک ووٹرسٹ تھی اور

ان کے مخالف امیدواروں کے پاس دوسری لسٹ تھی۔ اس کے بعد جب دونوں کی گنتی ہوئی

ہمیں یہ کہا جاتا رہا ہے کہ پریذائیڈنگ آفیسرز ہر کونسل کو، ہر ناظم اور نائب ناظم کے امیدوار

کو باقاعدہ دستخط شدہ رزلٹ دیں گے لیکن بیشتر مقلات پر اس پر عملدرآمد نہیں کیا گیا اور لوگ تقاضوں سے جا کر رزلٹ حاصل کرتے رہے اور اس کے بعد اعلان ہوا کہ وہ جیت گئے ہیں لیکن اگلے روز صورتحال یہ ہوئی کہ اگر ایک کونسلر نے 1350 ووٹ لئے ہیں تو ریئرنگ اکیسری طرف سے جاری ہونے والے نوٹیفکیشن میں جیتنے والے کے ووٹ ساڑھے پانچ سو یا چھ سو جانے گئے ہیں اور جب ایک کونسلر بے چارہ محنت اور مشقت کر کے اسلام آباد ایکشن کمیشن پہنچتا ہے تو اسے وہاں سے پروانہ دیا جاتا ہے کہ ریئرنگ اکیسری کو ہدایت کی جاتی ہے کہ اس کی دوبارہ گنتی کی جائے اور جب وہ بے چارہ اسلام آباد سے خوش ہو کر واپس بہاولپور اپنے محلے میں پہنچتا ہے اور چیف ایکشن کمیشن کی طرف سے جاری ہونے والے آرڈر کو لے کر جب وہ اگلے دن ریئرنگ اکیسری کے دفتر جاتا ہے تو وہ اس حکم پر عمل درآمد کرنے سے انکار کرتے ہیں۔ مجھے خود اس بات کا تجربہ ہوا کہ مجھے ڈسٹرکٹ ریئرنگ اکیسری نے کہا کہ جناب! یہ جو میرے پاس آیا ہے یہ اس تاریخ کا ہے اور اس کے بعد کی تاریخ کا آنے والا آرڈر ہمیں یہ کہتا ہے کہ اس میں آنے والی مشکلات یا رزلٹ کے اندر آنے والی confusion کو ایکشن ٹریبونلز کو refer کر دینے جاتے ہیں۔ جہاں تک ٹریبونلز کا تعلق ہے تو بہاولپور کے اگر کسی طریقہ کونسلر کو اس حوالے سے کوئی شکایت ہے تو اس کا ٹریبونلز رحیم یار خان میں بنایا گیا ہے تاکہ وہ بے چارہ ایک آدمی کے بعد ہی بے بس ہو کر بیٹھ جائے اور جو دھاندلا انہوں نے کیا ہے وہ اس کے خلاف بھرپور طریقے سے احتجاج بھی نہ کر سکے۔

جناب سپیکر! اس وقت درمیش تیسرے مرحلے کے اندر ان بے چاروں کا کوئی کردار نہیں ہے بلکہ سارے کا سارا کردار پولیس اور ایڈمنسٹریشن کا ہے اور میں اپنا واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں کہ ایک کام کے سلسلے میں ڈسٹرکٹ سینئر اکیسری کو فون کر کے کہا کہ ایک معمولی سا مسئلہ ہے اور اس بارے میں آپ مہربانی کریں تو انہوں نے مجھوتے ہی مجھے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! آپ ہمارے خلاف ایکشن لڑ رہے ہیں that's it اور اب آپ اس کے بعد ہم سے کیا توقع رکھتے ہیں؟ میں نے کہا کہ آپ مہربانی کریں اور آپ اپنی حدود کے اندر رہیں اور کوئی ڈنٹس بازی نہ کریں کیونکہ آپ ایڈمنسٹریشن کے آدمی ہیں اور آپ کا اپنا دائرہ کار ہے اور ہمارا اپنا ایک دائرہ

کار ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں جناب! آپ تو ہمیں یہ اصولی باتیں سنا رہے ہیں اور انہیں آپ اپنے آپ تک محدود رکھیں we will do it. we have got the instructions گزارش یہ ہے کہ عیوں اور محلوں کے اندر پوری ایڈمنسٹریٹو روائے دواں ہے اور جو فیصلے ہو رہے ہیں ان کی بازگشت اشبات کے اندر آتی ہے اور میں نسیم اللہ خان شہانی صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ضمیر کی آواز پر دھاندلی کے اس پورے نقشے کو آشکارہ کیا ہے۔

جناب والا! میں اس سلسلے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ پورا مقدس ایوان بٹلٹا ہے اور ووٹ کی پرچی کے تقدس کو اوپر سے instruction کے نتیجے کے بعد انہوں نے تباہ و برباد کر دیا ہے اور میں اس سلسلے میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہاؤس پنجاب کے عوام کے مفادات کا custodian ہے اور اس کا ہمیں بھرپور نوٹس لینا چاہیے اور بغیر کسی پارٹی تعصب کے اس بات پر پوری طرح بات ہونی چاہئے۔ اگر کوئی ایجنڈا ستم ہم نہیں دیں گے، اجمعی روایات نہیں دیں گے تو چلنے والا یہ سلسلہ ختم نہیں ہو جانے کا اسی لئے مقدمہ ایڈیشن نے یہ بات کی ہے کہ "اگر مشرف رہا تو اس کے بعد انشاء اللہ مشرف کی سربراہی کے اندر ہونے والے کسی ایجنٹ میں وہ نہیں جائیں گے اور اس کے بعد ایک ایسی تحریک چلے گی کہ انشاء اللہ مشرف کو اس "ٹولے سمیت تل ایب یا واٹکن بھجیا جائے گا"۔ شکر ہے

(اس مرعد پر حزب اختلاف کے بہت سے معزز اراکین اپنی نشستوں سے

کھڑے ہو کر جناب سپییکر پکارنے لگے)

جناب قائم مقام سپییکر، میرا خیال ہے کہ آپ کی طرف سے کافی تقاریر ہونی ہیں۔ لاہ منسٹر صاحب کو بھی regarding election بات کرنے کا موقع دیں۔ ابھی میں نے آپ سب کو موقع دیا ہے اور ایک ہی بات وہ بار بار کر رہے ہیں لہذا گورنمنٹ کا point of view بھی تو سنئے دیں۔ آپ کا موقف ہے کہ اوپن بحث کی بات کریں لیکن میرا خیال ہے کہ ان کی بات بھی تو سنئے دیں کیونکہ جب آپ نے پہلے بحث کرنی تو پھر بعد میں کیا بحث ہوگی، کیا آپ ذیل بحث کرنا چاہتے ہیں؟ آپ سب کا point of view ایک ہی ہے اس لئے بعد میں بحث کا کامہ نہیں ہوگا۔

رانا مناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، شکر۔ جناب سپیکر! جب اپوزیشن لیڈر نے اس بارے میں بات کرنی چاہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ آپ اس پر بات کریں اور اس کے بعد فرمایا کہ آپ سب اگر بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں میں آپ سب کی بات سنوں گا اور آپ کی اس بات کو لاہ منسٹر صاحب نے re-act نہیں کیا ورنہ پچھلے اڑھائی سال کا یہ تجربہ ہے کہ جوئی آپ کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے اور وہ اتنی سینٹ سے یکدم اچھل کر کتے کہ جناب! یہ غلط ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ تقریباً دو اڑھائی سال کے عرصہ میں ہمارے محترم لائسنسنگ اور ٹریڈنگ کے ساتھیوں کو بھی معلوم ہو گیا ہے اور ان کے تجربے میں یہ بات آگئی ہے کہ کسی بات کو دہانے کے لئے اسے سنا بہتر ہے بجائے اس کے کہ نہ سنا جائے کیونکہ نہ سننے سے وہ بات اور زیادہ پھیلتی ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ نے یہ ردنگ دے دی اور اس کے بعد لائسنس صاحب نے اس پر کوئی re-act نہیں کیا بلکہ خاموشی اختیار کی تو جیسا آپ نے فرمایا تھا کہ میرا خیال ہے کہ تین چار ساتھی اور ہیں تو آپ انہیں بھی موقع دے دیں اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ سب کا موقف سامنے آجانے کا کیونکہ دھاندلی سے متعلق جو بات ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس ہاؤس کا سب سے اعلیٰ معیار یا جس معاملے پر یہ ہاؤس بحث کر سکتا ہے کیونکہ اس معاملے سے نہ صرف پنجاب کی بلکہ پورے ملک کی تقدیر involve ہے۔

جناب سپیکر! ایک پہلو تو وہ ہے جس کے متعلق لیڈر آف دی اپوزیشن اور دوسرے ساتھیوں نے آپ کی اور اس ہاؤس کے معزز اراکین کی توجہ دلائی ہے کہ انتخابات میں دھاندلی ہوتی ہے تو اس پر میں یہ عرض کروں گا کہ یہ انتخابات جس لوکل باڈی آرڈیننس کے تحت ہونے ہیں جو 2001 میں نافذ ہوا تو اس میں جو طریق کار یہ اختیار کیا گیا ہے کہ ان انتخابات کو اس طریق کار کے تحت شفاف طریقے سے کروانا اس نے بھی ممکن نہیں ہے کیونکہ اس کو بنایا ہی اس طریقے سے گیا ہے۔ یہ لوکل باڈی آرڈیننس جو جنرل (ر) تنویر نقوی صاحب نے بنایا تھا تو اس کا معیار معاشرے کی خدمت نہیں تھا اس ملک کی خدمت نہیں تھا بلکہ صرف اور صرف انہوں نے ایک ایسا نظام ترتیب دیا جو کہ پورے معاشرے کو تقسیم کر دے، پوری سول سوسائٹی کو تقسیم

کر دے، پورے معاشرے کو de-politicize کر دے اور معاشرے میں پولیٹیکل پارٹیز کو کمزور کر دے تاکہ صرف اور صرف ایک فرد وارد ہو اس ملک کی گردن پر بیٹھا ہے، جو ڈکٹیٹر ہے، اس کی خدمت ہو سکے۔ یہ اس کی خدمت کے لئے لوکل باڈی آرڈیننس 2001 نافذ کیا گیا تھا۔ اب یہ کہہ رہے ہیں کہ اس آرڈیننس کے ذریعے سے چار سال جو نظام چلا ہے اس نظام سے اس ملک کی اور اس صوبے کی بڑی خدمت ہوئی ہے اور اب یہ دوسرے فیز میں آ رہا ہے۔ میں on the floor of House یہ کہہ رہا ہوں اور لائسنس صاحب اس بات کو نوٹ فرمائیں اور اگر اس کا وہ جواب اس صوبے کو یا اس صوبے کے عوام کو دینا چاہیں تو وہ بتائیں کہ یہ آرڈیننس جو 2001 میں نافذ ہوا تھا اور 2001 میں نافذ ہونے والا لوکل باڈی آرڈیننس دفن ہو چکا ہے، وہ تجربہ جو انہوں نے 2001 میں شروع کیا تھا ان کا وہ تجربہ ناکام ہو گیا ہے۔ یہ چار سال انہوں نے اس ملک، اس صوبے اور اس قوم کے حائل کئے ہیں اس کے بعد اب جب یہ 2005 میں آیا ہے تو میں with figures quote کر رہا ہوں کہ اس لوکل باڈی آرڈیننس میں 73 ترامیم کی گئی ہیں اور ایک clause-47 میں آگے جا کر sub-amendments تقریباً سات ہیں۔

(اذانِ عصر)

جناب سپیکر! وہ آرڈیننس جس کا یہ کہتے ہیں کہ بڑا کامیاب تجربہ ہوا اس کو انہوں نے دفن کر کے 2005 میں altogether اس کا پورا basic تبدیل کر دیا ہے انہوں نے ایک نیا آرڈیننس نافذ کیا ہے اس میں انہوں نے 73 amendments کی ہیں اور ایک ایک amendment میں sub-amendments اور clauses ہیں وہ سات سات ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے 22 newly insert clauses کی ہیں۔ اب آپ یہ بتائیں کہ جس آرڈیننس کی نوٹل 150 کے قریب clauses ہوں جب اس کی 100 سے زیادہ clauses میں amendments ہو جائیں گی تو اس کے بعد پھر کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہی نظام ہے جو چار سال سے چلا آ رہا ہے۔ وہ نظام جو بنایا گیا تھا اور ترتیب دیا گیا تھا وہ صرف اور صرف ایک بنیادی اصول پر بنایا گیا تھا کہ ایک مشرف اوپر بیٹھا ہے اور ہر ڈسٹرکٹ میں ایک چھوٹا مشرف بنھا دیا جائے۔ وہ اوپر اپنا کام کرتا رہے، یہ نیچے اپنا کام کرتے رہیں، درمیان میں صوبائی اسمبلیاں بھی حکومتی رہیں، قومی اسمبلی بھی حکومتی رہے،

منسٹر بھی آوارہ گردی کرتے رہیں، مشیر بھی پھرتے رہیں، پارلیمانی سیکرٹریز بھی گاڑیاں لے کر پھرتے رہیں اور کسی کو کچھ سمجھ نہ آئے۔ یعنی پوری nation confuse ہو جانے کیونکہ ڈکنیٹر کو صرف اور صرف ایک بات suite کرتی ہے کہ nation confused ایسی nation ہو۔ ایسی قوم جو اپنے حقوق کو جانتی ہو جو اپنے سیاسی معاملات کو پہچانتی ہو وہ ڈکنیٹر کو suit نہیں کرتی، اس کے لئے یہ نظام ترتیب دیا گیا اور یہ نظام جب صوبائی حکومتیں آئیں، قومی اسمبلی آئی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں within 5 minutes اس کو conclude کر دوں گا، آپ ان کو مداخلت نہ کرنے دیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، رانا صاحب! آپ بات کریں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سیکرٹری! پھر جب یہ اسمبلیاں معرض وجود میں آئیں تو پھر ایک total mess تھا، total confusion تھا، کسی کو کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ ایم۔ پی۔ اے صاحبان کیا کریں گے، ایم۔ این۔ اے صاحبان کیا کریں گے، صوبائی حکومت کے اختیارات کیا ہیں، مرکزی حکومت کے اختیارات کیا ہیں؟ نوبت یہاں تک ہے کہ چیف منسٹر نے ڈائریکٹوز بھیجے اور ڈسٹرکٹ ناظمین نے ان ڈائریکٹوز کو اٹھایا اور کہا کہ ان کو ایک سائینڈ پر رکھ دیں۔ پھر ان کو کیا کرنا پڑا، یہ بات on record کر رہا ہوں وزیر قانون اس بات کو نوٹ کریں اور اس کا جواب دیں۔ پھر انہوں نے جب یہ دیکھا کہ ڈسٹرکٹ ناظمین ہمارے قابو میں نہیں آ رہے تو انہوں نے پورے ڈسٹرکٹ میں پچھلے دو سال سے ٹرانسپر پر ban لگا دیا۔ ایک چپڑا سی اور کھوک کی ٹرانسپر کے لئے بھی چیف منسٹر ہاؤس سے ڈائریکٹوز جاری ہوتا تھا اور ڈائریکٹوز کے پھر انبار لگتے رہے۔ پھر indirect طریقے سے صوبائی حکومت نے اپنا اختیار بحال کرنے کے لئے اس قسم کے معاملات کئے تو total mess تھا total confusion تھا کوئی پتا نہیں چل رہا تھا کہ صوبے کا اختیار کیا ہے، مرکز کے اختیارات کیا ہیں اور وزیر قانون صاحب خود ہمارے ساتھ میٹنگ میں یہ کہتے رہے کہ "کوئی پتا نہیں لگ رہا، کوئی سمجھ نہیں لگ رہی" تو کسی کو سمجھ نہیں لگ رہی تھی۔ اب اس کے بعد پھر انہوں نے کیا

کیا کہ انہوں نے اس آرڈیننس کو altogether تبدیل کر دیا۔ اب آپ دیکھیں کہ پہلے ایک انتہا تھی اب اس کے بعد پھر دوسری انتہا ہے اور یہ دونوں انتہائیں اور نہ وہ درست تھی نہ یہ درست ہوگی۔ چاہئے تو یہ تھا کہ یہ لوکل ہاڈی آرڈیننس ہے، یہ صوبائی بجیکٹ ہے یہ صوبائی اسمبلی اور قومی اسمبلی کس لئے جانی گئی ہیں؟ اگر تو اس کا مقصد legislation ہے تو پھر وزیر قانون اس آرڈیننس کو دو اڑھائی سال کے تجربے کے بعد اس ہاؤس میں discussion کے لئے رکھتے اور اس کے بعد اس پر کوئی amendments propose کی جاتیں۔ اب کہا یہ جاتا ہے کہ amendments اس اسمبلی نے کی ہیں۔ جو آرڈیننس ہے یہ sixth schedule میں ہے کہ اس میں آپ president کی prior permission کے بغیر ایک "قومہ" اور "مغل سٹاپ" تبدیل نہیں کر سکتے۔ باقاعدہ طور پر N.R.B نے چیف منسٹر کے ساتھ ساری discussion کی اور اس کے بعد وہاں سے جو مسودہ پاس ہوا اس مسودے کے مطابق یہاں پر تیار کر کے بل اسمبلی میں پیش کیا گیا اس کو یہاں سے ریٹرنسٹ بھی کہا جا سکتا ہے وہ گلوالی گئی۔ اب انہوں نے اس میں کیا کیا ہے، کوئی معزز ممبر یہاں سے اٹھے اور میری ان دو تین باتوں کی تردید کرے اس میں جو نئی clauses نافذ کی گئی ہیں اس میں ایک Clause جس کا نمبر ظاہراً 45 ہے اس کے تحت انہوں نے یہ کیا ہے کہ جو ڈسٹرکٹ ناظم ہے اس کو چیف منسٹر کسی وقت وہاں پر لفظ ہے in his opinion کسی وقت بھی اس کو remove کر سکتا ہے suspend کر سکتا ہے۔ وہ suspend کرنے کے بعد یہ معاملہ Provincial Local Commission کے پاس بھیجے گا، اب اس کمیشن کے دس میں سے آٹھ ممبران چیف منسٹر کے nominees ہیں اب جو آٹھ ہیں ان میں جو سیکرٹری بلدیات ہے وہ اس کمیشن کا سیکرٹری ہے جو وزیر بلدیات ہیں وہ اس کے چیئرمین ہیں اور باقی ممبران چیف منسٹر کے نامزد کردہ ہیں۔ اب ان دس میں سے آٹھ ممبران جو ہیں اور وہاں پر اس کا طریق کار یہ ہے کہ by majority of vote وہ فیصلے کرے کا یعنی Provincial Local Commission تمام فیصلے by majority of vote کرے گا۔ اب جو ڈسٹرکٹ ناظم ہے اس کو in his opinion چیف منسٹر جب چاہے suspend کر سکتا ہے پھر 90 دن کے لئے اس کی suspension کو کمیشن کے پاس بھیجے گا پھر کمیشن 90 دن بعد

جو چیف منسٹر چاہے recommendations بھیجے گا۔ اگر تو اس نے چیف منسٹر کے آکر پاؤں پکڑنے تو وہ اس کو آفس میں بھیج دے گا۔ اگر اس کو اس کا طرز عمل پسند نہ آیا یا اس نے اہمی طرح سے پاؤں نہ پکڑے تو اس کو گھر بھیج دے گا اور اگر اس نے بالکل پاؤں نہ پکڑے تو اس کو جیل بھیج دے گا۔ یہ تینوں کام چیف منسٹر کر سکتا ہے۔ اب اس کے بعد اتہا دیکھیں کہ ڈسٹرکٹ ناظم کے متعلق چیف منسٹر نے یہ اختیارات حاصل کرنے اب چاہتے تو یہ تھا کہ اس معاملے کو یہاں تک روک دیتے لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ انہوں نے نئی clauses insert کی ہیں۔ ان کا نمبر 64(b) اور 64(c) ہے۔ اب اس میں بجانے اس کے کہ ڈسٹرکٹ ناظم کو یہ اختیارات دیتے کہ وہ تحصیل ناظم کے خلاف ایکشن لے وہ اختیار بھی چیف منسٹر کو ہے۔ اس کے بعد انہوں نے تقریباً insert clauses 82 (a) & (b) کی ہیں اس کے ساتھ جو یونین ناظم ہے اس کو بھی چیف منسٹر جب چاہے suspend کر سکتا ہے اور اس کا معاملہ کمیشن کے پاس بھیج سکتا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہی سلوک جس کا میں نے ذکر کیا۔ اب آپ یہ بتائیں کہ یہ کون سا ایکشن ہے؟ یہ کون سی elected authority ہے جس کو ایک ایگزیکٹو آرڈر کے ذریعے suspend کیا جا سکتا ہے اور 90 دن انکوائری کروانے کے بعد اس کو جیل، گھر یا دفتر بھیجا جا سکتا ہے۔ اگر اس آرڈیننس میں صرف اتنی ہی amendment ہوتی کہ چیف منسٹر صرف ڈسٹرکٹ ناظم، تحصیل ناظم اور یونین ناظم کو suspend کر سکتا ہے تو چلو آدمی یہ دیکھ لیتا ہے کہ suspend کرنے سے پہلے کوئی دو مہینے چھ مہینے کا grace period دینا پڑے گا لیکن نہیں بلکہ اس میں انہوں نے یہ کیا ہے کہ باقاعدہ new clauses insert کی ہیں جس کے تحت کوئی آرڈر، کوئی decision ڈسٹرکٹ ناظم لے، تحصیل ناظم لے یا یونین ناظم لے اس آرڈر کو بھی وزیر اعلیٰ فوری طور پر suspend کر سکتا ہے۔ یعنی کوئی تحصیل ناظم یا ڈسٹرکٹ ناظم day to day business نہیں چلا سکتا۔ اس کے بعد انہوں نے misconduct کا کہا ہے اور اس میں انہوں نے کیا ڈالا ہے؟ یعنی میرا خیال ہے کہ پوری دنیا کے قوانین جو ہیں اس کو آپ دیکھ لیں آپ کو misconduct کی یہ تعریف نہیں ملے گی۔ اس میں انہوں نے یہ فرمایا ہے غالباً clause 2 ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، دوسرے نظروں میں انہوں نے آپ کے کہنے کے مطابق Provincial Government کو مضبوط کیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! انہوں نے گورنمنٹ کو مضبوط نہیں کیا۔

I am concluding within 2/3 minutes

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں رانا ثناء اللہ خان صاحب کو interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ رانا صاحب ایکٹن سے ہٹ کر اب اپنی ٹوٹل گفتگو لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے حوالے سے فرما رہے ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، آپ reason بتادیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں آپ کو reason بتاتا ہوں، جس دن ہم یہاں پر اس میں amendments لا رہے تھے اس دن آپ اور کوئی ضروری کام کر رہے تھے، آپ نے بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ اگر آپ کو عوام کا استاجی درد ہوتا تو اس دن اس میں حصہ لیتے۔ آپ اس میں اپنی in put دیے۔ پچھلے تین سال تو آپ یہ کہتے رہے کہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں amendment نہیں ہو سکتی۔ یہ amendment کر نہیں سکتے۔ جب amendment کے لئے اس ہاؤس میں آرڈیننس آیا تو اس دن آپ بائیکاٹ کر کے باہر چلے گئے۔ یہ کس اصول کی بات کرتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہیں اس لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کا استاجی دکھ اور اتنی ہی تکلیف ہے تو اس دن ایوان میں یہ موجود ہوتے اور بات کرتے لیکن یہ بات نہیں کر سکتے۔ ابھی میں اس لئے خاموشی کے ساتھ سن رہا ہوں کہ مجھے پتا ہے کہ دس منٹ کے بعد انہوں نے کسی اور ضروری کام سے چلے جانا ہے۔ انہوں نے ایوان کی کارروائی میں حصہ نہیں لینا۔ مجھے پتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں جواب دے دوں کیونکہ اب اس پر کالی بات ہو چکی ہے۔ (تلق کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، انہیں بات کر لینے دیں۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ ابھی وہ بات کر رہے ہیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! جو کچھ پنجاب میں ہو رہا ہے کیا اس پر یہاں بات نہ کریں؟
جناب قائم مقام سپیکر، میں سن رہا ہوں اور اسی لئے آپ کو حاتم دے رہا ہوں۔ وہ بھی سن رہے ہیں۔ دیکھیں! وہ ایک چیز کی وضاحت کر رہے ہیں ان کو وضاحت کرنے تو دیں۔ اب یہ تو نہیں کہ وہ وضاحت بھی نہ کریں۔

As a Speaker, I have to listen both sides I can't listen only one side

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جناب قائم مقام سپیکر نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی اور اصولی طور پر مجھے اسی وقت interrupt کرنا چاہیے تھا اور یہ کہنا چاہیے تھا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا لیکن ان کے احترام میں میں نے بالکل اس وقت اعتراض نہیں کیا۔ میں نے ان کی پوری بات سنی۔ اس کے بعد ہمارے دیگر معزز اراکین نے بات کی اور ان کے احترام میں میں نہیں بولا لیکن میرے خیال میں پوائنٹ آف آرڈر کی بھی ایک انتہا ہوتی ہے۔ اب میرے خیال میں یہ بہت ہو چکا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، اصل میں یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتے نہیں ہیں لیکن میں بھی ان کو موقع دینا چاہتا تھا کہ اگر ان کی کوئی بات ہے تو وہ کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پھر اب آپ انہیں فرمائیں کہ وہ wind up کریں تاکہ میں جواب دوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیں!

رانا حمزہ اللہ خان، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اگر یہ بات کوئی اور ممبر اٹھ کر کرتا تو پھر اس بات کو tolerate کیا جاسکتا تھا۔

MR ACTING SPEAKER:- Basically it is not a point of order.

رانا حمزہ اللہ خان، درست ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ آپ کو ویسے ہی اعداد خیال کا موقع دیا جا رہا ہے۔ یہ جتنے بھی سوال

These are not point of orders. یہ آپ کو اہمہار خیال کا موقع دیا جا رہا ہے۔
 رانا منہا اللہ خان، میری بات پر جو پوائنٹ آف آرڈر لاء منسٹر صاحب نے raise کیا ہے۔۔۔
 جناب قائم مقام سپیکر، انہوں نے صحیح کیا ہے کہ This is not point of order لیکن
 میں نے انہیں بھی وضاحت کی ہے کہ میں ویسے ہی اہمہار خیال کا موقع آپ کو دے رہا ہوں۔
 رانا منہا اللہ خان، نہیں، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنے لگا ہوں کہ جب لاء منسٹر صاحب اٹھے
 ہیں اور انہوں نے جو فرمایا ہے کہ جب ہم لوکل باڈی آرڈیننس پر یہاں پر amendments
 رہے تھے تو اس وقت انہوں نے input نہیں دی۔ یہ بات کوئی عام ممبر کرتا تو یہ پھر
 tolerable تھی، اب ملک کی بد قسمتی دیکھیں کہ اس صوبے کے لاء منسٹر کا حال یہ ہے کہ اسے
 قانون کی اتنی سمجھ ہے، اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ جو لوکل باڈی آرڈیننس ہے یہ sixth rule
 شامل ہے اور یہ آرٹیکل 268 ہے۔ اس کے تحت یہ اس میں amendment نہیں لاسکتے۔ انہوں
 نے جس amendment کی پریذینٹ سے approval لی ہے اور پریذینٹ نے جو
 approval دے کر بھیجی ہے اس کے علاوہ اس میں یہ ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کر سکتے۔
 جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، ان کا مقصد یہ ہے کہ جب وہ amendments ہو رہی تھیں
 اس میں آپ اگر حصہ لیتے تو اس میں آپ کی رائے کی رائے بھی شامل کی جاتی۔
 رانا منہا اللہ خان، جناب سپیکر! نہیں شامل کی جا سکتی تھی۔ یہ آئین کی کتاب میرے پاس ہے،
 نہیں شامل کی جا سکتی۔

جناب قائم مقام سپیکر، تو پھر ان کی رائے کیسے شامل ہو گئی؟

رانا منہا اللہ خان، ان کی رائے بھی نہیں شامل، یہی بات تو ہم ان کو تین سال سے سمجھا رہے ہیں
 کہ ایک فرد واحد کا دم چھلا بن کر اس ملک کا بیڑا غرق نہ کرو، اس ملک سے جمہوریت کا بیڑا غرق نہ
 کرو۔ یہی تو ہم ان کو کہہ رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، میری گزارش سنیں! آپ خود یہاں فرماتے تھے کہ devolution

Chief Minister has no role . Ministers have no role .
Provincial Government has no role . Secretary has no
role Now when the role has come, you say...

رانا مناء اللہ خان، No, No. جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ پہلے ایک اتہا تھی، اب
دوسری اتہا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس معزز ہاؤس میں۔۔۔

Whether this is Government or some other Government , I have come
back to the Punjab Assembly and to the Provincial Government.

جناب سپیکر! میں آپ کی بات کی تائید میں یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ اس اسمبلی کو
یہ اختیار دے دیں کہ لوکل باڈی آرڈیننس کو یہ اسمبلی amend کر سکتی ہے اور یہ اسمبلی اگر یہی
amendment کرے تو میں اس کو تسلیم کروں گا، بیشک ہماری رائے کا احترام نہ کیا جائے،
بیشک یہ یکطرفہ طور پر کر دیں لیکن ہم اس بات کو تسلیم کریں گے کہ یہ amendment اسمبلی
نے کی ہے۔ یہ اسمبلیں، یہ چیف منسٹر، یہ گورنر، یہ وزیر اعظم، یہ ظفر اللہ جہلی، یہ شوکت عزیز، یعنی
کسی کے پاس کچھ نہیں ہے۔ وہاں سے جو اشارہ ہوتا ہے وہی ہوتا ہے یعنی پوری قوم ایک فرد
وامد کے اشارے پر لگی ہوتی ہے اور یہ لوگ اس کا ہتھیار بنے ہوئے ہیں اگر یہ لوگ آج اس کا
سہارا نہ بنیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ ڈکٹیٹر ایک مہینہ اس ملک پر مسلط نہیں رہ سکتا۔ یہ لوگ اس
کا ہتھیار بنے ہوئے ہیں اور یہ حال پر بھی چل رہے ہیں، [***] پر بھی چل رہے ہیں۔
جناب قائم مقام سپیکر، [***] کے لفظ کو میں expunge کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، تقریباً اڑھائی سال سے چل رہے ہیں تو میں اپنی بات پر واپس آتا ہوں کہ میں
یہ بات کر رہا تھا کہ misconduct 'لاہ منسٹر صاحب پوری دنیا کے کسی قانون سے یہ لا کر دکھا
دیں کہ misconduct میں انہوں نے یہ ڈالا ہے کہ اگر کوئی بھی ڈسٹرکٹ، تحصیل یا یونین ناظم

* حکم جناب قائم مقام سپیکر بلاط کارروائی سے حذف کئے گئے۔

misconduct کا مرتکب ہو گا اگر وہ کسی بھی اپنے ماتحت کی promotion کرے اس کی ٹرانسفر کرے اب ٹرانسفر کے آگے ہے کہ اگر 'He managed the transfer' یعنی ابھی اس نے کسی کی ٹرانسفر کی نہیں ہے اس کے ذہن میں ہے کہ میں ٹرانسفر کروں گا تو that means کہ managing the transfer تو اس کو بھی اس بات پر نکالا جا سکتا ہے۔ یعنی اگر ڈسٹرکٹ ناظم یا تحصیل ناظم کو یہ اختیار تو ہو کہ وہ اپنی مرضی سے کام کرے لیکن جو چیف منسٹر ہے اسے کسی بات پر suspend کر سکے یا remove کر سکے لیکن اب یہ ہے کہ وہ day to day business جو ہے وہ صبح اٹھ کر 9 بجے اپنے peon کو ٹرانسفر کرے گا تو سوا 9 بجے سی۔ ایم کی طرف سے وہ جو پراونشل لوکل کمیشن ہے وہاں سے ایک چٹھی چلی جانے گی کہ اس suspension کو ہم نے ختم کر دیا ہے اس ٹرانسفر کو ہم نے cancel کر دیا ہے۔ یہ اب جو نظام نافذ کیا گیا ہے یہ پہلے نظام سے بالکل مختلف ہے۔ یہ ایک نیا تجربہ ہے۔

MR ACTING SPEAKER: Rana Sahib! What is your point for the administrative matter in Assembly?

نہیں، اگر آپ بھی ہوں گے تو آپ بھی ایسا کریں گے۔

رانا منشا اللہ خان، کیوں؟ ہم کیوں ایسا کریں گے؟ اگر ایسا ہوتا رہے گا تو پھر یہ ملک نہیں رہے گا۔

MR ACTING SPEAKER:- This is administrative matter. That is for the administration...

رانا منشا اللہ خان، جناب سپیکر! اگر پھر ایسا ہوتا رہے گا تو نعوذ باللہ پھر اس ملک کو نقصان پہنچے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، نہیں، میں آپ کو کہہ رہا ہوں کہ This is noting to do with the Assembly یہ تو administrative matter ہے جو پارٹی empower ہو گی۔

They have their own ways.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پارٹی in power نہیں ہے۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، بی بی! میں ابھی آپ کو موقع دے رہا ہوں۔ بی بی! آپ تشریف رکھیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس قوم کو 58 سالوں سے ڈکٹیٹروں نے لیڈرشی بنایا ہوا ہے، تجربہ گاہ بنایا ہوا ہے اور ہر مرتبہ وہ نیا تجربہ کرتے ہیں۔ یہ پہلا چار سالہ تجربہ ناکام ہو گیا ہے، اب انہوں نے دوسرا کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، 58 سے democracies چلتی آئی ہیں اور اب بھی چل رہی ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! نہیں چل رہیں، نہیں چل رہیں۔

حاجی محمد اعجاز، نکلزی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ بھی اس ڈیموکریسی سسٹم میں رہے ہیں۔ 58 سے ڈیموکریسی چلتی رہی ہیں اور اسمبلیاں بنتی رہی ہیں۔ آئین بنتے رہے ہیں، الیکشن ملتے رہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، لیکن اب حالت جس جگہ پہنچ چکی ہے میں اس کی طرف آتے ہوئے دو منٹ میں اپنی بات کو ختم کرتا ہوں۔ [*****]

MR ACTING SPEAKER:- I expunge this from record.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اب جو یہ کر رہے ہیں کہ اب یہ تحصیل ناظم اور ڈسٹرکٹ ناظم کے الیکشن میں جس قسم کے یہ معاملات کر رہے ہیں اس پہلو پر نہیں جاتا کہ انہوں نے

* منگم جناب قائم مقام سپیکر اللہ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

لوگوں کو کیسے نامزد کیا: یہ لوگوں کو کیا کر رہے ہیں، یہ ملک میں ایک ایسے پرآئندہ سیاسی ماحول کو اجاگر کر رہے ہیں کہ جس سے یہ قوم آگے نہیں بڑھ سکتی۔ میں on the floor of the House یہ بات کہتا ہوں اور اپنے تمام معزز ممبران سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اس بات کو نوٹ کر لیں کہ آنے والا وقت اس بات کو ثابت کرے گا کہ کوئی ملک اور قوم درخشندہ، واضح، سچی اور سچائی پر مبنی سیاسی روایات سے ہی آگے بڑھتی ہے، کوئی بھی ملک یا قوم صرف صحت مند سیاسی روایات سے ہی آگے بڑھ سکتی ہے۔ اس قسم کی مغلد پرستی، ابن الوقتی اور اقتدار پرستی پر مبنی روایات سے کوئی معاشرہ آگے نہیں بڑھ سکتا۔ آج یہ ایک آدمی کو گھیرتے ہیں، اسے لونا بنا کر ساتھ بھلاتے ہیں اور پھر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہتے ہیں کہ یہ ہمارا وکلا دار ساتھی ہے۔ یہ کہتے تھان ہیں کہ ایک بے وفا کو وکلا دار ساتھی سمجھ رہے ہیں۔ جب ان کا معاملہ تھوڑا سا ادھر ادھر ہوگا تو پھر اُس وقت جب یہ اپنے ارد گرد دیکھیں گے تو ان کا اپنا سلیب بھی ان کے ساتھ نہیں ہوگا۔ میں آج ان کو جانتا ہوں کہ آپ ابن الوقتی، موقع پرستی اور مغلد پرستی کی جو سیاسی روایات قائم کر رہے ہیں اس سے اس وقت تو آپ بڑے خوش ہو رہے ہیں۔ آپ خوش ہو رہے ہیں کہ بے نظیر کی سیاست ہم ختم کر رہے ہیں، آپ خوش ہو رہے ہیں کہ نواز شریف کی سیاست کو ہم ختم کر رہے ہیں۔ یہ لوگ ایک نواز شریف کی سیاست کو ختم کرنے کے لئے اس پورے ملک کی سیاست کا جنازہ نکل رہے ہیں۔ یہ ایسا ماحول قائم کر رہے ہیں کہ جس سے ان کا ہی جنازہ نکلے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ نواز شریف کی سیاست ہر دن، ہر لونے کے جانے سے ایک قدم آگے بڑھتی ہے۔ وقت ان کو جانے کا کہ ان لوگوں اور مغلد پرستوں سے نہ تو نواز شریف کی سیاست ختم ہوگی اور نہ ہی بے نظیر کی سیاست ختم ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ نہ پاکستان مسلم لیگ (ن) ختم ہوگی اور نہ ہی پیپلز پارٹی ختم ہوگی۔

وزیر قانون صاحب ذرا سوچیں، آپ نے ایک لونا سرگودھا سے گھیرا، اس سے آپ نے پارٹی سے بے وفائی کروائی اور اپنے ساتھ بھجایا۔ آپ مجھے بتائیں کہ انور چیمبر اب کیا کر رہا ہے؟ آپ ایک آدمی کی وکلا داری کو توڑ کر اپنے ساتھ لا رہے ہیں تو اب وہاں پر آپ کا انور چیمبر کیا کر رہا ہے؟ آپ پکوال میں دیکھیں، آپ کی جماعت (ق) لیگ کا یہ حال ہے کہ آپ کے اس پرآئندہ سیاسی

ماحول کے پیدا کرنے کی وجہ سے آپ کی جماعت کے مرکزی سینئر نائب صدر نے آپ سے جماعت کی ہے۔ پہلے اسے بھوکال میں جا کر بٹھائیں۔ آپ نے رحیم یار خان میں کیا کیا ہے؟ سرگودھا، شیخوپورہ میں کیا کیا ہے؟ یہ بات کرتے ہیں کہ جی ہمدی جماعت میں کارکن آرہے ہیں، ممبران آرہے ہیں۔ میں وزیر قانون صاحب سے یہ کہتا ہوں کہ جناب! آپ انہیں اور ایک آدمی کا نام لے دیں جو کسی سیاسی، نظریاتی یا تنظیمی اختلاف کی بنیاد پر ان کی طرف گیا ہو۔ جو بھی گیا ہے وہ مغلہ پرستی کی بنیاد پر گیا ہے، اقتدار حاصل کرنے کی خاطر گیا ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری: رانا صاحب! میرے خیال میں آپ کو کھلی وقت دے دیا گیا ہے لہذا اپنی بات کو ختم کریں اور کسی دوسرے کو بھی موقع دیں۔

رانا مناء اللہ خان: جی، میں ختم کر رہا ہوں۔ جناب سیکرٹری! آپ کو یاد ہوگا کہ آج سے دو ماہ قبل جب ہماری جماعت سے لوگ ان کی طرف گئے تو میں نے وزیر قانون سے کہا تھا کہ یہ جو سارے جا رہے ہیں یا جا رہی ہیں یہ جھنڈے اور ڈنڈے کے لئے جا رہے ہیں۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ یہ غلط بات ہے۔ اب مجھے بتائیں کہ ان کو انہوں نے جھنڈا کیوں دیا ہے؟ ان کی کاروں پر انہوں نے جھنڈا اور ڈنڈا لگایا ہے یا نہیں؟ تو کوئی آدمی سیاسی اور نظریاتی بنیادوں پر نہیں چھوڑ کر نہیں جا رہا۔ یہ سب مغلہ پرستی کی بنیادوں پر چھوڑ کر جا رہے ہیں۔ میں ان سے یہ کہتا ہوں کہ میں نواز شریف کا نام زندہ ہے اور رہے گا۔ چودھری شجاعت کے چھوڑنے کی وجہ کیا تھی؟ چودھری پرویز الہی کے چھوڑنے کی وجہ کیا تھی اور راجہ بشارت کے چھوڑنے کی وجہ کیا ہے؟ یہ صرف اقتدار کے لئے چھوڑ کر گئے ہیں۔ اگر ان کے چھوڑنے کی وجہ سے نواز شریف کی سیاست رہی ہے، پاکستان مسلم لیگ (ن) کی سیاست رہی ہے تو پھر اب جن لوگوں کو آپ لے کر جا رہے ہیں ان سے بھی ہمدی پارٹی پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ آپ کسی کو تحصیل ناظم، کسی کو ناؤن ناظم، کسی کو ضلعی ناظم، کسی کو مشیر بنا کر ایک جھنڈا، ساتھ ڈنڈا اور گاڑی دے دیتے ہیں۔ وہ گھومتا پھرتا ہے۔ اس کے پاس کوئی کام نہیں ہے تو میں آخر میں اپنے اُس طرف بیٹھے بھائیوں سے دست بستہ اجیل کروں گا کہ ان لوگوں کا اس معاملے میں ساتھ نہ دیں۔ یہ اس ملک کی سیاست کو گندہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے سیاسی کارکن کے نام کو کھلی بنا دیا ہے۔ ہر سیاسی کارکن ان کی

حکومتوں پر شرمندگی محسوس کر رہا ہے۔ لہذا ان حکمرانوں کا ساتھ نہ دیں۔ آئیں مل کر اس ملک میں صحت مند سیاسی ماحول پیدا کرنے کے لئے جدوجہد کریں۔ اس ملک کا بیڑا پارلیمنت صحت مند سیاسی ماحول سے ہی ہوگا۔ اس قسم کے پراگندہ سیاسی ماحول سے پارلیمنتیں ہوگا جو یہ حکمران پیدا کر رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ اب میں floor وزیر قانون صاحب کو دوں گا۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، اب میں اجازت نہیں دیتا۔ میں نے وزیر قانون کو فلور دیا ہے۔

میں نے پہلے ہی ایک گھنٹہ دے دیا ہے۔ This is no way.

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! راجہ صاحب تو عود ناراض ہیں کیونکہ ان کے بھائی کو ٹکٹ نہیں ملا۔

جناب قائم مقام سپیکر: No cross talk please. دیکھیں آپ نے جو تقریریں کئی تھیں کر

لی ہیں۔ اب ان کی باری ہے لہذا ان کی بات بھی سنیں۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ بلدیاتی الیکشن بڑا اہم issue ہے اس پر

آپ rules suspend کر کے عام بحث کر لیں۔ وقفہ سوالات تو ختم ہو گیا ہے۔ آپ کے پاس

اور business بھی کوئی نہیں ہے۔ لہذا آپ اس پر عام بحث کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: راجہ صاحب کی بات تو سن لیں اس کے بعد فیصلہ کر لیں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! عام بحث میں رحیم یار خان والا ممبر رحیم یار خان کی بات

کرے گا، نوبہ کی بات نوبہ والے کریں گے اور راولپنڈی کی بات راجہ صاحب کر لیں گے۔

MR ACTING SPEAKER: That is for me to decide later on.

اگر آپ نے صرف اپنی بات کرنی ہے اور اس کے بعد واک آؤٹ کرنا ہے تو میرے علیحدہ بات

ہے۔ اگر آپ نے ان کی بات سننی ہے تو پھر انہیں موقع دیں۔ جمہوریت اسی کا نام ہے کہ

دوسرے کا point of view بھی سنا جانے۔ جمہوریت کا مطلب یہی ہے کہ آپ برداشت سے

دوسرے کا point of view بھی سنیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، بگو صاحب! آپ بیٹھیں۔ میں نے راجہ صاحب کو فلور دے دیا ہے۔ جی، راجہ بشارت صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے معزز اراکین کو بہت زیادہ وقت دیا حالانکہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا تھا بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی greatness ہے کہ آپ نے وقت دیا۔ سب سے پہلے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ ادھر سے میرے کاضل دوستوں نے کہا کہ لوکل گورنمنٹ پر بحث کے لئے آج کا دن مختص کر لیا جائے۔ اگر قواعد و ضوابط کے مطابق چلتے، اصول پر چلتے تو شاید مجھے اس بات پر کوئی اعتراض نہ ہوتا۔ آپ اس بات کے گواہ ہیں کہ آج آپ کے پیچھے میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کا اجلاس ہونا تھا اور اس معزز ایوان کی ہمیشہ یہ روایت رہی ہیں کہ جو بھی معاملہ ہاؤس میں زیر بحث آتا ہے اسے پہلے آپ کے پاس بیٹھ کر settle کر لیا جاتا ہے۔ آج ہم ان کا انتظار کرتے رہے۔ یہ وہاں پر تشریف نہیں لائے۔ اگر یہ وہاں پر تشریف لائے، پارلیمانی روایت کو برقرار رکھتے ہونے، پارلیمانی روایت کے مطابق وہاں تشریف لائے۔ آپ کے پاس آتے اور ہم دوست مل بیٹھ کر وہاں پر اس بات کو طے کر لیتے کہ آج کا دن ہم لوکل گورنمنٹ کے لئے مختص کر لیتے ہیں لیکن انہوں نے اس بات کو کوئی اہمیت نہیں دی اور وہاں پر تشریف نہیں لائے اور اب ایوان میں آ کر یہ dictate کروانا کہ آج کا دن لوکل گورنمنٹ پر بحث کے لئے مختص کر لیا جائے۔ مناسب نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہر کام کرنے کا ایک طریق کار ہوتا ہے اور وہ طریق کار یہی تھا کہ آپ کے پاس بیٹھ کر معاملات طے کر لے جاتے۔ چونکہ مجھے پتا ہے کہ یہ اس بات میں سنجیدہ نہیں تھے انہوں نے بات کرنی ہی نہیں تھی۔ ان کے پاس اور بہت سے ضروری کام ہیں۔ دس منٹ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ یہ ان ضروری کاموں کے لئے چلے جائیں گے۔ بہر حال میں سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ جو ایک طے شدہ اصول ہے اس سے ہٹ کر ایوان میں آ کر چیزوں کو bulldoze کرنے کی کوشش کی جائے۔ میں دوسرا یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ---

قائم حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، پلزز ایک منٹ۔ میں نے راج صاحب کو فلور دیا ہوا ہے۔

راج ریاض احمد، جناب سپیکر! قاسم صیا، صاحب بات کرنا چاہتے ہیں انہیں بات کرنے دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، I want to give him the floor پلزز دیکھیں وہ بات کر رہے ہیں۔ جی، فرمانے!

قائم حزب اختلاف، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جب سے یہ ایوان وجود میں آیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ پارلیمانی روایات کے مطابق آپ کے ساتھ بیٹھ کر ہاؤس کو چلانے کی بات کی ہے۔ یہ معاملہ آپ کے علم میں ہے کہ جب آپ پارلیمانی روایات کے مطابق ہمیں پولیٹیکل پارٹیز کے پارلیمانی لیڈرز کے طور پر بلاتے تھے تو ہم آپ کے ساتھ ملے کرتے تھے لیکن جب آپ ہمیں پارلیمانی لیڈر تسلیم کرنے کے لئے ہی تیار نہیں ہیں تو مجھے بتائیے کہ اس بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں کون آ کر بیٹھے گا؟ آپ آج notify کر دیجئے کہ ہمارے پارلیمانی لیڈر کون ہیں تو ہم کل انہیں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیج دیں گے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

جناب والا! جہاں تک راج صاحب روزِ مظل کرنے کی بات کرتے ہیں تو اس دن ان کے قواعد و ضوابط کہاں گئے تھے کہ جب ایک دن پہلے کے واقعہ کو اگلے دن اپنے ہاؤس میں قرارداد پاس کروا کر رانا مناء اللہ کو ایوان سے باہر پھینک دیا۔ (نعرہ ہانے تحسین)

یہ کن قوانین کی بات کرتے ہیں؟ کس آئین کی بات کرتے ہیں؟ کیا ہمارے آئین میں کوئی حق تھی کہ ہم اس سروس ہاؤس میں وردی کے حق میں قرارداد پاس کر سکتے ہیں؟ یہ کس منہ سے بات کرتے ہیں کہ ہم قانون اور آئین کے مطابق چلیں؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ اس ملک میں آئین اور قانون کے مطابق ان اداروں کو چلایا جائے اور ان کو مضبوط کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، راج صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں عرض کر رہا تھا کہ اگر یہ قواعد و ضوابط کے مطابق

چلانا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے ہم انہیں ایوزیشن لیڈر تسلیم کرتے ہیں اور یہ بطور ایوزیشن لیڈر ہمارے ساتھ بیٹھ جاتے لیکن یہ نہیں بیٹھیں گے۔ مجھے پتا ہے کہ یہ دس منٹ بعد چلے جائیں گے۔ اگر یہ بطور ایوزیشن لیڈر ہمارے ساتھ بات کر لیتے تو ہم یہ سارے معاملات طے کر سکتے تھے۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر بیگز، آرڈر بیگز۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ انتخابات میدھاندی ہونی ہے تو میں ان سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھی سیاسی کارکن ہیں، میں بھی سیاسی کارکن ہوں اور اس معزز ایوان میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر بنیادی طور پر ایک سیاسی کارکن ہے۔ میں ان سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ ہر شخص ایمانداری سے یہ بتانے کہ ہمارے ممبر کا پانچ سو کا ایک پونگ بوتھ بنا ہوتا ہے جبکہ ایک گھی، ایک مچلے اور ایک گاؤں کے رتنے والے ایک دوسرے کو جانتے ہوتے ہیں۔ ان کے ایک دوسرے کے ساتھ ذاتی تعلقات ہوتے ہیں۔ ہر ایک کے متعلق انہیں پتا ہوتا ہے کہ آج گاؤں میں کون موجود ہے اور کون باہر ہے۔ وہاں پر کیا دھاندلی ہونی ہو گی۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سپیکر! بست دھاندلی ہونی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ میری بات سن لیں۔ اگر میری بات نہیں سنیں گے تو پھر۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، بیگز! راجہ صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں سمجھتا ہوں کہ آپ میں بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ جب آپ کو رزت نہیں ملتے تو آپ دھاندلی دھاندلی کی بات شروع کر دیتے ہیں۔ اس ملک کی تاریخ ہے اور انہی کی جماعت کی یہ تاریخ ہے کہ رات کو دھاندلی کا الزام لگا کر سوتے ہیں صبح اٹھتے ہیں تو جب نتائج ان کے حق میں ہوتے ہیں تو کہتے ہیں دھاندلی نہیں ہوئی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کی سیاست ہے کہ نتائج تسلیم نہیں کرنے۔ پہلے نتائج تسلیم کریں۔ آپ صبر کر جائیں میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ انہوں نے بائیکاٹ کی بات کی، میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ

بانیٹ کا اعلان کرتے تو ایک یونین کونسل کا نامزد ممبر بھی ان کے کہنے پر بانیٹ نہ کرتا۔
(جموٹ، جموٹ)

بانیٹ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لئے کہ لوگ اب ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ابھی یہاں سے میرے بھائی بات کر رہے تھے کہ ممبروں کو توڑا جا رہا ہے۔ ممبروں کو کوئی نہیں توڑ رہا بلکہ آپ اپنے گریبان میں منہ ڈالیں اور اپنے رویے کو دکھیں۔ یہ تو آپ کے رویے سے تنگ آ کر آپ کو بھوز کر جا رہے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

ہمیں اس اسمبلی میں بیٹھے ہوئے تین سال ہو گئے ہیں۔ ہم تین سال سے سن رہے ہیں کہ نکل آ رہا ہے، نکل جا رہا ہے۔ لوگ کب تک آپ پر اعتبار کریں؟ لوگ کب تک آپ کی باتوں پر یقین کریں؟ انتخابات کا ایک ایسا لمحہ ہوتا ہے جب ایک کارکن کو قیادت کی رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ کارکن کو اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ الیکشن کے وقت قیادت اس کے سر پر ہو اور اس کو کانڈ لائن دے لیکن جب قیادت باہر بیٹھی ہو تو بے چارہ کارکن کہاں جانے؟
رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

MR ACTING SPEAKER: He is on the floor. Please sit down.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، کارکن آج ان کے رویوں سے تنگ آ کر انہیں بھوز کر جا رہے ہیں اور پھر یہاں یہ بات کرتے ہیں کہ جنرل مجید ملک ان کے خلاف ہے۔ میں کہتا ہوں کہ جنرل مجید ملک ہمارے سینئر نائب صدر ہیں۔ ان کے ساتھ ہمارے اختلافات ہو سکتے ہیں لیکن آپ جنرل مجید کا کردار دکھیں کہ سو اختلاف کے باوجود اپنی پارٹی کو بھوز کر آپ کی طرف نہیں جانے کا اور یہ آپ کی پارٹی کو اعزاز حاصل ہے کہ کل تک جب جنرل مجید ملک ہمارے ساتھ تھا تو اس وقت تک آپ کے لئے وہ ڈکٹیٹر تھا۔ وہ جنرل تھا لیکن یہ آج اسی کے دم پھلے بنے ہوئے اس کے پیچھے جاگ رہے ہیں اور اس کی support کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہانے تحسین)

یہ کس اصول کی بات کرتے ہیں؟ جنرل مجید ملک جو ہماری جماعت میں سے گیا ہے۔ بقول آپ

کے ہماری جماعت کا سینئر نائب صدر ہے اور اس کو support آپ کی جماعتیں کر رہی ہیں۔ اس ملک کی بہت بڑی جمہوری جماعتیں اس کو support کر رہی ہیں۔ وہ آپ کے پیچھے نہیں چلا بلکہ آپ اس کے پیچھے چل رہے ہیں اور آپ ان لوگوں کے پیچھے چل رہے ہیں جو کل تک ہمارے ساتھ تھے اور آج بھی ہمارے ساتھ ہیں۔ وہ آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، ہم سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ وقت محبت کرے گا کہ وہ آپ کے ساتھ نہیں جائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا وہ کارکن جو ہم سے ناراض ہے۔۔۔ (قطع کلامیوں) بات سن لیں۔ اب تکلیف ہو رہی ہے نل۔

MR ACTING SPEAKER: No cross talk please.

رانا مشہود احمد خان، جموں سنایا جا رہا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، جب آپ نے بات کی ہے تو وہ خاموشی سے سنتے رہے ہیں۔ آپ میں بھی بات سننے کا حوصلہ ہونا چاہئے۔ جی 'راجہ صاحب'!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، یہ جموں نہیں ہے۔ میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ یہی باتوں سے تکلیف ہوتی ہے لیکن یہی بات سننے کی تھوڑی سی عادت ڈالنی چاہئے۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ ہمارے ایک عام کارکن جنرل مجید ملک میں بھی اتنی اخلاقی جرأت ہے کہ اس نے ان بڑی پارٹیوں کو اپنے پیچھے دکھایا ہے لیکن وہ ان کے پیچھے چلنے کے لئے تیار نہیں ہو رہا۔ یہ تو ان پارٹیوں کی حالت ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری یہ بات عرض کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو ایکشن کے حوالے سے بات ہوئی کہ نل ہو گیا۔ انشاء اللہ میں ایک دو دن میں اس کے figures آپ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اور اخبارات کو بھی دے دوں گا کہ اگر دھاندلی ہوئی ہے تو اس کے لئے قانون اور ضابطے کے مطابق ٹریبونل چکے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان ٹریبونل میں کتنے لوگ گئے ہیں؟ ان کے مطابق تو سینکڑوں اور ہزاروں کے مطابق ایلیٹس گئی ہوں گی۔ یہ بات نہیں ہے۔ چار

کروڑ سے زائد لوگوں نے اپنا حق رائے دی استعمال کرنا تھا 67 ہزار سے زیادہ پونگ مشین تھے۔ اگر اس میں ایک یا دو فیصد کہیں کوئی واقعہ ہو گیا ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ وہ ہمارے لوگوں کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے مخالفین کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور کسی کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے لیکن یہ کہنا کہ فونل ایکشن دھاندلی تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب ہمیں اس روش کو ختم کرنا چاہئے اور نتائج کو تسلیم کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے حوالے سے بات کر رہا تھا۔ میں یہ بات وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ ہم اس وقت جو ترامیم لائے ہیں۔ ہم نے ان کو ایوان میں پیش کیا۔ اگر یہ ایوان میں موجود ہوتے تو اس وقت مکمل کر اپنا نقطہ نظر بیان کر سکتے تھے لیکن اس وقت یہ واک آؤٹ پر تھے اور انہوں نے یہ ضروری نہیں سمجھا کہ اس اہم ترین معاملے میں۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، پہلے ان کو بات مکمل کر لینے دیں۔ پھر آپ کو موقع دیتا ہوں۔ جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں تموزی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے دو دفعہ کہا ہے کہ جب انہوں نے لوکل آرڈیننس پر ترامیم پیش کی تھیں ہم وہاں پر موجود نہیں تھے۔ یہ پارلیمانی تاریخ کا انوکھا واقعہ ہو گا کہ انہوں نے لوکل باڈیز کے لئے جو ترامیم پیش کی تھیں ایک دن انہوں نے پیش کیں تیسرے دن جب انہوں نے دیکھا کہ ہم باہر ہیں ان میں ترامیم بھی دی گئی تھیں۔ اسی ہاؤس کا ایک فاضل ممبر جو ان سے تعلق رکھتا ہے اس نے بھی ترمیم دی تھی ہم نے بھی ترامیم دی تھیں لیکن ان کی پارٹی کے جس فاضل ممبر نے ترمیم دی تھی اس کو وزیر اعلیٰ صاحب نے پارلیمانی پارٹی میں بلا کر کہا تھا کہ تم زیادہ نہ بنو اور فوراً اپنی ترمیم واپس لو۔ اس فاضل ممبر نے باہر آ کر اپنے دوستوں اور ہمیں بھی کہا تھا کہ مجھے چیف منسٹر نے بلا کر بھڑکیں دی ہیں اور کہا ہے کہ یہ ترمیم واپس لو۔ یہ طاق میں رہتے ہیں کہ جب ایوزیشن بائیکاٹ میں ہو اور جب ایوزیشن مصروف ہو تو پھر یہ اس طرح کی ترامیم لے کر آتے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ ہم تو

اس میں ترمیم کر ہی نہیں سکتے۔ وہ تو صدر نے جو انہیں permission دی ہے انہوں نے من و عن وہ ہاؤس میں پیش کرنی تھی اور ہاؤس نے اسے پاس کر دیا تھا۔ قانوناً اس میں ترمیم پیش کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ فاضل دوست تو بار بار حقائق کو توڑ مروڑ کر پیش کر رہے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ ترمیم ہم نے خود پیش کیں بلکہ میں نے خود بھی ایک بمونٹی سی ترمیم دی تو جناب وزیر قانون نے اس موقع پر یہ فرمایا کہ اس قانون کے اندر صدر کی اجازت کے بغیر کوئی ترمیم پیش نہیں ہو سکتی اس لئے آپ کی ترمیم reject کی جاتی ہے۔ جناب وزیر قانون نے خود فرمایا ہے اور آپ اس سلسلے میں اسمبلی کا ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ نے تو بات نکات کیا ہوا تھا۔

سید احسان اللہ وقاص، نہیں، جناب! میں اس سے پھلے کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا مجھے اپنی بات مکمل کرنے دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وزیر قانون صاحب کو اپنی بات مکمل کرنے دیں۔ (قطع کلامیں)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ جب بات کرنے کا موقع ہوتا ہے اس وقت یہ لوگ موجود نہیں ہوتے۔ یہ ایوان کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں کہ جب چاہیں۔۔۔ (قطع کلامیں)

شیخ اعجاز احمد، آپ نے تو خود ہمیں اجلاس سے باہر نکالا ہوا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں وہ بات نہیں کر رہا۔

جناب قائم مقام سپیکر، تشریف رکھیں۔ No cross talk۔ دیکھیں! آپ نے اپنی بات کر دی ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب والا ہمیں تو پندرہ دن کے لئے ہاؤس سے باہر نکالا ہوا تھا۔

جناب قائم مقام سپیکر، چیز نے جو فیصلہ کیا وہ ایک علیحدہ بات ہے۔ اس میں ان کا کیا تعلق

ہے؟ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر یہ اس طرح سے interrupt کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں گے تو۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اگر یہ سلسلہ جاری رکھیں گے تو آپ کے لئے بھی مشکلات آسکتی ہیں۔ ویسے آپ نے بونا نہیں ہے۔ آپ نے باہر چلے جانا ہے لیکن آپ کے لئے مشکلات آسکتی ہیں۔ اس لئے میں عرض یہ کرنا چاہتا تھا کہ بات کو سننے کا حوصلہ پیدا کریں۔ ابھی قاسم ضیا، صاحب نے ریفرنس کے متعلق بات کی اور اب میں جواب دینے لگا ہوں تو وہ ایوان سے باہر جا چکے ہیں۔

آوازیں، باہر لہلی میں بیٹھے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، باہر بیٹھے ہیں تو باہر بیٹھے رہیں کل پھر اندر آ کر کہیں گے کہ میں موجود نہیں تھا۔ آئیں بیٹھیں، میں ان کی موجودگی میں بات کروں گا۔

آوازیں، آگئے ہیں۔ (قطع کلامیں)

جناب قائم مقام سپیکر، معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ ہاؤس کو in order رکھیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں ان کی موجودگی میں یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس ریفرنس کے متعلق انہوں نے بات کی ہے، کیونکہ ریفرنس کا معاملہ آپ کے اور جناب وزیر اعلیٰ کے درمیان ہے ان کا جواب آچکا ہے۔ سپیکر صاحب نے فیصلہ کرنا ہے لہذا میں اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا لیکن جو بات میں نے اولمپین کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کے متعلق کی تھی اور میں نے یہ کہا تھا کہ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹی کی طرف سے اس کا نوٹس بھیجا گیا ہے لیکن میرے بھائی نے وہ میرے کھاتے میں ڈالا کہ میں نے نوٹس بھیجا ہے، میں نے کوئی نوٹس نہیں بھیجا۔۔۔

قائم حزب اختلاف، جناب والا! میں اس سلسلے میں گزارش کروں گا کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میری آپ بات سن لیں۔ یہ ریکارڈ اس بات کا ثبوت ہے کہ تقریباً 8 سو کنال اراضی جو جناب قاسم علیہ کے نام یا ان کی فیملی کے نام تھی انہوں نے ایک اولمپین کو آپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی کو منتقل کی۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے میرے کہنے کی بات نہیں ہے۔ ان کی اپنی زمین اور ان کی اپنی کو آپریٹو سوسائٹی جو انہوں نے رجسٹرڈ کر دیا اس کے نام اس کو منتقل کیا اور اس وقت اس زمین کی قیمت کو آپریٹو سوسائٹی سے وہ وصول کی جو اس وقت قیمت نہیں تھی اور وہ کو آپریٹو سوسائٹی آج تک abandoned پڑی ہوئی ہے، آج تک وہاں پر کوئی ڈویلپمنٹ نہیں ہوئی، کچھ نہیں ہوا۔ یہ میرا کہنا نہیں ہے بلکہ اس کو آپریٹو سوسائٹی کے ممبران کا کہنا ہے اور اگر آج کے بعد یا آج سے پہلے یا کسی وقت بھی ان کو جو نوٹس گیا ہے وہ ہماری طرف سے initiative نہیں ہے بلکہ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹی کی طرف سے اور ان کو آپریٹو ممبران کی طرف سے جن سے آج سے دس پندرہ سال پہلے پیسے لگے اور آج تک ان کو پلاٹ نہیں دیئے گئے۔ اگر ان باتوں میں حقیقت نہیں تو میں آپ کے چیمبر میں آ کر بیٹھ کر کو آپریٹو سوسائٹی کا سارا ریکارڈ آپ کو دے دیتا ہوں۔ میں حلفاً کہتا ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی ذات کو گواہ بنا کر یہ بات کہتا ہوں کہ ہماری بہن جو ان کی اہلیہ ہیں، میری بہن کی جگہ ہے، میں ان کا احترام کرتا ہوں، میں نام بھی نہیں لینا چاہتا تھا ان کے اپنے نام زمین تھی اور اپنی ہی کو آپریٹو سوسائٹی کو منتقل کی گئی۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اپنی ہی کو آپریٹو سوسائٹی، اپنی ہی زمین، اپنی قیمت اور لوگوں کو آج تک پلاٹ نہ ملیں تو پھر یہ زیادتی نہیں ہے تو پھر میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اگر ان کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ لوگوں کے ساتھ زیادتی کی بات تھی ہماری بات نہیں ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ صاحب سے متعلق ریفرنس بھیجا ہے۔ آپ جانیں اور آپ کا کام لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جب ہم اس معزز ایوان میں بیٹھتے ہیں تو ہمیں لوگوں کے مفادات کے تحفظ کی بھی بات کرنا پڑتی ہے۔ اگر میں نے اس وقت کہا تھا کہ گورنمنٹ اس سلسلے میں کوئی نوٹس لے گی تو پھر میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی غلط بات نہیں ہے۔ اگر گورنمنٹ کے نوٹس میں کوئی بات آتی ہے۔ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹی کے نوٹس میں کوئی بات آتی ہے، سیکرٹری کو آپریٹو کے نوٹس میں کوئی بات آتی ہے تو ان کو اس

بات کا پورا اختیار ہے کہ وہ اس کا نوٹس لیں۔ میں ایک مرتبہ پھر جناب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جو معاملہ یہ بحث کے لئے اٹھانا چاہ رہے تھے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی فراہمی کے باعث اور آپ کی graciousness کے باعث ایک دو تین نہیں بلکہ ہمارے سات معزز ایوزیشن ممبران کو آپ نے اس پر کھل کر اظہار رائے کا موقع فراہم کیا۔ میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اب اس معاملے کو ختم کرنا چاہئے اور اس ایوان کی جو معمول کی کارروائی ہے اس کو چلانا چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، جناب قاسم ضیا،

قائد حزب اختلاف، جناب والا پھر میری ذات کے حوالے سے میری فیملی کے حوالے سے بات کی گئی ہے۔ میں راجہ صاحب کو on the floor of the House یہ یقین دلانا چاہتا ہوں اور کہنا چاہتا ہوں کہ پہلی بات جو اجہارات میں آئی کہ انہوں نے کہا کہ ہم نے جناب قاسم ضیا کو کرپشن کے نوٹس دینے تھے اس لئے انہوں نے ریفرنس فائل کر دیا۔ میں اس نوٹس کا انتظار کر رہا ہوں، مجھے کوئی نوٹس نہیں ملا۔ دوسری بات جو انہوں نے آج کو آپریٹو کی ہے۔ کو آپریٹو کے by laws ہیں۔ کو آپریٹو کے by laws کے مطابق سوسائٹی کے ممبران اس سوسائٹی میں زمین لیتے ہیں یا نہیں لیتے۔ اگر میری ذاتی زمین جو کہ میں یہ بھی ملکیت کر دوں گا کہ میری ذاتی نہیں تھی۔ اگر راجہ صاحب یہ ملکیت کر دیں کہ وہ ایک کھیتی کے نام تھی ہاں! اس کھیتی میں میرے تھوڑے سے شیئرز ضرور تھے لیکن اس کھیتی کی زمین ایک کو آپریٹو نے خریدی تھی۔ اگر اس میں کسی ممبر نے جب یہ زمین خریدی گئی۔ میں اپنے معزز ممبران سے یہ بھی کہوں گا کہ میں کوئی چیز چھپانا نہیں چاہتا بلکہ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر اس زمین کی ٹرانسفر کے بعد اس زمین کا قبضہ اور رجسٹری سوسائٹی کے نام نہ ہو یا اس سوسائٹی کے کسی ممبر نے single in writing complaint اس کو آپریٹو سوسائٹی کو کی ہو یا آج تک کسی ایک ممبر کا کیس اس سوسائٹی کے بارے میں litigation میں ہو یا آج تک ممبران کو اس کی لائسنس نہ ہوئی ہو۔ ممبران کو ان کی زمین کے کاغذ نہ ملے ہوں یا آج خود زمین پوری کی پوری ان ممبران کے پاس نہ ہو تو میں اس کا جواب دہ ہوں۔ دو پرائیویٹ اداروں نے آپس میں ایک agreement کیا۔ زمین خریدی

اور زمین بیچی نہ کوئی سرکاری زمین الٹ کرانی اور نہ سرکار کے کسی خزانہ سے پیسے کر زمین خریدی گئی نہ سرکاری اور زرعی قرضہ لیا گیا اور نہ ہی کوآپریٹو بینک سے قرضہ لیا گیا۔ ذاتی زمین ایک سوسائٹی نے خریدی۔ اس سوسائٹی کے پانچ سو ممبران ہیں، کسی ایک نے اس کے خلاف complaint نہیں کی۔ اس کے آڈٹ مکمل ہیں جو چکے کروا تا ہے۔ اگر چکے کے آڈٹ مکمل نہیں ہیں یا چکے نے آج تک اس سلسلے میں مجھے کوئی نوٹس دیا ہو یا اس سوسائٹی کے ممبران کو ہاں میں یہاں یہ کہنا چاہوں گا آج انہوں نے بات کی ہے تو انہوں نے جیسے کہا ہے تو میں جمیہر میں بھی بیٹھنے کو تیار ہوں کیونکہ میرے ہاتھ بالکل صاف ہیں۔ میں آج تک اللہ کے فضل سے یہ پہلی دفعہ ہے کہ ایوان میں آیا ہوں۔ آج تک میں نے کسی سرکاری عہدے پر بیٹھ کر کوئی زمینیں الٹ نہیں کروائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری میں یہ گزارش کروں گا کہ جناب ارشد بگو، جناب رانا صاحب، جناب احسان اللہ وقاص اور ایک ہماری طرف سے کوئی ممبر رکھ لیں، تین ایوزیشن کے اور ایک حکومتی شیڈ سے مقرر کر دیں۔ سارا ریکارڈ میں ان کو دے دوں گا۔

قائد حزب اختلاف، ایک چیز میں اور جتنا چاہوں گا کہ سوسائٹی active ہے ممبران اس کو چلا رہے ہیں۔ یہ انہوں نے سوسائٹی کو بدنام کرنے کے لئے کیا ہے۔ انہوں نے اخبارات میں یہ بھی دیا کہ جس کی وجہ سے سوسائٹی کے ممبران کے ساتھ زیادتی ہوئی کہ جناب! سوسائٹی میں چند ہزار روپے ہیں۔ میں آج انہیں یہ کہتا ہوں کہ سوسائٹی کا اکاؤنٹ دکھ لیں اگر اس میں 80 لاکھ روپے سے کم پیسے ہونے تو پھر یہ جو مرضی مجھے کہیں۔ میں آج ثابت کروں گا کہ سوسائٹی ٹھیک چل رہی ہے، سوسائٹی ممبران کی امانت ہے۔ ممبران کے نام ہے، انہوں نے خواہ مخواہ مجھ پر ہتھان لگایا ہے۔ یہ بات میں آپ کے سامنے کہتا ہوں کہ وہ on the floor of the House یہ کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ اگر اس میں کسی ممبر کے ساتھ کوئی زیادتی ہوئی ہو، کسی نے کوئی درخواست دی ہو، کوآپریٹو نے میرے خلاف کوئی ایکشن لیا ہو یا میری فیملی کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہو تو میں یہاں سے استعفیٰ دوں گا ورنہ یہاں سے استعفیٰ دیں۔

آوازیں، شیم، شم۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، لمبی بات نہیں ہے، ہم ریکارڈ دیکھ لیتے ہیں، تین دوستوں کو ریکارڈ دے دیں گے ہماری طرف سے نجف سیال صاحب ہو جائیں گے۔ چار دوست مل کر بیٹھ دیکھ لیں۔ اگر یہ بات غلط ثابت ہو کہ ان کی اپنی زمین، اہلیہ کے نام زمین کو آپریٹو سوسائٹی جس میں یہ سارے معاملات نہ ہوں تو میں جرم دار ہوں۔ میں اس کا ریکارڈ بھی دے دوں گا۔ (قطع کلامیں)

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! Leader of the Opposition نے جو بات کی ہے وہ اس کو face کرنے کے لئے تیار ہیں مگر آپ سے ہماری گزارش تو یہ تھی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہمیں election rigging پر بات کرنے کی اجازت ملے گی۔ ہمارے ممبران کے اپنے تحفظات ہیں، آپ ہمیں بونے کا موقع دیں تاکہ ہم بتا سکیں۔ راجہ صاحب نے تو ماشاء اللہ غاف کہہ دیا کہ کوئی rigging نہیں ہوئی۔ یہ courts میں چلے جائیں۔ We start from the delimitations. کہ حلقہ بندیوں کیسے ہوئی ہیں۔ ایک ٹاؤن 15 یونین کونسلز کا ہے، ساتھ والا ٹاؤن 57 یونین کونسلز کا ہے۔ راجہ بشارت و زارنج صاحب کا یہ اپنا ایک موقف ہوگا۔ مجھے ان کی سوچ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! یہ آفتاب بھٹو صاحب ہیں تو مجھے بھی چودھری صاحبان پر فخر ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بھٹو ایک مشن کا نام ہے، ایک فلسفے کا نام ہے۔ یہ رسہ گیری کا نام نہیں ہے۔ بھٹو کا دنیا میں نام ہے جس کی سالگرہ پوری دنیا میں منائی جاتی ہے، آپ کو چونگی کے باہر کوئی نہیں جانتا ہے۔ آپ بھٹو کی بات کرتے ہیں یہاں بیشتر جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھٹو کی وجہ سے آئے ہیں۔ (قطع کلامیں)

یہ لوگ بھٹو کے دم سے آئے ہیں، کسی کی خیرات پر نہیں آئے ہیں یا کسی کے کندھوں پر بڑھ کر نہیں آئے ہیں۔ (قطع کلامیں)

لعاری صاحب! آپ بھی بھٹو کے ساتھ رہے ہیں۔ آپ کو پتا ہے کہ بھٹو کا کتنا نام ہے۔
جناب قائم مقام سپیکر، میں لعاری نہیں ہوں، مزاری ہوں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! بھٹو نے کبھی انہیں یہ نہیں کہا تھا کہ جنرل مجید ملک کے پیچھے چلیں اور اس کے دم پھلے بنیں۔ بھٹو کا نام دفن کرنے والے یہ لوگ ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ مجید ملک صاحب ہمارے ساتھ ہیں۔ کیا مجید ملک صاحب کے ساتھ ہونے کی وجہ سے کرنل سرخرو اور امین اسلم کو نکالا نہیں گیا ہے یا آپ نے نوٹس جاری نہیں کئے ہیں؟ برماننگر میں جب طاہر اقبال چودھری جیسے مجاہد آدمی نے پارٹی کو بچانے کے لئے ان سے اختلاف کیا تو کیا انہوں نے علی اکبر وینس کو نہیں بٹھایا۔ یہ کہتے تھے کہ فوج کے چودھری اشفاق ہمارے سب سے اچھے ناظم ہیں کیا انہوں نے اس کو ختم نہیں کیا۔ کیا انہوں نے فیصل آباد میں عاصم نذیر کو نہیں کیا؟ (قطع کلامیں)

وزیر مواصلات و تعمیرات، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، چودھری صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! جب سے اجلاس شروع ہوا ہے اس وقت سے یہ بحث چل رہی ہے کہ ہم اس پر بحث کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آفتاب زرداری صاحب ابھی تک اس پر بحث نہیں کر رہے تھے؟ یہ اس وقت سے بحث ہی تو فرما رہے تھے۔ آپ کے gracious attitude کی وجہ سے اس وقت تک 10 آدمی بات کر چکے ہیں اور یہاں پر ایسی ایسی باتیں کی گئی ہیں، رانا محمد اللہ صاحب نے فرمایا کہ یہ نظام تشکیل ہی اس طرح پا چکا ہے کہ ہمیں اس کے اندر شفاف ایکٹن کی توقع ہی نہیں ہے، اگر توقع ہی نہیں ہے تو آپ حصہ کیوں لیتے ہیں؟ یہ اس میں حصہ بھی لیتے ہیں لیکن جب انہیں اپنے مطلوبہ نتائج نہیں ملتے تو اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ یہ tailor-made قسم کا نظام چاہتے ہیں جس میں انہیں ووٹ اور اقتدار ملے۔ اقتدار تو انہیں دھکے مار کر ایک طرف کر رہا ہے، لوگ ان سے نفرت کر رہے ہیں اور پانپ لائن میں بھی بہت سے موجود ہیں۔ آفتاب صاحب! اپنے لوگوں کو سنبھالیں، اپنے رویوں کو درست کریں۔ اگر آپ کو آفتاب

زرداری کھلانے پر فخر ہے تو دوسرے بھی اپنے لیڈروں کے حوالے سے یہ کہہ سکتے ہیں۔ آپ ہار چکے ہیں لہذا آپ اپنی ہار تسلیم کریں۔ آپ میں ظرف بھی نہیں ہے آپ 10 الیکشن لڑیں گے آپ 10 الیکشن اپنے رویوں کی وجہ سے ہاریں گے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ہمارے رویے بالکل درست ہیں۔ انہوں نے پورے پنجاب میں horsetrading کا محمہ بازار لگایا ہوا ہے۔ آپ مخدوم احمد محمود کی مثال لے لیں، خانوال کی مثال لے لیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سیکرٹری اگر اس House کو disorder بنایا جائے گا تو یہ اب نہیں چل سکے گا۔ ہم نے اس وقت سے ہر بات سنی۔ راجہ بشارت صاحب ہماری طرف سے جواب دے رہے تھے۔ انہیں 10 بار interrupt کیا گیا۔ ان کے Leader of the Opposition بول رہے تھے، رانا منہ اللہ بول رہے تھے میں ان کی قدر کرتا ہوں، یہ بول رہے تھے تو ہمارا ایک شخص نہیں بولا۔ یہ کس طرح کی بات کر رہے ہیں اور یہ کیا سمجھتے ہیں کہ ہمارے منہ میں زبان نہیں ہے۔ انہیں بالکل اس طرح سے نہیں سنا جائے گا۔ آپ business کے اوپر آئیں، House کا business چلائیں۔ Leader of the Opposition آ کر ہمارے ساتھ decide کریں۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کے قائدین کی عزت کی جائے تو انہیں ہمارے قائدین کی عزت کرنی پڑے گی۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہمارے قائدین کی عزت نہ کی جائے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ ان کے قائدین کا نام عزت سے لیا جائے تو انہیں ہمارے قائدین کا نام بھی عزت سے لینا پڑے گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سیکرٹری ہم کوئی selection کے ذریعے سے نہیں آئے ہیں۔ ہم ابھی یہاں پر بات کریں گے۔ آپ ہمیں بات کرنے کا کیسے موقع نہیں دیں گے؟ (قطع کلامیں)

وزیر تعمیرات و مواصلات، جناب سیکرٹری یہاں پر صورتحال یہ ہے کہ ان لوگوں کو candidate نہیں مل رہے۔ رانا مشہود صاحب یہاں پر ہیں۔ لاہور کے اندر دیکھیں، فیصل آباد کے اندر دیکھیں ان کو کتنے percent vote ملتے ہیں، لوگ ان سے نفرت کر رہے ہیں، لوگ انہیں

دھتکار رہے ہیں۔ (قطع کلامیں)

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! کیا یہ درست نہیں ہے کہ ڈی پی او فیصل آباد ناموں کو بلا کر کرنل غلام رسول ساہی کے پاس لے کر جا رہا ہے؟ کیا یہ درست نہیں ہے کہ ایس ایچ اوز ممبرز کو لے کر آرہے ہیں؟ (قطع کلامیں)

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! انہوں نے وہاں پر بد معاشی کرنے کی کوشش کی ہے جو ہمارے کارکنوں نے انہیں بد معاشی نہیں کرنے دی۔ اب بھی آپ فیصل آباد کے اندر international observers کو بلا لیں، انہیں فیصل آباد کے اندر ایک seat بھی نہیں ملے گی۔ رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اگر انہیں اس چیز کا گمان ہے تو الیکشن کے لئے free hand دیں، انہوں نے کیوں change کیا ہے؟ یہ ہمیں کہتے ہیں کہ آپ بائیکٹ کریں۔ ہم بائیکٹ کر کے انہیں free fall نہیں دینا چاہتے، ہم election contest کریں گے اور ہمارے پاس candidates ہیں۔ آپ ہمیں یہ گارنٹی دیں کہ یہاں free and fair elections ہوں گے ہم اس کے لئے تیار ہیں۔ پولیس کے ذریعے آئی ایس آئی کے ذریعے اور ایم آئی کے ذریعے آپ سرکٹ ہاؤس اور میئر ہاؤس میں الیکشن کرائیں گے تو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ (قطع کلامیں)

رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جناب مشہود احمد خان!

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ یہاں پر اس ایوان کے اندر بات یہ ہو رہی ہے۔۔۔ (قطع کلامیں)

MR ACTING SPEAKER: Order please, order. Sit down, please sit down. I shall not allow the House to be a fish market. One at time, you will talk after the Law Minister. Come on. Order please, come on.

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس ہاؤس کے اندر آ کر یہ لگ رہا ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ گیوبز کے پرنسپل کا کسنا تھا کہ محوت کو اس طرح بولا جانے اور اس تواتر کے ساتھ بولا جانے کہ محوت سچ ثابت ہونا شروع ہو جانے اور سچ لگنا شروع ہو جانے تو آج ہی کچھ

ان بلدیاتی انتخابات کے اندر ہوا۔ یہاں پر تین مرحلوں میں دھاندلی کی گئی اور pre-pol rigging ہوئی، election day پر rigging ہوئی اور اس کے بعد election day پر بھی جب انہیں مطلوبہ نتائج نہیں ملے تو اس کے بعد Presiding and Returning Officers کی مدد سے results کو change کرنے کی کوشش کی گئی اور لاہور کے ڈسٹرکٹ ریفرنڈ آفیسر کا خود اخبارات میں بیان موجود ہے جس کے اندر 12 پریذائڈنگ آفیسرز کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا گیا لیکن میں آپ کے سامنے یہ بات لے کر آنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر یہ پہلا ایکشن تھا جس کے اندر بیٹ papers کا بازاروں میں نیلام عام ہوا، ان کی لوٹ سیل گئی اور (ق) لیگ کے ہر نام کو 1500 سے لے کر 2000 تک کے بیٹ چھ دے کر انتخابات کے اندر اتارا گیا۔ اس کے باوجود بھی جب انہیں فتح نہیں ملی تو اس کے بعد وہاں پر results change کئے گئے۔ انہوں نے پولیس کے ذریعے سے غنڈہ گردی کی، اس کا ثبوت ان کے منسٹر شاہانی صاحب تھے۔ وہ جب تک ان کے ساتھ تھے تب تک ان کے ہر اقدام کو ان لوگوں نے رہا لیکن جس دن وہ سچ کو لے کر سامنے آئے تو اس دن انہیں شاہانی صاحب میں بھی کیزے نظر آنا شروع ہو گئے اور قومی اسمبلی کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ انہیں کورم خود توڑنا پڑا کیونکہ وہاں پر (ق) لیگ کے ایم این ایز خود مجبور ہو گئے تھے، خود بیچ رہے تھے کہ اس ایکشن کے اندر دھاندلی ہوتی ہے۔

جناب والا! میں آپ کے سامنے یہ سوال رکھوں گا کہ کیا یہ سمجھتے ہیں یہ یہاں آج بڑے جذبات میں بات کر رہے ہیں، سچ کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ہر طرح کا زور مار کر، ہر طرح کی طاقت استعمال کر کے انہوں نے اپنے اپنے علاقوں میں کوشش کی کہ اپنی برتری کو ثابت کر سکیں لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ آج بھی لاہور میں نکل جائیں، پنجاب میں نکل جائیں، آپ ایک ایک عام آدمی کو روک کر پوچھیں، اس کے دل کا حال پوچھیں۔ اس سے پوچھیں کہ اس کے احساسات کیا ہیں۔ آج لوگوں کا حال یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اس حکومت کو نہیں مانتے جو اسرائیل کو تسلیم کرتی ہے۔ [*****]

جناب قائم مقام سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا مشہود احمد خان، جناب سپیکر! میں یہ بات کروں گا کہ آپ یہاں پر دیکھیں اس ایوان کے اندر بیٹھ کر بات کرنا بہت آسان ہے لیکن میں سلام پیش کروں گا اپوزیشن کو، حوام کو کہ جو ہر طرح کی کمرشن اور دباؤ کے باوجود آج بھی اصولی سیاست پر کھڑی ہے۔ میں آج ایک بات ہاؤس میں کہنا چاہوں گا کہ اگر آج (ق) لیگ کے اندر لوگ بیٹھے ہیں اور آج (ق) لیگ کی بات ہوتی ہے تو کس بات پر ہوتی ہے؟ یہاں پر بار بار ایک ہی یقین دہانی کرانی جاتی ہے کہ تم یقین رکھو کہ بے نظیر بھٹو پاکستان نہیں آئے گی۔ تم یقین رکھو کہ میں محمد نواز شریف پاکستان نہیں آئے گا۔ تم یقین رکھو کہ میں محمد شہباز شریف پاکستان نہیں آئے گا۔ اتنی جرأت ہے تو ان کو آج پاکستان آنے دو تو ادھر کی سیٹیں خالی ہوں گی اور ادھر کی سیٹیں بھری ہوں گی۔ یہاں پر اقتدار پھر میں نواز شریف اور بے نظیر بھٹو کا ہو گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، نوائی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں کالی دیر سے سن رہا تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ ہماری طرف سے لاء منسٹر صاحب بات کریں گے اور انہوں نے بات کی جیسا کہ سابق روایت کے مطابق اپنی بات سنا کر دوسرے کی بات نہیں سنی جاتی۔

جناب سپیکر! میں یہاں on the floor of the House یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہلکر میں کبھی دھاندلی ہوئی ہے تو وہ 1990 کے الیکشن میں ہوئی ہے اور 1991 کے بلدیاتی الیکشن میں ہوئی ہے۔ ہم نے 1997 میں جس وقت میں محمد نواز شریف کا ایک سیاسی رید اور ٹوٹکان تھا اس وقت ہم نے اپنی ایم این اے کی سیٹ بھی جیتی اور ایم پی اے کی سیٹ بھی جیتی اور آزاد جیتی۔

جناب سپیکر! 1987 میں جب بلدیاتی الیکشن ہونے تو جناب نسیم اللہ ٹھٹانی کے والد ایم این اے تھے اور خود جناب نسیم اللہ ٹھٹانی اپنی ذاتی یونین کونسل میں ڈسٹرکٹ کونسل کی سیٹ پر کھڑا تھا اس کو ہم نے اس وقت بھی ہرایا تھا۔ اس کے چچا دوسری یونین کونسل

میں کھڑے تھے۔ وہ بھی اپنی ذاتی یونین کونسل کی سیٹ ہارے تھے۔ 1998 میں بددیانتی ایکٹس ہونے اور میں ایجوڈیشن میں ایم پی اسے تھا۔ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ 23 سینیٹس ہم نے جیتیں اور 17 سینیٹس گورنمنٹ پارٹی نے جیتیں۔ یہ بات حقیقت ہے اور میں on the floor of the House یہ قسم کھانے کے لئے تیار ہوں کہ اگر ہم نے ایک ووٹ کی بھی دھاندلی کی ہو تو اللہ تعالیٰ کا قہر ہمارے اوپر نازل ہو۔ ہم نے کبھی زندگی میں بددیانتی کی سیاست نہیں کی۔ ہم نے دیانتداری کی سیاست کی ہے اور لوگوں نے ان کو reject کیا ہے۔ ان کے رویوں سے ان کے کار سکینڈل سے اور ان کی اپنی کارکردگی سے کیا ہے۔ اس میں گورنمنٹ کی قطعاً کوئی involvement نہیں تھی۔ ایک ایم این اے جو گورنمنٹ کا تھا اور یہ منسٹر ایک طرف تھے اور ہم دوسری طرف تھے۔ اگر وہیں کوئی سینیٹس جیتیں ہیں تو وہ (ن) لیگ والے آگے نو سینیٹس جیتے ہیں۔ اگر ہم نے دھاندلی کرنی تھی تو ان سے کرنی تھی۔ اگر ہم نے ان کی سینیٹس جو ان کا حق تھا اور وہ جیتتے تو ہم نے انہیں تسلیم کیا۔ انہوں نے یہ سیلمنٹ دی کہ بکھر میں کوئی دھاندلی نہیں ہوئی ہے۔ میں یہ یقین سے کہتا ہوں اور میں نے یہاں اٹھا بڑا حلف دے کر کہا ہے کہ اگر ہم نے کوئی دھاندلی کی ہو تو اللہ تعالیٰ کا قہر نازل ہو۔ ہم ایک ووٹ کے لئے بھی حلف دینے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے ہمیشہ اپنی خدمت کی سیاست کی ہے۔ ہم نے وہیں لوگوں کی خدمت کی ہے چاہے میں محمد نواز شریف کا رید آنے تو ہم نے اس سیلاب کو روکا ہے۔ 1970 میں پیپلز پارٹی کا رید آیا تھا تو ہم نے اس کو روکا تھا۔ ہم وہیں پر لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرم کرتا ہے اور لوگ مہربانی کرتے ہیں۔ یہ پہلی دفعہ نہیں ہوا۔ ہم نے 1970 میں پیپلز پارٹی کے طولان کو روکا اور وہیں پر پیپلز پارٹی کے ٹکٹ ہولڈر ہارے۔ 1997 میں یہ تمام ہاؤس گواہ ہے کہ نواز شریف کا کتنا بڑا رید تھا۔ میں ایم پی اسے بنا اور فلن اصغر فلن ایم این اے بنے۔ ہم (ن) لیگ کے ٹکٹ ہولڈر کے مقابل ایم این اے اور ایم پی اسے جیتتے۔ نواز شریف صاحب تین دفعہ ہمارے ضلعے میں گئے اور انہوں نے یہ فرمایا کہ یہاں پر جو بھی میرا ٹکٹ ہولڈر ہے اس کو اس طرح سمجھیں جیسا کہ میں کھڑا ہوں، آپ نے نوابوں کو ہرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا۔

جناب سپیکر! ون ٹون مطالبہ ہوتا ہے اور تیسرا امیدوار بھی نہیں ہوتا۔ ہم نے اس وقت بھی اپنی سیٹیں نکالیں۔ 1998 میں بھی ہم نے اقتدار والوں سے زیادہ سیٹیں لیں۔ 1987 کے بلدیاتی الیکشن میں نسیم اللہ شاہانی خود ہارے تھے، اس کا ججا ہدا تھا اور اسی طرح ان کا حال ہوا تھا۔ ان کے والد اس وقت ایم این اے تھے۔ یہ بات حقیقت ہے کہ اگر کوئی یہ کہے کہ یونین کونسل کی سطح پر ہارے ڈسٹرکٹ میں کوئی بھی کسی قسم کی دھاندلی ہوتی ہے تو میں نے on the floor of the House چیلنج بھی کیا ہے اور حلف بھی دیا ہے کہ ہم لوگ نہ دھاندلی کی پیداوار ہیں اور نہ ہم دھاندلی کرتے ہیں۔ اسی لئے مطمئن ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بھکر کی حوام نے اکثریت سے ووٹ دینے ہیں اور یہ سارے اپنے ذاتی گھم کی سیٹیں بھی ہار گئے ہیں۔ اس دلہ بھی نسیم اللہ کا ججا احسان اللہ خان شاہانی اپنی ذاتی یونین کونسل سے ہارا ہے۔ ہم نے اس کے مزاج کو کھڑا کیا اور وہ اس سے جیت گیا ہے۔ کوئی دھاندلی نہیں ہے۔ اگر کسی کو ہارنا دھاندلی لگتا ہے تو پھر اس میں ہم کچھ بھی نہیں کر سکتے۔

شکریہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جب سے ہاؤس کی کلروائی شروع ہوئی ہے کیا آپ نے رولز مطبق کر کے بلدیاتی الیکشن پر بحث کرنے کی اجازت دی ہے یا پوائنٹ آف آرڈرز پر جو تقاریر ہوتی ہیں کیا وہ قواعد و ضوابط کے مطابق ہیں؟ میں یہ چاہوں گا کہ اگر وہ قواعد و ضوابط کے تحت ہیں تو کلروائی کو آگے بڑھایا جائے۔ اگر قواعد و ضوابط سے ہٹ کر ہوتی ہیں تو ان سب کو حذف کرتے ہوئے اپنی رولنگ دیں اور قواعد و ضوابط کے مطابق ہاؤس کی کلروائی چلائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے جو پوائنٹ اٹھایا ہے میں نے اس کی وحامت پہلے کر دی تھی کہ میں نے ان کو اعتماد خیال کرنے کا موقع دیا ہے۔ رولز کے مطابق یہ پوائنٹ آف آرڈرز

نہیں ہیں۔ میں نے ان کو پہلے کہہ دیا تھا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈرز نہیں بنتے۔ جو تمام پوائنٹ آف آرڈرز اٹھانے گئے ہیں وہ پوائنٹ آف آرڈرز نہیں ہیں۔ میں نے اسی وقت کہہ بھی دیا تھا لیکن چونکہ اجلاس ایکشن کے بعد ہو رہا ہے۔ یہ ایک نظری عمل ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے بھی بردباری دکھانی گئی ہے اور انہوں نے اعمدا خیال کیا ہے۔ اس میں کوئی بری بات نہیں ہے۔ جیت ہار ہوتی رہتی ہے۔ جو جیتتا ہے اس کے لئے غمشی ہوتی ہے اور جو ہارتا ہے اس کو دکھ ہوتا ہے۔ اس موقع پر ان کو اعمدا خیال کرنے کا موقع دینا کوئی بری بات نہیں ہے۔

(نعرہ ہانے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر، اب وقفہ سوالات بھی ختم ہو چکا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پبلک ٹرانسپورٹ میں اوور لوڈنگ اور ٹریفک پولیس کا کردار

- 660^ا، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ فوٹو بین لرامیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں ٹریفک پولیس کی موجودگی کے باوجود بسوں میں اوور لوڈنگ ہوتی ہے کیونکہ وہ ٹرانسپورٹرز سے ملانے مقرر رقم وصول کرتی ہے؟
- (ب) لاہور میں لوکل اربن ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی ویگن کتنی سواریوں کے لئے منظور ہے اور منظور شدہ تعداد سے زیادہ سواریاں ٹریفک پولیس اور نام نہاد اڈہ نمبر کے تھانوں سے سواری کی جاتی ہیں اور یہ اڈہ نمبر صرف منتقلی جمع کرنے اور اپنا حصہ وصول کر کے بجایا تمام رقم ٹریفک پولیس کو ادا کرنے کا کام کرتے ہیں۔ کیا حکومت اڈہ نمبرز کے خلاف کارروائی کر کے ان کا کردار ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ج) کیا حکومت ٹریفک پولیس کو ایک منظم اور متحرک فورس میں تبدیل کرنے کا عزم و ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کیا نئی تجاویز تیار کی گئی ہیں۔

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ غلط ہے کہ صوبہ پنجاب میں ٹریفک پولیس کی موجودگی میں بسوں میں اور لوڈنگ ہوتی ہے یہ بھی غلط ہے کہ ٹریفک پولیس ٹرانسپورٹرز سے کوئی ماہانہ رقم وصول نہیں کرتی بلکہ ٹریفک پولیس پنجاب نہایت دیانتداری سے بسوں میں اور لوڈنگ کو ختم کرنے کے لئے پوری مستعدی سے سرگرم عمل ہے ٹریفک پولیس پنجاب نے سال 2002 کے دوران صوبہ بھر میں اور لوڈنگ میں ملوث بس اور وین کے ڈرائیوروں کے خلاف کل 187985 پالان MVO کے تحت کئے جو اور لوڈنگ کے انداز کے لئے ایک قابل ستائش سہی ہے۔

(ب) لاہور میں لوکل ابراٹ ٹرانسپورٹ کے لئے چلنے والی وین کے لئے حضور صہ سواروں کی تعداد سے زیادہ سواریں وین پر سوار ہونے کی صورت میں ڈرائیور وین کے خلاف اور لوڈنگ کے جرم میں بغیر کسی تفریق کے پالان کیا جاتا ہے۔ ٹریفک پولیس کسی بھی اذہ منبر وغیرہ سے کوئی منتہلی یا حصہ وغیرہ وصول نہ کرتی ہے اگر کوئی اذہ منبر اس قسم کا فعل کرتے پایا جانے تو اس کے خلاف عملنگ نظام کے نفاذ کا بنیادی مصلحت اس مذموم دھندے کا سدھارک ہے۔

(ج) یہ کہ موجودہ حکومت ٹریفک پولیس پنجاب کو ایک منظم اور متحرک فورس میں تبدیل کرنے کے لئے مختلف اقدامات کا جائزہ لے رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے ٹریفک پولیس کو فعال بنانے کے لئے رواں مالی سال میں ٹرانسپورٹ رہائشی سوتوں اور جدید آلات کے لئے اصولی طور پر اضافے کے لئے نمونہ اقدامات اور فنڈز کی فراہمی کا فیصلہ کیا ہے۔

مستحق افراد کے لئے زکوٰۃ فنڈ کی سکیمیں

اور امدادی رقم کی تفصیل

2792۸، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) زکوٰۃ و عشر کے تحت مستحق افراد کی مالی امداد کی ملانہ یا سالانہ فی کس رقم بتائی جائے؟
- (ب) محکمہ زکوٰۃ و عشر نے مستحق افراد کی مالی امداد کے لئے کون کون سی سکیمیں جاری کی ہوئی ہیں۔ تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) زکوٰۃ فنڈ سے متصف مات میں مستحق افراد درج ذیل شرح سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

- 1- گزارہ الاؤنس 500 روپے ملانہ
 - 2- تعلیمی وظائف برائے طلباء و طالبات (جنرل)
 - 1- پرائمری ٹائڈل 75/- روپے ملانہ
 - 2- ہائی سکول 112/- روپے ملانہ
 - 3- انٹرمیڈیٹ اینڈ گریجویٹس 373/- روپے ملانہ
 - 4- پوسٹ گریجویٹ 750/- روپے ملانہ
 - 5- انجینئرنگ یونیورسٹی امیڈیکل کالج 874/- روپے ملانہ
 - 6- ایم۔ ایس۔ سی کمپیوٹر سائنس 874/- روپے ملانہ
 - 3- تعلیمی وظائف (ٹیکنیکل) 2200 روپے ملانہ فی طالب علم
 - 4- دینی مدارس کے طلباء کو درج ذیل شرح سے رقم جاری کی جاتی ہے۔
 - 1- حفظ و نافرہ 150/- روپے ملانہ
 - 2- موقوف علیہ 375/- روپے ملانہ
 - 3- دورہ حدیث 750/- روپے ملانہ
 - 5- صحت عامہ 2000 روپے (ان ذور مریض کا ایک وقتی نسخہ)
 - 1000 روپے (آؤٹ ڈور مریض کا ایک وقتی نسخہ)
- نوٹ: اخراجات مذکورہ بالا نرخ سے زیادہ ہوں تو ہیتمہ ویلفیئر کمیٹی اخلاف کی مجاز ہے۔

- 6۔ سہ ماہی بہبود بحالی 5000 روپے ایک مرتبہ
- 7۔ جیز فنڈ 10000 روپے
- 8۔ مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم 10000 روپے ۲ 50000 روپے
- (بمطابق منظور کردہ کاروبار) اس سلسلہ میں مرکزی زکوٰۃ کونسل نے تقریباً 78 کاروبار منظور کئے ہیں ہر کاروبار کے لئے رقم کا تین بھی کر دیا گیا ہے۔
- (ب) مرکزی زکوٰۃ کونسل نے جو سکیمیں منظور کی ہیں ان کی تفصیل تترہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

چک نمبر 124-ج-ب فیصل آباد محکمہ اوقاف کی اراضی

پر قبضہ کیے خلاف حکومتی اقدامات کی تفصیل

3139*، شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک نمبر 124 ج-ب نزوآلا روڈ ترقیم شہید کالونی برب سڑک ٹکڑے اوقاف کی تقریباً 21 ایکڑ اراضی موجود ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ایک فرضی گیم کے ذریعہ قبضہ پایا اس کروڑوں روپے کی پراپرٹی کو ملی بھگت سے اپنے نام منتقل کروا رہا ہے؟ اگر ایسا ہے تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر اوقاف،

- (الف) چک نمبر 124 ج-ب نزوآلا روڈ پر جو اراضی موجود ہے، وہ متروکہ وقف الماک بورڈ کی ہے۔ جو وفاقی نیم سرکاری ادارہ ہے، ٹکڑے اوقاف (مسلم) پنجاب کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہے۔

(ب) چونکہ اس اراضی کا محکمہ اوقاف (مسلم) پنجاب سے کوئی تعلق نہ ہے۔ اس لئے محکمہ اس اراضی کے متعلق تبصرہ کرنے سے معذرت خواہ ہے۔

پی پی۔ 4 راولپنڈی۔ زکوٰۃ کمیٹیوں، فنڈز

اور مستحقین کی تفصیلات

*3396، پریذیڈنٹ (ر) محمد حسن، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت حلقہ پی پی۔ 4 راولپنڈی میں کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی۔ 4 گوجر خان میں 2002-03 میں زکوٰۃ کی مد میں کتنی رقم کمیٹی وار فراہم

کی گئی ہے؟

(ج) کمیٹی وار زکوٰۃ حاصل کرنے والے افراد کے نام مع ولایت جانے جائیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) حلقہ پی پی۔ 4 میں کل 199 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 4 گوجر خان میں مالی سال 2002-03 میں زکوٰۃ کی مختلف مدت میں

3,46,58,138 روپے کی رقم فراہم کی گئی۔ تفصیل تہتمہ (الف) ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کمیٹی وار زکوٰۃ حاصل کرنے والے افراد کے نام مع ولایت کی تفصیل تہتمہ (ب)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کے دفاتر، عملہ

اور بہاولنگر میں محکمانہ مسائل کی تفصیل

*3446، محترمہ شمینہ نوید (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ،

- (الف) صوبہ میں زکوٰۃ و عشر کے کتنے اور کہاں کہاں دفاتر قائم کئے گئے ہیں۔ متذکرہ محکمہ میں عمدہ کی تعداد سکیل وار جٹائی جائے؟
- (ب) ضلع بہاولنگر میں قائم کئے گئے دفتر ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی میں عمدہ کی تعداد 'نام' عمدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل جٹائی جائے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں تمام عمدہ کنٹریکٹ کی بنیاد پر بھرتی کیا گیا ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلعی دفاتر میں عمدہ کی تعداد آبادی کے لحاظ سے کم ہے؟
- (ہ) اگر جزی (ج) (د) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت عارضی ملازمین کو Regular کرنے اور عمدہ کی کمی کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجہ؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) محکمہ زکوٰۃ پنجاب کے کل دفاتر 36 ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- 1- دفتر سیکرٹری زکوٰۃ و عشر پنجاب، A-78 ٹاڈمان لاہور۔
 - 2- دفتر ایڈمنسٹریٹر زکوٰۃ پنجاب، 2 کورٹ سٹریٹ لوئر مال لاہور۔
 - 3- 34 ضلع زکوٰۃ دفاتر، تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب میں حکومت پنجاب کے بجٹ کے تحت عمدہ کی تعداد 322 ہے جس کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں سے رابطہ اور آڈٹ کے لئے محکمہ زکوٰۃ و عشر میں زکوٰۃ بیڈ سٹاف تعینات ہے۔ جس کی مجموعی تعداد 2723 ہے۔ جس میں زیادہ تعداد جزوقتی محرموں کی ہے، اس سٹاف کو زکوٰۃ فنڈ سے تنخواہ دی جاتی ہے اور اسے تین سالہ کنٹریکٹ پر بھرتی کیا جاتا ہے۔ اس کے ریگولر سکیل نہیں ہوتے بلکہ کس تنخواہ دی جاتی ہے۔ ان اسیوں کی تعداد شرائط ملازمت اور ماہانہ منظرہ کی منظوری مرکزی زکوٰۃ کونسل دیتی ہے۔ عمدہ وار تنخواہ کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ب) ضلع بہاولنگر میں قائم دفتر ضلعی زکوٰۃ کمیٹی میں ریگور عمدہ کی تعداد نام، عمدہ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام	عمدہ	عرصہ تعیناتی
عبداللطیف	ضلع زکوٰۃ آفیسر	2000-3-3 تا حال
محمد اکرم	سینیو گراٹر	1997-7-1 تا حال
عبدالوحید	اکاؤنٹنٹ	1997-7-1 تا حال
محمد اسلم	جوینئر مگرک	2001-12-8 تا حال
محمد حسین	ڈرائیور	1997-7-1 تا حال
عبدالجید	نائب قاصد	1997-7-1 تا حال
غلام حسین	چوکیدار	1997-7-1 تا حال

کنٹریکٹ پر بھرتی کیا گیا سٹاف

ضلع بہاولنگر میں اس وقت 1076 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔ جن کے انتظام و انصرام کے لئے ایک آڈٹ آفیسر، 5 آڈیٹرز اور 111 فیلڈ مگرک تعینات ہیں۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔

(د) یہ درست نہیں ہے۔

(ہ) جزو (ج) اور (د) کا جواب اجہت میں نہ ہے مزید برآں کنٹریکٹ ملازمین مرکزی زکوٰۃ کونسل کی منظور کردہ شرائط کے تحت بھرتی ہوتے ہیں اور انہیں تنخواہ بھی زکوٰۃ فنڈ سے دی جاتی ہے اس لئے یہ حکومت پنجاب کی ذمہ داری میں نہ آتے ہیں۔

ضلع شیخوپورہ، اوقاف، کی پراپرٹی، تعینات عملہ

اور آمدن کی تفصیلات

*3545، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (ب) محکمہ اوقاف وقف اہلک کے اثراہات کے لئے سالانہ میزانیہ مرتب کرتا ہے۔ میزانیے میں رقوم تجویز کی جاتی ہیں پھر جو اثراہات منظور کئے جاتے ہیں ان کی صدر دفتر ملتان ترسیل کرتا ہے۔ محکمہ آمدن کو میاں بنا کر بجٹ اوقاف بورڈ سے منظور کروا تا ہے۔
- (ج) تفصیل فلیگ "A" حسب ذیل ہے۔

دربار حضرت بی بی پاکدا من صاحبہ ملتان

سال	تعمیر	الائنرز	بجلی	متفرق	موسم قرآن	میزان
2000-01	65,394	4,255	10,050	427	4,500	84,427
2001-02	86,746	1,104	14,870	-	5,000	1,07,716
2002-03	94,595	1,105	12,932	3,800	5000	1,17,432

دربار حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان

سال	تعمیر	الائنرز	بجلی	موسم قرآن	موسم	میزان
2000-01	2,10,168	85,912	94,515	540	888	3,92,023
2001-02	2,40,929	1,98,604	1,10,500	540	490	5,51,963
2002-03	3,35,341	70,616	1,26,847	600	—	5,33,404

خواتین کی بہبود سے متعلق سکیموں کا دوبارہ اجراء

- 3720* محترمہ شہینہ نوید (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش یین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر قبل ازیں اپنے فنڈ سے این جی اوز اور دینی مدارس کے ساتھ ساتھ خواتین کی خصوصی بہبود "گھریو سکیم" کے تحت امداد کرتا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیم جس کے تحت خواتین کی امداد کی جاتی تھی، کو ختم کر دیا گیا ہے؟
- (ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت منذ کرہ سکیم دوبارہ شروع کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) محکمہ زکوٰۃ و عشر میں عواتین کی صوصی بہود کے لئے کبھی کوئی سکیم "مھر یو سکیم" کے نام سے شروع نہیں کی گئی۔
- (ب) اس نام کی کوئی سکیم شروع نہ ہوئی ہے۔
- (ج) جڑ ہننے بلا کا جواب اثبات میں نہ ہے محکمہ زکوٰۃ و عشر کی تمام سکیمیں مرکزی زکوٰۃ کونسل جاری کرتی ہے۔ اگر مرکزی زکوٰۃ کونسل ایسی کوئی سکیم شروع کرے گی تو محکمہ زکوٰۃ و عشر اس پر عملدرآمد کرے گا۔

بہاولنگر، محکمہ اوقاف کی اراضی، لیز، ناجائز قابضین

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

- 4116^۹ ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) بہاولنگر ڈسٹرکٹ میں محکمہ اوقاف کی کتنی زمین کس کس موضع اور کن لوگوں کے پاس لیز ہے؟
- (ب) کیا مذکورہ زمین کی بولی سالانہ یا پانچ سال کے بعد ہوتی ہے؟
- (ج) حکومت کو سال 2000 سے آج تک اس زمین سے کتنی آمدن ہوئی ہے؟
- (د) محکمہ کی کتنی زمین پر کن لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور وہ کتنے سال سے ناجائز قابضین ہیں۔ کیا حکومت یہ اراضی واگزار کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ه) یہ زمین بولی لیز اٹھیکہ پر دینے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟
- (و) لیز اٹھیکہ پر زمین دینے والی اتھارٹی کا عمدہ گریڈ کیا ہے؟

وزیر اوقاف،

- (الف) بہاولنگر میں محکمہ اوقاف کی وقف اراضی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) مذکورہ وقف اراضی سالانہ اور سات سالہ یوب ویل سکیم کے تحت پڑے دی جاتی ہے۔
- (ج) محکمہ اوقاف کو وقف اراضی مذکور سے سال 01-07-2000 سے 31-12-03 تک مبلغ 31,61,300/- روپے آمدن ہوئی۔
- (د) محکمہ اوقاف کی زرعی وقف اراضی تعدادی 691 ایکڑ 3 کنال 14 مرلے پر 62 ناہائز قابضین ہیں۔ (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) موضع حسن والا تحصیل مین آباد کے ان ناہائز قابضین نے زرعی اصلاحات ایکٹ کے تحت عدالت عالیہ بہاولپور بیچ میں رٹ دائر کر دی تھی اور ادائیگی زر پڑا روک دی۔ اب فیصد بحق محکمہ اوقاف ہو چکا ہے۔ مینجر اوقاف ان افراد کی فصلات کی قرتی اور بے دہی کے لئے عملی اقدامات کر رہا ہے۔ علاوہ انہیں قبرستان مقبوضہ اہل اسلام تحصیل چشتیہ میں 12-1 ایکڑ 4 کنال 18 مرلے پر ناہائز قبضہ ہے اور قابضین نے عدالت عالیہ بہاولپور بیچ میں رٹ دائر کر کے حکم انتظامی حاصل کیا ہوا ہے۔ اراج کے بعد رقبہ کی واگراری کی کوشش کی جانے گی۔
- (ه) محکمہ اوقاف کی قابل کاشت وقف اراضیات ایک سال کے لئے نیلام کی جاتی ہیں جب کہ جزوی طور پر قابل کاشت اراضیات سات سال یوب ویل سکیم کے تحت نیلام کی جاتی ہیں۔ ہر دو صورتوں میں یہ اراضیات بعد از مشتری منادی بذریعہ اخبارات و دستی اشتہارات نیلام عام پڑے دی جاتی ہیں۔
- (و) وقف اراضیات کے زر پڑے میں اگر گزشتہ سال سے 20 فیصد یا اس سے زائد اضافہ ہو تو زونل ناظم منظوری دینے کے مجاز ہیں، زونل ناظمین کا گریڈ 18/17 ہے، اگر اضافہ گزشتہ سال کی نسبت 20 فیصد سے کم ہو اور 10 فیصد سے زائد ہو تو ایسے ٹھیکہ جات کی منظوری ڈائریکٹر اسٹیٹ آفیسر گریڈ 19 دیتے ہیں اور اگر وقف اراضیات کے ٹھیکہ جات میں اضافہ 10 فیصد سے کم یا گزشتہ سال ہی سے کم ہوں تو اس کی منظوری کی اتھارٹی ناظم اعلیٰ اوقاف آفیسر گریڈ 20 ہیں۔

ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان

محکمہ اوقاف کے دربار اور مساجد کی تمام تر تفصیلات

4232* ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام درباروں اور مساجد

کے نام اور جگہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان درباروں اور مساجد سے ملحقہ دکانوں اور اراضی کی تفصیل الگ الگ دی جائے؟

(ج) ہر دربار اور مسجد کی سال 2002 سے آج تک آمدن اور خرچ کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

(د) سال 2002 سے آج تک ہر دربار اور مسجد کی تزئین و آرائش پر خرچ کردہ رقم کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام درباروں اور مساجد

کے نام اور جگہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان درباروں اور مساجد سے ملحقہ دکانوں کی تفصیل الگ الگ ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

(ج) ہر دربار اور مسجد کی سال 2002 تا 2003 کی آمدن اور خرچ کی تفصیل ایوان کی میز پر

رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 2002 تا 2003 ہر دربار اور مسجد کی تزئین و آرائش پر خرچ کردہ رقم کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد، محکمہ کے زیر انتظام مزاروں

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*4244. شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) محکمہ اوقاف کی تحویل میں فیصل آباد میں کتنے مزار ہیں۔ علاقہ وار تفصیل بتائی جائے؟
 (ب) سال 2002 سے لے کر آج تک ان مزارات کی آمدنی و اخراجات کی تفصیل بتائی جائے؟
 (ج) ان مزارات کی حفاظت و نگرانی کے لئے تعینات عہدہ کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) محکمہ اوقاف فیصل آباد زون چار سرکلوں پر مشتمل ہے

- | | | |
|----|---------|---|
| 17 | مزار | (I) فیصل آباد سرکل (درمحل اصلاح فیصل آباد نوٹریک سنگ) |
| 14 | مزار | (II) بنگ سرکل (درمحل تحصیل بنگ) |
| 4 | مزار | (III) خور کورت سرکل (درمحل تحصیل خور کورت، تحصیل احمدیہ، رسیال) |
| 07 | مزار | (IV) ٹاکیوٹ سرکل (درمحل تحصیل صدر آباد، تحصیل ٹاکیوٹ صاحب) |
| 42 | کل مزار | |

ان چاروں سرکلوں میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں 42 مزارات اور 31 مساجد ہیں۔
 تفصیل بریلیگ (الف) (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) فیصل آباد زون کے مزارات کی آمدن سال 2002-03 مبلغ -/1,90,37,012 روپے جبکہ اخراجات مبلغ -/74,36,859 روپے جبکہ جولائی 2003 تا فروری 2004 کی آمدن مبلغ -/78,90,276 روپے اور اخراجات -/24,12,526 روپے ہوئے۔ تفصیل پریم (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مساجد کی جولائی 2003 تا فروری 2004 کی آمدن مبلغ -/47,19,363 روپے اور اخراجات مبلغ -/67,31,909 روپے کے ہوئے ہیں۔ اس طرح عرصہ مذکورہ میں مزارات و مساجد واقع فیصل آباد زون سے کل آمدن -/3,16,46,651 روپے ہوئی اور -/1,65,81,294 روپے اخراجات ہوئے۔

(ج) فیصل آباد زون کے ان مزارات کی حفاظت و نگرانی کے لئے تعینات عہدہ کی تفصیل بریلیگ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

آلودگی کے خاتمہ کے لئے CNG کا لازمی استعمال

*4537، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا صوبہ پنجاب میں آلودگی ختم کرنے کے لئے بسوں میں C.N.G کے استعمال کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

(ب) کیا حکومت فریجنٹرز بسوں کے مالکان کو پابند کرنے کو تیار ہے کہ وہ اپنی بسیں C.N.G سے چلائیں؟

(ج) اگر کوئی تجویز ساحل زیر غور نہ ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) حکومت پنجاب صوبے میں ماحولیاتی آلودگی کے خاتمہ کے پیش نظر سی این جی بسوں کے استعمال کے فروغ کے لئے مختلف قسم کے اقدامات کر رہی ہے۔ حکومت پنجاب نے فیڈرل گورنمنٹ کو یہ تجویز پیش کی ہوئی ہے کہ فریجنٹرز آپریشن کے لئے مکمل طور سی-این-جی پر چلنے والی بسوں کی درآمد پر کسٹم ڈیوٹی کی پھوت دی جائے۔ کیونکہ ابھی یہ بسیں مقامی طور پر تیار نہیں ہو رہی ہیں۔ مزید برآں فریجنٹرز سکیم 2003 اور 2004 کے تحت سی این جی بسیں چلانے پر 10 فیصد سبسڈی کا اعلان کیا گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں نان اے سی اور اے سی بسوں کے علاوہ تقریباً 800 C.N.G بسوں کے لئے لاہور اور دوسرے شہروں کے لئے بڈجٹ وصول ہوئی ہیں۔ اس طرح حکومت پنجاب کی تجویز سے سی این جی کے استعمال کو فروغ ہو گا اور نوٹر نچارج نکلیں گے۔ میسرز سویڈ بس کمپنی سے لاہور میں 100 C.N.G بسوں کے لئے فریجنٹرز معاہدہ بھی زیر تکمیل (under process) ہے۔

(ب) اگرچہ حکومت پنجاب صوبے میں سی این جی بسوں کے فروغ کے لئے مکمل طور پر کوشاں ہے۔ تاہم فریجنٹرز بسوں کے مالکان کو سی-این-جی بسیں چلانے کا پابند نہیں کیا گیا کیونکہ سی-این-جی بس کی قیمت ڈیزل بس کی قیمت کے مقابلے میں کافی زیادہ

ہے اور اس سے محام پر کرایوں کی مد میں اضافی بوجھ ناگزیر ہو جاتا ہے۔
 مزید برآں اس وقت سی۔ این۔ جی بسوں پاکستان میں تیار نہیں کی جا رہی ہیں اور
 سی این جی بسوں کی فیلنگ کے لئے سی۔ این۔ جی فیلنگ طیش مطلوبہ تعداد اور میٹر
 کے مطابق نہیں ہیں۔ اس لئے فرنیچرز بسوں کے ملاکن کو موجودہ حالات میں
 سی۔ این۔ جی بسوں کا پائند نہیں کیا جاسکتا ہے۔ تاہم جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا
 گیا ہے۔ حکومت نے سی۔ این۔ جی بسوں کے فروغ کے لئے مختلف قسم کی مراعات
 کا اعلان کیا ہے۔ جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہو گا۔
 تفصیل وجوہات اوپر جز (ب) کے جواب میں دے دی گئی ہیں۔

ضلع گوجرانوالہ، 2003 تاحال،

محکمہ اوقاف میں بھرتی کی تفصیل

- *4587، لاکھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ میں یکم جنوری 2003 سے آج تک جتنے افراد کو بھرتی کیا
 گیا ان کے نام، ولدیت، پتاجات، ذمی سائل، تعلیمی قابلیت، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ
 تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 (ب) کتنے افراد کو میرٹ پر اور کتنے افراد کو بغیر میرٹ کے بھرتی کیا گیا ہے؟
 (ج) ریکرومنٹ کمیشن اور میرٹ کمیشن میں شامل افسران کے نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل
 فراہم کی جائے؟
 (د) اگر مذکورہ بھرتی کے لئے میرٹ پالیسی پر عمل درآمد ہوا تو میرٹ کا طریق کار اور
 میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
 (ه) اگر مذکورہ بھرتی باقاعدہ اجراءات میں اشتہار کے بعد کی گئی تو ان اجراءات کے نام،
 تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) حکومت پنجاب کی مروجہ ریکورڈمنٹ پالیسی نمبر SOR-III-2-15/2003 مورخہ 05-05-03 کی روشنی میں اوقاف آرگنائزیشن کو کل علی اسمیوں کا ایک چوتھائی حصہ پر کرنے کی اجازت دی گئی تھی جس کی بھرتی کے لئے اشہارات میں اشتہار دیا گیا اور صرف ایسی 114 علی اسمیوں جن کی بھرتی کی مجاز اتھارٹی صدر دفتر اوقاف تھی یہ اہل افراد کو حسب ضابطہ بھرتی کیا گیا۔ اس بھرتی پر اسس کے دوران گورنمنٹ میں درج ذیل صرف ایک حد اہلکار کو کنٹریکٹ پر عرصہ تین سال کے لیے بھرتی کیا گیا تھا۔

نام مع عہدہ	گریڈ	دہیت	تعلیمی قابلیت	ذو صیانت	ایڈریس	جانے تعیناتی
غلام ضیا، اکاؤنٹنٹ	11	غلام حسین	بی کام	ضلع پورہ	ضلع پورہ	گورنمنٹ

مزید یہ کہ سرکاری کام کی بارکاوٹ انجام دی کے لئے عارضی انتظام کے تحت عرصہ 89 یوم کے لئے یومیہ اجرت پر ایک جونیئر کھوک جبکہ اونچی مسجد لاہوری گیٹ کے مؤذن کی قوتیدگی کی بناء پر علی ہونے والی مؤذن کی ایک اسمی پر ایک دیگر اہلکار کو یومیہ اجرت عارضی طور پر تعینات کیا گیا ان ملازمین کے کوائف درج ذیل ہیں۔

نام مع عہدہ	گریڈ	دہیت	تعلیمی قابلیت	ذو صیانت	ایڈریس	جانے تعیناتی
1- مہر احمد، جونیئر	5	محمد یوسف ایف اے	سیالکوٹ	سیالکوٹ	مکان نمبر 605 نیر آفس	نزد مر کزی جامع گورنمنٹ
						کوئی لوہاں
						سیالکوٹ
2- حافظ محمد احمد	2	مہاجر حم	حافظ قرآن	غانوال	سکڑ میں غوال	مؤذن اونچی مسجد
مؤذن / غلام					غانوال	اونچی لاہوری
						گیٹ گورنمنٹ

(ب) بھرتی کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے جاری کردہ بھرتی پالیسی پر من و عن عمل کرتے ہوئے میرٹ پر بھرتی کی گئی۔

- (ج) ریکرومنٹ کمیٹی امیرٹ کمیٹی میں شامل آفیسران کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- 1- مسٹر محمد حسن رضوی ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن / ایڈیشنل سیکرٹری گریڈ نمبر 19
 - 2- مسٹر جنید احمد ڈائریکٹر فنانس اور قاف گریڈ نمبر 18
 - 3- عمیر الدین پیر ذہنی سیکرٹری مذہبی امور اور قاف پنجاب گریڈ نمبر 18
 - 4- مسٹر کبیر علی اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایڈمن اول اور قاف گریڈ نمبر 17
- (د) محکمہ اوقاف میں اکاؤنٹنٹ کی بھرتی کے لئے تیار کی گئی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) بھرتی کے لئے باقاعدہ طریق کار اپناتے ہوئے مورخہ 03-8-4 کے روزنامہ جنگ اور روزنامہ نیوز میں اشتہارات طبع کئے گئے نقول اشتہارات ایوان کی میز پر برائے ملاحظہ رکھ دی گئی ہیں۔

گوجرانوالہ، محکمہ اوقاف کی اراضی اور 2001 تا حال

آمدن و خرچ کی تفصیلات

- *4588، لاکھ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ اوقاف کی کتنی زمین گوجرانوالہ میں کس کس کے قبضہ میں ہے؟
- (ب) یہ زمین کن کن افراد کو لیز الھیکہ پر دی گئی ہے؟
- (ج) محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ کی سال 2001 سے آج تک کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) کتنی زمین محکمہ اوقاف ضلع گوجرانوالہ کی ناجائز قابضین کے قبضہ میں ہے۔ ناجائز قابضین کے نام اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر اوقاف،

- (الف) گوجرانوالہ میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل 3719 کنال 18 مرلے زمین ہے جو بذریعہ نیلام عام سال بہ سال پڑ پر دی جاتی ہے۔ پڑ داران کے نام منسلک فہرست بر فلیگ (اسے) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف اراضی کو سال 2003-04 کے لئے کل 59 افراد نے بذریعہ نیلام پڑ پر حاصل کر رکھا ہے۔ تفصیل بر فلیگ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) محکمہ اوقاف کے زیر تحویل وقف املاک سے سال 2001 سے 30 اپریل 2004 تک مبلغ -/15618809 روپے آمدن ہوئی جبکہ اسی عرصہ میں مبلغ -/3191700 روپے کے اخراجات ہوئے۔ تفصیل بر فلیگ (سی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع گوجرانوالہ میں وقف اراضی تعدادی 79 کنال و سرحد دربار حضرت شاہ حسین واقع موضع کھنیں کامونیکے پر 4 اشخاص مورخہ 1978-8-9 سے پہلے کے ناجائز قبض ہیں اور 5 سرکاری تصویات و ادارے ناجائز قبضین 1990 سے موجود ہیں۔ جن کے خلاف ضابطہ کے مطابق کارروائی کی جا رہی ہے۔ تفصیل بر فلیگ (ڈی) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر فیصل آباد، ملازمین کی تعداد

اور دیگر متعلقہ تفصیل

*5168، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ ہذا میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تفصیل گریڈ

وار فراہم کی جائے؟

- (ج) ان ملازمین کی تنخواہوں پر سالانہ کتنی رقم خرچ کی جا رہی ہے؟
- (د) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور تیل وغیرہ پر سالانہ خرچ ہو رہی ہے؟
- (ہ) اس ضلع میں گریڈ 15 اور اوپر کے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ، ولدیت، تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) گریڈ 15 اور اوپر کے کتنے ملازمین کے خلاف محکمہ انکوائریاں کس کس سلسلہ میں زیر کارروائی ہیں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) ضلع فیصل آباد میں 7 سرکاری ملازمین اور 148 زکوٰۃ پینڈ ملازمین کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں۔
- (ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ زکوٰۃ و عشر کی منظور شدہ اور پر شدہ اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار درج ذیل ہے۔

اسامی	گریڈ	کیفیت
ضلع زکوٰۃ آفیسر	BS-17	اسامی پر ہے۔
سینیو گرافر	BS-15	ایضاً۔
اکاؤنٹنٹ	BS-11	ایضاً۔
جوینر کھاک	BS-05	ایضاً۔
ڈرائیور	BS-04	ایضاً۔
نائب قاصد	BS-01	ایضاً۔
چوکیدار	BS-01	اسامی غالی ہے۔

- (ج) ان ملازمین کو تقریباً 5,64,814 (پانچ لاکھ چونسٹھ ہزار آٹھ سو چودہ) روپے سالانہ تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔
- (د) مالی سال 2002 تا 2004 سرکاری گاڑیوں کی مرمت اور تیل وغیرہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	پٹرول	مرمت گاڑی
2003-04	45,000/-	19,967/-
(ہ)	گریڈ 15 اور اوپر کے ملازمین کی مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے۔	
نام سہ دہت	عمدہ	گریڈ
ارشد متین ولد فضل احمد	منع زکوٰۃ اکھبر	17
محمد خالد ولد محمد حسین	سینئر گرافر	15
مرمہ تسمیاتی		
27-0-03	M.A, L.L.B	
18-11-99	BA	
(و)	گریڈ 15 اور اوپر کے کسی ملازم کے خلاف کوئی انکوائری زیر کارروائی نہ ہے۔	

فیصل آباد، 2002 تا 2004، گزارہ الاؤنس فنڈز

اور ادائیگی کی تفصیلات

- *5236، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں گزارہ الاؤنس کی مد میں ضلع فیصل آباد کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (ب) گزارہ الاؤنس کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟
- (ج) کتنے افراد کی امداد کی گئی؟
- (د) کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟
- (ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) ضلع فیصل آباد کو مذکورہ مدت میں فراہم کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2002-03	8,95,18,392
2003-04	9,74,21,608
میزان	18,69,40,000/-

(ب) اس عرصہ کے دوران گزارہ الاؤنس کے لئے 44384 درخواستیں موصول ہوئیں۔

(ج) اس عرصہ کے دوران 27740 مستحقین کو امداد فراہم کی گئی۔

(د) 16644 درخواستیں مسترد ہوئیں۔

(ه) گزارہ الاؤنس کی منظوری ہر مقامی زکوٰۃ کمیٹی اتفاق رائے سے دیتی ہے ہر زکوٰۃ کمیٹی ایک چیئرمین، دو نوابین ممبران سمیت 9 ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ کمیٹی بغیر کسی معاوضہ کے رضا کارانہ طور پر کام کرتی ہے۔ لہذا اس کا کوئی عمدہ، گریڈ نہیں ہوتا۔

(و) گزارہ الاؤنس کے لئے سلاہ کلنڈ پر درخواست بنام چیئرمین مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹی دی جاتی ہے۔ جس کے ساتھ شناختی کارڈ کی کاپی لف کی جاتی ہے۔

داتا دربار اور دربار بابا مصطفیٰ سے متعلقہ

معلومات کی تفصیل

- *5251 حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) حضرت بابا مصطفیٰ دربار ٹالیار ٹنک روڈ کی سالانہ آمدن کیا ہے اور دربار کی تعمیر و ترقی پر اب تک کل کتنا خرچہ آچکا ہے۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (ب) داتا دربار (علی بجوری) میں ملازمین کی کل تعداد کیا ہے۔ نام، عمدہ اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) سال 1999 سے جون 2004 تک داتا علی بجویری کپلیکس میں کیا کیا کام ہوا اور ان پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل سے بیان کیا جائے نیز حکومت دربارہ صفاٹی کے ناقص نظام کو بہتر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) دربار حضرت بابا مصطفیٰ علیہ السلام لاہور محکمہ اوقاف کے زیر تحویل نہ ہے۔ لہذا دفتر کوئی تبصرہ نہ کر سکتا ہے۔

(ب) داتا دربار (علی بجویری) میں ملازمین کی کل تعداد 80 ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) داتا علی بجویری کپلیکس مئی 1999 میں تقریباً 40 کروڑ روپے کی لاگت سے مکمل ہوا۔ یکم جولائی 1999 سے 30 جون 2004 کے دوران اس کپلیکس کی تزئین و آرائش و تعمیراتی کاموں پر ایک کروڑ 82 لاکھ 45 ہزار روپے خرچ ہوئے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس وقت سے دربار کی صفاٹی کا انتظام سالانہ نمیکہ پر دیا جاتا ہے۔ نمیکہ اور صفاٹی کی جانب سے اس مقصد کے لئے تین شغلوں میں عمدہ تعینات شدہ ہے۔ جن کے کام کی نگرانی تربیت یافتہ سپروائزر کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے نمیکہ اور صفاٹی کو محکمہ کی جانب سے مبلغ 2,90,550/- روپے ماہانہ ادا کئے جا رہے ہیں۔ صفاٹی سے متعلق شکایات کے ازالے اور صفاٹی کی چیکنگ کے لئے محکمہ اوقاف کی جانب سے بیفٹر آفس تین شغلوں میں ہمہ وقت کھلا رہتا ہے۔ صفاٹی میں مزید بہتری کے لئے نمیکہ اور کو پائند کر دیا گیا ہے۔

دربار بابا ترت مراد جناح باغ لاہور کی آمدن و خرچ

اور تعمیر و مرمت کی تفصیل

*5252، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) دربار حضرت ابوالفضل الحسن المعروف ترت مراد شاہ باغ جناح لاہور کی سالانہ کل آمدن

کیا ہے اور اسے کہاں کہاں خرچ کیا جاتا ہے؟

(ب) متذکرہ دربار پر گزشتہ ایک سال سے تعمیر و مرمت کا کام ہو رہا ہے۔ وہ کب تک مکمل

ہو جائے گا۔ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر اوقاف،

سالانہ خرچ

(الف) سالانہ آمدن 2003-04

تتحو ہیں -/58,200 روپے

(کیش بکس)

بل بجلی -/12,150 روپے

-/3,38,856 روپے

کل میزان -/70,350 روپے

(ب) دربار حضرت ابوالفضل الحسن المعروف ترت مراد شاہ باغ جناح لاہور ازسر نو تعمیر کیا جا

رہا ہے۔ اس کی محنت ڈال دی گئی ہے۔ تعمیراتی کام ماہ اکتوبر 2004 تک مکمل ہو

جانے گا۔ دربار کی تعمیر پر اخراجات کا تخمینہ 8,77,500 روپے ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں 2002 تا 2004 تک

شادی گرانٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1,5622، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں شادی گرانٹ کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو

کتنی رقم فراہم کی گئی؟

- (ب) شادی گرانٹ کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟
- (ج) کتنے افراد کو اس میں امداد کی گئی؟
- (د) کتنے افراد کو درخواستیں مسترد ہوئیں؟
- (ہ) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (و) اس میں سے مالی امداد کے لئے کن کن Documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) ضلع رحیم یار خان کو مذکورہ مدت میں جہیز فنڈ کی مد میں فراہم کی جانے والی رقم کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے۔

سال	رقم
2002-03	34,14,000/-
2003-04	35,05,000/-

- (ب) شادی گرانٹ کے لئے 830 درخواستیں موصول ہوئیں۔
- (ج) 700 افراد کی اس میں مدد کی گئی ہے۔
- (د) 130 افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں۔
- (ہ) مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی سفارش پر ضلع زکوٰۃ کمیٹی رحیم یار خان نے ان درخواستوں کی منظوری دی۔ جس کی مطلوبہ تفصیل مندرجہ (الف) پر ملاحظہ فرمائیں۔
- (و) 1- فارم درخواست حصول جہیز فنڈ تصدیق شدہ متعلقہ چیئرمین مقامی زکوٰۃ کمیٹی۔
- 2- کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی مصدقہ فونو کاپی پرانے شناختی کارڈ کی صورت میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کے حصول کے لئے درخواست کی رسید کی فونو کاپی لف کی جا سکتی ہے۔
- 3- مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی کارروائی اجلاس کی تصدیق شدہ نفل جس میں سائل کی درخواست کی سفارش کی گئی ہو۔

4- اندراج استحقاق رجسٹر LZ-19 کی تصدیق شدہ نقل۔

5- نکاح نامہ

6- رقم کی منظوری کی مجاز اتھارٹی صرف اور صرف ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہے جب کہ رقم کی فراہمی مقامی زکوٰۃ کمیٹی بذریعہ کرائڈ چیک کرتی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں 2002 تا 2004 تک

تعلیمی وظائف سے متعلقہ تفصیلات

*5623، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں تعلیمی وظائف کی مد میں ضلع رحیم یار خان کو

کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) تعلیمی وظائف سکیم کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں؟

(ج) کتنے افراد کی اس مد میں امداد کی گئی؟

(د) کتنے افراد کی درخواستیں مسترد ہوئیں؟

(ه) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(و) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن documents اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ

کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ضلع رحیم یار خان کو مذکورہ مدت میں تعلیمی وظائف کی مد میں فراہم کی جانے والی رقم

کی سال وار تفصیل درج ذیل ہے،

سال رقم

1,54,84,000 2002-03

1,57,74,000 2003-04

- (ب) تعلیمی وظائف کے لئے 23057 درخواستیں موصول ہوئیں۔
- (ج) 23057 طالب علموں کی اس مد میں مدد کی گئی۔
- (د) کوئی درخواست مسترد نہ ہوئی۔
- (ہ) (M.O.R.A) وظائف کمیشن کی تصدیق اور ضلعی زکوٰۃ کمیشن کی سفارشات کے بعد تعلیمی وظائف کے کیس صوبائی زکوٰۃ کونسل نے منظور کئے۔ ضلعی زکوٰۃ کمیشن اور صوبائی زکوٰۃ کونسل کے ممبران کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) 1- (M.O.R.A) سکالرشپ فارم۔
- 2- مقامی زکوٰۃ کمیشن کی تصدیق اور اجلاس کی کارروائی کی نقل
- 3- تصدیق (M.O.R.A) سکالرشپ کمیشن
- یہ کمیشن تعلیمی ادارہ کے سربراہ کلاس میجر یا سربراہ کے نامزد کردہ میجر، ممبر ضلعی زکوٰۃ یا اس مقامی زکوٰۃ کمیشن کے چیئرمین یا اس کے نامزد کردہ ممبر پر مشتمل ہوتی ہے جہاں تعلیمی ادارہ واقع ہو۔
- نوٹ، 1- (M.O.R.A) سے مراد Ministry of Religious Affairs ہے۔
- 2- تعلیمی وظائف کی شرح اور تقسیم کے طریق کار کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع گجرات، محکمہ اوقاف کے زیر انتظام مساجد و مقابر

کی تعداد، عملہ اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

5775* جناب تنویر اشرف کانرہ، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع گجرات میں اس وقت محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام کتنی مساجد اور کتنے دربار ہیں؟

(ب) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کی کتنی آمدن ہے اور کتنے اخراجات ہیں۔ تفصیل بائٹ سال 2002-03، 2003-04 ایوان میں پیش کی جائے؟

(ج) ضلع گجرات میں محکمہ اوقاف کے عہد کی تفصیل بھی بیان کی جائے؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع گجرات 9 عدد مساجد، 14 عدد مزارات زیر تحویل محکمہ اوقاف ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع گجرات کی آمدن و اخراجات برائے سال 2002-03 اور سال 2003-04 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں 31 امامیاں ہیں۔ ہر مزار اور مسجد میں تعینات عہد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پی پی۔ 1، راولپنڈی میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں

ممبران، مستحقین اور رقم کی تفصیل

5816، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

(الف) علاقہ پی پی۔ 1 تحصیل مری اور کوٹلی ستیاں میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے ممبران سے

چیئرمینوں کی تفصیل بیان فرمائیں۔ یہ کمیٹیاں کب تشکیل دی گئی تھیں؟

(ب) یونین کونسل وار مستحقین زکوٰۃ کی تعداد، دی جانے والی رقم کی تفصیل سال 2001 تا

2004 دی جائے؟

(ج) حکومت تقسیم زکوٰۃ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی

ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) حلقہ پی پی-1 تحصیل مری اور کوئی سہتیاں میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمین اور ممبران کے ناموں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔ یہ کمیٹیاں جون 2001 میں تشکیل دی گئیں۔ ان کمیٹیوں کی تین مدت جون 2004 میں ختم ہوئی صوبائی زکوٰۃ کونسل نے قواعد و ضوابط کے مطابق 6 ماہ کی توسیع کر دی۔ اس طرح ان کمیٹیوں کی مدت 31-دسمبر 2004 کو ختم ہوئی۔

(ب) یونین کونسل و استحقاق زکوٰۃ کو دی جانے والی رقم کی تفصیل برائے مطلوبہ مدت تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط مرکزی زکوٰۃ کونسل وضع کرتی ہے۔ ان تمام قوانین پر عملدرآمد یعنی پایا جاتا ہے۔ نظام میں بہتری کے لئے وقتاً فوقتاً تجاویز مرکزی زکوٰۃ کونسل کو ارسال کی جاتی ہیں۔ اس وقت استحقاق کے تعین کے لئے ایک کارمولا وضع کیا گیا ہے جو مرکزی زکوٰۃ کونسل کی منظوری کے لئے ارسال کیا جا چکا ہے۔ اس کارمولا کے تحت مقامی زکوٰۃ کمیٹی کسی بھی درخواست دہندہ کے استحقاق کی تریج حاصل کردہ نمبروں کی بنیاد پر کرے گی اس طرح مقامی زکوٰۃ کمیٹی کسی درخواست دہندہ کا حق پسند ناپسند کی بنا پر تلف نہ کر سکے گی۔ کاپی کارمولا (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ ازیں زکوٰۃ فنڈز کی مانیٹرنگ بذریعہ ایم پی اے کی تجویز بھی مرکزی زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کی گئی ہے۔ جس کی حتمی منظوری مرکزی زکوٰۃ کونسل دے گی۔

ضلع راولپنڈی میں 2002 تا 2004 تک

بحالی فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*5847، محترمہ شہینہ بدول، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع راولپنڈی کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟
- (ب) کتنے افراد کی اس مد میں امداد کی گئی؟
- (ج) بحالی سکیم کے لئے کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور کتنی مسترد ہوئیں؟
- (د) ان کی منظوری دینے والی اتھارٹی کا نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ه) اس مد سے مالی امداد کے لئے کن کن کاغذات اور ان کی تصدیق درخواست دہندہ کو کروانا ضروری ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشرہ

- (الف) مالی سال 2002-03 اور 2003-04 میں بحالی سکیم کی مد میں ضلع راولپنڈی کو بالترتیب 12,93,09,000 اور 6,46,91,000 روپے فراہم کئے گئے۔
- (ب) 9253 افراد کی اس مد میں مدد کی گئی۔
- (ج) مستقل بحالی سکیم کے لئے مذکورہ مدت کے دوران 9452 درخواستیں موصول ہوئیں ان میں سے 9253 مستحقین کی مدد کی گئی جبکہ 199 درخواستیں مسترد ہوئیں۔
- (د) مستحق کا چناؤ اور استحقاق کا تعین مقامی زکوٰۃ کمیٹی کرتی ہے اور منظوری کے لئے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو ارسال کرتی ہے۔ جو بعد از تصدیق فرسٹ صوبائی زکوٰۃ کونسل کو برائے منظوری ارسال کرتی ہے۔
- (ه) اس مد سے مالی امداد کے لئے مستحق درخواست کارم کے ہمراہ درج ذیل دستاویزات مقامی زکوٰۃ کمیٹی کی وساطت سے ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کو فراہم کرتا ہے۔
- 1- سہ ماہیہ پپر (بیان ضلعی)
 - 2- درخواست دہندہ کی تصویر
 - 3- ضامن کے شناختی کارڈ کی نقل
 - 4- مقامی زکوٰۃ کمیٹی کے چیئرمین کی تصدیق اور اجلاس کی کارروائی کی نقل

صوبہ میں زکوٰۃ کے لئے مختص رقم

اور ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد

5849*، محترمہ منور صفیر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد بتائی جائے۔ کیا یہ کمیٹیاں آبادی کے لحاظ

سے بنائی گئی ہیں یا علاقہ کی بنیاد پر؟

(ب) موجودہ مالی سال میں صوبہ کے لئے زکوٰۃ کی رقم کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ضلع ساہیوال میں زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد 585 ہے ہر ریونیو اسٹینٹ ہر دیہہ یا گاؤں اور
وارڈ کی سطح پر یہ کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں۔

(ب) موجودہ مالی سال میں صوبہ کے لئے زکوٰۃ کی رقم 4 ارب 34 کروڑ 47 لاکھ 30 ہزار کی
رقم مختص کی گئی۔

زکوٰۃ فنڈز سے مستحقین کی بحالی

کے لئے انڈسٹریز کا قیام

5850*، محترمہ منور صفیر، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنی زکوٰۃ کمیٹیاں ہیں؟

(ب) کیا حکومت زکوٰۃ فنڈ سے ایسے ادارے یا فیڈریز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جہاں

مستحق لوگوں یا ان کے بچوں کو روزگار مہیا کر کے ان کو باعزت زندگی گزارنے کے

قابل بنایا جاسکے؟

(ج) کیا حکومت مددگرمی کی منت کو ختم کرنے کے لئے بھکاریوں کے لئے ایسے ادارے

قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو زکوٰۃ فنڈ سے قائم ہوں جہاں بھکاریوں کو ضروریات

زندگی میسر ہوں؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) ضلع ساہیوال میں کل 585 مقامی زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں ہیں۔
 (ب) تقسیم زکوٰۃ کے قواعد و ضوابط مرکزی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے۔ تاحال کونسل کے زیر غور زکوٰۃ فنڈ سے مستحق لوگوں یا ان کے بچوں کو روزگار کی فراہمی کے لئے ادارے یا فیکٹریاں قائم کرنے کا کوئی منصوبہ نہ ہے۔

حکمر زکوٰۃ نے نوجوانوں کو بذریعہ ہنر روزگار فراہم کرنے کا منصوبہ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹس کے ذریعے شروع کر رکھا ہے۔ جس میں مستحق نادار بچوں کو مختلف ہنر سکھا کر اس قابل کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا اور اپنے خاندان کا بیٹ پال سکیں۔ جو کہ تربیت ضلع میں موجود انڈسٹری کی ضرورت کے تحت کی جاتی ہے، اس لئے ان اداروں سے جو مستحق بچے ہنر سیکھ کر فارغ ہوتے ہیں ان میں 80 فیصد بچوں کو نوکری میسر آچکی ہے۔ جبکہ دیگر ہنرمند کاروبار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

مزید برآں مستقل بحالی سکیم کے تحت طریب اور نادار مستحق لوگوں کو چھوٹے پیمانے پر کاروبار کرنے کے لئے 10 سے 50 ہزار روپے تک کی رقم فراہم کی جاتی ہے۔

- (ج) مرکزی زکوٰۃ کونسل کے منظور کردہ قواعد و ضوابط زکوٰۃ فنڈ سے ایسے ادارے قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ تاہم حکومت پنجاب گداگری کی روک تھام کے لئے ادارے قائم کر رہی ہے۔ جس کے لئے قانون سازی کا کام مکمل کر لیا گیا ہے۔

ضلع قصور میں 2001 تاحال

محکمہ زکوٰۃ و عشر میں بھرتی کی تفصیل

*5900، رانا مسر فراز احمد خان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں

- (الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک حکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع قصور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ جات، تعلیمی قابلیت، ذومیات اور پتہ جات کیا ہیں؟
- (ب) اس وقت ضلع بڈا میں متعلقہ حکمہ میں کتنی سیٹیں خالی ہیں۔ ان پر کب تک تعیناتی کر دی جائے گی؟
- (ج) صوبہ پنجاب میں چیئر مین زکوٰۃ و عشر کا نیا انتخاب کب کیا جا رہا ہے نیز ان کے انتخاب کا کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) ضلع زکوٰۃ کمیٹی قصور میں یکم جنوری 2001 سے تا حال بھرتی کئے گئے سٹاف کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع میں کوئی ایسا خالی نہ ہے۔
- (ج) سوال واضح نہ ہے۔ تاہم صوبائی زکوٰۃ کونسلوں کے چیئر مینوں کی نامزدگی 26-12-03 کو تین سلاہت کے لئے ہوئی۔ چیئر مین کونسل کی نامزدگی گورنر پنجاب چیف جسٹس ہائیکورٹ کی مشاورت سے کرتے ہیں۔ چیئر مین ضلعی زکوٰۃ کمیٹی ہانے پنجاب کی نامزدگی 2-9-2004 کو ہوئی تھی۔ قواعد و ضوابط کے مطابق ان کی نامزدگی صوبائی زکوٰۃ کونسل کرتی ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹی ہانے پنجاب کی تشکیل کا سلسلہ پنجاب بھر میں تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئر مینوں کا انتخاب ممبران کمیٹی اکثریت رائے سے کرتے ہیں۔

V.T.I پاکستان کے شعبہ جات میں محکمہ زکوٰۃ و عشر

کی معاونت سے متعلق تفصیلات

*5928، چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

- (ب) کیا V.T.I کے طلباء کی سلیکشن بھی محکمہ کی ذمہ داری ہے؟
- (ج) V.T.I میں داغہ کے مستحقین کا فیصد کس رول یا ضابطہ کے تحت محکمہ زکوٰۃ و عشر کے چیئرمین کرتے ہیں؟
- (د) جن مستحقین کو ٹریننگ دی گئی ہے۔ ان کے نام و پتاجات سے آگاہ فرمائیں؟
- (ه) کیا V.T.I کی تمہیر کے لئے فنڈز بھی محکمہ ہذا مہیا کر رہا ہے تو کتنے اور کب تک؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) محکمہ زکوٰۃ پاکستان VTI کے مندرجہ ذیل 7 شعبوں کے لئے طلباء کو اس وقت سلاشب مہیا کر رہا ہے۔

I۔ کمپیوٹر آپریٹر / آفس اسسٹنٹ

II۔ کمپیوٹر ہارڈویئر

III۔ ریفریجریشن اینڈ انٹرنل کنڈیشننگ

IV۔ ڈومیسٹک میڈنگ

V۔ کینیٹل اسسٹنٹ

VI۔ الیکٹریکل ہوم اپلائینسز

VII۔ ایمرانڈری

(ب) V.T.I کے طلباء کی سلیکشن محکمہ زکوٰۃ اور V.T.I کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ مرکزی زکوٰۃ انتظامیہ نے طلباء کے انتخاب کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل کمیٹی تشکیل دے رکھی ہے۔

چیئرمین

1۔ چیئرمین ضلع زکوٰۃ کمیٹی

ممبر

2۔ ضلع زکوٰۃ کمیٹی کا ممبر

ممبر

3۔ تربیتی ادارہ کا سربراہ

ممبر

4۔ سینئر استاد

سیکرٹری

5۔ ضلع زکوٰۃ آفیسر

سیکرٹری

5- ضلع زکوٰۃ اکیسیر

یہ کمیٹی موصود درخواستوں میں سے موزوں اہل ترین طلباء کو داندہ کے لئے منتخب کرتی ہے۔

(ج) وہ مستحقین زکوٰۃ جن کی عمر 15 سال سے 35 سال کے درمیان ہو V.T.I میں داندہ کے

اہل ہیں۔ محکمہ ہذا کے تمام قواعد و ضوابط مرکزی زکوٰۃ کونسل وضع کرتی ہے۔ V.T.Is

میں داندہ کے لئے بھی قواعد و ضوابط کے تحت ایسے بے روزگار بالغ مسلمان افراد کا

انتخاب کیا جاتا ہے۔ جو خط غربت سے نیچے زندگی گزارتے ہوں، کورس کے لئے مقرر

مرکی مد اور تعلیمی میاں پر پورا اترتے ہوں۔ قواعد و ضوابط کی کاپی تہہ (الف) ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جن مستحقین کو تربیت دی گئی ان کے نام و پتہ جات کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی

میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) V.T.I کی تعمیر کے لئے محکمہ ہذا کسی قسم کا فنڈ مہیا نہیں کرتا۔

راولپنڈی میں پی۔ ٹی۔ اے کے دفاتر، عملہ، یونیٹلٹی بلز

اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

*6022، محترمہ تمینہ جہون، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پراونشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کے کتنے دفتر راولپنڈی میں کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کے نام 'ممدہ' تعلیمی قابلیت اور عرصہ تعیناتی

مع جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان دفاتر کے سال 2002 سے آج تک کے اخراجات اور آمدن کی تفصیل فراہم کی

جائے؟

(د) ان دفاتر کے انچارج صاحبان کے نام 'ممدہ' گریڈ اور ماہانہ تنخواہ کی تفصیل فراہم کی

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) پنجاب پروانشل ٹرانسپورٹ اتھارٹی کا ضمنی دفتر ڈسٹرکٹ ٹرانسپورٹ اتھارٹی B-55 سول لائن راولپنڈی میں واقع ہے۔ دفتر موزر وہیکل ایگزامینر راولپنڈی جو کہ 119 پولیس عیاشن کی عمارت کے ایک حصے میں واقع ہے۔

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے۔

دفتر ڈسٹرکٹ ریجنل ٹرانسپورٹ اتھارٹی راولپنڈی

1-	چوہدری محمد اکرم	ایم۔ ایم۔ پی۔ آئی۔ میرک	16-09-2003	DRTA راولپنڈی
2-	قاضی الطاف الہی	اسسٹنٹ ایف۔ اے	09-01-2002	ایضاً۔
3-	علامہ رضا کاشمی	سینیو گراؤڈ میرک	20-03-2002	ایضاً۔
4-	سید افتخار حسین	سینئر کلرک میرک	08-10-1999	ایضاً۔
5-	جاوید احمد	جوئیر کلرک میرک	03-01-2003	ایضاً۔
6-	حبیب الرحمن	جوئیر کلرک بی اے	13-06-2002	ایضاً۔
7-	محمد مسکن	ٹائپ کلمہ انڈر میرک	01-09-1993	ایضاً۔
8-	محمد شعیق	ڈرائیور انڈر میرک	13-06-1984	ایضاً۔
9-	ایاز خان	چوکیدار انڈر میرک	06-01-1999	ایضاً۔
10-	طارق محمود	کانسٹیبل میرک	01-09-2000	ایضاً۔
11-	نصر حیات	کانسٹیبل میرک	01-08-1997	ایضاً۔

دفتر موزر وہیکل ایگزامینر راولپنڈی

1-	فرخ سہیل	ایم وی ای	15-12-04	ایم وی ای دفتر راولپنڈی
2-	شوکت عباسی	ایم وی ای	16-03-04	ایضاً۔
3-	محمد خان شنگ	جوئیر کلرک میرک	06-11-02	ایضاً۔
4-	محمد الطفال	جوئیر کلرک میرک	21-10-04	ایضاً۔
5-	محمد سیریک	جوئیر کلرک میرک	21-10-04	ایڈیشنل ہیڈ

(ج) ان دفاتر کے اخراجات سال 2002 سے 2004 تک درج ذیل ہیں۔

نام	آمد	اخراجات	کریڈ	میلڈ تنخواہ
طارق محمود	4,05,15,100/-	34,56,688/-	18	14,050/30
محمد				
سیکرٹری				
DRTA پنجاب				

واہ کینٹ اور ٹیکسلا سے راولپنڈی و اسلام آباد

کے لئے مطلوبہ ٹرانسپورٹ کی فراہمی

*6046، جناب محمد وقاص، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ واہ کینٹ ایکسلا کے ہزاروں طلباء و طالبات اور ملازمین کے روزانہ راولپنڈی اسلام آباد کے مطلوبہ مقامات تک جانے کے لئے ٹرانسپورٹ کا مناسب انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ R.T.A نے واہ کینٹ تک آنے والی واران بس سروس کو بھی یہاں تک آنے سے روک دیا ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) یہ درست نہ ہے۔

1- اس وقت 32 وینیں صدر راولپنڈی، ایکسلا، واہ قیٹری چل رہی ہیں۔

2- 10 بسیں میسرز واران ٹورز کی بھی چل رہی ہیں۔

3- 285 وینیں جبرل بس سٹینڈ پیر ودھائی، راولپنڈی، ایکسلا، واہ قیٹری چل رہی ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ واران ٹورز کی بسیں ایکسلا، واہ راولپنڈی صدر کے لئے چل رہی ہیں۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر لاہور میں

2000 تا 2004 تک بھرتی کی تفصیل

- *6145، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) سال 2000 سے 2004 تک محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پانچہات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار، میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟
- (ج) میرٹ بنانے والی کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ اور عمدہ جات کی تفصیل بتائی جائے؟
- (د) جن افراد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، ولدیت، عمدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل بتائی جائے؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) سال 2000 تا 2004 محکمہ زکوٰۃ و عشر ضلع لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا، ان کی مطلوبہ تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) بھرتی کئے گئے افراد کا شمار عاطلین زکوٰۃ کے زمرے میں ہوتا ہے۔ یہ سب جزو وقتی فیڈ زکوٰۃ کلرک ہیں۔ ان کی بھرتی کا طریق کار مرکزی زکوٰۃ کونسل نے وضع کر رکھا ہے۔ جس کے مطابق ان کا تعلیمی معیار میٹرک اور عمر کی حد 18 تا 30 برس مقرر کی گئی ہے۔ مرکزی زکوٰۃ کونسل نے ضلع زکوٰۃ کمیٹیوں کو اختیار دے رکھا ہے کہ وہ اپنے اجلاس میں اکثریت رائے سے زکوٰۃ کلرک رکھنے کا فیصلہ کریں۔ موزوں امیدواروں کے ساتھ تین سہ ماہیہ کا معاہدہ کیا جاتا ہے۔ جو قابل تجدید ہوتا ہے۔ یہ تمام خلاف عارضی اور جزو وقتی ہوتا ہے۔ جب بھی کسی اہلکار کو کسی اور جگہ ایسی نوکری

- ملتی ہے تو وہ محکمہ جموں جاتا ہے اور ضلعی زکوٰۃ کمیٹی کسی اور امیدوار کو جو تعلیمی معیار اور مرکزی کونسل کے واضح کردہ قواعد پر پورا اترتا ہے بھرتی کر لیتی ہے۔
- (ج) مذکورہ مدت کے دوران میرٹ بنانے والی کمیٹی میں شامل افسران کے نام، گریڈ اور عمدہ جات کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) کسی شخص کو روز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

پی پی۔ 137 لاہور اور پی پی۔ 162 شیخوپورہ میں

2000 تاحال زکوٰۃ کی تقسیم سے متعلقہ تفصیل

- 6146، جناب سید اللہ خان، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) پی پی۔ 137 لاہور اور پی پی۔ 162 شیخوپورہ میں زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام، ولدیت اور پتہ جات فراہم کئے جائیں؟
- (ب) پی پی۔ 137 اور پی پی۔ 162 میں 2000 سے آج تک کتنے افراد کو زکوٰۃ و عشر سے کتنی کتنی رقم دی گئی ان کے نام، ولدیت اور پتہ جات فراہم کئے جائیں؟
- وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) پی پی۔ 137 لاہور میں زکوٰۃ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام، ولدیت اور پتہ جات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) پی پی۔ 137 میں 2000 سے آج تک جتنے افراد کو زکوٰۃ کی رقم دی گئی ان کی مطلوبہ تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- نوٹ۔ جہاں تک پی پی۔ 162 شیخوپورہ کے متعلق سوال کا تعلق ہے۔ تو کاغذی ممبر صوبائی اسمبلی نے ضلع کی کلکردگی پر اطمینان کا اہتمام کرتے ہوئے سوال واپس لے لیا ہے۔ جناب ایم۔ پی۔ اے کامر اسد تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

ضلع سیالکوٹ جنوری 2003 تاحال، مستقل بحالی سکیم

کے تحت مالی امداد کی تفصیل

- *6266، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) سکیم جنوری 2003 سے آج تک ضلع سیالکوٹ میں "مستقل بحالی سکیم" کے تحت جن افراد کو مالی امداد دی گئی ان کے نام، پناجات اور رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) اس عرصہ کے دوران اس سکیم کے لئے کتنے افراد نے درخواستیں جمع کروائیں۔ کتنے افراد کو مالی امداد دی گئی اور کتنے افراد کو مالی امداد نہ دی گئی؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

- (الف) سکیم جنوری 2003 سے آج تک ضلع سیالکوٹ میں "مستقل بحالی زکوٰۃ سکیم" کے تحت جن افراد کو مالی امداد دی گئی، ان کے نام، پناجات اور رقم کی تفصیل تتر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس عرصہ کے دوران 6555 افراد نے درخواستیں جمع کروائیں جن میں 6204 مستحقین کی مدد کی گئی جبکہ 351 درخواستیں مسترد ہوئیں۔

ضلع لاہور میں لوکل ٹرانسپورٹ روٹس

اور الاٹمنٹس کی تعداد و تفصیل

- *6406، ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر ضلع میں لوکل ٹرانسپورٹ کا نظام موجود ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں ٹرانسپورٹ افسر (اتھارٹی) موجود تینت ہے جو وین وغیرہ کو روٹ الاٹ کرتا ہے؟
- (ج) اگر مندرجہ بالا کا جواب اجبات میں ہے تو ضلع لاہور میں کتنے روٹ ہیں، ہر روٹ پر کتنی وین وغیرہ کو روٹ الاٹ کئے گئے ہیں؟

- (د) کیا یہ روٹ رجسٹرڈ ٹرانسپورٹ کمپنیز کو الات کئے گئے ہیں۔ ان کی تعداد کیا ہے، ٹرانسپورٹ کمپنی کا نام اور روٹ نمبر کیا ہے؟
- (ه) کتنے روٹ اور کتنی وین بغیر رجسٹرڈ ٹرانسپورٹ کمپنیز کے چل رہی ہیں، حکومت ضلعی ٹرانسپورٹ نظام کو بہتر کرنے کے کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

- (الف) جی ہاں، اس حد تک درست ہے کہ ہر ضلع میں لوکل ٹرانسپورٹ کا نظام موجود ہے اور بمطابق قانون کوئی بھی خواہش مند ٹرانسپورٹ روٹ پر مت حاصل کر سکتا ہے۔
- (ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ہر ضلع میں سیکرٹری D.R.T.A ٹرانسپورٹ آفیسر موجود ہے جو کہ روٹ پر مت جاری کرتا ہے۔
- (ج) ضلع لاہور میں اس وقت 97 روٹ منظور شدہ ہیں۔ جن پر مختلف قسم کی ٹرانسپورٹ چل رہی ہے جب کہ جن روٹوں پر ویکٹیں چل رہی ہیں ان کی فہرست مع تعداد گاڑیاں (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع لاہور کے کل 97 روٹوں میں سے 72 روٹ مختلف کمپنیوں کو الات کئے گئے تھے، جن میں سے 32 مکمل طور پر فری انچارجڈ ہو چکے تھے۔ جن کی تفصیل (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ایسے روٹ جن پر بغیر رجسٹرڈ کمپنیوں کی ٹرانسپورٹ چل رہی ہے، ان کی فہرست (A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم حکومت ضلعی ٹرانسپورٹ کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے کوشاں ہے اور آرام دہ اور نسبتاً بہتر سفری سہولتیں ہم پہنچانے کے سلسلے میں اقدامات کر رہی ہے۔

لاہور میٹرو بس سروس کے روٹس

اور اس سے متعلقہ دیگر تفصیلات

*6705، چودھری محمد اکرم گجر، کیا وزیر ٹرانسپورٹ اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور شہر کے کس کس روٹ پر میٹرو بس سروس چل رہی ہے۔ ان روٹوں کے نمبر کیا

ہیں۔ نیز جس جس کمپنی ادارے کی بسیں چل رہی ہیں، ملکان کے نام مع ولدیت

بیان فرمائیں؟

(ب) معاہدہ کے مطابق ہر روٹ پر کتنی بسیں متعلقہ ادارہ / کمپنی چلانے کی پابند ہے۔

تفصیل روٹ وار فراہم کی جائے؟

(ج) جس روٹ پر معاہدہ سے کم بسیں چل رہی ہیں۔ ان روٹوں کے نمبر اور ادارے / کمپنی

کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) ان بسوں سے محکمہ کو کتنی آمدن ملتا ہو رہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) لاہور شہر کے 32 روٹوں پر فرنیچائزڈ کی بنیاد پر بسیں چلائی گئی تھیں۔ ازاں بعد عدالت

عظمیٰ پاکستان کے فیصلہ مورخہ 28-10-04 کی روشنی میں بسوں کو شہری روٹوں پر

نن فرنیچائزڈ بنیادوں پر چلایا جا رہا ہے۔ تاہم ایسے 32 روٹ جن پر فرنیچائزڈ بنیادوں پر

بسیں چلائی گئی تھیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) عدالت عظمیٰ پاکستان کے مذکورہ حکم کے تحت فرنیچائزڈ معاہدوں کی قانونی حیثیت

ختم ہو چکی ہے۔ تاہم ان معاہدوں کی روشنی میں چلانے والے روٹوں پر بسوں

کی تعداد بمطابق معاہدہ پوری تھی۔

(ج) ہر روٹ پر معاہدہ کے مطابق بسوں کی تعداد پوری ہے۔ کسی روٹ پر معاہدہ کے

مطابق بسوں کی تعداد پوری نہ ہونے تک کسی بھی روٹ کو فرنیچائزڈ نہ کیا گیا ہے۔

(د) یہ بیس چوٹک نئی کمیٹیوں کی ملکیت ہیں۔ لہذا ان بسوں سے محکمہ کو کسی آمدن کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا ہے۔

یہی ہے۔ 8 راولپنڈی، زکوٰۃ کمیٹیوں کی تعداد

اور عہدیداران کی علاقہ وار تفصیل

6810* جناب محمد وقاص، کیا وزیر زکوٰۃ و عشر ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ملحقہ پی پی۔ 8 راولپنڈی میں اس وقت کتنی مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں؟ عہدیداران کی تفصیل علاقہ بات سمیت فراہم کی جائے؟

(ب) ان عہدیداران کے انتخاب کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا تھا؟

وزیر زکوٰۃ و عشر،

(الف) ملحقہ پی پی۔ 8 راولپنڈی میں اس وقت 107 مقامی زکوٰۃ کمیٹیاں قائم ہیں۔ عہدیداران کے نام، پتاجات اور علاقہ بات کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مقامی زکوٰۃ کمیٹیوں کے عہدیداروں کے انتخاب کے لئے ضلع زکوٰۃ کمیٹی کے ایک ممبر ایک گزٹیفڈ آفیسر اور ایک عالم دین پر مشتمل تین رکنی کمیٹی نے ان علاقوں میں جا کر مقامی لوگوں کا اجتماع کیا اور اکثریت رائے سے عہدیداران کا چناؤ کیا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل ٹیکسلا میں محکمہ اوقاف کے زیر انتظام

دربار و مساجد اور آمدن و اخراجات کی تفصیل

190، جناب محمد وقاص، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل نیکلا میں اس وقت محکمہ اوقاف کے تحت کتنی مساجد کھلے دربار اور کتنی ناکھائیں ہیں؟

(ب) ان کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل بابت 2002-03 بھی بیان فرمائیں؟
وزیر اوقاف،

(الف) تحصیل نیکلا میں محکمہ اوقاف کی تحویل میں کوئی دربار یا قاتقاہ نہ ہے۔ البتہ ایک جامع مسجد اہل حدیث واقع ریلوے روڈ نیکلا شہر میں مورخہ 1976-6-22 سے حجازی تحویل میں ہے۔

(ب) اس مسجد کا ذریعہ آمدن صرف اس سے ملحقہ پانچ عدد دکانات کی کرایہ داری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

آمدن	اخراجات
مل 03 2002 (30-06-03 30-07-02) 66750/- روپے	تختواہ
3479/-	بل بجی
900/-	قیمت قرآن
152534/- روپے	میزان
مل 04 2003 (2 003-11-30 3 2003 7-1)	20360/- روپے
8479/-	بل بجی
900/-	قیمت قرآن
80769/- روپے	میزان

بہذا یہ واضح ہے کہ مسجد خسارے میں جا رہی ہے اور اس کا خسارہ محکمہ اپنے زیر تحویل دیگر وقف املاک کی آمدن کی بچت سے پورا کر رہا ہے۔

ضلع بھکر، اوقاف کی اراضی، تجاوزات

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

284 جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر اوقاف ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع بھکر میں محکمہ اوقاف کا کتنا رقبہ ہے اور کس کس یونین کونسل میں ہے؟

- (ب) محکمہ اوقاف کا کتنا رقبہ ناجائز قابضین کے قبضے میں ہے۔ تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) ضلع بھکر میں جو اوقاف کا رقبہ ناجائز قابضین کے پاس ہے۔ حکومت اس کے بارے میں کیا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اوقاف،

(الف) ضلع بھکر میں محکمہ اوقاف کے زیر تحویل کل وقف رقبہ تعدادی 90 ایکڑ 1 کنال 13 مرے ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سیر نمبر	رقبہ اراضی	محل وقوع	تفصیل ارضی	قسم اراضی	رقبہ	متعلقہ یونین کونسل
1-	وقف اراضی کراچی کونٹ	کراچی کونٹ بھکر	بدانی	بدانی	05	64 کراچی کونٹ
2-	وقف اراضی ڈگر اوکو	ڈگر اوکو بھکر	نہری	نہری	01	64 ڈایمر نو
3-	وقف اراضی ٹھٹھہ مسجد	ٹھٹھہ	دریافتی	دریافتی	02	103 ٹھٹھہ
						کراچی کونٹ
4-	وقف اراضی بھنگرائیں	بھنگرائیں	بدانی	بدانی	13	65 بھنگرائیں
5-	وقف اراضی مسجد صدیق	بھنگرائیں	بدانی	بدانی	11	1511 بھنگرائیں
6-	وقف اراضی ڈگر ٹھہ عالم	ڈگر ٹھہ عالم	نور کونٹ	نور کونٹ	01	110 بھنگرائیں
7-	وقف اراضی	بھنگرائیں	بدانی	بدانی	00	299 بھنگرائیں

(ب) دربار حضرت پیر گھنیا سے ملحقہ وقف اراضی تعدادی 299 کنال واقع موضع میبل مشریف نشیب غلام صدیق ولد محمد یار 1983 سے ناجائز قابض ہے۔

(ج) ناجائز قابضین کے خلاف میجر اوقاف خوشاب نے ضابطہ کی کارروائی کرتے ہوئے حصول قبضہ کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر بھکر اور ایس۔ ایچ۔ او تھانہ کلور کونٹ کو کارروائی کی تحریک کر رکھی ہے۔ (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اس کے علاوہ ناجائز قابض مسی غلام صدیق ولد محمد یار سے سال 1983 سے مبلغ -/2642851 روپے کے بھاریات کی وصولی کے لئے حسب ضابطہ کارروائی کے لئے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) خوشاب کو تحریک کی جا رہی ہے۔

گازوں کی پائپنگ کے لئے آلات و تربیت یافتہ

عملہ کی فراہمی کا مسئلہ

15,296 کٹر سامیہ امجد، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حادثات کی ایک بڑی وجہ گازیوں کی کیٹیکل ٹرینیاں ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ "دفتر پائپنگ" کے پاس گازیوں کو چیک کر کے پاس کرنے کے لئے مناسب آلات اور تربیت یافتہ سٹاف موجود نہ ہے؟
- (ج) اگر مدرجہ جزو بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت حادثات کی روک تھام کے لئے تربیت یافتہ سٹاف اور جدید آلات کب تک محکمہ کو مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- وزیر ٹرانسپورٹ،

(الف) درست نہ ہے۔ ٹریک پولیس پنجاب کی رپورٹ کے مطابق ٹریک حادثات کی زیادہ وجوہات ڈرائیوروں کی تیز رفتاری، غلط لاپرواہی اور غلط اور ٹیکنگ کر کے گاڑیاں چلانا ہے۔ سال 2003 اور جنوری تا جون 2004 کی حادثات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جزوی طور پر درست ہے ٹرانسپورٹ گاڑیوں کے معائنہ کے لئے صرف ہیڈ لائٹ اینڈلائٹ اور بریک ٹیسٹرز موزو ہیڈ لائٹ ایگزامینرز کے زیر استعمال ہیں۔

(ج) 1- حکومت پنجاب ڈرائیوروں خصوصاً پبلک سروس گاڑیوں کے ڈرائیوروں کی تربیت کے لئے ضلع کی سطح پر بین الاقوامی معیار کے ڈرائیونگ سکول کے قیام کے لئے جائزہ لے رہی ہے۔ ان ڈرائیونگ سکولوں میں باقاعدہ ڈرائیونگ تعلیمی نصاب کے ساتھ ساتھ ڈرائیونگ کی عملی تربیت بھی فراہم کی جانے گی۔ جس سے ڈرائیوروں میں ٹریک قوانین سے آگاہی آئے گی۔

2- حکومت پنجاب پرائیویٹ اداروں کی معاونت سے testing station قائم کرنے پر غور کر رہی ہے اور اس سلسلے میں ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے۔

3۔ محکمہ ٹرانسپورٹ موٹر وہیکلز ایگزامینروں کے لئے مندرجہ ذیل ضروری اور مطلوبہ آلات فراہم کرنے کا بھی ارادہ رکھتی ہے تاکہ وہ ٹرانسپورٹ گاڑیوں کا معائنہ کر سکیں۔
تفصیل درج ذیل ہے۔

1. Combustion Analyzer/ Smoke Meter.
2. Sound Level Meter.
3. Tool Kit.
4. Hydraulic Jack.
5. Ramp.

مطلوبہ آلات کی خریداری کے لئے فنڈز کے لئے محکمہ کی جانب سے فنانس ڈیپارٹمنٹ کو درخواست کی گئی ہے۔

چھوٹے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کے اجراء کا مسئلہ

343۔ جناب حنیف اللہ خان، کیا وزیر ٹرانسپورٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
کیا پنجاب حکومت بڑے شہروں کی طرح چھوٹے شہروں (ہلکے) میں بھی پبلک ٹرانسپورٹ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ،

حکومت پنجاب نے ٹرانسپورٹ سسٹم کی بہتری کے لئے ایک نیا قانون پنجاب موٹر وہیکلز ترمیمی آرڈیننس 2005 نافذ کیا ہے جس کے تحت حکومت روڈ ٹرانسپورٹ سسٹم کی بہتری کے لئے روٹوں کا جامع سروے کروا سکتی ہے اور سروے کے بعد حکومت ایسے روٹوں کو جہاں بس ٹرانسپورٹ سسٹم develop کرنا ہو گا کو باقاعدہ notify کرے گی اور اخبارات میں اشتہار کے ذریعے پرائیویٹ انویسٹرز سے پبلک سروس موٹر وہیکلز چلانے کے لئے درخواستیں طلب کی جائیں گی۔ حکومت پنجاب کی

طرف سے قائم کردہ سروے ٹیم جو اربن ٹرانسپورٹ ماہرین پر مشتمل ہے، نے پنجاب کے بڑے شہروں میں روٹس کا سروے شروع کر دیا ہے اور جلد ہی اپنی عمارتات حکومت پنجاب کو پیش کرے گی۔ دوسرے مرحلے میں یہ نظام چھوٹے شہروں میں بھی نافذ کیا جائے گا۔

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور، بابت سال 2005

کے بارے میں رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب قائم مقام سپیکر، چودھری ارشد صاحب مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

چودھری محمد ارشد، میں دی منہاج یونیورسٹی لاہور Bill No. 14 of 2005 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رپورٹ پیش ہوئی۔ جی، ارشد بگو صاحب!

توجہ دلاف نوٹس

نارووال میں سات سالہ بچے کی تشدد سے ہلاکت

جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 11- اگست 2005 کی ایک موقر اخبار کی خبر کے مطابق

نارووال میں سات سالہ بچے تجارت علی کو سات افراد نے لکوں اور گھونٹوں سے مار مار

کر ہلاک کر دیا۔

- (ب) اس واقعہ کی ایف۔ آئی۔ آرکس تھانہ میں درج ہوئی اور اس میں جو مزمان نامزد کئے گئے، ان کے نام، ولایت اور پتاجات کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) آج تک کتنے مزمان پولیس نے گرفتار کئے اور کون کون سے ابھی تک مفرور ہیں؟
- (د) کیا حکومت اس واقعہ میں ملوث مزمان کے خلاف دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلانے اور ان کو کڑی سے کڑی سزا دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، آرڈر پیپرز۔ جی، لاہ منسٹرا

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

- (الف) جہاں تک تجارت علی بھرسات سادہ کو قتل کرنے کا تعلق ہے یہ اس مد تک درست ہے کہ مگر جن اشخاص کو مزمان ٹھہرایا جا رہا ہے یا سات آدمیوں کی بات کی جا رہی ہے وہ درست نہ ہے۔

(ب) دوران تفتیش یہ بات ثابت ہوئی کہ مورچہ 10- اگست 2005 کو بابا نیامت سائیں کے مزار پر مید تھا۔ مقتول تجارت ٹی، ہمراہ دیگر بچوں مسلم بند ڈوگر پر کھیل رہا تھا اس دوران عبدالحمید منگ ولد سید محمد وہاں سے گزرا بچوں نے یا گل یا گل کہہ کر آوازیں کنا شروع کر دیں اور اس پر ہتھر بھی پھینکے۔ مذکورہ منگ نے حصے میں آکر تجارت علی مقتول کو پکڑ لیا اور اسے زمین پر زور سے تلخ دیا۔ تجارت علی شدید زخمی ہوا اور موقع پر جاں بحق ہو گیا۔ دوران تفتیش تمام مزمان نامزد ایف۔ آئی۔ آر مس میان محمد شریف، یعقوب عرف جادا، صابر، صادق، اصغر علی، آصف، یاسر، رمت، اشرف، سلیم اور محمد خان کو شامل تفتیش کیا گیا اور بعد میں ان کو بے گناہ قرار دیا گیا اور صرف عبدالحمید منگ گناہ کار پایا گیا۔

- (ج) مقامی پولیس نے مزم عبدالحمید کو گرفتار کر لیا ہے۔ تمام مزمان کو شامل تفتیش کیا گیا مگر درحقیقت اصل مزم ایک ہی ہے جس کا نام عبدالحمید ولد سید محمد منگ ہے جس کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کیا جا رہا ہے۔

(د) یہ واقعہ انداد دہشت گردی کا نہ ہے لہذا سیشن کورٹ میں چالان بمجھوایا جانے گا۔

جناب قائم مقام سیکر، جی، ارشد بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، میری وزیر قانون سے یہ استدعا ہے کہ یہ چالان عدالت میں کب تک پیش کر دیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکر! ڈی۔ پی۔ او یہاں پر لاہور میں آنے ہوئے ہیں۔ میں نے بریفنگ کے لئے انہیں بلایا تھا میں ان کو کہوں گا اور تقریباً 15 دن میں انشاء اللہ تعلق چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب قائم مقام سیکر، جتنا جلد ہو سکے پیش کر دیا جائے۔ لہذا توجہ دلاؤ نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔ 366 جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے۔ جی۔

تھانہ کوٹ لکھپت لاہور میں بے گناہ شہری

کی تشدد سے ہلاکت

جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 26۔ جون 2005 کی رات ایک بے گناہ شہری ارشد کو تھانہ کوٹ

لکھپت لاہور میں تشدد کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانونی پیچیدگیوں سے بچنے کے لئے مقتول ارشد کے خلاف

اسلحہ ایکٹ اور مشیات کے دو مقدمات سابق تدارکچوں میں درج کئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب ارشد مر چکا تو پولیس اسے جنرل ہسپتال لاہور لے گئی۔

جہاں ڈاکٹروں نے اس کی موت کی تصدیق کر کے اس کی لاش لینے سے انکار کر دیا

تو پولیس خاموشی سے مذکورہ لاش یہ کہہ کر مردہ خانے چھوڑ آئی کہ اس کی موت دل کا

دورہ پڑنے سے ہوئی ہے؟

(د) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا متقول ارشد پر تشدد کرنے والے اہلکاران کے خلاف کوئی کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟
تفصیل بیان کی جائے؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔ لاہ، منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور،

(الف) مورخ 26-6-2005 کو اظہر اقبال ایس آئی نے دوران گشت محمد ارشد ولد محمد سلیم سکند شہروانی کالونی کو معیشت اور اسلحہ برآمدگی میں گرفتار کیا جس کے قبضہ سے ریوا اور چرس 90 گرام برآمد ہوئی جس پر اس کے خلاف مقدمہ نمبر 406/2005 مورخ 26-06-05 مجرم Arms Ordinance 65,20,13 اور مقدمہ نمبر 407 مورخ 26-06-05 مجرم 3/4 پی۔ ای۔ ایچ اوتھانہ کوٹ لکھپت درج ہونے۔ محمد ارشد کی طبیعت خراب ہونے پر اظہر اقبال ایس۔ آئی بحوالہ رپٹ نمبر 16 مورخ 27-6-05 جنرل ہسپتال لے جایا جا رہا تھا کہ راستہ میں ہی محمد ارشد طبعی موت کی وجہ سے مر گیا۔

(ب) محمد ارشد کی موت مورخ 27-6-2005 کو واقع ہوئی جب کہ مقدمات 26-6-2005 کو درج کئے گئے۔

(ج) محمد ارشد ہسپتال چمچنے سے قبل ہی فوت ہو گیا تھا جس کا پوسٹ مارٹم مشی ہسپتال سے کروایا گیا تا حال رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔ حتمی رپورٹ موصول ہونے پر وجہ مرگ معلوم ہو گی۔

(د) اظہر اقبال ایس۔ آئی کے خلاف غفلت لاپرواہی کرنے کی وجہ سے مقدمہ نمبر 410/2005 مورخ 27-6-05 مجرم 319 ت پ تھانہ کوٹ لکھپت درج ہو چکا ہے۔ جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ آج جب یہ توجہ دلاؤ نوٹس آیا تو یہ بات چیف منسٹر صاحب کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے اظہر اقبال ایس آئی کی گرفتاری کے آرڈر کئے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ آج اس کو گرفتار کر لیا جائے گا۔ دوسرا چیف منسٹر صاحب نے اس کیس کی تفتیش کے متعلق حکم دیا ہے کہ ایس۔ پی سے کم رینک کا کوئی افسر اس کی تفتیش نہیں کرے

کا۔ لہذا ایس۔ پی انویسٹی گیشن خود اس کی تفتیش کریں گے اور اعمر اقبال ایس۔ آئی کو بھی آج گرفتار کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں یہ کہ گیمیکز ایگزامینز کو اجزاء بھیجے گئے ہیں ان کی جب رپورٹ آ جانے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ اس روشنی میں باقی کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جو حقیقی مقصد ہے وہ اس صوبہ پنجاب میں پولیس کے بارے میں ہے۔ پہلے کہا گیا کہ ان کے خلاف پہلے بھی پرچے ہیں ریوالور برآمد ہوا، منشیات کا کیس ہوا تو کیا جس سے ریوالور برآمد ہو جائے، پنجاب پولیس کو یہ اختیار ہے کہ تشدد کر کے اس کو مار دیا جائے؟ یہ کس نے پنجاب پولیس کو اختیار دیا ہے کہ اگر کسی سے پٹنل یا ریوالور برآمد ہو جائے تو اس پر تشدد کر کے اسے قتل کر دیا جائے؟ اس توجہ دلاؤ نوٹس کا یہی مقصد تھا کہ پنجاب حکومت کی اس صوبہ کے عوام کے ساتھ جو بدمشائیاں ہیں ان کو بے نقاب کیا جائے۔ میں یہاں لائنسٹر سے یہ چاہوں گا کہ وہ اس پر واضح نام فریم دیں کہ کب تک ان پولیس اہلکاران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے اس کو گرفتار کر لیا ہے۔ آج وزیر اعلیٰ صاحب نے آرڈر جاری کر دیئے ہیں۔

رپورٹیں (توسیع)

حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2001-02 اور ان پر آڈیٹر

جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس

کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب قائم مقام سپیکر، اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اب سید مجاہد علی شاہ پبلک

اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سیکرٹری! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2001-02 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8-ستمبر 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سیکرٹری! یہ تحریک پیش کی گئی اور سوال یہ ہے کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2001-02 اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 8-ستمبر 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں (جو پیش ہوئی)

مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب قائم مقام سیکرٹری! ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق نمبر 1، 8، 10، 25 اور 51 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں پیش کریں۔

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سیکرٹری! میں تحریک استحقاق نمبر 1 پیش کردہ ملک محمد اقبال چنڑ ایم۔ پی۔ اے، تحریک استحقاق نمبر 8 پیش کردہ محترمہ حمیدہ نوید ایم۔ پی۔ اے، تحریک استحقاق نمبر 10 پیش کردہ محترمہ صبیحہ اسلام ایم۔ پی۔ اے، تحریک استحقاق نمبر 25 پیش کردہ محترمہ فرزانہ راج ایم۔ پی۔ اے اور تحریک استحقاق نمبر 51 پیش کردہ میاں محمد لطیف پنوار راجپوت ایم۔ پی۔ اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحاریک استحقاق

جناب قائم مقام سپیکر، اب تحاریک استحقاق کو لیا جاتا ہے۔ تحریک استحقاق نمبر 26 سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹی ٹیوشنز کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ
کا ایوان میں پیش نہ کیا جانا

سید احسان اللہ وقاص، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ The Punjab Medical and Health Institutions Act, 2003 کے Section 16 کے تحت حکومت پر لازم ہے کہ پنجاب کے Medical and Health Institutions کی سالانہ کارکردگی کی رپورٹ ہر سال کے اختتام کے تین ماہ کے اندر اسمبلی میں پیش کرے۔ ایکٹ ہذا کے Section 16 میں provided ہے۔

"16(1) The annual performance reports of all Medical and Health Institutions in the Punjab shall be submitted to the Government within three months of the conclusion of the calendar year to which the report pertains

(2) The Government shall cause a copy of the report to be laid before the Provincial Assembly "

قانون ہذا کی متعلقہ حق کی خلاف ورزی کی گئی ہے کیونکہ حکومت نے متذکرہ اسمبلی اہم رپورٹ برائے سال 2004 اسمبلی میں پیش نہیں کی۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ شارٹ سٹیٹمنٹ دیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس سے پہلے بھی میں نے اس طرح کے مختلف issues پر تحریک استحقاق پیش کی ہیں جو کہ مختلف reports کے حوالے سے تھیں۔ میں آپ کی توجہ بھی اس جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسمبلی سیکرٹریٹ ایک بہت اہم ادارہ ہے۔ اس کی پوری coordination مختلف ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ ہونی چاہئے لیکن بد قسمتی سے مجھے معلوم نہیں کہ کہاں پر یہ غلط ہے کہ بہت ساری چیزیں جو کہ اسمبلی کے routine matters ہیں وہ سرانجام نہیں پا رہے ہیں۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ آپ یہ دیکھ لیں کہ ہمارے بہت سارے معاملات یعنی تحریک اتوانے کار وغیرہ جو ہم پیش کرتے ہیں اور میں یہ کہوں گا کہ اس دفعہ 18 کے قریب میری تحریک اتوانے کار سپیکرز جمیجر میں ہی kill کر دی گئی ہیں۔ یہ جو رپورٹیں بروقت پیش کرنی ہوتی ہیں اس کا اہتمام بھی نہیں ہوتا۔ مجھے پتا ہے کہ میرے فاضل وزیر قانون اس کا جواب دیں گے کہ غلط تاریخ تک آجانے گی لیکن اسمبلی کے ایسے روٹین میٹرز کا بروقت اہتمام نہ کیا جائے تو اس سے ان اداروں کا وقار مجروح ہوتا ہے اور یہ اسمبلی کا وقار ہے کہ جو چیز ہم یہاں پر جمع کراتے ہیں وہ کسی نہ کسی صاحب کی طرف سے دھتھل ہو کر ہمیں پہنچ جاتی ہے کہ اس کو اس وجہ سے reject کر دیا گیا ہے۔ میں نے یہ جو تحریک استحقاق پیش کی ہے یہ ایک رپورٹ کا معاملہ نہیں ہے ہر سال بہر رپورٹ کے بارے میں مجھے یہاں پر تحریک استحقاق پیش کرنا پڑتی ہے، میں اس پر بات کرتا ہوں اور اس کے بعد یقین دہانی کرائی جاتی ہے۔ یقین دہانی کے باوجود بھی رپورٹس بروقت نہیں آتی ہیں۔ اس لئے میں درخواست کروں گا کہ اس کا کوئی اہتمام ہونا چاہئے کہ اسمبلی کے وقار کا یہ تقاضا ہے کہ تمام رپورٹس جو اسمبلی میں آتی ہیں وہ بروقت آئیں اور ان کو اسمبلی میں بروقت پیش کیا جائے۔ میں یہ بھی درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس چیز کا بھی اہتمام فرمائیں کہ اسمبلی کے اندر یہ جو چیزیں آتی ہیں اس کے بعد ان پر بحث ہونا ہوتی ہے۔ وفاق کی طرف سے جو رپورٹس آتی ہوتی ہیں وہ بھی نہیں آتیں۔ وہ ادارے اسمبلیوں کو اہمیت نہیں دیتے اس لئے یہ رپورٹس بروقت پیش نہیں ہوتیں۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ یہ ایک ہی موجود ہے، یہ ایک کوئی پرانا نہیں ہے یہ ایک 2003 میں پاس ہوا ہے اس کے باوجود بھی آپ کوئی

رپورٹ یہاں پر لانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ میرے محترم وزیر صحت یہاں پر تشریف فرما ہیں میں تو اس کے علاوہ بھی استحقاق کی اور بات بھی عرض کروں گا کہ ان کے حوالے سے ایک گھنٹا لٹریچر سارے ممبران اسمبلی کے گھروں میں بھیجا گیا ہے اس میں اس قسم کی خرافات اور اس قسم کا گند لکھا ہوا ہے کہ اس کو پڑھ کر ہی شرم آتی ہے۔ اس قسم کے لٹریچر جو ہیں وہ اسمبلی کے ممبران کے گھروں میں پہنچ جاتے ہیں اور جو ہم اسمبلی کے لئے سوال دیتے ہیں وہ Kill کر دیا جاتا ہے اور جہاں تک رپورٹس کی بات ہے تو کوئی بھی رپورٹ بروقت اسمبلی میں پیش نہیں ہوتی۔ اس لئے میں جناب وزیر قانون سے بھی درخواست کروں گا، آپ سے بھی یہ درخواست کروں گا کہ اس تحریک کو ایک دفعہ استحقاق کمپنی کے پاس بھیجیں تاکہ وہاں پر اس کی انکوائری ہو کہ آخر کیا مسئلہ ہے رپورٹس کیوں نہیں آتیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی وزیر صحت!

وزیر صحت، جناب سپیکر! شکریہ۔ ہماری حکومت اس چیز کا مکمل احساس رکھتی ہے کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹس کی کارکردگی کی جو رپورٹس ہیں، جب 2003 ایکٹ پاس کیا گیا تو ہم نے یہ requirements پیش کیں کہ یہ رپورٹس اسمبلی میں پیش کرنی چاہئیں۔ جون میں جب یہ تحریک پیش کی گئی اور مجھے پتا چلا کہ اس قسم کی رپورٹس مکمل نہیں کی گئیں تو میں نے ذاتی طور پر وہاں کے پرنسپل اور سیکرٹری صحت کو خود تاکید کی کہ اس سال یہ تمام کی تمام رپورٹس اسمبلی میں پیش کی جائیں گی۔ ہوا یہ ہے کہ اس ایکٹ کے آنے کے بعد ہمارے کچھ انسٹیٹیوشنز جن میں دو میڈیکل کالج for example وجود میں آئے اور وہاں پر چونکہ انفراسٹرکچر ابھی develop ہو رہا تھا تو کچھ delays ہوئے ہیں لیکن میں احسان اللہ وقاص صاحب کی اس opinion سے کبھی طور پر اتفاق کرتا ہوں کہ ان کے ٹائنگ اور شیڈول کو مزید بہتر کرنا پاسٹے اور ذاتی طور پر میں نے تمام پرنسپلز کو وارنٹنگ دی ہیں اور سیکرٹری صحت کو بھی سختی سے تاکید کی ہے کہ آئندہ یہ رپورٹ بروقت اسمبلی میں پیش کی جائیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میری درخواست یہ ہے کہ آپ ایک دفعہ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمپنی کے پاس بھیجیں تاکہ وہاں پر بینہ کر ہم ان سے درخواست کریں اور

ان متعلقہ محکموں سے بھی پوچھیں کہ آخر اسمبلی کا کیا وقار ہے کہ آپ لوگ اسمبلی میں رپورٹ نہیں بھیجتے اور وزیر موصوف نے بھی یہ ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے کہنے کے باوجود بھی رپورٹ تیار نہیں کی گئی۔

وزیر صحت، جناب سپیکر! مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ تحریک استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، شکرہ۔ جناب سپیکر!---

جناب قائم مقام سپیکر، اگلی تحریک استحقاق نمبر 28/2005 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک disposed of ہوئی۔ اگلی تحریک محترمہ انجم سطانہ کی ہے اور وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک disposed of ہوئی۔ اگلی تحریک محترمہ شہینہ نوید کی ہے Not present, the motion is disposed of اور اگلی تحریک صاحبزادہ منزل الرشید عباسی صاحب کی ہے۔

(عباسی صاحب اپوزیشن بیچوں پر تشریف فرماتے)

اور اپنا نام سنتے ہی فوراً تحریک پڑھنی شروع کر دی)

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، شکرہ۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو---

جناب قائم مقام سپیکر، عباسی صاحب! آپ اپوزیشن کی طرف سے بول رہے ہیں یا حکومت کی طرف سے۔ (ایوان میں قہقہے)

(اپوزیشن بیچوں سے آوازیں کہ یہ ہمارے ساتھ آگے ہیں)

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جناب سپیکر! میں حکومتی بیچوں سے ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ اپنی سینٹ پر آجائیں۔

(اس مرحلہ پر عباسی صاحب اپوزیشن بیچوں سے اٹھ کر حکومتی بیچوں پر آگئے)

اور کہا کہ سپیکر صاحب! وہاں پر کھڑے ہونے والے بھی انسان ہیں جی)

(ایس میں قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر، عباس صاحب! جہاں سیٹ ہوتی ہے وہاں سے ہی بولا جاتا ہے۔

ایس ڈی او اور ایکسینن واہڈا مسلم ٹاؤن کا ایم۔ پی۔ اے۔

کے ساتھ نامناسب رویہ

صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، شکرپور۔ جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ جب میں مورخہ 3 جولائی 2005 کو بہاولپور سے لاہور اپنی رہائش واقع 1.1DA-22/A ہاؤس 'مسلم ٹاؤن لاہور' آیا تو مجھے میرے ملازم نے بتایا کہ واہڈا والوں نے مورخہ 30 جون 2005 کو بجلی کا کنکشن کٹ دیا ہے۔ میں نے اسی وقت بذریعہ فون SDO رانا محمد اقبال سے بات کی۔ اس کو بتایا کہ میرے گھر کا کنکشن کیوں کٹ دیا گیا ہے۔ اس پر SDO نے کہا کہ میں اس وقت کچھ نہیں کر سکتا۔ صبح دیکھ لیں گے۔ میں نے دوبارہ اس کو اپنا تعارف کروایا کہ میں ایم۔ پی۔ اے بول رہا ہوں۔ ممبرانی فرما کر کنکشن بحال کریں۔ اس مذکورہ SDO نے کہا کہ آپ کا بل ادا نہیں ہوا ہوگا۔ اس نے کانا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ میرا بل 22 جون 2005 کو ادا ہو چکا تھا۔ پھر کیوں کانا گیا ہے۔ اس نے مزید میری بات نہ سنی اور فون بند کر دیا۔ پھر میں نے XIN چودھری محمد ابراہیم سے بات کی اس کو بھی تمام مدعا بیان کیا اور SDO سے ہونے والی بات چیت بھی بیان کی۔ بجائے XIN مثبت جواب دینا اس نے کہا کہ آپ جیسے ایم۔ پی۔ اے وقت پر بجلی کا بل جمع کرواتے نہیں بعد میں خواہ مخواہ پریشن کرتے ہیں۔ ہم نے دیکھے ہوئے ہیں آپ جیسے ایم۔ پی۔ اے اب رات کے ساڑھے نو بج چکے ہیں۔ میں کچھ نہیں کر سکتا اور سب کچھ کرنا اپنا فون بند کر دیا۔ میرا چونکہ بل 22 جون 2005 کو جمع ہو چکا تھا اور مزید شکایت کرنے پر متعلقہ دونوں افسران نے مسلسل فون پر بات سننے کی بجائے بند کر دیا اور ان کے تلخ رویے اور عدم تعاون کے باعث میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی

اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔
 جناب قائم مقام سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! آپ اس کا جواب دیں گے،
 وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس کا جواب Minister For Power نے دینا
 ہے جو اس وقت تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے کل تک کے لئے pending فرمائیں۔
 جناب قائم مقام سپیکر، چونکہ وزیر موجود نہیں ہے لہذا اس کو کل تک کے لئے pending
 کیا جاتا ہے۔ اچھی تحریک استحقاق نمبر 33 سید احسان اللہ وقاص!

اسلامی نظریاتی کونسل کی سالانہ رپورٹ بابت سال 2003-04

کا اسمبلی میں پیش نہ کیا جانا

سید احسان اللہ وقاص، شکر۔ جناب سپیکر! میں حال میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور
 فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی
 کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ آئین کے آرٹیکل 203 اور 204 اور قواعد
 انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قلمدہ نمبر 131 کے مطابق کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی
 کی سالانہ عبوری رپورٹ اسمبلی میں پیش کی جانی ضروری ہے تاکہ اسمبلی اس پر بحث کر کے
 رپورٹ ہذا کی روشنی میں قوانین مرتب کر سکے۔ سال 2003-04 کی اسلامی نظریاتی کونسل کی
 رپورٹ اسمبلی میں پیش نہ کر کے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا
 میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے
 ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔

جناب قائم مقام سپیکر، شاہ صاحب! آپ نے ایک تحریک پیش کرنی تھی اور وہ آپ پہلے
 ہی پیش کر چکے ہیں تو اب جبکہ دوسری کو آپ نے پڑھ تو یا ہے لیکن اسے کل تک
 pending کرتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، ٹھیک ہے۔ جناب سپیکر!

تحاریک التوائے کار

جناب قائم مقام سپیکر، اب ہم تحریک التوائے کار کی طرف آتے ہیں اور یہ 182/05 ہے جو کہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔

موثر وے پر بس حادثے میں سات بچوں کی ہلاکت

سید احسان اللہ وقاص، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ پاکستان کے تمام موقر اخبارات کے مطابق راولپنڈی کے ایک پرائیویٹ سکول کے tour کے لئے جانے والی بس موثر وے کے قریب بدترین حادثہ سے دوچار ہو گئی۔ اس حادثہ میں سات بچے جاں بحق اور متعدد زخمی ہوئے۔ حادثہ کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بس بہت پرانی ہو چکی تھی۔ متعلقہ محکمہ کی طرف سے فٹنس سرٹیفکیٹ کے قانون پر عمل درآمد نہ کرنے کے نتیجے میں یہ حادثہ پیش آیا۔ متعلقہ محکمہ اور حکومت کی لاپرواہی کی وجہ سے یہ حادثہ پیش آیا۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ ایک انتہائی افسوسناک سانحہ موثر وے پر ہوا تھا اور اس میں ایک پرائیویٹ سکول کے بچے بس کے ذریعے tour پر جا رہے تھے تو بس کو حادثہ پیش آ گیا اور اس کے نتیجے میں سات معمول جیسے بچے جاں بحق ہوئے اور باقی سارے زخمی ہوئے ہیں۔ اس سے پہلے متعدد بار یہاں اسمبلی کے اندر میں نے فرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ کے زیر اہتمام چلنے والے شے فٹنس سرٹیفکیٹ کے متعلق توجہ دلائی ہے کہ ان کے پاس پرانے وقتوں کے آلات ہیں جس کے ذریعے سے نہ وہ گاڑی کو چیک کر سکتے ہیں اور نہ ہی کبھی انہوں نے چیک کی ہیں اور نہ ہی ان سے گاڑیوں کی فٹنس دکھی جاسکتی ہے اس لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ فٹنس سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے ادارے جدید ترین آلات اپنے پاس رکھیں اور ان کے ذریعے سے وہ چیک کیا کریں۔

جناب سپیکر! صورتحال یہ ہے کہ آپ پیسے دیں اور گاڑی لے کر جائیں یا نہ جائیں آپ کو سرٹیفکیٹ پیسے دینے کے نتیجے میں گھر بیچ جاتا ہے اور وہاں پر کریشن اور لوٹ مار ہے اور اسی کریشن کی وجہ سے یہ سانحہ بھی پیش آیا ہے۔ یہ ایک سانحہ کی بات نہیں ہے بلکہ روزانہ اس طرح کے سانحات پیش آتے ہیں۔ ملکوتوں کا کام یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے اہم اداروں پر نظر رکھے یہ کام نہیں ہے کہ وہ ڈھونڈ ڈھانڈ کر کسی ایم۔ این۔ اے، کسی ایم۔ پی۔ اے کو پکڑ کر ضلعی ناظم بنانے کی بجائے یہ کام بھی حکومت کے کرنے کا ہے بلکہ اصل کرنے کا ہے کہ جو حکومت کے مختلف ادارے ہیں ان کی حالت کو ٹھیک کیا جائے، ان کو بہتر بنایا جائے اور ان کو سیدھے راستے پر چلایا جائے۔ اب اداروں کی حالت یہ ہے کہ وہاں پرنس سرٹیفکیٹ جاری ہو رہے ہیں اور وہ پیسے لے کر جاری کر دینے جاتے ہیں ان کے پاس نہ پرنس چیک کرنے کے کوئی آلات ہیں نہ اس کی طرف کوئی توجہ ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ حادثہ ہو جاتا ہے۔ اگر کسی باہر کے ملک میں کوئی اس طرح کا حادثہ ہوا ہوتا پوری دنیا میں اس ملک کا میڈیا چیخ اٹھتا اور بری حالت ہو جاتی لیکن یہاں پر چونکہ ان چیزوں کو کوئی اہمیت نہیں دی جاتی اس ملک کے عام شہریوں کو یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ لوگ تو ایسے ہی بھیڑ بکریاں ہیں ان کے ساتھ جو مرضی ہوتا رہے۔ میں یہ درخواست کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے اس کے لئے ایوان کے اندر بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! within the policy کہ جس وقت

وہ matter ہاؤس میں under discussion تھا I was not present here

جناب قائم مقام سپیکر، کون سا معاملہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! regarding Privilege

Committee تحریک استحقاق کے حوالے سے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو ختم ہو چکی ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! وہ ختم ہو چکی ہیں لیکن یہ معاملہ اتنا ضروری ہے کہ اگر جناب نے جینز پر بیٹھ کر اس کا فیصلہ نہ کیا تو یہ جو دن بدن ایک دوسرے کی تعحیک اور مذاق کا ذریعہ ہم نے اپنا بنا لیا ہے یہ اس حد تک چلا جانے کا کہ دوبارہ گنجائش نہیں رہے گی کہ آپ اپنی self-respect بھی revive کروالیں۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، ملک صاحب! آپ اس کو کل take up کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میری گزارش صرف اتنی ہے اگر آپ ایک سیکنڈ کا موقع دے دیں کہ Privilege Committee کے اندر جتنی بھی اس وقت تحاریک اتوانے کا مجمع ہوتی ہیں meritoriously اس میں سے کوئی تقریباً 70 فیصد ایسی ضرور ہوں گی کہ جن میں معزز اراکین کا استحقاق مجروح ہوا ہے

I, myself am the Member of Privilege Committee. The Chairman is sitting here and he should answer it

جناب سیکرٹری! Privilege Committee اس وقت Privilege Committee کم اور مصالحتی ادارہ زیادہ ہے۔ کسی میرٹ پر کوئی بات نہیں ہوتی otherwise اس میں ایک معاملہ ایک دن میں take up کیا جاتا ہے۔ گورنمنٹ کا کتنا exchequer اس پر خرچ کیا جاتا ہے، کتنے پیسے لگتے ہیں اور اس کو pending کر کے کہاں تک لے کر جاتے ہیں جو معاملہ within 15 minutes sort out ہو سکتا ہے۔ ابھی تک اگر Privilege Committee نے اپنی کوئی تحاریک dispose of کی ہیں اس session کے درمیان جتنا اس اسمبلی کا tenure ہے ذرا اس کا ریکارڈ تو ان سے پوچھ لیں کہ کوئی کام ہوا بھی ہے کہ نہیں ہوا اور اگر ایک stereotype record چلنا ہے اور ایک بات آتی جانی ہے چلتی جانی ہے اور پانچ پانچ دن کی آپ نے کارروائی کر کے بڑبانے ہیں تو I am willing to resign from that Privilege Committee یہ سارے ہاؤس کے ساتھ اتنا بڑا مذاق ہے خدا! اس کو بند کیا جانے اور ہاؤس اس پر اپنا consensus دے کہ اگر کوئی ممبر کوئی تحریک استحقاق لے کر آتا ہے اور اس تحریک کے اوپر اگر کمیٹی کے اندر اس پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا تو نو، نو، دس، دس، گیارہ

گیارہ مہینے اس کو pending رکھنے کے بعد dispose of کیا جاتا ہے صرف اس لئے کہ ممبر کی اس کے اندر تنخواہیں بنتی رہیں That is something which is very embarrassing اذان کے بعد میں آپ کو پورا قصہ نکال کے دے دیتا ہوں۔

(اذان مغرب)

جناب قائم مقام سپیکر، اب نذر کا وقتہ کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی فرمائیے!

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

اسلامی نظریاتی کونسل کی خصوصی رپورٹ

کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr. Speaker! I lay the Special Report of the Council of Islamic Ideology

جناب قائم مقام سپیکر، رپورٹ پیش کی گئی۔ اب اجلاس کل صبح 9 بجے تک کے لئے

متوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 16 - ستمبر 2005

- 1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
- 2 - سوالات (حکومت صحت، کان کنی و سد نیت اور آبکاری و محصولات)
نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 3 - سرکاری کارروائی
آرڈیننس (ترمیم) بینک آف پنجاب مجریہ 2004
(آرڈیننس نمبر 4 پت 2005)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس)

جمعۃ المبارک، 16 - ستمبر 2005

(یوم الحج، 11 - شعبان الحکم 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں صبح 10 بجے

زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شوکت حسین نزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفَيْطَنِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالِكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ
ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ
وَأَنْفِقُوا مِنْ مَّا رَزَقْتُمْ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّآئِيَ اَحَدُكُمْ
الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَا اٰخِرْتِنِيْ اِلٰى اَجَلٍ قَرِيْبٍ
فَاَصَدَّقَ وَاَكُنْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ وَلَنْ يُؤَخَّرَ اللّٰهُ نَفْسًا
اِذَا جَاءَ اَجَلُهَا ۝ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

سورة الصافات، آیات، 114-9

مومنو تمہارا مال اور اولاد تم کو خدا کی پلا سے غافل نہ کر دے اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ اور جو (میل) ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس (وقت) سے بے پستیر خرچ کر لو کہ تم میں سے کسی کی موت آجائے تو (اس وقت) کہنے لگے کہ اسے میرے پروردگار! تو نے مجھے تھوڑی سی اور صحت کیوں نہ دی تاکہ میں حیرات کر لیتا اور نیک لوگوں میں داخل ہو جاؤ اور جب کسی کی موت آجائے تو خدا اس کو ہرگز صحت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا اس سے خبردار ہے۔

وما علینا الالبلاغ

سوالات (محکمات صنت، کان کنی و معدنیات اور آبکاری و محصولات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب قائم مقام سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقف سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ صنت، کان کنی و معدنیات اور آبکاری و محصولات کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔
سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 3650۔

رجسٹرڈ سوسائٹیز کے ریکارڈز حاصل کردہ فنڈز،

اخراجات اور آڈٹ سے متعلق حکومتی اقدامات کی تفصیل

- 3650* سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صنت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ سوسائٹیز کی تعداد تیس ہزار سے زائد ہے، کیا تمام رجسٹرڈ سوسائٹیز کا مکمل ریکارڈ up-to-date محکمہ کے پاس موجود ہے اور اگر کوئی سوسائٹی اپنا ریکارڈ update نہ کرے تو اس کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟
- (ب) ریکارڈ update نہ کرنے پر کتنی سوسائٹیز کی رجسٹریشن گزشتہ دس سال میں منسوخ کی گئی؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ مختلف افراد نے خدمت خلق سوسائٹیز کے نام مختلف ادارے رجسٹرڈ کروا رکھے ہیں اور اس کے ذریعے وہ بیرونی ممالک سے کروڑوں روپے کی امداد وصول کرتے ہیں؟
- (د) کیا حکومت سوسائٹیز کی سالانہ انکیشن اور اس کی آمدنی اور خرچ کے گوشوارے حاصل کرنے اور سپیشل آڈٹ کروانے کی شرائط مامد کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

(ہ) رجسٹرزڈ سوسائٹیز کو ان کے اپنے سٹے کردہ اور حکومت کے منظور کردہ قواعد و ضوابط کی پابندی کروانے کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا جاتا ہے؟

وزیر صنعت،

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں رجسٹرزڈ سوسائٹیز کی تعداد تیس ہزار سے زائد ہے۔

سوسائٹیز رجسٹریشن کا کام devolution کے تحت ضلعی حکومتوں کو تفویض کر دیا گیا ہے اور ہر ضلع کے Executive District Officer (Finance & Planning)

کو بروئے نوٹیفیکیشن نمبری E&A(I&MD)7/14/2001 مورخہ 26-10-2001

رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز کے اختیارات دینے گئے ہیں لہذا رجسٹرزڈ سوسائٹیز کا ریکارڈ

ضلعی دفاتر میں موجود ہے۔ ہر رجسٹرزڈ سوسائٹی پر لازم ہے کہ وہ زیر دفعہ 4 سوسائٹیز

رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت ہر سال ماہ جنوری میں مجلس ماکہ یا فہرست عمدہ

داران جن کو انجمن کے معاملات کا انتظام تفویض کیا ہو کے ناموں و ہتوں کے ساتھ

فہرست رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز کو پیش کرے۔ تاہم بعض سوسائٹیز مذکورہ دفعہ پر

عمل درآمد نہ کرتی ہیں۔ دفعہ 8-16 کے تحت صوبائی حکومت کو اختیار ہے کہ قانون ہذا

کے تحت رجسٹرزڈ ہدہ کسی انجمن کی شرائط شراکت (Memorandum of

Association) و قواعد و ضوابط میں مندرج کسی امر کے باوجود تھتیت کے بعد اگر

صوبائی حکومت کی رائے میں انجمن کی مجلس ماکہ۔

(الف) فرائض کی ادائیگی کے ناقابل ہے یا فرائض کی ادائیگی میں متواتر ناکام

ہے یا

(ب) اپنے انتظامی امور میں یا مالیاتی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہے۔

(ج) عمومی طور پر ایسے کام انجام دیتی ہو جو مفاد عامہ کے خلاف ہوں تو صوبائی

حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفیکیشن کے ذریعے انجمن کو ایسے عرصہ کے

لئے توڑ سکتی ہے جو ایک سال سے زائد نہ ہو جیسا کہ اس کی صراحت

نوٹیفیکیشن میں کی جائے۔

2. تحت دفعہ (1) کے تحت نوٹیفکیشن کے طبع ہونے پر۔

(الف) مجلس ماکہ کے عہدیدار اور دیگر اراکین کی رکنیت ختم ہو جانے کی اور

(ب) اس عرصہ کے دوران مجلس ماکہ کے تمام افعال صوبائی حکومت کی تشکیل

کردہ مجلس ماکہ یا ایسی اتھارٹی جسے صوبائی حکومت بغرض ہذا مقرر کرے۔

3. نولے رستنہ کی مدت کے اعتتام پر انجمن کی مجلس ماکہ کی

تفصیلی قواعد و ضوابط یا شرائط شراکت کے مطابق کی جائے گی۔

(ب) ایکٹ کے تحت صرف ریکارڈ uptodate نہ کرنے پر رجسٹرار کسی رجسٹرز سوسائٹی کی

رجسٹریشن منسوخ نہ کر سکتا ہے۔ البتہ ریکارڈ update نہ کرنے پر رجسٹرار کسی بھی

سوسائٹی کو نوٹس جاری کر سکتا ہے اور عدم تعمیل پر صوبائی حکومت کو دفعہ 16-A

سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت تادیبی کارروائی کے لئے مجبوراً سکتا ہے۔

(ج) رجسٹرار جانتے سناک کمیٹیز سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت صرف خیراتی

ترویج سائنس و ادب، فنون و لطیفہ، مفید علم کے بمیلاد سیاسی تعلیم، لائبریریوں کا

قیام و دیکھ بھال، دارالطالعہ برائے عوام الناس، چنانچہ گھر، تصاویر کی گیلریوں و

قدرتی تاریخ کا مجموعہ و مشینی یا فلسفیانہ ایجادات، آلات یا ڈیزائن کے متعلق رکھنے والی

سوسائٹیز رجسٹرز کر سکتا ہے۔ اسی ایکٹ کے تحت رجسٹرز سوسائٹیز بیرونی امداد یا ذریعہ

آمدنی مہیا کرنے کی پابند نہ ہیں۔ البتہ سوسائٹیز اپنی سالانہ آمدنی حق کے تحت اپنے

account کو پرنٹل حسابات کروانے کی پابند ہیں۔

(د) حکومت کی طرف سے محکمہ کے پاس ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(ه) ایکٹ کے مطابق رجسٹرز سوسائٹی طے کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرنے کی

پابند ہوتی ہے، اگر کوئی سوسائٹی طے کردہ قواعد و ضوابط کے مطابق کام نہ کرے تو

اس کے خلاف دفعہ 16-A کے تحت صوبائی حکومت تادیبی کارروائی کرنے کی مجاز ہے

اور حکومت اس سوسائٹی کو توڑنے کے بعد مجلس ماکہ یا اتھارٹی مقرر کر سکتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، اس میں صوبائی حکومت کے پاس تین ہزار سے زائد سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہیں اور حالت یہ ہے کہ جواب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ بیشتر ایسی سوسائٹیاں ہیں کہ جنہوں نے نہ کسی سالانہ انتخابات کروانے ہیں اور نہ ہی کبھی انتظامیہ کی پوری فہرست جمع کرانی ہے اس وقت پاکستان میں این جی اوز کے نام پر لوٹ مار کا ایک نیا بازار گرم ہوا ہے۔ یہ این جی اوز کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈتی ہیں۔ کسی نہ کسی حکار کو تلاش کرتی ہیں اور اس کے نام پر پیسے کمانے کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ بہت ساری این۔جی۔اوز کے افراد جنہوں نے کروڑوں روپے کمانے، میرے گزشتہ سوال کے موقع پر خود حکومت نے تسلیم کیا تھا کہ خلاس این۔جی۔او کے تمام عہدیدار ملک سے باہر چلے گئے ہیں، میرے اندازے کے مطابق چودہ کروڑ روپے کے قریب رقم انہوں نے اٹھی کی تھی اور اس کے بعد وہ ملک سے بھاگ گئے۔ اس وقت خود روشن ٹیلی کے جو عہدیدار ہیں، جن کے کہنے پر این۔جی۔اوز کھیر یہاں پر متعارف کرایا گیا ہے وہ بھی ان این۔جی۔اوز کے متعلق بیخ رہے ہیں لیکن اس کے متعلق ہمارے ہاں جو نظام ہے اور حکومت نے جو سسٹم بنایا ہوا ہے وہ اتہانی درجے کا خراب اور بوگس ہے۔

جناب سپیکر! آپ خود اندازہ لگا لیں کہ خود حکومت تسلیم کر رہی ہے کہ تین ہزار سوسائٹیاں رجسٹرڈ ہیں لیکن ان میں سے کسی کا ریکارڈ مکمل نہیں ہے۔ کسی کے سالانہ فنڈز کتنے آتے ہیں اور کتنے خرچ ہوتے ہیں ان کے پاس کوئی آڈٹ کا سسٹم موجود نہیں ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سسٹم میں این۔جی۔اوز کا سالانہ آڈٹ کروایا جانے اور ان کا مکمل ریکارڈ رکھا جانے۔ اس کو properly maintain کرنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! احسان اللہ وقاص صاحب نے جو سوالات کئے ہیں ان کے متعلق عرض ہے کہ جب تک کسی سوسائٹی یا کسی انجمن کے بارے میں شکایت موصول نہ ہو اس وقت تک اس کے متعلق کوئی کارروائی نہیں کی جاسکتی۔ ایکٹ (A) 16 کے تحت، میں کوئی بھی کارروائی اس وقت تک نہیں کر سکتا جب تک اس کے بارے میں کوئی

شکایت نہ کی جائے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، احسان اللہ وقاص صاحب! آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟
سید احسان اللہ وقاص، یہ تو کوئی جواب نہیں ہے۔ آپ دیکھیں کہ پورا ملک چیخ رہا ہے، خود حکمران
بیچ رہے ہیں کہ یہ سوسائٹیاں کیا کر رہی ہیں، یہ این۔جی۔اوز کیا کر رہی ہیں؟
جناب قائم مقام سیکرٹری، لیکن under the rules ان کے خلاف ان کے پاس کوئی درخواست
نہیں آئی۔

سید احسان اللہ وقاص، کن کے پاس؟

وزیر صنعت، اگر ہمارے محکمے کے پاس ان کی کوئی درخواست آئے تو ہم اس پر کارروائی کر سکتے
ہیں، ان کو بلا کر پوچھ سکتے ہیں۔ اگر ہمارے پاس کسی کے متعلق کوئی درخواست نہ آئے تو اس
وقت تک ہم کسی کے متعلق پوچھ ہی نہیں سکتے۔

سید احسان اللہ وقاص، آپ نے جو لوٹ مار کا بازار گرم کیا ہوا ہے، حکومت خود بیچ رہی ہے، ان
کے بنانے ہونے صدر نے پچھلے دنوں ایک کنونشن میں کہا کہ یہ این۔جی۔اوز نے لوٹ مار چمکانی
ہوئی ہے اور یہ پیسے کما رہی ہیں۔ انہوں نے اس کو روکنے کا کیا انتظام کیا ہے؟ صدر تک اس پر
بیچ پڑا ہے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوا ہے کہ این۔جی۔اوز نے بڑی لوٹ مار چمکانی ہوئی ہے۔ یہاں پر
ایک این۔جی۔او کی سربراہ اس ملک میں حقوق کی بڑی چیمپین بنتی ہیں، بھٹہ لیر کے لئے، ان
کے مزدور لیڈر کے نام پر ایک لاکھ ڈالر آئے لیکن وہ سارے کے سارے انہوں نے ہضم کر لئے،
ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اس کے نتیجے میں محکمے کا اتنا غلط نظام ہے کہ یہ این۔جی۔اوز
ہمارے ملک کے سماجی ڈھانچے کو تباہ کر رہی ہیں، ہمارے سوشل سیکٹر کو تباہ کر رہی ہیں۔ اس
کے لئے کوئی انتظام ہی نہیں ہے۔

رانا منیا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری! جس فرد واحد نے ان کو وزیر رکھا ہوا ہے وہ
ان کی کارکردگی پر مطمئن نہیں ہیں اور ان کو near future میں فارغ کرنے جا رہے ہیں۔ میرا
پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ہاؤس میں جو کارروائی ہوتی ہے کیا اس کو کوئی ممبر other than

Speaker Secretariat خود سے پریس ریلیز جاری کر سکتا ہے کہ یہ کارروائی ہوتی ہے اور اس طرح سے کوئی محکمہ، کوئی ممبر یا کوئی فرد ہاؤس میں ہونے والی کارروائی کو other than Speaker Secretariat بصورت پریس ریلیز جاری کر سکتا ہے یا اپنے پاس سے کچھ اضافہ بھی کر سکتا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ کس سلسلے میں بات کر رہے ہیں؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا۔ Is it possible? Is it legal?

جناب قائم مقام سپیکر، آپ مجھے بتائیں کہ کس point پر آپ نے پوائنٹ آف آرڈر اٹھایا ہے؟

رانا مناء اللہ خان، میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں پہلے آپ کی رائے آجائے۔

جناب قائم مقام سپیکر، رائے تو میں اس وقت دوں گا جب کوئی چیز میرے سامنے آنے گی۔ رانا مناء اللہ خان، میں نے عرض کیا ہے کہ Is it under the rules کہ ہاؤس میں ہونے والی کارروائی کو other than Speaker Secretariat کوئی ممبر، کوئی شخص یا کوئی ڈیپارٹمنٹ خود سے پریس ریلیز کی صورت میں جاری کر دے اور اس میں کچھ اضافہ بھی کر دے؟ میری رائے یہ ہے کہ under the rules یہ نہیں ہو سکتا۔ ہمارے لاء منسٹر صاحب کے پاس قانون کا محکمہ ہونے کے ساتھ ساتھ غالباً اطلاعات کا محکمہ بھی ہے۔ ویسے تو انہوں نے بڑے بڑے کلمات دکھانے ہیں جو صرف انہی کا خاصا ہیں اور وہ کسی اور کے حصے میں آج تک نہ آئے ہیں اور نہ آئندہ کبھی آئیں گے۔ کل انہوں نے محترم لیڈر آف دی اپوزیشن کی اوپینین ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلق یہاں پر بات کی تھی اور اس موضوع پر تقریباً چھ یا سات منٹ بات ہوئی، تقریباً ایک گھنٹہ 27 منٹ ہاؤس چلا ہے۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں کہ آپ کل کی ریکارڈنگ سن لیں کہ اس پریس ریلیز میں دو تین چیزیں ایسی ہیں کہ جن کا اس ہاؤس کی کارروائی میں کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔ ڈی۔ جی۔ پی۔ آر ڈیپارٹمنٹ ان کے جو ماتحت ہے وہاں سے ایک پریس ریلیز جاری ہوتی ہے اور اس

کی کاپی میرے پاس ہے اس پریس ریلیز میں یہ بتایا گیا ہے کہ وزیر قانون و ہدایات محمد بشارت راجہ نے آج پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں بتایا پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں بحث کے دوران وزیر قانون نے تجویز دی۔ اس میں دو تین چیزیں ایسی ہیں جیسے میں نے عرض کیا کہ ان کا یہاں ذکر تک نہیں ہوا اور یہ اسمبلی کے اجلاس سے منسوب کر کے پریس ریلیز ڈی۔جی۔پی۔آر کے دفتر سے جاری ہوئی ہے اس پر میں آپ کی رولنگ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔لا، منسٹر صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! کل جب اس ہاؤس میں یہ بات ہوئی تھی تو وزیر قانون نے ایوزیشن لیڈر کے متعلق صرف یہ کہا تھا کہ جو سوسائٹی جو زمین انہوں نے دوسروں کو منتقل کی ہے وہ منتقل ہو گئی ہے۔ کچھ لوگوں نے درخواست دی ہے کہ ان کو زمین منتقل نہیں ہوئی۔ انہوں نے ایوزیشن لیڈر کے خلاف allegation لگایا تھا اور ایوزیشن لیڈر نے بڑے اچھے طریقے سے اور تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا تھا۔ آج کی اخبارات ملاحظہ فرمائیں جو رانا صاحب نے point out کیا ہے یہ سارا ریکارڈ موجود ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس ہاؤس کا تقدس پامال کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اگر یہ ہوا ہے تو میں آپ سے بطور *custodian of this House* درخواست کروں گا کہ جس شخص نے بھی یہ کیا ہے چاہے وہ وزیر ہے چاہے کوئی بھی ہے اس کے خلاف کارروائی ہونی چاہئے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔لا، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس معاملے کو یہاں اٹھانا نہیں چاہتا تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ میں رانا ثناء اللہ صاحب کا بھی شکر گزار ہوں اور جناب ارشد بگو کا بھی کہ انہوں نے مجھے یہ موقع دے دیا کہ میں یہاں پر بات کر سکوں۔ سب سے پہلے جناب قائد حزب اختلاف نے یہاں پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا ایک extract پڑھ کر آپ کی خدمت میں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا کہ "یہ بات میں آپ کے سامنے کہتا ہوں کہ *on the floor of the House* یہ کھڑے ہو کر کہہ دیں کہ اگر اس میں کسی ممبر کے ساتھ آج تک کوئی زیادتی ہوئی ہو"

کسی نے کوئی درخواست دی ہو، کوآپریٹو نے میرے خلاف کوئی ایکشن یا میری فہمی کے خلاف کوئی ایکشن لیا ہو تو میں یہاں سے استعفیٰ دے دوں گا۔" یہ سب انہوں نے فرمایا تھا۔

جناب سیکرٹری! میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ ہم نے انہیں نوٹس دیا۔ انہوں نے کہا کہ آج تک میں نوٹس کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں نے یہ وضاحت کی تھی کہ میں نے نوٹس نہیں دینا۔ نوٹس ڈیپارٹمنٹ نے دینا ہے۔ 5-6-2005 کو یہ نوٹس دیا گیا ہے اور جس نوٹس کو وصول بھی کیا گیا ہے اور اس نوٹس میں باقلمہ categorically یہ کہا گیا کہ،

And whereas, it has been transpired from the audit and inspection reports that Mr. Saeed-ul-Hussan, Mr. Qasim Zia remained in the management continuously for the period from 1989 to January 2005 and during these 16 years, they failed to achieve the object of the society. Moreover, they attempted to grab the money and financial resources of this society in the month of January.

اور یہ اس میں بتایا گیا ہے۔ یہ نوٹس ہم نے دیا اور یہ نوٹس ہم نے اس وقت دیا جب اس ملک کی تاریخ میں پہلی مرتبہ پوری سوسائٹی in toto بیچنے کی کوشش کی گئی۔ "Dawn" اخبار میں اشتہار دیا گیا اور اس پر ڈیپارٹمنٹ نے ایکشن لیتے ہوئے یہ نوٹس انہیں دیا جس کو انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کیا اور کل کہا کہ مجھے نوٹس ہی نہیں دیا گیا۔ حکومتی بیگز تو اپنی جگہ پر لیکن جناب کے دفتر کو 25-4-05 کو اپوزیشن کے سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے اسی اوپینین ہاؤسنگ سوسائٹی کے متعلق سوال موصول ہوا ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ سوسائٹی ممبران کی رقم لوٹ رہی ہے اور اگر یہ چاہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ یہ میں نے نہیں کہا بلکہ اپوزیشن آپ کے معاملے کو اٹھانا چاہ رہی تھی، ہم نہیں اٹھا رہے تھے۔ گورنمنٹ کو تو پتا ہی نہیں ہے۔ میں پڑھ کر بتا دیتا ہوں۔ سید احسان اللہ وقاص نے اوپینین ہاؤسنگ سوسائٹی کے متعلق لکھا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اوپینین کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹی لینڈ لاہور کا قیام کب عمل میں لایا گیا، اس کے بانی صدر اور سیکرٹری کون کون سے تھے؟ اس سوسائٹی نے کب اور کتنی زمین اپنے ممبران کے لئے خریدی اور زمین

اوسطاً کس قیمت پر خریدی گئی۔ یعنی کہ قیمت ٹریڈ 'that's questionable' نمبر 2 سوسائٹی کے کل ممبران کتنے ہیں، ان میں سے کتنے ممبران کو زمین کس قیمت پر الاٹ کی گئی اور کتنی قیمت بطور ترقیاتی اخراجات وصول کی گئی؛ کتنی زمین الاٹ ہوئی، کتنی سوسائٹی کے پاس بھیا ہے؛ سوسائٹی کا رقبہ کس جگہ واقع ہے؛ کتنے ممبران کو قبضہ فراہم کیا گیا ہے؛ اگر قبضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؛ گزشتہ عرصہ میں سوسائٹی نے کون کون سے ترقیاتی کام مکمل کروائے ہیں؛ اس لئے کہ وہاں پر ترقیاتی کام ہوا ہی نہیں ہے، کتنا خرچ ہوا، کتنا کام اب تک بھیا ہے؛ سوسائٹی کا آڈٹ کب مکمل ہوا، سوسائٹی کا آخری اجلاس کب ہوا، کیا سوسائٹی نے محکمہ کی طرف سے تجویز کردہ ماڈل بائی لاز کو adopt کیا؛ آئر میں یہ فرماتے ہیں کہ کیا یہ درست ہے کہ سوسائٹی کے عمدہ داران یا ممبران کی اجازت کے بغیر بالا بالا زمین کو فروخت کرنے کی کوشش کی گئی؟

جناب سپیکر! یہ میں تو نہیں کہہ رہا۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ جو ایجنڈیشن میں اس معزز ایوان میں اٹھانا چاہ رہی تھی۔ یہ ریکارڈ اسمبلی سیکرٹریٹ میں موجود ہے، یہ میں اپنے گھر سے نہیں لیا۔ میں تیسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تقریباً 24 نکات ہیں جو آڈٹ نے اس سوسائٹی کے متعلق اٹھائے تھے۔ میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ اس معزز ایوان کی کمیشن بنا دی جائے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میرا سوال کچھ اور تھا اور انہوں نے کوشش پر بحث شروع کر دی ہے۔ (قطع کلامیوں)

جناب قائم مقام سپیکر، وہ ابھی اسی پر آرہے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر انہوں نے اوپینین ہاؤسنگ سوسائٹی پر بحث کرنی ہے تو یہ تو اپنی تیاری کر کے آنے ہیں۔ قاسم عیاد صاحب کو یہ وقت بنا دیں وہ بھی تیاری کر کے آ جائیں گے۔ آپ ایک کھنڈہ رکھ لیں، دو کھنڈے رکھ لیں، ایک دن رکھ لیں۔ اوپینین ہاؤسنگ سوسائٹی پر بحث کر لیں۔ میں نے یہ point raise کیا ہے کہ کیا ہاؤس کی کارروائی سے متعلق پریس ریویز

جاری ہو سکتا ہے اور یہ کدھر پھر رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر، یہ same thing ہے۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں، جناب والا! یہ same thing نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے جو point raise کیا ہے وہ تو اسی بنیاد پر کیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، نہیں، جناب سپیکر! وہ اس بنیاد پر نہیں ہے۔ میرا point صرف یہ ہے کہ ایوان کے اندر ہونے والی کوئی کارروائی خواہ وہ اوپن ہاؤسنگ سوسائٹی سے متعلق ہو، خواہ وہ سی ایم ہاؤس میں بیٹھ کر ڈاکے ڈالنے والوں سے متعلق ہو، خواہ وہ سرکاری زمینوں پر قبضوں سے متعلق ہو، کوئی بھی بات جو ہاؤس میں ہو کیا کوئی شخص اس کے متعلق پریس ریلیز جاری کر سکتا ہے؟ یہ بڑی سادہ سی بات ہے۔ ہاؤسنگ سوسائٹی تو الگ بات ہے اور اس کے لئے یہ طیلدہ وقت رکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہ اسی چیز کا جواب دے رہے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ کل جو اس معزز ایوان میں کارروائی ہوئی، ساری پریس نے بھی اس کو رپورٹ کیا اور اگر ڈی۔ جی۔ پی۔ آر نے اپنے طور پر اس کو رپورٹ کیا ہے تو وہ صوبائی حکومت کا ایک اطلاعات کا ادارہ ہے اور وہ رپورٹ کر سکتا ہے۔ ہمارے ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کے لوگ یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں جو اسمبلی کی کارروائی کو رپورٹ کرتے ہیں اور انہوں نے کیا ہے۔ قواعد و ضوابط کے خلاف کون سی بات ہوئی ہے؟ اس وقت بھی گیری میں ٹیلڈ ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کے نمائندے بیٹھے ہوں گے۔ تمام منسٹر صاحبان کے پی۔ آر۔ اوز بیٹھے ہوتے ہیں جس کی کارروائی اس کے متعلق ہوتی ہے وہ باقاعدہ ہاؤس کی کارروائی کو رپورٹ کرتے ہیں اور اس میں خلاف ضابطہ یا خلاف قانون کون سی بات ہوئی ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، وہ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ رپورٹ آپ کی طرف سے شائع ہوئی

ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کی طرف سے ہوئی ہے، انہوں نے خود کہا ہے۔ میں نے statement نہیں دی بلکہ ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کی طرف سے آئی ہے اور ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کے فائدے ہر وقت ایوان میں موجود ہوتے ہیں اور وہ اس کارروائی کو باقاعدہ طور پر جاری کرتے ہیں۔ ہمارے معزز پریس کے اراکین جو یہاں بیٹھے ہوتے ہیں، جو رپورٹ کرتے ہیں اس سے ہٹ کر بھی ڈی۔ جی۔ پی۔ آر رپورٹ کرتا ہے۔ اس میں کوئی غلاف ضابطہ بات نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگوا، جناب سپیکر! یہ تو ساری دنیا کو معلوم ہے۔ ہم بھی جانتے ہیں اگر حکومت کسی سفید کو سیاہ کرنا چاہے یا کسی سیاہ کو سفید کرنا چاہے تو وہ کر سکتی ہے۔ کل جناب وزیر قانون نے اپوزیشن لیڈر کے متعلق جتنی بات کی تھی اس میں انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ یہ نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ یہ تو آج سارا ریکارڈ لے کر آگئے ہیں اور یہاں پر یہ بیان کر رہے ہیں کہ یہ نوٹس ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح رانا صاحب نے کہا ہے کہ اس پر جب چاہیں بیٹنگ کر لیں ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں، جناب قاسم ضیاء بھی تیار ہیں، ہم بحث کرنے کے لئے تیار ہیں کہ کون کریشن کر رہا ہے، کون زمینوں پر قبضہ کر رہا ہے، کون پنجاب میں لینڈ مافیا بنا ہوا ہے اور اس وقت پنجاب میں کون کیا کچھ کر رہا ہے؟ اس کے لئے ایک دن مختص کر لیں۔ میری عرض یہ ہے کہ جو پریس ریلیز جاری ہوئی ہے کیونکہ وزیر اطلاعات کا چارج ان کے پاس ہے۔ اخبار میں لکھا گیا ہے کہ کروڑوں روپے کے گھیلے اپوزیشن لیڈر نے کئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ کے لئے کوئی اچھا وقت نہیں ہے۔ ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ہم اپوزیشن لیڈر کی عزت و احترام کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ کردار کشی کے لئے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں، یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، یہی تو میں نے کئی دفعہ آپ سے گزارش کی ہے کہ اسمبلی میں چاہے نرہری نیچر والے ہوں، چاہے اپوزیشن کے حضرات ہوں آپ تمام معزز حضرات ہیں۔ جب آپ ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالیں گے تو یہ اخبارات میں آنے گا۔ آپ تمام لوگ ممبران اسمبلی ہیں۔ اب یہی چیزیں جھٹلے بھی اخبارات میں آتی رہی ہیں، کوئی بھی معاملہ آپ نے discuss کیا ہے

وہ اخبار میں آیا ہے۔ کل انہوں نے ایک question raise کیا ہے وہ اخبار نے لکھ دیا ہے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ میں نے اس کی پریس ریویز جاری نہیں کی۔
وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

وزیر خوراک، جناب سپیکر! آپ نے وقفہ سوالات شروع فرما دیا تھا اور پہلے سوال کا نمبر بول دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ کتنا ام question hour ہوتا ہے اور اس پر گورنمنٹ کے اتنے اخراجات بھی ہوتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ سوال پر نکلنے والے کتنی محنت کر کے اس کا جواب دیتے ہیں۔ میری آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے اور میرا یہ پوائنٹ آف آرڈر relevant ہے کہ آپ question hour جاری رکھیں، اگر اپوزیشن والے اس پر کوئی بحث چاہتے ہیں تو اس کے لئے علیحدہ نام مقرر کر دیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر، میں کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے پھر ایک دفعہ میرے حوالے سے کہا ہے کہ انہیں نوٹس دیا گیا تھا۔ میں پوچھنا چاہوں گا کہ یہ نوٹس کاسم حبیبا کو دیا گیا ہے؟ اگر سوسائٹی کو دیا گیا ہے، میں آج on the floor of the House دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر میں سوسائٹی میں کوئی عہد سے دار ہوں جس پر نوٹس دیا گیا ہے تو میں اس کا ذمہ دار ہوں گا۔ یہ جو زمین کی بات کر رہے ہیں میں ایوان کو جانا چاہتا ہوں کہ یہ 1989 کی بات کر رہے ہیں 10 اگر 15 سال پرانی زمین میری فہمی نے پیچی تھی تو آج پندرہ سال بعد یہ کیوں کہہ رہے ہیں؟ یہ سمجھتے ہیں کہ دھونس دھاندلی اور دہانے سے ہر ایک کی سیاسی وابستگییں تبدیل ہو سکتی ہیں تو میں اس کو face کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو کروڑوں کے گھپٹے کہہ رہے ہیں میں جانا چاہتا ہوں کہ نوٹل ایک ہزار کال تین کروڑ روپے میں سوسائٹی نے خریدی تھی اور آج اس زمین کی قیمت 30 کروڑ سے زیادہ ہے۔ میں

پوچھنا چاہوں گا کہ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ میرے خاندان نے زیادتی کی تھی تو مجھے واپس کر دیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ آج وہ نوٹل زمین ان تمام ممبران کے نام ہے ان تمام ممبران کی ملکیت ہے۔ آج یہ نوٹس دینے کی بات کر رہے ہیں تو میں چاہوں گا کہ ایوان کو بتایا جائے۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ میں اس سوسائٹی کا سیکرٹری صرف تین سال کے لئے تھا اگر ان تین سال کے دوران مجھے کوئی نوٹس ملا ہو، کسی ممبر کی درخواست میرے خلاف آئی ہو تو یہ مجھے پوچھ سکتے ہیں۔ میں نے انہیں پہلے کہا ہے کہ مجھے کوئی نوٹس نہیں ملا۔ اگر میں نے اس سوسائٹی کا بطور حمد سے دار receive کیا ہو یا انہوں نے قاسم حیات کو نوٹس دیا ہو یا قاسم حیات نے گھپلے کئے ہوں تو میں پورے ایوان کا دین دار ہوں۔ میں تو آج بھی یہ کہتا ہوں کہ اگر وہ نوٹس مجھے دینا چاہتے ہیں تو مجھے دیں تاکہ میں اس پر آسمے کارروائی کر سکوں۔ میں عوام کو اور دنیا کو بتا سکوں کہ کس طرح جموں نے الزامات لگا کر یہ ایوزیشن کو دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں ایوان میں کھڑا ہو کر کہتا ہوں کہ ہاں میں پاکستان پیپلز پارٹی کا ہوں، محترمہ بے نظیر بھٹو کے ساتھ ہوں، رہوں گا یہ جتنے مرضی الزامات لگائیں۔ میں پارٹی تبدیل کروں گا نہ کوئی آپ سے مراعات حاصل کر کے side بدلوں گا۔

جناب سیکرٹری بڑی زیادتی کی بات ہے کہ یہ محترمہ ہو کر ذاتیات پر آنے ہیں۔ آپ نے ابھی کہا ذاتیات پر نہ آئیں۔ ہم نے کبھی ذاتیات پر بات نہیں کی، ہم نے کانوں کے دائرے میں رہتے ہوئے بات کی ہے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ جب پارلیمانی لیڈروں کی بات ہوتی تھی تو یہاں پر سیکرٹری صاحب نے کہا کہ وہ سیکرٹریٹ سے لیڈر جاری ہو گیا ہو گا جس میں غلطی سے آپ کو پارلیمانی لیڈر لکھا گیا تھا۔ جب seat allocation کی بات آئی تھی۔ آج پھر وزیر اعلیٰ کے خلاف ریفرنسز کاٹل کر دیا گیا ہے جس پر پھر سیکرٹری صاحب کے دہشت ہیں تو کیا میں اس کو بھی invalid سمجھوں؟ آپ رولنگ دیجئے کہ کیا سیکرٹری اسمبلی سیکرٹری کے behalf پر کوئی لیڈر جاری کر سکتا ہے یا نہیں؟ پہلے لیڈر کو چیئر نے یہ کہہ کر invalid قرار دیا کہ یہ تو سیکرٹریٹ سے جاری ہوا ہو گا اور آج پھر وزیر اعلیٰ کے خلاف ریفرنسز بغیر وجوہات جتنے صرف یہ کہہ کر کہ میں اس کو رد کرتا ہوں اور نیچے پھر سیکرٹری صاحب کے دہشت ہیں اور سیکرٹری صاحب کہہ رہے ہیں

کہ میں سپیکر صاحب کی power استعمال کر رہا ہوں یا ان کی طرف سے آپ کو یہ لٹیر دے رہا ہوں۔ اس پر آپ مجھے روٹنگ دے دیں کہ کیا ہم ان کے فیصلے کو سیکرٹری صاحب کے دفتروں سے valid سمجھیں یا invalid کیونکہ ایک دفعہ پہلے سپیکر صاحب ہمیں کہ چکے ہیں کہ اسمبلی کی طرف سے seat allocation کے لئے by name لکھ کر دیا تھا کہ as Parliamentary Leaders of all the Parties سے آپ نے invalid قرار دیا تھا تو آپ اس پر اپنی روٹنگ دے دیجئے۔ جناب قائم مقام سپیکر، یہ نوٹس سپیکر صاحب کے پاس آیا تھا اور انہوں نے اگر کوئی فیصلہ یہ ہے اور اس کو سیکرٹری صاحب نے convey کر دیا ہے تو that is between Speaker and the Secretary and at that time Speaker Sahib was on the Chair قائم مقام سپیکر ہوں لیکن وہ ریزرٹس چونکہ آپ نے ان کو بھیجا تھا and he was to take اdecision on that سپیکر صاحب نے اپنا فیصلہ سیکرٹری صاحب کو convey کیا ہو گا جو آپ کے پاس آیا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، رانا صاحب!

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے اولسٹین ہاؤسنگ سوسائٹی کے متعلق جو بات کی اس کا جواب قاسم ضیاء صاحب نے دیا ہے اور اگر وہ اس پر further بات کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن میرا پروانٹ آف آرڈر یہ تھا کہ کیا ہاؤس کی کارروائی میں کوئی اینجیل ڈیپارٹمنٹ مثلاً ڈائریکٹر جنرل پبلک ریلیشنز (ڈی۔ جی۔ پی۔ آر) addition کر کے اسے اپنے معنی پہنچا کر other than سپیکر سیکرٹریٹ پر ایس ریلیز جاری کر سکتا ہے؟ اس پر آپ روٹنگ دیں یا اس سوال کو Privilege Committee یا جسے آپ بہتر سمجھتے ہیں کسی متعلقہ کمیٹی کو refer کریں تاکہ وہ اس کو examine کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! کون سا question ہے؟

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ کہ آیا ہاؤس -----

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! یہ تو آپ نے پوائنٹ آف آرڈر raise کیا ہے it is

not a question۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! جب پوائنٹ آف آرڈر پر آپ decision لیتے ہیں تو آپ اس

کو refer بھی کر سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! This is point of order, it is not a question

آپ fresh question دیں اس کے بعد پھر اس پر discuss کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ اس پر فیصلہ دے سکتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! You bring it as a question اس کے بعد پھر بات

کریں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! میں اس پر یہ گزارش کروں گا کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو

decide کر سکتے ہیں یا further examination کے لئے متعلقہ کمیٹی کو refer کر سکتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں آپ کو مشورہ دوں گا کہ You bring it as a question

and then we will decide it at that time

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! Fresh question?

جناب قائم مقام سپیکر، جی ہاں۔ آپ question put کریں پھر اس کے بعد۔۔۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پھر ہم اس کو تحریک استحقاق کی صورت میں لے آتے ہیں اور

آپ اسے آؤٹ آف نرن لے لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! ابھی نہیں، جب آپ fresh question لائیں گے تو

پھر بات کریں گے۔۔۔

At this stage you have raised it as a point of order and you can't convert it into a question.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ question of privilege ہے اور پورے ایوان کے تھس کا معاملہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! Either it is a point of order or a question?

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیتے ہیں اور اسے آؤٹ آف ٹرن لیتے ہیں تو ہم ابھی اسے question کی صورت میں لے آتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! ابھی وقفہ سوالات ہے۔ میں عرض کر رہا ہوں کہ آپ یہ fresh question لے آئیں، بیشک Monday کو لے آئیں یا کسی اور دن لے آئیں تو پھر اس پر بات ہو گی۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! تو یہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر پر decision ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! پوائنٹ آف آرڈر کو میں نے consider کر لیا ہے اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ You bring it as a question.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس پر آپ کی یہ روٹنگ ہے کہ ہم اس کو as Privilege Motion یا as question of privilege take up کریں؟

جناب قائم مقام سپیکر، آپ نے خود کہا ہے اور میں آپ کی بات دہرا رہا ہوں کہ آپ نے کہا ہے کہ it's a question تو اگر آپ question put کرنا چاہتے ہیں تو You bring it as a question

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر جو ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، پوائنٹ آف آرڈر پر تو بات ہو گئی کہ انہوں نے کہا کہ This issue اور اگر پریس گیلری نے کوئی put up کی ہے تو اس میں was not released by me.

Law Minister is not to be blamed for that.

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ ڈی۔ جی۔ پی۔ آر کی پریس ریلیز ہے اور اس میں انہوں نے addition کیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، It has come in the papers. ہمارے اخبارات میں کئی چیزیں چھپتی ہیں تو کیا اب ہر چیز کو یہاں discuss کریں گے؟

رانا مناء اللہ خان، لیکن ڈیپارٹمنٹ نے جو پریس ریلیز جاری کی ہے وہ ڈیپارٹمنٹ اس کا ذمہ دار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر، میں لاہ منسٹر صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کے بارے میں وضاحت پوچھیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ وہ اس بات کی وضاحت پوچھ کر جائیں گے اور اس کا جواب دیں گے۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ اس بارے میں پوچھ گچھ کر لیں گے۔ اگر انہوں نے outside کوئی بات چھاپی ہے تو لاہ منسٹر صاحب ان سے پوچھ لیں گے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! ویسے تو لاہ منسٹر صاحب کے سچ بولنے سے متعلق سب کو reservation ہے لیکن اگر یہ on the floor of the House کہہ دیں کہ یہ پریس ریلیز ان کی ہدایت پر جاری نہیں ہوا۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو انہوں نے کہہ دیا۔

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ نہیں کہا۔ ہمارا موقف یہ ہے کہ انہوں نے باقاعدہ ڈی۔ جی۔ پی۔ آر آؤٹس کو کہا ہے کہ یہ پریس ریلیز جاری کریں اور ان کو کہا ہے کہ یہ خبر اخبارات میں بہتر طریقے سے highlight کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! لاہ منسٹر صاحب نے on the floor of the House

کہا ہے کہ In any case this is a matter which he will enquire about.

رانا عناء اللہ خان، جناب سپیکر! ان کو جواب دینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، رانا صاحب! میں نے کہہ دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ اگر ڈی۔جی۔

پی۔ آر نے جو بھی پریس ریلیز جاری کی ہے، چونکہ میں نے دیکھی نہیں ہے بقول ان کے میں

اس کو تسلیم کر لیتا ہوں کہ ڈی۔جی۔پی۔ آر نے جاری کی ہے لیکن ڈی۔جی۔پی۔ آر پورے

ہاؤس کی کارروائی جاری کرنے کا مجاز ہے کیونکہ ان کے نمائندے یہاں پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ

ہمارا انٹارمیشن ڈیپارٹمنٹ ہے جس طرح باقی پریس کے لوگ خبر جاری کرتے ہیں تو ڈی۔جی۔

پی۔ آر بھی جاری کرتا ہے اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے اور معزز رکن کا یہ

privilege ہے اور یہ اس کا right ہے کہ وہ جس کارروائی میں یہاں حصہ لیتا ہے اس کو

highlight ہونا چاہئے۔ اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟

قائم حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی! فرمائیں!

قائم حزب اختلاف، جناب سپیکر! لاہ منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ جو بات یہاں ہو اس

کو ضرور highlight ہونا چاہئے لیکن رانا صاحب کا پوائنٹ آف آرڈر یہ تھا کہ جو چیز یہاں کسی

نہیں گئی، جو یہاں پر بات ہی نہیں ہوئی تو اگر اس کو کوئی highlight کرے تو اس کے

ذمہ دار کے لئے کیا سزا ہے؟ اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے انتہائی ذمہ داری سے کہا ہے اور میں پھر

اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم لیڈر آف دی اپوزیشن کے احترام میں یہاں پر اس بات کو

اچھلانا نہیں چاہتے لیکن رانا صاحب نے بات شروع کی اور پھر بار بار رانا صاحب کہہ رہے ہیں تو اگر

اس پر وہ بات کرنا چاہتے ہیں تو ضرور کر لیں تاکہ میرے بھائی کے خلاف بات ہوتی رہے۔ آپ

تسلی رکھیں۔ ہم جو کارروائی بھی کریں گے وہ قواعد و ضوابط کے مطابق کریں گے اور میں آپ

سے پھر کہنا چاہوں گا کہ آپ ہی بتادیں کہ آج آپ کی کوآپریٹو سوسائٹی کے انچارج کون ہیں؟ قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! یہ اپنے ریکارڈز میں دکھیں کہ اس وقت اس کا صدر اور سیکرٹری کون ہے؟ ان کے صدر منصور احمد خان اور سیکرٹری عمن تصدق جو ابھی منتخب ہوئے ہیں اور باقی ممبران ہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ ریکارڈز کی بات ہے اور یہ محکمے کا ریکارڈ منگوائیں کیونکہ دو ماہ پہلے محکمے نے اس سوسائٹی کا ایکشن کروایا۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرے پاس ایک ایک فرد کا نام موجود ہے اور سرٹیفکیٹ موجود ہیں لیکن میں بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ ہم اس کو عدالت میں take up کرنا چاہتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! یہ ضرور عدالت میں take up کریں۔ آپ ریکارڈ منگوائیں کیونکہ دو ماہ پہلے محکمے نے اس کا ایکشن کروایا۔ اس وقت مسند میری ذات کا نہیں ہے اس وقت پورے ایوان کا مسند ہے کہ جو بات اس ایوان میں discuss نہ کی جائے تو کیا کسی شخص یا کسی ادارے کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اپنے نام سے یا پریس ریلیز کے ذریعے اخبارات میں شائع کروائے؟ میرا مطلب یہ ہے کہ میں اخبار کے دفتر میں جا کر کل کو جو مرضی جو میں یہاں پر بات نہ کروں، کیا اس کو اخبار میں چھپوا سکتا ہوں؟ آپ سے صرف اس بارے میں رولنگ چاہتے ہیں یہ چاہوں گا کہ اسمبلی کی کل کی کارروائی کو kindly ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنے اور اس پریس ریلیز کو بھی سامنے رکھ لیجئے۔ اگر وہ باتیں جو راجہ بشارت صاحب نے اس میں کی ہیں اگر پریس ریلیز میں نہیں ہیں یا ہیں تو اس پر ہمیں آپ کی رولنگ چاہتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں نے ریکارڈز کے مطابق کہا ہے لیکن میں اب اس بحث میں نہیں پڑنا چاہتا اور میں نے کل بھی آپ سے کہا تھا کہ آپ ہاؤس کی ایک کمیٹی بنا دیں۔ اگر آپ ہاؤس کی کمیٹی بنا دیں تو میں سارا ریکارڈ اس کے سامنے رکھ دوں گا لیکن جس طرح احسان اللہ وقاص صاحب نے اس کو پہلے take up کیا ہوا ہے تو میں ان کو بھی ممبر رکھنا چاہتا ہوں اور بگو صاحب کہتے ہیں کہ ابھی discuss کریں تو یہ میرے بھائی پر طبع ڈالنا چاہتے ہیں وہ

نہیں سمجھ رہے تو میں اس میں کیا کر سکتا ہوں؟

MR ACTING SPEAKER: In any case this is not the issue

کیونکہ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے جو ابھی discuss ہو رہا ہے جو پوائنٹ آف آرڈر رانا صاحب نے raise کیا ہے اور لاہ منسٹر صاحب نے بات کی ہے کہ یہ پریس ریلیز ڈی۔ جی۔ پی۔ آر نے کی ہو گی اور آپ نے کہا ہے کہ ہاؤس میں جو بات نہیں کی گئی اور اس سے زیادہ کئی گنی ہے تو وہ اس کے بارے میں ان کو اپنے چیئرمین بلا کر پوچھیں گے کہ کیا ہوا ہے۔ that's it اور باقی

I would suggest to let the question hour continue. This is an issue which is at the moment not to be discussed.

اس کو آپ رٹنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! issue یہ ہے کہ جو بات اس ہاؤس میں نہیں کی گئی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ تو انہوں نے پہلے کہ دی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وہ انہوں نے نہیں کہی۔

جناب قائم مقام سپیکر، وہ میں نے کہ دی ہے اور انہوں نے کہ دیا ہے کہ۔

He will call the D.G.P.R and ask him to explain about this.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وہ اس کا جواب ہمیں نہ بتائیں بلکہ ہاؤس کو بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، پہلے ان سے پوچھ تو لیں پھر ہی بتائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جی، بالکل پوچھ کر ہاؤس کو بتائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر، اب اگلے سوال پر آتے ہیں۔۔۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، بی بی اے question hour ہے لہذا اسے پتلے دیں اور میں آپ کا احترام کرتا ہوں۔ ایسی کوئی بات نہیں، آپ کو ہانم دوں گا۔ جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری 3650 سوال کے متعلق میرا پہلے ایک ضمنی سوال ہے۔ ج (الف) میں کہا گیا ہے کہ رجسٹریشن ایکٹ کے تحت اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سوال 17-11-03 کو کیا گیا تھا اور انہوں نے کہا کہ آج تک نیچے سے کسی نے سوسائٹی کے خلاف کوئی شکایت نہیں کی تو اتنے عرصے میں کیا صوبائی گورنمنٹ کو آج تک کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، جناب سیکرٹری ہمارے ریکارڈ کے مطابق ابھی تک کوئی شکایت وصول نہیں ہوئی۔ جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، فرمائیے!

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری سوال نمبر 3650 کے ج (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ اگر کوئی سوسائٹی اپنا ریکارڈ update نہ کرے تو اس کے خلاف کیا کارروائی کی جاسکتی ہے؟ ان کے نکلنے کی ذرا کارکردگی دکھیں کہ سوال ج (الف) کا جواب ج (ب) میں دیا ہے وہ میں پڑھ دیتا ہوں۔ "ریکارڈ update نہ کرنے پر رجسٹرار کسی بھی سوسائٹی کو نوٹس جاری کر سکتا ہے اور عدم تعمیل پر صوبائی حکومت کو دفعہ 16-A سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت تادیبی کارروائی کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔" یعنی پوچھا ج (الف) میں کیا ہے اور ان کا حکم ج (ب) میں جا کر جواب دے رہا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو یہ کارروائی کر سکتے ہیں اس کے تحت گزشتہ دس سالوں میں کتنوں کو نوٹس بھجوائے ہیں؟

جناب قائم مقام سیکرٹری، جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، جناب سیکرٹری میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ ہم کسی انجمن یا کسی سوسائٹی

کے خلاف کارروائی نہیں کر سکتے جب تک اس کے خلاف کوئی درخواست نہ آئے۔ ہمارے پاس اس وقت ایسا کوئی ریکارڈ نہیں ہے کہ کسی نے ان کے خلاف کوئی درخواست دی ہو۔ اگر کوئی شکایت کی جائے تو اس سوسائٹی کو ہم ایک سال کے لئے مظل کر سکتے ہیں، اس میں حکومت کی طرف سے اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے جو سوسائٹی یا انجمن ہے اس میں ہم ایک انتظامیہ مقرر کر دیتے ہیں جو ایک سال کے اندر اندر ایکشن کروا کر اس کا فیصلہ کرتی ہے لیکن ابھی تک ہمارے پاس کسی کی کوئی شکایت یا درخواست نہیں آئی۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین ملک نذر فرید کھوکھر کرسی صدارت پر منتہن ہونے)

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کہ یہ ریکارڈ update کرنا ہے، کسی نے شکایت نہیں کرنی ہے۔ کوئی شکایت نہیں کرے گا بلکہ آپ کا حکم یہ دیکھے گا کہ کون سی سوسائٹی کا ریکارڈ update نہیں ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ وزیر موصوف کو یہ پتا نہیں ہے کہ یہ کارروائی شکایت پر نہیں ہوتی ہے، یہ محکمے نے خود دیکھا ہے کہ کس سوسائٹی کا ریکارڈ محکمے کے پاس نہیں پہنچا اس پر محکمے نے از خود ان کو نوٹس جاری کرنے ہیں اور یہاں پر وزیر موصوف کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی درخواست نہیں آئی تو وزیر موصوف کی اپنے محکمے کے بارے میں یہ حالت ہے۔

جناب چیئر مین، وزیر موصوف! آپ ان کو یہ بتادیں کہ ہم قانون کے مطابق کارروائی کرتے ہیں۔

وزیر صنعت، جناب چیئر مین! قانون کے تحت ہی دفعہ 16-A جو رجسٹرڈ سوسائٹیز یا رجسٹرڈ انجمنیں ہیں ان کے ممبران میں کوئی amendment ہوتی ہو، کوئی نیا ممبر آیا ہو یا کوئی گیا ہو تو اس صورت میں صرف وہ ریکارڈ سمجھنے کے مجاز ہیں اس کے علاوہ وہ محکمے کو کوئی بھی ریکارڈ سمجھنے کے مجاز نہیں ہیں اور نہ ہی محکمے ان سے ریکارڈ طلب کر سکتا ہے جب تک کہ اس کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوتی ہو۔

جناب چیئر مین، میرا خیال ہے کہ اس میں ضمنی سوالات کافی ہو چکے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری ایڈمنسٹریشن کہ محترم چیئر صاحب فرما رہے ہیں کہ کوئی شکایت

موصول نہیں ہوئی، میں نے تو پہلے عرض کیا تھا کہ ان کے منتخب کردہ صدر نے شکایت کی ہے کہ این۔جی۔اوز پاکستان کو بدنام کر رہی ہیں۔ ایک انجمن نے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں یہ کہا گیا ہے کہ مسلمان ملکوں کے اندر عورتوں کے ساتھ جنسی تعلقات رکھنے پر جو پابندیاں عائد کی گئی ہیں وہ غلط ہیں اور زیادتی ہے۔ انہوں نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی۔ اب میں نے جز (د) میں سوال کیا ہے کہ ”کیا حکومت سوسائٹیز کی سالانہ آپیکشن اور ان کے آمدنی اور خرچ کے گوشوارے حاصل کرنے اور سپیشل آڈٹ کروانے کی شرائط عائد کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟“

یعنی ان این۔جی۔اوز اور سوسائٹیز نے لوٹ چھائی ہوئی ہے، یہ کروڑوں روپے کھا رہے ہیں اور ان کو کوئی پوچھنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ جز (د) کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ ”حکومت کی طرف سے محکمہ کے پاس ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے“ تو جناب! اپنے مشرف صاحب کو کہیں کہ آپ کے پاس ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے کہ ان کے خلاف کوئی کارروائی کی جائے۔ جب آپ ان کے خلاف بالکل کوئی کارروائی نہیں کرنا چاہتے تو جو یہ لوٹ رہی ہیں ان کو لوٹنے دیں تو پھر آپ کے مشرف صاحب ان کے خلاف کیوں بات کرتے ہیں؟ جب انہوں نے یہ سارا کچھ کرنا ہے اور آپ نے ان کو نہیں پوچھنا اور آپ کے صدم میں ہے کہ ان کے پاس باہر کے ملکوں سے کروڑوں روپے آ رہے ہیں۔ ایک این۔جی۔او ہے جس کے پاس صرف ناروے سے چالیس کروڑ روپے سالانہ آتا ہے، آپ خود صنعت کار ہیں، آپ کے ملک میں آپ کے ادارے کے پاس چالیس کروڑ روپے آتے ہیں تو انجمن ٹیکس والے جینا حرام کر دیں گے اور ان کو صرف ناروے سے چالیس کروڑ روپے آتا ہے اور امریکہ، یورپ اور دوسرے ملکوں سے مزید کروڑوں روپے وصول کرتی ہیں اور آپ ان کا آڈٹ کروانے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ آپ ان سے یہ پوچھنے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ کتنی آمدنی ہوئی ہے اور کھل خرچ کی ہے؟ جب آپ نے ان سوسائٹیز کو اس لئے رجسٹر کیا ہے کہ وہ عوامی کام کریں گی تو آپ یہ تو دیکھیں کہ ان کے پاس جو پیسے آتے ہیں وہ واقعی عوامی کاموں پر خرچ کر رہی ہیں یا نہیں؟ پیر بنیامین رضوی آج ہمارے ساتھ موجود نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے، میں ان کو فرارِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے پہلی دفعہ پاکستان کی تاریخ میں ان جعلی سوسائٹیز اور جعلی این۔جی۔اوز کے خلاف کارروائی کا آغاز کیا

تھا۔ آپ شریف آدمی ہیں، وہ سارا ریکارڈ نکلو کر دکھائیں کہ انہوں نے کیا لوٹ مار چھانی ہوئی ہے، آپ ان کو روکیں ورنہ آپ کی اس دازمی رکھنے کا اور غازی پڑھنے کا کوئی ٹائیدہ نہیں ہوگا، میں آپ کو بالکل دیانتداری سے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئر مین، جی، وزیر صنعت!

وزیر صنعت، جناب والا! میں اپنے دوست سے آپ کے ذریعے سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جن سوسائٹیز کے بارے میں بتا رہے ہیں اگر ان کے متعلق محکمے کو کوئی درخواست دیں لیکن یہ درخواست انجمن یا سوسائٹیز کے ممبران کے ذریعے دیں کہ اس سوسائٹی کے حساب کتاب میں گھپلا ہے۔ اگر یہ ہمارے محکمے کو درخواست دیں تو ہمارا محکمہ ان کے حسابات ان کے آڈیٹر کے ذریعے جو انہوں نے آڈٹ ٹیم مقرر کی ہوئی ہے چیک کر سکتے ہیں پھر ان کو بتا سکتے ہیں کہ ان سوسائٹیز میں کوئی گھپلا ہوا ہے یا نہیں یا ان کی جو آمدن ہے وہ کہاں کہاں خرچ ہوئی ہے، ہم ان کو بتا سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین، جی، شکریہ۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا سوال نمبر 3651 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاور لوم انڈسٹری کے بحران اور بحالی کے لئے

حکومتی اقدامات کی تفصیل

* 3651، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پاور لوم انڈسٹری ایک بہت بڑی اور اہم ترین

انڈسٹری ہے لیکن حکومت کی ناقص پالیسیوں کی وجہ سے 50 فیصد سے زائد یہ

انڈسٹری بند ہو چکی ہے؟

(ب) حکومت نے گزشتہ تین سالوں میں اس اہم ترین انڈسٹری کو بچانے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں، کیا اس سلسلے میں وفاقی حکومت سے بھی کوئی رہنمائی اور امداد حاصل کرنے کی کوئی کوشش کی گئی ہے، کیا اس انڈسٹری کے مسائل اور مشکلات کے بارے میں صحیح امداد و شہاد اکٹھا کرنے کے لئے کوئی سروے کیا گیا ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر صنعت،

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں پاور لوم انڈسٹری ایک بڑی اور اہم صنعت ہے لیکن یہ تاثر درست نہ ہے کہ 50 فیصد سے زائد یہ انڈسٹری حکومتی ناقص پالیسی کی وجہ سے بند پڑی ہے۔ تاہم کچھ یونٹس مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر بند ہیں۔

1۔ بجلی کی قیمتوں میں اضافہ۔

2۔ کپاس اور سوئی دھاگہ کی برآمد۔

3۔ کال یا رن کی قیمت میں غیر معمولی اضافہ۔

علاوہ ازیں پنجاب سالانہ سٹریٹکارپوریشن نے صوبہ پنجاب میں بھولے صنعتی یونٹ کی ترقی و ترویج کے لئے آسان اقساط پر مبنی قرضہ جات کی سکیم برائے 2002 کا اجراء کیا ہے جس کے تحت پاور لوم انڈسٹری لگانے والے بھولے صنعت کار بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔

(ب) موجودہ حکومت نے نیکھائل سیکٹر کے اس اہم شعبے کی ترقی کے لئے کئی ایک اہم منصوبے مرتب کئے ہیں جس میں سے چند درج ذیل ہیں۔

1۔ ایس۔ ایم۔ ای۔ تک کا قیام

2۔ SMEDA جو کہ ایک وفاقی ادارہ ہے، نے بھی پاور لوم انڈسٹری کی ترقی و ترویج کے لئے ایک جامع پلان منصوبہ مرتب کیا ہے۔

3۔ حکومت پنجاب نے 2001 میں سروے کیا تھا جبکہ ضلعی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں۔ حکومت از سر نو 2004-05 میں ضلعی حکومتوں کے تعاون سے سروے کا کام شروع کرتا جاتی ہے جو جلد ہی تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

جناب چیئرمین، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسن اللہ و قاص، جناب سپیکر اس میں میں نے بڑی اہم انڈسٹری پاور لوم کے بارے میں پوچھا ہے جو پاکستان میں صنعت کی بنیاد تھی۔ سب سے پہلے جو صنعت قائم ہوئی، جس نے پاکستانی انڈسٹری کو قائم کرنے میں ریزرو کی ہڈی کا کردار ادا کیا وہ ہماری پاور لومز انڈسٹری تھی۔ محکمہ تو اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن یہ بات حقیقت ہے کہ 50 فیصد سے زائد انڈسٹری بند پڑی ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حکومت کی ناقص پالیسیاں ہیں اور یہ خود جواب دے رہے ہیں کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافہ، کیاس اور سوئی دھانچے کی برآمد اور کان یارن کی قیمت میں غیر معمولی اضافے کی وجہ سے یہ انڈسٹری بند ہو رہی ہے؟

جناب چیئرمین! آپ نے اخبارات میں خود پڑھا ہوگا کہ مشرقی پنجاب کے اندر جن کے ساتھ ہمارے پنجاب والوں کے تعلقات بہت اچھے ہیں وہاں کی حکومت نے زراعت کو مستحکم کرنے کے لئے تمام زرعی یوب دیلوں پر بجلی کی قیمت معاف کر دی ہے تو کیا یہ وزیر صنعت اتنی اہم انڈسٹری کے لئے بجلی کی قیمتوں میں ان کو کوئی خصوصی رعایت لے کر نہیں دے سکتے تاکہ یہ اہم انڈسٹری ملکی صنعت کے اندر اپنا بھرپور کردار ادا کر سکے؟

جناب چیئرمین، جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت پورے ملک کو ہماری ٹیکسٹائل انڈسٹری کے حالات کے بارے میں معلوم ہے۔ یہ جو پاور لومز انڈسٹری ہے، یقینی طور پر پاکستان میں یہ بہت پرانی انڈسٹری ہے اور یہ بھی ٹھیک ہے کہ اس وقت اس کی حالت بہتر نہیں ہے لیکن یہ ٹھیک نہیں ہے کہ یہ 50 فیصد بند ہو چکی ہے لیکن آنے والے وقتوں میں جس طرح یہ ٹیکسٹائل انڈسٹری upgrade ہو چکی ہے، یہ پاور لومز انڈسٹری کی جو پرانی مشینیں ہیں، تقریباً تیس چالیس سال پرانی ہیں یہ آہستہ آہستہ کم ہوتی جائیں گی کیونکہ ٹیکسٹائل انڈسٹری میں بہت upgradation آ چکی ہے، نئی ٹیکنالوجی آ چکی ہے، نئی چیزیں آ چکی ہیں۔ بجلی کے کم فریج سے بہت اچھے طریقے سے اس وقت پاکستان میں بہت بہتر کپڑے تیار ہو رہے ہیں جو کہ پاور لومز جو پرانی انڈسٹری

ہے اس میں یہ ممکن نہیں ہے چونکہ برائی پاور لومز انڈسٹری میں بہت بڑی بڑی موزریں لگی ہوئی ہیں وہ مشینیں بھی پرانے انداز کی ہو چکی ہیں۔ اس وقت آپ کی یہ گورنمنٹ نیکسٹل انڈسٹری کی طرف جتنی توجہ دے رہی ہے شاید ہی پاکستان میں کبھی اس طرف توجہ دی گئی ہو۔ سب دوستوں کو پتا ہونا چاہئے کہ صرف فیصل آباد میں نیکسٹل انڈسٹری میں پچھلے تین سالوں میں اللہ کے فضل و کرم سے تقریباً چار بلین ڈالر کی نئی مشینری آ کر install ہو رہی ہے یا ہو چکی ہے۔ جیسا کہ آپ سب دوستوں کو پتا ہے، آپ دیکھ لیں اور ہمارے ایکسپورٹ کی جو figure ہے پچھلے سال صرف تین بلین ڈالر کی نیکسٹل ایکسپورٹ بڑھی ہے اور اس سال بھی جو نیا مارگٹ رکھا گیا ہے اس میں مزید تین بلین ڈالر کا نیا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ پچھلے سال بھی آسانی سے یہ ہدف حاصل ہوا تھا اس سال بھی یہ ایکسپورٹ کا جو ہدف ہے انشاء اللہ تعالیٰ آسانی سے حاصل ہو سکے گا۔ یہ حکومت کی صرف بہترین پالیسی کی وجہ سے ہی ہے کہ اللہ کے فضل سے پچھلے دو سالوں میں نیکسٹل انڈسٹری میں 6 ارب روپے کا اضافہ ہو گیا ہے۔ شکریہ جناب چیئرمین، جی، شکر ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! شاہ صاحب کا سوال یہ تھا کہ 50 فیصد پاور لومز بند ہو چکی ہیں انہوں نے جواب دیا ہے کہ 50 فیصد نہیں بلکہ تقویری بند ہوئی ہیں میرا ان سے ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ان کی تعداد بتادیں کہ کتنی پاور لومز پنجاب میں اس وقت بند پڑی ہیں؟

جناب چیئرمین، بگو صاحب! یہ تو fresh question ہو گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! یہ اس کا حصہ ہے۔ اس میں سوال یہ ہے کہ 50 فیصد پاور لومز بند پڑی ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ 50 فیصد نہیں، میرا ضمنی سوال ہے اور یہ اس سے متعلقہ ہے کہ یہ ان کی تعداد بتادیں۔ یہ وزیر ہیں ان کے پاس ریکارڈ ہے کہ پنجاب میں کتنی پاور لومز بند ہیں۔

جناب چیئرمین، جی' آپ کے پاس اس وقت ریکارڈ موجود ہے۔ اگر ریکارڈ ہے تو بتادیں ورنہ اس پر پھر fresh question آجانے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! اس سوال کے جز (ب) میں جو میں نے سوال کیا ہے کہ "کیا اس انڈسٹری کے مسائل و مشکلات کے بارے میں صحیح امداد و ہمدار اکٹھا کرنے کے لئے کوئی سروے کیا گیا ہے؟" اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا ہے کہ حکومت پنجاب نے 2001 میں سروے کیا تھا۔ اب جبکہ ضلعی حکومتیں قائم ہو چکی ہیں تو حکومت از سرفو 2004-05 میں ضلعی حکومتوں کے تعاون سے سروے کا کام شروع کرنا چاہتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں ' ارشد بگو صاحب نے بھی پوچھا ہے کہ جو 2001 میں سروے کیا تھا اس میں کیا نتائج سامنے آئے تھے اور اس کے کیا امداد و ہمدار ہیں؟ یہ تو انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ 2001 میں ہم نے سروے کیا تھا تو اس کے امداد و ہمدار ہمیں بتادیں۔

جناب چیئرمین، جی' منشر صاحب! وہ امداد و ہمدار آپ کے پاس ہیں؟

وزیر صنعت، دیکھیے! وہ پرانے امداد و ہمدار اس وقت valid نہیں ہیں۔ جیسا کہ اہمی سوال کے جواب میں دیا گیا ہے کہ 2004 اور 2005 کے حکمران امداد و ہمدار اکٹھا کر رہا ہے ' جیسے ہی ہمارے پاس یہ امداد و ہمدار آئیں گے تو ہم ان کو نئے امداد و ہمدار دے دیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب چیئرمین! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کتنی پاور لومز بند ہوئی ہیں؟ وہ انہوں نے جواب نہیں دیا۔ دوسرا یہ جو سوال 17-11-03 کا کیا گیا تھا اس کا جواب 12-12-03 کو موصول ہوا ہے تو یہ ویسے ہی ڈیڑھ سال ہو گیا ہے۔ میں نے یہ جو سوال کیا ہے مہربانی کر کے یہ اس کا جواب دے دیں یہ ریکارڈ کی بات ہے ' ان کے پاس ریکارڈ ہو گا کہ کتنی پاور لومز بند ہیں؟

جناب چیئرمین، آپ کے پاس یہ ریکارڈ ہے؟ اگر ہے تو بتادیں ورنہ یہ اس پر fresh question کر سکتے ہیں۔

وزیر صنعت، میں کہتا ہوں کہ میرے پاس اس وقت آج ریکارڈ موجود نہیں ہے کہ کتنی پاور لومز ٹونل پنجاب میں موجود ہیں، اگر ان کو یہ ضرور پاستے تو دو تین دنوں میں، میں ان کو یہ پوری تعداد بتا دوں گا۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! جیسا کہ وہ فرما رہے ہیں کہ دو تین دنوں کے بعد آپ ان سے یہ حاصل کر سکتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اگر یہی بات تھی تو میں سیکرٹری انڈسٹری سے خود مل لیتا اور ان سے لے لیتا۔ یہاں سوال کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ information ہو، مسائل حل ہوں، مسائل کا یہاں پر کوئی تجزیہ کیا جانے اور ان کا حل ڈھونڈا جانے۔ یہ نہیں کہ تین دنوں کے بعد میں ان سے یہ معلومات حاصل کروں۔ یہ پہلے ہی ڈیزہ سال کے بعد اس سوال کا جواب انہوں نے دیا ہے۔

جناب چیئرمین، اس پر آپ fresh question کر دیں۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس پر سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو پھر fresh question کر دیں۔
جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ اس پر کافی ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! میں اس سے متعلق ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، اچھا ٹھیک ہے۔ یہ اس پر آخری ضمنی سوال ہے۔

جناب محمد وقاص، جناب چیئرمین! آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ یہ سوال نومبر 2003 میں put ہوا ہے اور ستمبر 2005 میں آج یہ اسمبلی میں پیش ہو رہا ہے، تقریباً ڈیزہ سال کے بعد یہ آج یہاں پیش ہو رہا ہے جبکہ قومی اسمبلی میں یہ ہوتا ہے کہ ہر اجلاس کے لئے سوالات آتے ہیں اور اسی میں وہ پیش ہوتے ہیں، اس طرح اس سے یہ ہوتا ہے کہ سوالات جو put

ہوتے ہیں بہت قریب ہی ان کے جوابات آجاتے ہیں اور مسائل سامنے آجاتے ہیں۔ یہاں اگر کوئی شخص سوال کرتا ہے اور دو سال کے بعد اس کا جواب آتا ہے تو ground پر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا لہذا اس کے لئے کوئی قومی اسمبلی کی ہی طرح اس کے precedent پر کوئی ایسا طریق کار اختیار کیا جانے کہ ہر اجلاس کے لئے fresh questions کئے جائیں اور اسی اجلاس میں ان کے جوابات دے دیئے جائیں ورنہ وہ dispose of ہو جائیں۔ یہ ذرا اس کو دیکھ لیں۔ جناب چیئرمین، اس پر جواب کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اس کو دیکھ لیں گے۔ اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبکاری و محصولات، جناب چیئرمین! میں محکمہ آبکاری و محصولات سے متعلق تمام سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

وزیر صنعت، جناب چیئرمین! میں بھی محکمہ صنعت سے متعلق بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئرمین، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

کامرس انسٹیٹیوٹ برائے خواتین بہاولنگر۔ بلڈنگ، عملہ

اور طالبات کی تفصیلات

3696* محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر شہر میں خواتین کے لئے کامرس انسٹیٹیوٹ قائم کیا گیا

ہے؟

- (ب) متذکرہ انسٹیٹیوٹ میں تعینات عملہ کی تعداد مع سکیل اور عملہ جٹائی جائے؟
- (ج) متذکرہ انسٹیٹیوٹ کا قیام کب عمل میں آیا۔ کہاں کہاں حثت ہوا۔ مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ انسٹیٹیوٹ کی اپنی بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے مختلف جگہوں پر حثت ہوتا رہتا ہے جس کی وجہ سے بہاولنگر کی طالبات داخل ہونے سے گریزاں ہیں؟
- (ہ) متذکرہ انسٹیٹیوٹ کے قیام سے شامل عملہ کی تنخواہوں اور کرانے کی مد میں خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل الگ الگ سال وار جٹائی جائے؟
- (و) متذکرہ انسٹیٹیوٹ میں طالبات کی موجودہ تعداد کیا ہے، قیام سے شامل کتنی طالبات فارغ التحصیل ہوئیں؟
- (ز) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ انسٹیٹیوٹ میں عملہ کی تعداد طالبات سے زیادہ ہے؟
- (ح) اگر جزی (الف، د، ز) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت طالبات کی تعداد بڑھانے کے لئے کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت،

- (الف) جی ہاں درست ہے۔
- (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) یہ درست ہے کہ مذکورہ انسٹیٹیوٹ اپنی بلڈنگ نہ ہونے کی وجہ سے مختلف مناسب جگہوں پر حثت ہوتا رہا ہے لیکن اب بہت مناسب جگہ چشتیں روڈ پر گریڈنگ کلچ کے سامنے عمارت کرایہ پر لے لی گئی ہے۔ امید واثق ہے کہ اب طالبات کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (و) تفصیلات لف (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (ز) جی نہیں، یہ بات درست نہیں ہے۔ موجودہ سال طلبات کی تعداد 11 ہے اور تدریسی عملہ صرف 2 (دو) پر مشتمل ہے۔ یہ درست ہے کہ تدریسی عملہ کی کمی کی وجہ سے پچھلے چند سالوں سے طلبات کی تعداد کم رہی ہے لیکن یونٹا کے آنے کے بعد اب عملہ کی طلب اسمیں بڑھانے کا عمل جاری ہے۔ لہذا امید ہے کہ آئندہ طلبات کا دائرہ بڑھے گا۔
- (ح) جی ہاں، حکومت کی کوشش مثبت طریقہ سے جاری ہے موجودہ عمارت نہایت موزوں جگہ پر کرانے پر حاصل کی گئی ہے اور تدریسی عملہ کی طلب اسمیں بڑھانے کا عمل جاری ہے۔

صوبہ میں قائم شمال انڈسٹریل اسٹیشس

اور آمدن و خرچ کی تفصیل

- *4591 ملک محمد اقبال چٹڑہ، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) صوبے میں محکمہ صنعت نے کتنی سال انڈسٹریل اسٹیشس کس کس شہر میں قائم کر رکھی ہیں۔ ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) کون کون سی سال انڈسٹریل اسٹیشس حکومت کے زیر انتظام ہیں اور کون کون سی انڈسٹریل اسٹیشس حکومت نے متعلقہ یونین کے حوالے کر دی ہیں۔ جن کو ابھی تک متعلقہ یونین کے حوالے نہ کیا گیا ہے۔ ان کے نام اور اس کو یونین کے حوالے نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) سال 2002 سے آج تک ان سال انڈسٹریل اسٹیشس سے حکومت کو جو آمدن ہوئی ہے اس کی تفصیل اور خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صنعت،

(الف) پی۔ ایس۔ آئی۔ سی 1 محکمہ صنعت نے صوبہ پنجاب میں مندرجہ ذیل شہروں ارقبہ میں صنعتی بستیاں قائم کی ہیں۔

رقبہ	شہر کا نام	نمبر شمار
152.06 ایکڑ	سال انڈسٹریل اسٹیٹ بہم	1-
1118 ایکڑ	سال انڈسٹریل اسٹیٹ ٹیکلا	2-
117.44 ایکڑ	منی اسٹیٹ گوجران	3-
117 ایکڑ	منی اسٹیٹ پکاوال	4-
1103.05 ایکڑ	ایس۔ آئی۔ ای گوجرانوہ۔ 1	5-
1106.90 ایکڑ	ایس۔ آئی۔ ای گوجرانوہ۔ 2	6-
1113 ایکڑ	گوجرانوہ 3 ای۔ پی۔ زیڈ	7-
171 ایکڑ	گجرات 1	8-
152 ایکڑ	اسٹیٹ ڈسکہ	9-
198.05 ایکڑ	اسٹیٹ ڈسکہ سیالکوٹ 1	10-
1128.00 ایکڑ	ایچا۔ 2 ای۔ پی۔ زیڈ	11-
1109.00 ایکڑ	ایچا۔ 3 ای۔ پی۔ زیڈ	12-
19.75 ایکڑ	ایچا۔ لاہور	13-
180 ایکڑ	ایچا۔ قصور	14-
1244 ایکڑ	اسٹیٹ فیصل آباد	15-
151.75 ایکڑ	ایچا۔ سرگودھا	16-
152.0 ایکڑ	ایچا۔ ساہیوال	17-
165 ایکڑ	ایچا۔ میں جنوں	18-
164 ایکڑ	ایچا۔ فانیوال	19-
152 ایکڑ	ایچا۔ بہاولپور	20-

- (ب) اوپر دی گئی 20 میں سے 17 صنعتی بستیاں پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کے زیر انتظام ہیں۔ باقی تین صنعتی بستیاں واقع گجرات، گوجرانوالہ-1 اور سیالکوٹ 1989-90-91 میں متعلقہ کارپوریشن کے حوالے کر دی گئیں۔ مزید آٹھ صنعتی بستیاں واقع جہلم، سرگودھا، گوجرانوالہ، چکوال، گوجرانوالہ-2، ڈسکہ، لاہور اور فیصل آباد کو اب متعلقہ تحصیل ناؤن گورنمنٹ کو تجویز کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جایا اسٹیش ج ب مکمل طور پر آباد ہو گئیں تو متعلقہ تحصیل و ناؤن کے حوالے کر دی جائیں گی۔ کوئی اسٹینٹ بھی کسی یونین کونسل کے حوالے نہیں کی جاسکتی۔
- (ج) سال 2002 سے آج تک سال انڈسٹریل اسٹینٹ میں وصولیت اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

PUNJAB SMALL INDUSTRIES CORPORATION

INCOME & EXPENDITURE I/R OF SIE'S

FROM JULY-02 TO FEBRUARY-2004

S.NO.	NAME OF ESTATE	INCOME	EXPENDITURE
1.	Faisalabad	16.391	6.881
2.	Sargodha	9.552	8.687
3.	Chakwal	1.213	1.372
4.	Gujjar Khan	1.254	1.967
5.	Jhelum	2.313	3.037
6.	Gujranwala-1	0.411	1.969
7.	Gujranwala-11	6.053	2.641
8.	Sialkot-1	0.686	1.926
9.	Gujrat-1	0.249	2.303
10.	Daska	2.829	2.011

11.	Sahiwal	0.917	3.342
12.	Lahore	0.141	0.483
13.	Bahawalpur	2.378	2.353
14.	Gujranwala-III	7.848	1.736
15.	Gujranwala-IV	0.068	-
16.	Sialkot-II	7.239	4.470
17.	Sialkot-III	4.443	6.100
18.	Gujrat-II	0.841	0.272
19.	Wazirabad	0.079	-
20.	Kasur	3.300	1.016
21.	Lahore-II	0.093	0.045
22.	Mian Channu	1.502	1.586
23.	Khanewal	2.211	1.252
24.	Taxila	6.550	4.883
	Total	78.561	60.332

بہاولنگر، کامرس کالج میں ایم۔ کام

اور ایم۔ بی۔ اے کلاسز کا اجراء

*4756، بیگم نور النساء ملک، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
کیا حکومت کامرس کالج بہاولنگر میں طلباء کی سہولت کو مد نظر رکھتے ہوئے ایم کام
اور ایم۔ بی۔ اے کی کلاسز کا اجراء کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو
وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت،

حکومت سے اجازت اور اسلامی یونیورسٹی بہاولپور سے الحاق کے بعد بی۔ کام کی کلاسز کا اکتوبر 2003 سے اجراء ہو چکا ہے۔ S.N.E کی منظوری کا سماں گورنمنٹ سے انتظار ہے۔ جہاں تک ایم۔ کام اور ایم۔ بی۔ اے کی کلاسز کا تعلق ہے اس ضمن میں کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

سیالکوٹ میں 2003 اور 2004 کے دوران پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

*5050، لاء حکمیل الرمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سیالکوٹ سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عدد، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(ه) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تقصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف مجلہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) سیالکوٹ سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگٹ درج ذیل

ہے۔

سال	ٹارگٹ
2002-03	57,900,000/- روپے
2003-04	60,795,000/- روپے
میزان	118,695,000/- روپے
(ب)	سیالکوٹ سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔
سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	64,675,108/- روپے
2003-04	60,679,872/- روپے
میزان	125,354,980/- روپے
(ج)	اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔
سال	اخراجات
2002-03	2,126,400/- روپے
2003-04	2,240,784/- روپے
میزان	4,367,184/- روپے
(د)	تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
(ہ)	اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

گجرات میں 2003 اور 2004 کے دوران گاڑیوں کے ٹوکن ٹیکس

اور رجسٹریشن کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*5051 لاکھ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے۔

- (الف) گجرات سے نوکن فیکس اور گاڑیوں کی رجسٹریشن سے 2003 اور 2004 میں کتنی رقم وصول ہوئی؟
- (ب) اس عرصہ میں ان فیکسوں کی وصولی پر حکومت کی طرف سے کتنے اثراجات ہوئے؟
- (ج) موٹر رجسٹریشن برانچ میں تعینات ملازمین کے نام 'عہدہ' گریڈ اور تعلیمی قابلیت بیان فرمائیں؟
- (د) گاڑیوں کی رجسٹریشن پر کس حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے؟
- (ه) گاڑیوں کی دو نمبر رجسٹریشن کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف حملہ اور قانونی کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

40,294,750	2002-03	(الف)
51,270,588	2003-04	
82,685	2002-03	(ب)
2,20,867	2003-04	
ایکسٹرا اینڈ فیکسین انسپکٹر	B-11	میرک
ایضاً۔	B-11	ایف اے
ایضاً۔	B-11	ایم اے، ایلی ایلی بی
جوئیر کورک	B-5	ایف اے
جوئیر کورک	B-5	ایف اے
جوئیر کورک	B-5	ایف اے
کانسیبل	B-1	ڈل
1- اشفاق احمد نیر		(ج)
2- مخیم حیدر		
3- عامر شہزاد گوہل		
4- محمد طارق		
5- عربان اللہ		
6- ملک شوکت علی		
7- شہباز احمد		
1 تا 1000 سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا	1%	(د)
1000 تا 2000 سی سی کی گاڑیوں کی مالیت کا	2%	
2000 سی سی سے زائد کی گاڑیوں کی مالیت کا	4%	

(۵) اس عرصہ کے دوران کوئی ایسا واقعہ رونما نہ ہوا ہے۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی ہے۔

لاہور میں 2003 اور 2004 کے دوران پراپرٹی ٹیکس

کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

5054* چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) لاہور سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

(ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟

(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متعین ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جانے؟

(۵) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کتنے ملازمین کے خلاف مجلہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) لاہور سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ درج ذیل ہے۔

سال	ٹارگٹ
2002-03	690,000,000/- روپے
2003-04	724,500,000/- روپے
میزان	1,414,500,000/- روپے

(ب) لاہور سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

وصولی پراپرٹی ٹیکس	سال
681,543,195/- روپے	2002-03
696,940,807/- روپے	2003-04
1,378,484,002/- روپے	میزان
(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔	
اخراجات	سال
39,373,723/- روپے	2002-03
40,756,372/- روپے	2003-04
80,130,095/- روپے	میزان
(د) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔	
(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخفیف صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی۔	

سرگودھا میں 2003 اور 2004 کے دوران

پراپرٹی ٹیکس فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیل

*5055، چودھری زاہد پرویز، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سرگودھا سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا ٹارگٹ کیا مقرر کیا گیا تھا؟

- (ب) اس عرصہ کے دوران سال وار کتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا؟
(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر کتنے اخراجات آئے؟
(د) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے متین ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی صحیح تخصیص نہ کرنے پر کئے ملازمین کے خلاف
مہمانہ کارروائی کی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) سرگودھا سے پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کا سال 2003 اور 2004 کا مارگٹ درج ذیل

ہے۔

سال	مارگٹ
2002-03	44,900,000/- روپے
2003-04	47,145,000/- روپے
میزان	92,045,000/- روپے

(ب) سرگودھا سے جتنا پراپرٹی ٹیکس وصول ہوا اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال	وصولی پراپرٹی ٹیکس
2002-03	44,286,014/- روپے
2003-04	43,119,199/- روپے
میزان	87,405,213/- روپے

(ج) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی وصولی پر اخراجات درج ذیل ہیں۔

سال	اخراجات
2002-03	2,244,332/- روپے
2003-04	2,623,000/- روپے
میزان	4,867,332/- روپے

(د) تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس عرصہ کے دوران پراپرٹی ٹیکس کی تخصیص صحیح نہ کرنے پر کسی ملازم کے خلاف

کوئی شکایت موصول نہ ہوئی۔ اس لئے کوئی کارروائی نہ کی گئی۔

سفال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا سے متعلقہ معلومات

*5232، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سفال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس میں کس کس ساڑھ کے کتنے پلاٹ بنانے گئے تھے؟

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ ہونے اور کتنے علی پڑے ہیں؟

(د) فی مرد پلاٹ کی قیمت کیا وصول کی گئی تھی؟

(ه) کل کتنی رقم ان پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہوئی؟

(و) اب یہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ کے زیر انتظام ہے یا پھر اس کو متعلقہ انڈسٹریل اسٹیٹ

کی یونین کے حوالے کر دیا گیا ہے؟

وزیر صنعت،

(الف) سفال انڈسٹریل اسٹیٹ سرگودھا 1980-9-16 میں قائم کی گئی اور اس کا رقبہ 51 ایکڑ

5 کنال اور 15 مرلے ہے۔

(ب) 4 کنال کے 29'2 کنال کے 36' ایک کنال کے 67'10 مرلے کے 72 اور 3 مرلے کے

50 پلاٹس بنانے گئے تھے۔ ان کی تعداد 254 ہے۔

(ج) الاٹ شدہ پلاٹس 219 ہیں اور علی 35 پڑے ہیں۔

(د) 1994-6-30 تک ابتدائی قیمت فی مرد مبلغ 3600/- روپے تھی۔ اس کے بعد

1994-7-1 سے لے کر 2003-12-31 تک 5000/- روپے اور اب 7500/- روپے

فی مرد ہے۔

(ه) کوئی پلاٹ نیلام نہیں کیا گیا۔ پلاٹوں کی الاٹمنٹ سے مبلغ 2,88,77,835/- روپے

وصول ہو چکے ہیں۔

(و) یہ اسٹیٹ محکمہ کے زیر انتظام ہے اور اس کو متعلقہ یونین کے حوالے نہیں کیا گیا ہے

کیونکہ کوئی باضابطہ رجسٹرڈ یونین نہ ہے۔

سماں انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد سے متعلقہ معلومات

*5233، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سماں انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

(ب) اس میں کس کس ساز کے کتنے پلاٹ بنائے گئے تھے؟

(ج) کتنے پلاٹ الاٹ ہونے اور کتنے علی پڑے ہیں؟

(د) فی مرد پلاٹ کی قیمت کیا وصول کی گئی تھی؟

(ه) کل کتنی رقم ان پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہوئی؟

(و) اب یہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ کے زیر انتظام ہے یا پھر اس کو متعلقہ انڈسٹریل اسٹیٹ

کی یونین کے حوالے کر دیا گیا ہے؟

وزیر صنعت،

(الف) سماں انڈسٹریل اسٹیٹ فیصل آباد 1980 میں قائم کی گئی اور اس کا رقبہ 1244 ایکڑ ہے۔

(ب) چار کنال کے 148، دو کنال کے 185، ایک کنال کے 183، 10 مرد کے 366 اور 7 مرد

کے 137 پلاٹس بنائے گئے تھے۔ ان کی تعداد 1019 ہے۔

(ج) الاٹ شدہ پلاٹس 953 اور 66 علی پڑے ہیں۔

(د) قیمت فی مرد مبلغ 9500/- روپے وصول کی جا رہی ہے۔

(ه) نیلامی سے نہیں بلکہ الاٹمنٹ سے مبلغ 9,76,28,870/- روپے وصول کئے گئے ہیں۔

کوئی نیلامی نہ ہوتی ہے۔ نہ کی جا رہی ہے۔

(و) یہ اسٹیٹ اس وقت محکمہ کے زیر انتظام ہے۔

سماں انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور سے متعلقہ معلومات

*5241، ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سماں انڈسٹریل اسٹیٹ بہاولپور کب اور کتنے رقبہ پر قائم کی گئی تھی؟

- (ب) اس میں کس کس ساڑھے کے کتے پلاٹ بنانے گئے تھے؟
- (ج) کتے پلاٹ الاٹ ہونے اور کتے غلی پڑے ہیں؟
- (د) فی مرد پلاٹ کی قیمت کیا وصول کی گئی تھی؟
- (ه) کل کتنی رقم ان پلاٹوں کی نیلامی سے حاصل ہوئی؟
- (و) اب یہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ کے زیر انتظام ہے یا پھر اس کو متعلقہ انڈسٹریل اسٹیٹ کی یونین کے حوالے کر دیا گیا ہے؟

وزیر صنعت،

- (الف) سال انڈسٹریل اسٹیٹ 'بہاول پور دسمبر 1970 میں مکمل ہوئی اور اس کا رقبہ 51 ایکڑ 14 مرد ہے۔
- (ب) دو کنال کے 77 ایک کنال کے 75 اور 10 مرے کے 51 پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ ان کی تعداد 203 ہے۔
- (ج) الاٹ شدہ کل پلاٹس 200 اور غلی زیر نیلام 03 ہیں۔
- (د) 1987 سے قبل الاٹ شدہ پلاٹوں کی قیمت فی کنال -/5000 روپے تقریباً 99 سڈ لیز پر اور 1987 کے بعد الاٹ شدہ پلاٹوں کی قیمت مبلغ -/1,00,000 روپے کنال بیج ہے۔
- (ه) نیلام پالیسی کے اجراء سے دو کنال کا ایک پلاٹ -/5,52,000 روپے میں نیلام کیا گیا ہے۔
- (و) یہ اسٹیٹ محکمہ کے زیر انتظام ہے اور اس کو یونین کے حوالے نہیں کیا گیا ہے۔ کیونکہ کوئی رجسٹرڈ یونین نہ ہے۔

ضلع لاہور میں 2002 اور 2004 کے دوران

پراپرٹی ٹیکس کے ٹارگٹ وصولی اور متعلقہ دیگر تفصیلات
*5690، رانا تجمل حسین، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع لاہور میں سال 2002-03 اور 2003-04 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں کتنی آمدن ہوئی۔ ہر سال کی تفصیل الگ فراہم کی جائے؟
- (ب) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے کتنے سرکاری ملازم کام کر رہے ہیں۔ انسپکٹر اور ETO کے نام و گریڈ کے علاوہ اس ونگ میں عرصہ تین سال سے زائد تعینات ملازمین کے نام اور گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) مذکورہ دو سالوں میں محکمہ کا پراپرٹی ٹیکس میں نارگٹ کیا تھا اور کتنا وصول ہوا۔ اگر کم وصول ہوا تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

- (الف) ضلع لاہور میں سال 2002-03 اور 2003-04 میں پراپرٹی ٹیکس کی مد میں جتنی آمدن ہوئی اس کی تفصیل سال وار درج ذیل ہے۔

سال وصولی پراپرٹی ٹیکس

2002-03 681,543,195/- روپے

2003-04 696,940,807/- روپے

میزان 1,378,484,002/- روپے

- (ب) پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے 321 سرکاری ملازم کام کر رہے ہیں۔ انسپکٹر اور E.T.O کے نام و گریڈ کے علاوہ اس ونگ میں عرصہ تین سال سے زائد ڈیوٹی دینے والوں کے نام اور گریڈ کی تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ دو سالوں میں محکمہ کا پراپرٹی ٹیکس میں نارگٹ ایک ارب اکھالیس کروڑ پینتالیس لاکھ روپے تھا اور ایک ارب سینتیس کروڑ چوراسی لاکھ چوراسی ہزار دو روپے وصول ہوا۔

نارگٹ سے کم وصولی کی وجوہات

- 1- بعض جائیدادیں بوجہ خاندانی تنازعات بند پڑی ہیں۔ پراپرٹی ملاکان کا علم نہ ہونے کی بنا پر وصولی نہ ہو سکی۔

- 2- وہ جائیدادیں جن کے تنازعات عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔
- 3- ایسی جائیدادیں جو کہ کالعدم قرار دیئے جانے والے مالی اداروں Defunct Corporations کی ملکیت تھیں۔
- 4- ایسی جائیدادیں جو کہ مالیاتی اداروں کے پاس رہن ہیں اور ان کے مفدمات زیر سماعت ہیں۔

لاہور میں 03-2002 کے دوران نیلام عام کے ذریعے

الٹا شدہ نمبرز گاڑیوں کے رجسٹریشن سے متعلقہ تفصیلات

* 5691، رانا تجمل حسین، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) سال 2002-03 سے آج تک لاہور میں گاڑیوں کے کن کن نمبروں کی الاٹمنٹ بذریعہ نیلام ہوئی؟

- (ب) سب سے زیادہ بولی کس نمبر سے وصول ہوئی؟
- (ج) مذکورہ نیلامی میں حصہ لینے والے افراد کے نام، پتے اور جن افسران کے زیر نگرانی نیلامی ہوئی، ان کے نام، عمدہ و گریڈ کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (د) کیا یہ نمبر بولی دینے والوں کو ہی الاٹ ہوئے یا کسی دوسرے اور تیسرے نمبر پر رستے والوں کو الاٹ ہونے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

- (الف) تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) سب سے زیادہ بولی LRZ-1 سے مبلغ 2,60,000 روپے وصول ہوئی۔
- (ج) نیلامی میں حصہ لینے والے افراد کی تفصیل مہیا کر دی گئی ہے۔ نیلامی جن افسران کی نگرانی میں ہوئی انکی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) تمام نمبر سب سے زیادہ بولی دینے والوں کو ہی الاٹ ہوئے۔

پیکو انڈسٹریز اور اتفاق فونڈریز کوٹ لکھپت لاہور

کی بندش و بحالی کے اقدامات اور ملازمین کی تعداد و تفصیل

5819* ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پیکو انڈسٹریز کوٹ لکھپت اور اتفاق فونڈریز کوٹ لکھپت لاہور کب سے بند ہیں؟

(ب) مذکورہ صنعتی یونٹس کو چلانے کے لئے کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟

(ج) جب یہ دونوں صنعتی یونٹس چل رہے تھے تو ان میں علیحدہ علیحدہ کتنی لبر اور کتنے

افسران کام کرتے تھے؟

وزیر صنعت،

(الف) اتفاق فونڈریز کوٹ لکھپت

اتفاق فونڈریز کا دفتر واقع کوٹ لکھپت اور مرکزی دفتر واقع ایمپرس روڈ لاہور مکمل طور پر بند ہیں۔ اس لئے اس کے بارے میں کسی قسم کی معلومات حاصل نہ ہو سکی ہیں۔

پیکو انڈسٹری کوٹ لکھپت

پیکو انڈسٹری کوٹ لکھپت کی زیادہ تر ورکٹائیں بند ہیں تاہم اس کی سٹرکچر ڈویژن چلا رہی ہے اور اس وقت واہڈا کے انجینئر بجلی کے کھجے تیار کر رہے ہیں۔

(ب) جہاں تک اتفاق فونڈریز کا تعلق ہے یہ ایک پرائیویٹ ادارہ ہے اور اس کو چلانے کے

بارے میں اس کے مالکان ہی بہتر جانتے ہیں۔

جہاں تک پیکو انڈسٹریز کا تعلق ہے یہ فیڈرل سنٹری آف انڈسٹریز کے زیر انتظام ادارہ

ہے۔ پیکو کی رپورٹ کے مطابق ادارے کے سٹرکچر ڈویژن کے ادارے کو چلا رکھنے

کی سری زیر غور ہے۔ جبکہ اس کے بائیسکل اور ہمپ ڈویژن کو چلانے کی فریگیلٹی

تیار ہو رہی ہے۔

(ج) اتفاق فونڈریز کے بارے میں معلومات نہ ہیں جبکہ بیگو انڈسٹریز میں بندش سے قبل 1994 میں ورکرز کی تعداد 3003 تھی سپروائزری عملہ کی تعداد 720 تھی جس میں سے 1356 ورکرز اور 132 سپروائزری سٹاف گولڈن شیک بینڈ سکیم کے تحت فارغ کئے جا چکے ہیں۔

رجسٹرڈ تنظیموں کے ضم و تحلیل کرنے کے لئے

ہونے والی کارروائی کی تفصیل

5916*، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کوئی بھی دو تنظیمیں جو کہ سوسائٹیز ایکٹ 1860 یا کمپنیز ایکٹ 1913 کے تحت رجسٹرڈ ہوں تو merge, amalgamate یا dissolve ہوتے وقت کیا کیا کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے؟

(ب) کیا لاہور کونسل آف دی یونائیٹڈ چرچ ان پاکستان میں merge, amalgamate یا dissolve ہوتے وقت سوسائٹیز ایکٹ 1860 یا کمپنیز ایکٹ 1913 کے قواعد و ضوابط کی پاسداری کی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو ہر تنظیم جو merge, amalgamate یا dissolve ہونی اس کارروائی کی تفصیل بتائی جانے اور ضروری کاغذات فراہم کئے جائیں؟

وزیر صنعت،

(الف) سوسائٹیز ایکٹ 1860 کی دفعہ 12 میں دو تنظیموں کے amalgamation/ merger

میں طریق کار کی تشریح کی گئی ہے کہ جب کسی ایسی انجمن میں جو کہ قانون ہذا کے تحت رجسٹرڈ ہو اور جسے کسی خاص مقصد یا مقاصد کے لئے تشکیل دیا گیا ہو کسی مجلس حاکمہ پر عیاں ہو کہ قانون ہذا کے مطالب کے اندر ایسے مقاصد یا دیگر مقاصد کو تبدیل و توسیع و تخفیف کرنا مناسب ہے یا انجمن کا دیگر انجمن سے کلی یا جزوی طور پر ادغام

کرنا ہے تو ایسی مجلس حاکمہ تحریری و پمچی ہوئی رپورٹ کی شکل میں اپنی رائے اس امر پر غور کرنے کے لئے اجلاس غاص بلا کر مطابق قواعد انجمن پیش کرے گی مگر ایسی کسی تجویز کو نافذ نہیں کیا جائے گا۔ تا آنکہ ایسی رپورٹ ہر رکن انجمن کو اجلاس غاص میں اس پر غور کرنے کے لئے کم از کم دس یوم قبل تسلیم یا بذریعہ ڈاک ارسال نہ کر دی جائے اور نہ ہی اس وقت تک مؤثر ہو گی جب تک 3/5 ارکان اس کو اصالتاً یا بذریعہ نمائندگی تسلیم نہ کر لیں اور 3/5 ارکان حاضر اجلاس ممانی جو ایک ماہ کے وقفہ سے پہلے اجلاس کے بعد بلایا جائے، اس کی توثیق نہ کر دیں۔ کسی تنظیم کی تنسیخ اور اس کے امور کو طے کرنے کا طریق کار دفعہ 13 سوسائیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 میں بیان کیا گیا ہے جو درج ذیل ہے۔

”کسی انجمن کے اراکین کی وہ تعداد جو اس کے تہائی مخم ارکان کی تعداد سے کم نہ ہو، اس بات کا فیصلہ کر سکتی ہے کہ انجمن کو ختم کر دیا جائے اور اس کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی یا اس وقت جس پر رضامندی ہو جائے اور انجمن کی جائیداد اس کے مخم اور ذمہ داریوں کے انتظام و امور کو طے کرنے کے لئے انجمن کے قواعد کے مطابق اگر کوئی ہوں، اقدام کئے جائیں گے اگر نہیں تو مجلس حاکمہ جیسا مناسب خیال کرے، مگر شرط یہ ہے کہ اگر متذکرہ مجلس حاکمہ یا ارکان انجمن میں کوئی تنازعہ پیدا ہو جائے تو اس کے معاملات کا طے کیا جانا اس ضلع کی بنیادی اختیار سماعت والی عدالت دیوانی کے حوالے کیا جائے جس میں انجمن کی مرکزی عمارت واقع ہو اور عدالت اس معاملہ میں ایسا حکم صادر کرے گی جسے وہ موزوں خیال کرے۔“

توثیق ضروری ہے مگر شرط یہ ہے کہ کسی انجمن کو ختم نہیں کیا جائے گا تا آنکہ تہائی مخم ارکان واضح طور پر اصالتاً ووت یا بذریعہ نمائندگی اس اختتام کی نواہش کا اہتمام اس غرض کے لئے طلب کئے گئے اجلاس عام میں نہ کر دیں۔

کمپنیز آرڈیننس 1984 کی دفعہ 287 میں رجسٹرڈ تنظیموں کے ادغام / merger / amalgamation کا طریق کار بیان کیا گیا ہے جو بذریعہ عدالت عمل میں لایا جانے کا تاہم تنظیموں کی dissolution زیر دفعہ 297 بذریعہ عدالت و رضا کارانہ ہو سکتی ہے۔

- (ب) سوال ہذا میں یہ وضاحت نہ کی گئی ہے کہ لاہور چرچ کونسل آف دی یونائٹڈ چرچ ان پاکستان میں کونسی سوسائٹی merger, amalgamation یا dissolve ہونی تاہم قرارداد مورخہ 6-11-1992 اور 25-8-1993 ہر دو سوسائٹیز لاہور چرچ کونسل آف دی یونائٹڈ چرچ ان پاکستان و سنڈ آف یونائٹڈ پریس ہائی سیررین چرچ آف پاکستان کا ادغام ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں نئی سوسائٹی پریس ہائی سیررین چرچ آف پاکستان جبرل اسمبلی بن چکی ہے۔ جس کی تصدیق رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز پنجاب نے بذریعہ سرٹیفکیٹ نمبر RP/5698/L/S/81 مورخہ 25-10-1995 کو کر دی تھی۔ کاپی سرٹیفکیٹ ضمیر (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جواب (ب) میں تفصیل بیان کر دی گئی ہے۔ تاہم قرارداد مورخہ 6-11-1992 اور 25-8-1993 کی کاپیاں ضمیر (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

چرچ سوسائٹیز کی رجسٹریشن

اور تحلیل و ضم ہونے سے متعلقہ تفصیل

*5917، جناب پرویز رفیق، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف)

- (i) Church of England Zenana Missionary Society,
- (ii) Church Missionary Trust Association,
- (iii) Church Missionary Society,

کیا درج بالا ادارے کبھی بھی لاہور پنجاب جوائنٹ سٹاک میں رجسٹرڈ رہے ہیں؟

(ب)

(i) Church of England Zenana Missionary Society,

(ii) Church Missionary Trust Association,

(iii) Church Missionary Society,

کیا کبھی بھی لاہور چرچ کونسل آف دی یونائیٹڈ چرچ ان پاکستان میں ان تنظیموں کا dissolve یا amalgamate, merge ہوئی ہیں۔ اگر ہوئی ہیں تو اس کی کارروائی کی تفصیل بتائی جانے اور اس سے متعلق کاغذات فراہم کئے جائیں؟

(ج) لاہور چرچ کونسل آف دی یونائیٹڈ چرچ ان پاکستان کی محکمہ صنعت کے ریکارڈ کے مطابق موجودہ (Status) حیثیت کیا ہے؟

وزیر صنعت

(الف) بمطابق دفتری ریکارڈ یہ ادارے رجسٹرڈ جوائنٹ سٹاک کمیٹی پنجاب یا لاہور میں رجسٹرڈ نہ ہیں۔

(ب) دفتری ریکارڈ کے مطابق دفتر بذمہ ان کے ادغام کا کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے۔

(ج) بمطابق قرار داد مورخہ 6-12-1992 اور 25-8-1993 ہر دو سوسائٹیز لاہور چرچ

کونسل آف دی یونائیٹڈ چرچ آف پاکستان و سینڈ آف یونائیٹڈ پریسبیرین چرچ آف پاکستان کا ادغام ہو چکا ہے جس کے نتیجے میں بننے والی سوسائٹی پریسبیرین چرچ آف پاکستان جنرل اسمبلی بن چکی ہے، جس کی تصدیق رجسٹرڈ جوائنٹ سٹاک کمیٹی پنجاب نے بذریعہ سرٹیفکیٹ نمبر RP/5658/L/S/81 مورخہ 25-10-1995 کر دی تھی۔

(کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔)

لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن اور دیگر معاملات کی تفصیل

- 5919* جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کے موجودہ حمدیداران کیا اپنا ریکارڈ کمپنیز ایکٹ 1913 یا سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹر اور جوائنٹ اسٹاک کمپنیز کے پاس جمع کروا رہے ہیں؟
- (ب) لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کے موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز کی لسٹ فراہم کی جائے۔
- (ج) سوسائٹی ایکٹ 1860 یا ایکٹ 1913 کے تحت کوئی تنظیم اگر رجسٹرڈ کروانی ہو تو اس کے لئے کون کون سے کلفڈات اور قانون کے مطابق کیا کارروائی ضروری ہوتی ہے؟ تفصیل بتائی جائے؟
- (د) 1۔ اگر لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن انڈر کمپنیز ایکٹ 1913 رجسٹرڈ ہے تو رجسٹر کروانے والے بورڈ آف ڈائریکٹرز کی لسٹ فراہم کی جائے؛ نیز ابدائی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی لسٹ بھی فراہم کی جائے۔
- (II) اگر لاہور ڈایوسین ایسوسی ایشن کمپنیز ایکٹ 1913 یا سوسائٹیز ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹرڈ ہے تو رجسٹریشن کروانے وقت کیا ایسوسی ایشن نے قانونی قواعد و ضوابط مکمل کئے ہیں؟ اگر کئے ہیں تو ابدائی رجسٹریشن کروانے وقت داخل کئے گئے تمام کلفڈات مع اصل میمورنڈم کی فوٹو کاپی فراہم کی جائے۔
- (ہ) کیا یہ درست ہے کہ لاہور ڈایوسین ایسوسی ایشن اور جوائنٹ اسٹاک رجسٹرار کے پاس بھی 1942 سے رجسٹریشن کے وقت سے لے کر 1980 تک ریکارڈ موجود نہیں ہے تو جوائنٹ رجسٹریشن آفس نے کس بنا پر ان کی رجسٹریشن 1942 سے بحال رکھی ہے۔

نیز وہ کاغذات بھی فراہم کئے جائیں جن سے یہ ثابت ہو کہ ان کی رجسٹریشن اصلی ہے اور اصلی رجسٹریشن کی فونو کاپی فراہم کی جائے۔

وزیر صنعت،

(الف) لاہور ڈیویسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کے ہمدیداران افرست ڈائریکٹر (رانج الوقت) از کمینیز آرڈیننس 1984 کے تحت سالانہ بنیادوں پر متواتر دفتر رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمینیز میں جمع کروانے ہیں کیونکہ کمینیز ایکٹ 1913 کالعدم ہو چکا ہے۔

(ب) فرسٹ ہمدیداران ڈائریکٹرز لاہور ڈیویسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن برائے سال 2003 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سوسائیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت درخواست گزار کے لئے مندرجہ ذیل قانونی تھاپے کاغذات از دفتر رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمینیز داخل کرنے ضروری ہیں۔

- 1- سوسائٹی کا میمورنڈم بمطابق سیکشن
- 2- آف سوسائیز رجسٹریشن ایکٹ 1860
- 3- مجلس عام کے اراکین کے نام و پتے اور پیشے
- 4- قواعد و ضوابط
- 5- رجسٹریشن فیس
- 6- ہمدیداران کے شناختی کارڈ کی تصدیق شدہ فونو کاپیاں
- 7- بیان حلفی کہ انجمن سوسائٹی پہلے سے رجسٹرڈ نہ ہے، اغراض و مقاصد اور قواعد و ضوابط درست ہیں۔ یہ کہ انجمن سوسائٹی یا اس کے ہمدیداران کے متعلق کسی قسم کا کوئی تنازع دیوانی یا فوجداری عدالت میں زیر سماعت نہ ہے۔

مندرجہ بالا کاغذات کی سوسائیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کی دفعات کے مطابق جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔ بعد ازاں معائنہ دفتر سوسائٹی درخواست دہندہ بابت تصدیق ہمدیداران وغیرہ کی جاتی ہے۔ تمام قانونی تھاپے

پورے کرنے کے بعد درخواست گزار سوسائٹی کو سوسائیز رجسٹریشن ایکٹ 1860 کے تحت رجسٹر کر دیا جاتا ہے۔ کمیٹی ایکٹ 1913 کا لہدم ہو چکا ہے اور اس وقت کمیٹی آرڈیننس 1984 رائج الوقت ہے جس کے تحت وہ ایسوسی ایشن جو کمیٹی آرڈیننس 1984 کی دفعہ 42 کے دائرہ کار اور زمرہ میں آتی ہیں رجسٹر کی جاتی ہیں جن کے لئے مندرجہ ذیل قانونی تقاضے پورے کرنا لازمی ہیں۔

- 1- نام کی منظوری
- 2- میمورنڈم آف ایسوسی ایشن
- 3- آرٹیکل آف ایسوسی ایشن
- 4- رجسٹریشن فیس
- 5- لائسنس فیس
- 6- کارم فیس
- 7- کارم 1,21,27,28,29

(د)

I- Lahore Diocesan Trust Association کمیٹی ایکٹ 1913 کا لہدم کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ بمطابق دفتر ریکارڈ Lahore Diocesan Trust Association کا ریکارڈ 1980 سے قبل موجود نہ ہے۔ تاہم محکمہ کی درخواست پر Lahore Diocesan Trust Association نے رجسٹرڈ کروانے والے ابتدائی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی لسٹ فراہم کی ہے جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

II- Lahore Diocesan Trust Association کمیٹی ایکٹ 1913 کے تحت سرٹیفکیٹ نمبری 43-105/1942 رجسٹرڈ ہے تاہم یہ وضاحت ضروری ہے کہ رجسٹر ار جو انٹ سٹاک کمیٹی پنجاب نے قانونی تقاضے از کمیٹی ایکٹ 1913 پورے کرنے کے بعد مندرجہ بالا سرٹیفکیٹ آف ان کارپوریشن جاری کیا تھا۔ محکمہ کے پاس Lahore

Diocesan Trust Association کا 1980 سے قبل کاریکڈ موجود نہ ہے تاہم محکمہ کی درخواست پر Lahore Diocesan Trust Association نے اصل میمورنڈم، سرٹیفیکٹ آف ان کارپوریشن اور ابتدائی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی فہرست کی نقول فراہم کی ہیں۔ جو تتمہ (ب'ج'د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(۵) جیسا کہ د۔ 1 میں بیان کیا گیا ہے کہ قبل 1980 کاریکڈ برائے Lahore

Diocesan Trust Association موجود نہ ہے۔ بمطابق موجود کاریکڈ مورخ

3-9-1982 اور 25-9-1982 کو سیکرٹری Lahore Diocesan Trust

Association نے رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز لاہور کو جاری کرنے تجدی

سرٹیفیکٹ برائے سال 1980-81 اور 1981-82 بشمول بیلس شیٹ 1979-80

1980-81 اور 1981-82 اصلی سرٹیفیکٹ آف ان کارپوریشن و کارروائی اجلاس برائے

سال 1969 تا 1975 اور 1978 درخواست گزاری جس میں اس وقت کے اسسٹنٹ

رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز نے بعد از پڑتال مجدد کالذات تجدی سرٹیفیکٹ مورخ

24-9-1982 کو جاری کر دیا۔ کاپیاں درخواست ہانے مورخ 3-9-1982 اور

25-9-1982 بشمول بیلس شیٹ و کارروائی اجلاس 1969 تا 1975 اور سرٹیفیکٹ

مورخ 24-9-1982 تتمہ (ر'ز'س) ایوان کی میز پر رکھ دینے گئے ہیں۔

لاہور ڈایوسیسن ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن

سے متعلقہ معلومات

*5920، جناب نوید عامر جیوا، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور ڈایوسیسن ٹرسٹ ایسوسی ایشن نے 1982 میں جو فوٹو کاپی اپنی رجسٹریشن ظاہر

کرنے کے لئے پیش کی اس پر اس وقت تک کس ملک کی مہر ثبت ہے اور کس

جوائنٹ سٹاک رجسٹرار کے دستخط موجود ہیں؟

- (ب) پاکستان 1947 کو وجود میں آیا تھا تو لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن نے 1942 کی فوٹو کاپی پر کس حک کی ہرجت کی ہے؟
- (ج) اگر کوئی شخص دھوکہ دہی اور فریب سے اپنی رجسٹریشن نمبر جوائنٹ سٹاک سے حاصل کر لیتا ہے تو ایسی آرگنائزیشن تنظیم کے عہدیداران کے خلاف حکومت کیا کارروائی کرتی ہے؟
- (د) کیا لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن قواعد و ضوابط کے مطابق ہے، اگر نہیں تو اس آرگنائزیشن کے خلاف کب اور کیا actions لئے گئے ہیں؟

وزیر صنعت،

(الف) بمطابق ریکارڈ لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن نے اپنی درخواست مورخہ 25-ستمبر 1982 کے ساتھ اسسٹنٹ رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز لاہور ڈیپن کی تصدیق و ہر شدہ سرٹیفیکٹ مورخہ 18-11-1968 کی نقل فراہم کی تھی۔ کاپی سرٹیفیکٹ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم سرٹیفیکٹ آف ان کارپوریشن نمبری 105/1942-43 کی کاپی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جس پر رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز پنجاب کی ہر اور دستخط موجود ہیں۔ سرٹیفیکٹ آف ان کارپوریشن پر اس وقت کی برٹش گورنمنٹ کی ہر اور monogram موجود ہے۔

- (ب) تفصیلی جواب میرا (الف) میں بیان کر دیا گیا ہے۔
- (ج) دھوکہ دہی فریب سے رجسٹریشن حاصل کرنے کی صورت میں متعلقہ شخص کے خلاف تعزیرات پاکستان کی متعلقہ دفعات کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔
- (د) بمطابق ریکارڈ لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کی رجسٹریشن قواعد و ضوابط کے مطابق ہے۔ یہاں یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ رجسٹرار جوائنٹ سٹاک کمپنیز نے قانونی تقاضے از کمپنیز ایکٹ 1913 پورے کرنے کے بعد ہی سرٹیفیکٹ آف ان کارپوریشن نمبری 105/1942-43 جاری کیا تھا۔ محکمہ کے پاس لاہور ڈایوسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن کا ریکارڈ 1986 سے قبل موجود نہ ہے۔ تاہم محکمہ کی درخواست پر لاہور

ڈیویسین ٹرسٹ ایسوسی ایشن نے اصل میمورنڈم سرٹیفکیٹ آف ان کارپوریشن اور ابتدائی بورڈ آف ڈائریکٹرز کی فہرستیں مہیا کی ہیں۔ جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

P.S.I.C کے قرض کی شرائط اور لاہور میں قرض کے حصول کے لئے جمع درخواستوں سے متعلق تفصیلات

*5951 برائے کاروق عمر خان کھرل، کیا وزیر صنعت ازراہ نواز شہر بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) پنجاب سال انڈسٹری کن کن شرائط پر قرض فراہم کرتی ہے؟
- (ب) پنجاب سال انڈسٹری نے لاہور میں جنوری 2003 سے اب تک کتنے لوگوں کو قرض فراہم کیا؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سال انڈسٹری نئی مشینری پر قرض دیتی ہے پرانی مشینری پر نہیں نیز کن کن اشیاء پر قرض فراہم کرتی ہے؟
- (د) جنوری 2002 سے اب تک لاہور شہر میں پنجاب سال انڈسٹری کے قرض کے لئے کتنی درخواستیں آئیں، کتنی درخواستوں کی منظوری دی جا چکی ہے اور کتنی درخواستیں ابھی تک اتواء میں پڑی ہیں اور کیوں؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
- (ہ) جنوری 05-2004 میں پنجاب سال انڈسٹری لاہور نے قرض دینے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا ہے اور کیا لوگوں کو قرض دیا جا رہا ہے یا بند کر دیا گیا ہے؟

وزیر صنعت،

- (الف) قرض کے لئے درخواست دینے والے کی عمر 21 سال سے کم نہ ہو۔ جس جگہ سے درخواست دے وہاں پر کم از کم تین سال سے رہائش پذیر ہو۔ درخواست دہندہ کسی بینک یا کسی دوسرے مالیاتی ادارے کا نابدندہ نہ ہو اور کسی سرکاری یا نیم سرکاری ادارے کا ملازم نہ ہو۔ یہ قرضہ 2 لاکھ سے 30 لاکھ تک حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ادارے نے

قرضہ لینے کی شرح سود 8 فیصد رکھی ہے۔ اس قرضہ کی مدت واپسی سات سال ہے اس میں ایک سال کی مچھوٹ کا عرصہ بھی شامل ہے نیز قرضہ لینے کے لئے شرائط کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی۔

(ب) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن نے ضلع لاہور میں مارچ 2003 سے اب تک 26 پارپوں کو مبلغ 19.675 ملین روپے کا قرضہ فراہم کیا ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے کہ P.S.I.C نئی مشینوں اور پرانی مشینوں پر بھی قرضہ فراہم کرتی ہے۔ جن پراجیکٹس پر قرضہ فراہم کیا جاتا ہے اس کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) قرضہ کی سکیم لاہور ریجن میں مارچ 2003 میں شروع ہوئی تھی۔ اب تک ضلع لاہور سے کل 107 درخواستیں وصول ہوئیں جن میں سے 64 منظور کی گئیں جن کی مالیت 64.450 ملین روپے ہے۔ باقی 43 درخواستیں ضروری کاغذات مکمل نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ کر دی گئیں۔

(ہ) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کی سکیم عام C.S.S.I-2002 کا پورے پنجاب کے لئے بجٹ 1.2 ارب روپے مختص کیا گیا ہے جس میں لاہور ریجن کو 115.600 ملین روپے قرض دے دئے گئے ہیں جن میں سے 98.358 ملین روپے کا قرضہ فراہم کیا جا چکا ہے۔ اب چونکہ فنڈز ختم ہو چکے ہیں لہذا کارپوریشن پنجاب گورنمنٹ اور مختلف بنکوں سے آسان شرائط پر فنڈز حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ فنڈز مہیا ہوتے ہی قرضہ کے اجراء کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔

او کالزہ، قصور، شیخوپورہ میں PSIC کے قرضہ کے حصول

کی درخواستوں سے متعلق تفصیلات

*5952، رائے فاروق عمر خان کھرل، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جنوری 2002 سے اب تک اوکاڑہ، قصور اور شیخوپورہ شہر میں پنجاب سال انڈسٹری کے offices میں قرض کے لئے کتنی درخواستیں آئیں، کتنی درخواستوں کی منظوری دی جا چکی ہے اور کتنی درخواستیں ابھی تک اتواء میں پڑی ہیں اور کیوں؟ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(ب) جنوری 2004-05 میں پنجاب سال انڈسٹری اوکاڑہ، قصور، شیخوپورہ نے قرض دینے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا ہے اور کیا لوگوں کو قرض دیا جا رہا ہے یا بند کر دیا گیا ہے؟

وزیر صنعت،

(الف) قرضہ کی سکیم لاہور رینج میں مارچ 2003 میں شروع ہوئی تھی۔ اب تک اوکاڑہ، قصور، شیخوپورہ سے کل 369 درخواستیں وصول ہوئیں۔ ضلع اوکاڑہ سے 73 درخواستوں میں سے 61 منظور جبکہ 12 مسترد ہوئیں۔ ضلع قصور سے 216 درخواستوں میں سے 133 منظور جبکہ 83 مسترد ہوئیں اور ضلع شیخوپورہ سے 80 درخواستوں میں سے 59 منظور جبکہ 21 مسترد ہوئیں۔ اس وقت لاہور رینج میں مزید کوئی درخواست زیر اتواء نہیں ہے۔

(ب) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کی سکیم نام C.S.S.I-2002 کا پورے پنجاب کے لئے بجٹ 1.2 ارب روپے مختص کیا گیا ہے جس میں لاہور رینج کو 115.600 ملین روپے قرض دے دینے گئے ہیں جن میں سے 98.358 ملین روپے کا قرضہ فراہم کیا جا چکا ہے۔ اب چونکہ فنڈز ختم ہو چکے ہیں لہذا کارپوریشن پنجاب گورنمنٹ اور مختلف بنکوں سے آسان شرائط پر فنڈز حاصل کرنے کے لئے بھرپور کوششیں کر رہی ہے۔ فنڈز مہیا ہوتے ہی قرضہ کے اجراء کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ مزید برآں اوکاڑہ، قصور اور شیخوپورہ میں 255.69 ملین روپے کے قرضے منظور کئے گئے اور اب تک ان تینوں اضلاع میں 76.353 ملین روپے کا قرضہ فراہم کیا جا چکا ہے۔

تحصیل ٹیکسلا، محکمہ آبکاری و محصولات

میں تعینات سٹاف کی تعداد و تفصیل

*6043، جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) محکمہ بڈا کے تحت تحصیل ٹیکسلا میں تعینات عملہ کے نام، گریڈ اور عرصہ ملازمت سے

آگاہ کیا جائے؟

(ب) عملہ کے خلاف گزشتہ دو سال میں کریٹن کی کتنی شکایات موصول ہوئیں اور کریٹن عملہ کے خلاف کیا جمانہ کارروائی عمل میں لائی گئی؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) محکمہ بڈا کے تحت تحصیل ٹیکسلا میں تعینات عملہ کے نام، گریڈ اور عرصہ ملازمت درج ذیل ہے۔

نام	گریڈ	عرصہ تعیناتی
خواجہ طارق سعید (انسپکٹر)	11	اپریل 2004
محمد محمود علان بگٹس (جوئیر کورک)	07	1984
محمد اسلم (کانٹینبل)	01	1995

(ب) عملہ کے خلاف گزشتہ دو سال میں کریٹن کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے لہذا کارروائی کا سوال نہ ہے۔

ضلع راولپنڈی، جنوری تا دسمبر 2003 کے دوران فروخت

ہونے والی شراب کی مقدار اور قیمت کی تفصیل

*6044، جناب محمد وقاص، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) جنوری سے دسمبر 2003 تک ضلع راولپنڈی کے مقامات 'راولپنڈی شہر'، 'مری'، 'گوجران'، 'ٹیکلا اور واہ کینٹ میں کون کون سے مقامات پر کتنی مقدار میں اور کتنی قیمت کی شراب فروخت ہوئی؟

(ب) فروخت پر کتنا محصول سرکاری خزانہ میں جمع ہوا؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) ضلع راولپنڈی کے مقامات پنڈی شہر 'مری'، 'گوجران'، 'ٹیکلا اور واہ کینٹ میں سے صرف پنڈی شہر اور مری میں شراب فروخت کرنے کی اجازت ہے۔ اس طرح جنوری سے دسمبر 2003 تک راولپنڈی شہر اور مری میں جتنی مقدار اور جتنی قیمت کی شراب فروخت ہوئی، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام بوتل و حجم	مقدار شراب	مقدار لیٹر	وصول شدہ ذیلی
پی سی راولپنڈی	23262 GLNS	47830 LTR	27400063/- روپے
فیضین بوتل راولپنڈی	35053 GLNS	49520 LTR	34708266/- روپے
پی سی سمورین مری	2933 GLNS	9828 LTR	3230600/- روپے
		کل ذیلی	65338929/- روپے

شرح قیمت شراب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس فروخت سے مبلغ 6,53,38,929/- روپے بطور محصول داخل خزانہ سرکار ہوئے۔

موضع میانی مقبول تحصیل فیروز والہ، خواتین کے ٹیکنیکل

اور دستکاری سکولوں کا قیام

*6133، جناب سميع اللہ خان، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع لاہور اور چیچو پورہ میں خواتین کے لئے کتنے ٹیکنیکل ادارے اور دستکاری سکولز کس جگہ پر قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا حکومت گاؤں میانی مقبول تحصیل فیروز واہ میں عواتین کے لئے میکنیکل سکول اور دستکاری سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت،

(الف) دستکاری سکول یوٹا کے دائرہ اختیار میں نہیں آتے، باقی اداروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

لاہور

ہیکٹیکل، 1- گورنمنٹ پولی میکنیک انسٹیٹیوٹ برائے عواتین ٹن روڈ، لاہور

ووکیسٹل، 1- کلچ روڈ ٹاؤن شپ، لاہور

2- 382 سرفراز رفیقی روڈ لاہور کینٹ

3- موج دریا روڈ لاہور

4- B-243 مدینہ بلاک اجماع ٹاؤن لاہور

5- بازار جودی موزی اندرون شاہ عالم لاہور

6- 417 خلید لنک روڈ لاہور

7- 182 گول باغ شاہ باغ لاہور

8- اندرون دہلی گیت لاہور

9- کلچ روڈ ٹاؤن شپ لاہور

10- جیا موسیٰ لاہور

11- توحید نگر کمال گلج لاہور

12- دیو سلج روڈ لاہور

13- ٹاؤن شپ لاہور

ووکیسٹل پیمرز ٹریننگ، دیو سلج روڈ لاہور

II- شیخوپورہ

ٹیکنیکل کونٹی نہیں

- ووکیٹبل 1- شیخوپورہ 2- تنکاڑ صاحب
3- سانگھل 4- فیروزوالہ

(ب) حکومت مذکورہ گاؤں میں ٹیکنیکل یا دستکاری سکول کے قیام کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

لاہور میں پراپرٹی ٹیکس کی تشخیص کے لئے

کنے گئے آخری سروے کی تفصیل

6135* جناب سنجع اللہ خان، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پراپرٹی ٹیکس کی وصولی کے لئے پانچ ملہ بنیاد پر سروے کیا جاتا ہے اور کانونی تھا جا یہ ہے کہ ٹکڑے کا ابکار ہر گھر جا کر حقائق کی تصدیق کرنے کا پابند ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ملازمین کی انتہائی قلیل تعداد کی وجہ سے تمام کارروائی دفتری طریقہ سے ہی انجام دی جاتی ہے؟

(ج) لاہور شہر کا سروے برائے پراپرٹی ٹیکس آخری بار کب کیا گیا اور سروے کے لئے کیا طریق کار اپنایا گیا؟ علاقہ وائز تمام تفصیل مع نام آفیسر سروے کنندہ ایوان میں پیش کی جائے۔

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے بلکہ سروے کے علاقہ کے مطابق ملازمین کی تعیناتی کی جاتی ہے۔

(ج) لاہور شہر کا سروے برائے پراپرٹی ٹیکس آخری بار 01-07-01 تا 31-12-01 کے عرصہ کے دوران کیا گیا جس کا اطلاق 01-01-02 سے ہوا اور اس میں ریٹنگ ایریا-1 (اندرون شہر) کا سروے شامل نہ تھا اور یہ سروے ویوایشن ٹیبل کے نظام کے تحت کیا گیا جبکہ لاہور ریٹنگ ایریا-1 (اندرون شہر) کا سروے 01-07-04 سے ویوایشن ٹیبل کے نظام کے تحت جاری ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پراپرٹی ٹیکس ایکٹ سے متعلقہ تفصیل اور وضاحت

*6278، میاں سودھن ڈار، کیا وزیر آبکاری و محصولات ادارہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) ایکسٹری اینڈ ٹیکسیشن (پراپرٹی ٹیکس) کے قواعد و ضوابط میں بیان کئے گئے الفاظ سنر کچر، سپر سنر کچر، اپر سنر کچر سے کیا مراد ہے اور کس مفہوم میں بیان کئے گئے ہیں؟
 (ب) کن کن افراد کو پراپرٹی ٹیکس میں کس حد تک اور کن حالات میں کس قدر چھوٹ دی جاسکتی ہے؟
 (ج) ایکٹ میں بیان کی گئی 5 مردہ کی بڈنگ کو رعایت دی گئی ہے آیا یہ رعایت ہرقسم کی عمارت اور ہر علاقہ میں یکساں ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) شہری غیر منقولہ پراپرٹی ٹیکس ایکٹ قواعد میں الفاظ سنر کچر، سپر سنر کچر، اپر سنر کچر شامل نہ ہیں، صرف لینڈ ایریا اور کورڈ ایریا درج ہے۔
 (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ج) ایک رہائشی گھر جس کا رقبہ 5 مرے تک ہو رہائشی مقصد کے لئے زیر استعمال ہو اور ویوایشن ٹیبل کی کیٹیگری ڈی تا جی مجریہ زیر دفعہ 5-A قانون ہذا کے تحت تخصیص شدہ ہو پراپرٹی ٹیکس سے مستثنیٰ ہے۔ کیٹیگری اے تا سی میں تخصیص کئے گئے پانچ

مرد کے رہائشی گھروں کو پراپرٹی ٹیکس سے مہموت دینے کے لئے مجوزہ ترمیمی بل اسمبلی میں پیش کئے جانے کے لئے تیار ہے۔

ٹیوٹا میں اسیسمنٹ اینڈ پروموشن رولز آف DAE اینڈ
کامرس ایجوکیشن کے اجراء اور عملدرآمد سے متعلقہ مسائل

*6283 ڈاکٹر اسد اشرف، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونانے 1999 میں اسیسمنٹ اینڈ پروموشن رولز آف DAE اینڈ
کامرس ایجوکیشن بلنے جن کی منظوری حکومت پنجاب یا وفاق سے نہ لی گئی اور ان
پر عمل درآمد شروع کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پاکستان کے باقی تینوں صوبوں میں فرسٹ اینر کی
رجسٹریشن کینسل کرنے والے rule پر عمل نہیں کروایا گیا لیکن پنجاب میں دو لاکھ
کے قریب طلباء پر لاگو کر کے یکنیکل ایجوکیشن کو بند اور ختم کرنے کی سازش کی
گئی ہے اور جوہت بیان فرمائیں؟

وزیر صنعت،

(الف) کمیشن آف چیئرمین اور ڈائریکٹر یکنیکل ایجوکیشن نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ
12-13 جولائی 1999 آئٹم نمبر (II) 4 کے تحت چاروں صوبوں میں ایک میسج اسیسمنٹ
اینڈ پروموشن رولز برائے تین سالہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایت انجینئر کی منظوری دی
ہے۔ روداد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید فنی تعلیمی بورڈ پنجاب نے
اپنے اجلاس مورخہ 19- جون 1999 کرنٹ آئٹم نمبر 3 میں مذکورہ رولز لاگو کرنے کی
منظوری دی (روداد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔) جس کے بعد سے یہ رولز
نافذ العمل ہیں۔ پنجاب بورڈ آف یکنیکل ایجوکیشن آرڈیننس کی دفعہ 20 کے تحت بورڈ
کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ اس سلسلہ میں رولز بلانے لہذا امتحانات اور

لہاء کی پرموشن سے متعلقہ طریق کار کے معاملہ کی منظوری صوبائی یا وفاقی حکومت سے ضروری نہیں۔ ڈپلومہ ان کلرکس / ڈپلومہ ان بزنس ایڈمنسٹریشن کے اسیسٹنٹ اینڈ پرموشن رولز 2000-01 کی منظوری کے لئے کمیٹی آف چیئرمین اور ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن نے اپنے اجلاس مورخہ 11 تا 12 اپریل 2000 میں سفارشات دیں جن کی منظوری نیشنل انسٹیٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی نے مورخہ 23 مئی 2000 کو دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مذکورہ رولز ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل اتھارٹی کی منظوری مورخہ 27 اگست 2001 (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کے تحت لاگو کر دیئے گئے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ حکومت پنجاب کے بنانے ہونے پنجاب ٹیکنیکل اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی آرڈیننس مجریہ 1999 کے تحت مذکورہ اتھارٹی کو اختیار حاصل ہے کہ وہ اتھارٹی کے معاملات چلانے کے لئے از خود رولز بنائے۔

(ب) جیسا کہ حصہ (الف) میں بیان کیا گیا ہے کہ کمیٹی آف چیئرمین اور ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن نے اپنے اجلاس منعقدہ مورخہ 12-13 جولائی 1999 آئٹم نمبر (II) 4 کے تحت چاروں صوبوں میں یکساں اسیسٹنٹ اینڈ پرموشن رولز برائے تین سہ ڈپلومہ آف ایسوسی ایٹ انجینئر کی منظور دی ہے۔ (روداد کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مذکورہ بالا رولز فیک (الف) کے تحت ہی بجوں کی رجسٹریشن کینسل / منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ یہاں یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا قوانین تمام صوبوں میں یکساں طور پر لاگو ہیں۔

P.S.I.C راولپنڈی ڈویژن کے اضلاع کے لئے 2000 تا 2004

قرضہ کے لئے مختص اور جاری رقم کی تفصیل

*6295، محترمہ فرزانہ راجہ اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن راولپنڈی ڈویژن کے لئے حکومت نے جنوری 2000

تا نومبر 2004 تک loaning کی مد میں کل کتنی رقم مختص کی تھی اور متذکرہ سالوں کے دوران کس کس ضلع کے کون کون سے رہائشیوں کو کتنا کتنا قرضہ دیا گیا، ان کے نام مع ولایت و سکونت کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ ڈویژن کے رجسٹریل ڈائریکٹر نے اپنی تقرری سے اب تک

حصول قرضہ کے خواہش مند حضرات میں سے جتنے لوگوں کو قرضے دیئے ان سب کا تعلق ضلع پکوال سے ہے جنہیں میرٹ سے بہت کر حصول قرضہ کے لئے قانونی تقاضے قواعد و شرائط کے برعکس قرضے دیئے جس سے ڈویژن کے باقی تین اضلاع انک 'راولپنڈی' جہلم کے قرضہ کے خواہشمند درخواست گزاروں کی حق تلفی ہوئی؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت محکمہ سہل انڈسٹریز کارپوریشن کے

رجسٹریل آفس راولپنڈی کی طرف سے دیئے گئے تمام قرضہ جات کی مکمل چھان بین کرنے اور میرٹ و قواعد و ضوابط کے برعکس قرضہ دینے جانے میں ہونے والی بے ضابطگیوں کا سخت نوٹس لیتے ہوئے انکوائری کے بعد ذمہ داران کے خلاف جھگڑا کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت،

(الف) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن راولپنڈی ڈویژن کے لئے قرضہ سکیم برائے صنعتی منصوبہ جات اور ہنرمند ماہ مئی 2003 میں شروع ہوئی جس کے تحت نومبر 2004 تک 136 کارخانوں کو مبلغ -/30,20,000 روپے قرض دیا گیا۔ رجسٹرڈ آفس راولپنڈی میں ہنرمندوں کی قرضہ سکیم کے تحت سال 2003 تا 2004 میں 199 ہنرمندوں کو مبلغ -/30,20,000 روپے قرضہ دیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رقم	مدد شدہ قرضہ		مستحق قرضہ		درخواستیں وصول ہوئیں		کل مبلغ
	(CASA)	(CSSI)	(CASA)	(CSSI)	(CASA)	(CSSI)	
4,72,96,500/-	209	161	48	179	90	217	95 راولپنڈی
1,43,80,000/-	46	27	19	31	42	56	1 تک
4,77,95,000/-	57	7	50	10	92	13	96 پکوال
1,84,02,000/-	23	4	19	7	34	7	36 جہلم
12,78,73,500/-	335	199	136	227	258	293	271 میڑان

نوٹ۔ ان تمام پراجیکٹس کی تفصیلی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب-ج) یہ درست نہیں ہے کہ راولپنڈی میں رجسٹرڈ ڈائریکٹر نے اپنی تقرری سے اب تک جن لوگوں کو قرضے دیئے ہیں ان سب کا تعلق ضلع پکوال سے ہے۔ اوپر جز (الف) کے جواب میں دی گئی تفصیل سے صاف ظاہر ہے کہ راولپنڈی ڈویژن کے چاروں اضلاع میں میرٹ پر قانونی تقاضوں پر عمل پیرا رہتے ہوئے قواعد و شرائط کے مطابق قرضے دیئے گئے۔ ضلع پکوال کے علاوہ باقی تین اضلاع راولپنڈی، ایک اور جہلم کے رہائشی خواہشمند درخواست گزاروں کی کوئی حق تکلیفی نہیں کی گئی، جن صاحبان نے بھی قرضہ کے لئے درخواست دی ان تمام کے قرضہ جات قواعد و ضوابط کے تحت منظور کئے گئے۔

P.S.I.C راولپنڈی ڈویژن کے موجودہ ریجنل ڈائریکٹر کی تقرری اور بھرتی سے متعلقہ تفصیل

6296* محترمہ فرزانہ راجہ اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) منجانب سہل انڈسٹریز کارپوریشن میں راولپنڈی ڈویژن کے موجودہ Regional Director کی تقرری کب ہوئی اور انہوں نے اپنی تقرری سے لے کر نومبر 2004 تک راولپنڈی ڈویژن میں کل کتنی علی اسمیوں پر کن کن افراد کو کس کس گریڈ اسمی پر بھرتی کیا ان کے نام، تاریخ بھرتی، عہدہ و چارجت کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) کیا مذکورہ Regional Director نے تمام علی اسمیوں کو میرٹ پر پڑ کیا، اگر ہاں تو آیا حکومت منجانب کی ریکروٹمنٹ پالیسی کے مطابق تمام اسمیوں کو بذریعہ اخبارات مشہر کیا گیا، اگر ہاں تو کون کون سی اسمیوں کو کس کس تاریخ کے کون کون سے اخبارات میں مشہر کیا گیا مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت،

(الف) منجانب سہل انڈسٹریز کارپوریشن راولپنڈی ڈویژن کے موجودہ ریجنل ڈائریکٹر کی تقرری مارچ 2003 میں ہوئی انہوں نے اپنی تقرری سے لے کر نومبر 2004 تک راولپنڈی ڈویژن میں کسی علی اسمی پر کوئی ریگولر تقرری نہیں کی ہے۔ چند ابکار عارضی طور پر کنٹریکٹ اڈنٹی و سبجز کی بنیاد پر بھرتی کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عہدہ و پتا	عہدہ	تاریخ تقرری
1.	طارق محمود علامہ	ٹورک گریڈ 6 بیڈی کرائس ٹاپ ہری	6-12-2003
	مکان نمبر 11-11 بیڈی کلائی نیچ روڈ	(کنٹریکٹ)	
	منطقہ راولپنڈی۔		
2.	ساجد محمود علامہ لاطل	ٹنپ محمد بیڈی کرائس ٹاپ ہری	06-04-2004
	اسٹام جنڈ، تحصیل و ضلع جاکوہل	(کنٹریکٹ)	
3.	پسر حسین طاہرہ نوحہ حسین	ٹورک بیڈی کرائس ٹاپ ہری	16-09-2004
	مکان نمبر 15-15، 430 پتھور روڈ	(کنٹریکٹ)	

- کشمیر ٹرانس راولپنڈی
- 4- ٹریڈ مریٹن ورلڈ ویمن سکا
سوپر (ڈبلیو-جی) کٹریٹ 28-09-2004
- ڈھوک اٹلی سٹیٹ منسٹر عدلیہ
سکن نمبر 1091 این ای راولپنڈی
- 5- مہاراجہ ولد غلام سرور
ایجنڈا: بینڈی کرافٹس شاپ مری 05-12-2003
- وارڈ نمبر 14 سٹی آف راولپنڈی روڈ
گورنمنٹ صنعت راولپنڈی

یہ تمام اہلکار تمام قانونی تھکنے پورے کرتے ہوئے عارضی طور پر پاکستان بینڈی کرافٹس شاپ اور بینڈی کرافٹس سنٹر کی غالی اسامیوں پر رکھے گئے ہیں، جس کا بنیادی مقصد شاپ اور سنٹر کی سیل وغیرہ کو بڑھانا ہے۔ ان اہلکاروں کی تنخواہ سٹائپ اور سنٹر کی سیل اور منافع سے ادا کی جاتی ہے اور چونکہ ان کی تنخواہ پراجیکٹ میں سے ادا کی جاتی ہے، لہذا ان کی عارضی تقرری پر کوئی پابندی نہیں ہے کیونکہ پراجیکٹ چلانے کے لئے یہ اہمائی ضروری ہے ورنہ پراجیکٹ کے بند ہونے کا خطرہ ہوتا ہے جو کہ ملکی اور قومی مفاد میں نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ حکومت پنجاب کی ریکورمنٹ پالیسی کے تحت کسی غالی اسامی پر کوئی ریگولر تقرری نہیں کی گئی ہے۔

بہاولپور میں انٹلسٹریل اسٹیٹ کا قیام

- 13,6319* کٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے بعض شہروں میں انڈسٹریل اسٹیشن بنائی جا رہی ہیں؟
- (ب) کیا بہاولپور شہر اس منصوبہ میں شامل ہے، اگر نہیں تو کیا حکومت اس علاقہ کو بھی پروگرام میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت،

(الف) ہاں۔ یہ سچ ہے کہ پنجاب سہل انڈسٹریز کارپوریشن پنجاب کے بعض شہروں مثلاً جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، گجرات، مظفر گڑھ، ڈی جی خان، ٹیکری اور انک میں انڈسٹریل اسٹیشن قائم کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

(ب) بہاولپور شہر میں مزید اسٹیشن قائم کرنے کا تا حال کوئی پروگرام نہیں ہے کیونکہ وہاں پر 1961-62 سے 52 ایکڑ پر مشتمل ایک اسٹیشن قائم ہے اور اس میں موجود 203 پلاٹ الٹ شدہ ہیں۔

گورنمنٹ کمرشل کالج بہاولنگر میں مجموعی

اور طالبات کی نشستوں میں اضافے کا مسئلہ

*6556، محترمہ حمیدہ نوید، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کمرشل کالج بہاولنگر میں بی کام کلاسز کا اجراء کیا گیا ہے اور نشستوں کی موجودہ تعداد 50 ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ متذکرہ کالج میں بی کام کلاسز میں طالبات کے لئے صرف پانچ نشستیں مخصوص ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج ہذا میں جو طلباء اس وقت بی کام (فائنل) میں ہیں انہیں امتحان دینے کے بعد اگلی کلاس میں داخلہ کی اجازت نہ ہے جبکہ اضافی ہڈنگ بھی موجود ہے؟

(د) اگر جڑ ہانے والا کاجو اب اجبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ کالج میں بی کام کی نشستیں بڑھانے، طالبات کی نشستیں بھی بڑھانے اور کالج ہذا کے بی کام (فائنل) کے طلباء کو امتحان دینے کے بعد اس کالج میں داخلہ کی اجازت دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو دوہرات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) ٹیکنیکل اور کمرشل کالجوں کو این۔جی۔اوز کے سپرد کرنے کے سلسلہ میں قائم کمیٹی کس کے حکم پر تشکیل دی گئی، اس کے ممبران کی تعداد اور ناموں کی تفصیل بتائی جائے؟

(د) اس کمیٹی کی عداہات پر 2003 سے آج تک جن ٹیکنیکل اور کمرشل کالجوں کو این۔جی۔اوز کے سپرد کیا گیا ہے ان کے نام اور این۔جی۔اوز کے نام کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر صنعت،

(الف) صوبہ میں 23 عدد ٹیکنیکل کالج اور 13 عدد G.C.C کمرشل کالج اور 100 عدد کمرشل انسٹی ٹیوٹس موجود ہیں۔

(ب) کسی بھی ٹیکنیکل یا کمرشل کالج کو این۔جی۔اوز کے حوالے نہیں کیا گیا۔

(ج) چونکہ کسی ٹیکنیکل یا کمرشل کالج کو کسی بھی این۔جی۔اوز کے حوالے ہی نہیں کیا گیا ہے، لہذا اس سلسلے میں کمیٹی کی تشکیل بعید از سوال ہے۔

(د) چونکہ کسی ٹیکنیکل یا کمرشل کالج کو کسی این۔جی۔اوز کے حوالے ہی نہیں کیا گیا ہے، لہذا اس سلسلے میں کوئی بھی تفصیل ممکن نہیں۔

بہاولپور میں ہیوی انڈسٹری کے قیام کا مسئلہ

*6806، محترم پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر صنعت اذراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں صرف سیزنل فیکٹریاں مثلاً کاٹن فیکٹری، آئس فیکٹریاں، شوگر ملز وغیرہ ہیں جو صرف سیزن میں کام کرتی ہیں باقی سارا سال بند رہتی ہیں جس کی وجہ سے ان فیکٹریوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو سارا سال شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

وزیر صنعت:

- (الف) یہ درست ہے کہ منڈ کراہ کالج میں بی کام کی نشستوں کی تعداد 50 ہی ہے۔
- (ب) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ آف کامرس، بہاولنگر میں بی کام میں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے قواعد کے مطابق طالبات کے لئے 5 نشستیں مخصوص ہیں۔
- (ج) ادارہ ہذا میں صرف بی کام تک تعلیم دی جاتی ہے۔ ادارہ کی عمارت میں کل 13 کلاس روم موجود ہیں جبکہ کلاسز کی تعداد 6 ہے جس کے کل دس سیکشن ہیں۔ تین کلاس رومز خالی ہیں۔ آئندہ سال سے بی کام کی نشستوں میں اضافہ کی تجویز ہے اگر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے نشستوں میں اضافہ کی منظوری دے دی تو اضافی کلاس رومز بھی زیر استعمال آجائیں گے۔
- (د) بی کام کی نشستیں آئندہ سال سے بڑھانے کی تجویز ہے۔ طالبات کے لئے مخصوص نشستیں اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے قواعد کے مطابق ہی بڑھائی جاسکتی ہیں، بی کام (کانٹل) کرنے کے بعد ادارہ ہذا میں طلباء کے لئے اچھی کلاس (ایم کام) میں داخلہ کی سہولت موجود نہ ہے کیونکہ ادارہ میں شامل ایم کام کی کلاسز کا اجراء نہ ہوا ہے۔ تمام پانچ سادہ ضلعی ڈویلمینٹ پلان میں ایم کام کلاسز کے اجراء کی تجویز شامل کی گئی ہے۔

این۔جی۔اوز کے حوالے کئے گئے ٹیکنیکل / کمرشل کالجوں

اور پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

*6571، شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر صنعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) صوبہ میں ٹیکنیکل اور کمرشل کالجوں کی تعداد کتنی ہے؟
- (ب) ٹیکنیکل اور کمرشل کالجوں میں کتنے کالجوں کو کس بنیاد اور پالیسی کے تحت این۔جی۔اوز کے حوالے کیا گیا؟

(ب) کیا حکومت بہاولپور میں بیوی انڈسٹری لگانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت،

(الف) یہ درست نہ ہے کہ بہاولپور میں صرف سیزل فیکٹریں مثلا کان فیکٹریں، آئس فیکٹریں، شوگر ملز وغیرہ کام کر رہی ہیں بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ زیادہ تر صنعتی یونٹ سیزل کام کرتے ہیں تاہم کچھ صنعتی ادارے ہیں جو سدا سال کام کرتے ہیں جن کی تعداد حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	تعداد
1-	ٹیکسٹائل سینگ یونٹس	4
2-	گمی / کو کنگ آئل یونٹس	3
3-	آنا ملز	22

سال انڈسٹری کی تعریف میں آنے والی فیکٹریاں مثلا لائٹ انجینئرنگ، فرنیچر سازی، کتہ فیکٹری، فوڈ انڈسٹری، بشمول بریڈ بنانے والے، موٹر وائرنگ پارٹس اور اس کے علاوہ گمی ملز، فلور ملز، ٹیکسٹائل ملز، پیکنگ یونٹس PVC پائپ، بناؤ والی فیکٹریاں، پلاسٹک پولی قطن پرنٹنگ، صابن سازی وغیرہ تمام سال چلنے والی فیکٹریاں موجود ہیں۔

(ب) حکومت کی موجودہ پالیسی کے تحت حکومت خود صنعتکاری نہیں کرتی جبکہ حکومت کی طرف سے پرائیویٹ سیکٹر کو بیوی انڈسٹری لگانے اور اس کے فروغ کے لئے باہم سہولیات بشمول سزا کار ماحول و مستحکم باہدار اور شفاف اقتصادی پالیسی موجود ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

خیر پور ٹامیوالی، الاٹ شدہ ٹھیکہ ریت سے متعلقہ مسائل

300، میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، کیا وزیر کان کنی و معدنی ترقی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

- (الف) خیر پور ٹامیوالی کے نواح میں ریت کا موجودہ ٹھیکہ کتنے میں دیا گیا ہے؟
- (ب) اس ٹھیکہ کی رقم میں کون سا علاقہ شامل ہے؟
- (ج) ٹھیکہ کے قواعد و ضوابط کے مطابق جس بلاک کو lease پر دیا جائے، اس کے گرد ایک میٹر کے pillars ہونے چاہئیں۔ کیا lease شدہ بلاک میں pillar سے نشاندہی کی گئی ہے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ ٹھیکہ دار کو ریت ٹریڈیng کرنے کے لئے کوئی schedule rate نہیں دیا گیا اور وہ اپنی مرضی سے قیمت وصول کر سکتا ہے؟
- (ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلاک کے گرد pillars کی نشاندہی نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار غیر لیز شدہ بلاک سے بھی ریت sale کرتا ہے؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹھیکہ نیلامی کی رقم بہت ہی معمولی ہے، اس کے برعکس ٹھیکیدار کافی ٹریڈیng ریت بہت زیادہ ہے؟
- (ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ بلاک کے گرد pillars نہ ہونا، ریت کا schedule rate مقرر نہ کرنا، اسسٹنٹ ڈائریکٹر، معدنیات، بہاولپور کی ٹی بجٹ ہے اور اس favour کے عوض وہ ٹھیکیدار سے بھاری رشوت وصول کرتا ہے؟

وزیر کان کنی و معدنیات،

(الف) خیر پور ٹامیوالی کے گرد و نواح میں عام ریت کے دو عدد پتہ بات کل منگ

2,18,000/- روپے میں عطا شدہ ہیں جن میں جموگ حاجی منگ 1,81,000/- روپے

اور خیر پور بسینڈ منگ 37,000/- روپے کے عوض بذریعہ نیلام عام دینے گئے ہیں۔

(ب) جیسا کہ شی (الف) میں دیا گیا ہے کہ دو عدد پڑ بات عطا شدہ ہیں۔ جموںک حاجی برانے رقم 1496.90 یکڑ دریائے ستلج میں نزد جموںک حاجی واقع ہے جبکہ خیر پور بہ سینڈ برانے رقم 1461.77 یکڑ خیر پور نامیوالی قصبہ کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔

(ج) پنجاب معدنی مراعات قوانین مجریہ 2002 کی شی نمبر 212 کے تحت پڑ دار ورک آرڈر کے اجراء کے پندرہ یوم کے اندر اپنے خرچ پر مد بندی ستون نصب کرنے کا پابند ہے۔ معدنی پڑ خیر پور بہ سینڈ کا ورک آرڈر برانے عرصہ دو سال از مورخہ 04-1-30 تا 06-1-29 جاری کیا گیا ورک آرڈر کے اجراء کے بعد مورخہ 04-2-16 کو رقم پڑا کا موقع معائنہ کیا گیا اور موقع پر مد بندی ستون نصب نہ پانے گئے تھے جس پر پڑ دار کو شوکاز نوٹس جاری کیا گیا جس کا جواب موصول نہ ہونے پر دوسرا شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ پڑ دار نے بذریعہ نمائندہ جواب ارسال کیا کہ میں نے مد بندی ستون نصب کروانے تھے مگر مالکان اراضی نے اپنی زمینوں سے نصب مد بندی ستون اکھاڑ دیئے۔ پڑ دار کا جواب غیر تسلی بخش تصور کرتے ہونے مسل مجاز اتھارٹی کی خدمت میں پیش کی گئی جس پر مجاز اتھارٹی نے پڑ دار پر مبلغ پانچ صد روپے جرمانہ عائد کیا۔ ازاں بعد دو مرتبہ عطا شدہ معدنی پڑ جموںک حاجی کا موقع معائنہ کیا گیا اور موقع پر مد بندی ستون نصب شدہ پانے گئے۔

(د) یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے اور پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کے تحت ریت کا کوئی شیڈول ریت مقرر نہ ہے۔ پڑ دار طلب اور رسد کے توازن اور ملحقہ علاقہ جات کے پڑ دار ان سے مطابقت کی بنیاد پر قیمت فروخت وصول کرنے کا مجاز ہے۔

(ه) یہ درست نہ ہے کہ پڑ دار غیر عطا شدہ بلاک 1 ایریا سے ریت sale کر سکتا ہے۔ غیر عطا شدہ رقم سے نکاسی غیر قانونی نکاسی کے زمرے میں آتی ہے جس کے سدباب کے لئے نہ صرف محکمہ کارروائی کے ذریعے غیر قانونی نکاسی کرنے

کو ریکوری ڈالی جاتی ہے بلکہ پولیس کے ذریعے اس کی نکاسی بھی بند کروائی جاتی ہے اور چوری کا پتہ بھی کروایا جاتا ہے۔ مورخہ 14-07-2004 کو خیرپور نامیوالی کا موقع معائنہ کیا گیا اور خیرپور نامیوالی ریلوے سٹیشن روڈ کے گرد و نواح میں نابھائر نکاسی کرنے کے تازہ نشانات پانے گئے جن کی بات مقامی افراد سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ جو ٹریکٹر ٹرائی والے اس جگہ سے نابھائر نکاسی کرتے ہیں ان سے قیمت فروخت مبلغ 20/- روپے فی ٹرائی پڑ دار کا شش وصول کرتا ہے تاہم بوقت معائنہ کوئی ٹریکٹر ٹرائی موجود نہ پائی گئی۔ چنانچہ مقامی افراد کے بیانات کی روشنی میں موقع پر موجود کھد انوں کی پیمائش کر کے 4400/- روپے ریکوری بنائی گئی جس پر پڑ دار صدر علی کو مورخہ 04-14-7-04 اور 28-08-04 اور 18-09-04 کو شو کاز نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔

(و) یہ کہ خیرپور نامیوالی کے گرد و نواح میں واقع معدنی پڑ جات کی رقوم اگرچہ ہلکی نظر میں زیادہ معلوم نہیں ہوتیں۔ تاہم پگھلے پڑ جات کی رقوم کے مقابلہ میں موجودہ بلوں کی رقم ریکارڈ بول تک زیادہ ہے جس کے تحت خیرپور نامیوالی کے پڑ جات کی موجودہ آمدن پہلے کی نسبت کافی زیادہ ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

مالی سال	آمدن
1999-2000	7,095/- روپے
2000-2001	19,500/- روپے
2001-2002	5,536/- روپے
2002-2003	11,000/- روپے
2003-2004	12,236/- روپے
1.7.2004 - 30.9.2004	54,500/- روپے

جہاں تک فی ٹرائی ریٹ کا تعلق ہے تو اس بارے میں حق (د) میں بتایا جا چکا ہے کہ گورنمنٹ کی جانب سے اور پنجاب معدنی مراعاتی قوانین 2002 کے تحت کوئی شیڈول ریٹ مقرر نہ ہے۔ لہذا پز دار طلب و رسد کے توازن کی بنیاد پر قیمت فروخت وصول کر سکتا ہے۔

(ز) یہ درست نہ ہے کیونکہ بلاک کے گرد ابتدائی طور پر pillar نصب نہ کرنے کی بنیاد پر ٹھیکہ دار کے خلاف کارروائی کی گئی تھی جس کے بعد اس نے pillar نصب کر دینے ہیں۔ شیڈول ریٹس کے بارے میں مزید وضاحت کے لئے یہ بیان کرنا مناسب ہے کہ چونکہ قانون میں ایسی کوئی حق موجود نہ ہے لہذا صوبہ بھر میں کہیں بھی ریٹ کے شیڈول مقرر نہیں کئے گئے۔ اس میں خیر پور کے ٹھیکیدار کی favour کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ ان حالات میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر معدنیات بہاولپور کو مورد الزام ٹھہرانا مناسب نہ ہے۔

موضع بھکر نشیب کے خسرہ جات کے پراپرٹی ٹیکس کا مسئلہ

314. جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر آبکاری و محصولات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ رقبہ موضع بھکر نشیب خسرہ نمبر 2001 تا 2006 جو کہ زری زمین اور دکانات پر مشتمل ہے، پر کمیٹی حدود کا اطلاق نہیں ہوتا ہے؟
 (ب) اگر جواب اجبات میں ہے تو مذکورہ خسرہ جات کے مالکان سے کیوں ناجائز ٹیکس وصول کیا جا رہا ہے، کیا حکومت ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات،

(الف) نوٹیفکیشن حدود بلدیہ 1946 کے مطابق بھکر نشیب حدود کمیٹی کے اندر ہے خسرہ نمبرات 2001 تا 2006 بھکر نشیب میں شامل ہیں۔

(ب) اس سلسلہ میں جاری کیا جانے والا دوسرا نوٹیفکیشن 1985ء بھی بھکر نشیب کا علاقہ بلدیہ کی حدود کے اندر ظاہر کرتا ہے دونوں نوٹیفکیشن میں صرف بھکر نشیب کا ذکر ہے یا پھر متظیل کا ذکر کیا گیا ہے۔ کہیں بھی بھکر نشیب کے ضلع جات کا ذکر نہ ہے ضلع جات کے نمبروں کا ذکر نہ کرنا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ پورا بھکر نشیب حدود بلدیہ میں شامل ہے اس بنا پر بھکر نشیب کے پورے علاقہ کو پراپرٹی ٹیکس کے لئے تفصیل کیا گیا ہے۔

محکمہ معدنیات کے ہسپتال چوا سیدن شاہ میں طبی سہولیات اور ٹریننگ سنٹر چکوال میں انڈر ٹریننگ افراد کی تفصیل

337. جناب حفیظ اللہ خان، کیا وزیر کان کنی و معدنیات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) محکمہ معدنیات کے ہسپتال واقع چوا سیدن شاہ ضلع چکوال میں کان کنوں (لیبرز) کے لئے کیا کیا سہولیات فراہم کی گئی ہیں؟
- (ب) کیا ہسپتال میں موجود ایکس رے مشین چالو حالت میں ہے؟
- (ج) اس ہسپتال میں کل کتنی اسمبولینس ہیں، کیا یہ چالو حالت میں ہیں؟
- (د) ٹریننگ سنٹر کس ضلع چکوال میں کتنے افراد ٹریننگ لے رہے ہیں، تفصیل بیان کریں؟

وزیر کان کنی و معدنیات،

(الف) مائٹز لیبر ویلفیئر ہسپتال، چوا سیدن شاہ ضلع چکوال میں کان کنوں کو اس وقت ان ڈور، آؤٹ ڈور، علاج کی سہولت کے علاوہ ہومیو ڈاکٹر اور حکیم کی خدمت بھی میسر ہیں۔ اس کے علاوہ ایمریٹس، ای۔سی۔جی، ایکس رے اور لیبارٹری ٹیسٹ کی سہولتیں بھی موجود ہیں۔

(ب) اس وقت تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی ایکس رے مشین جو مائٹز لیبر ویلفیئر ہسپتال میں چالو حالت میں موجود ہے اور اس سے کان کنان بھی استفادہ کر رہے ہیں۔ تاہم مائٹز لیبر ویلفیئر ہسپتال کی ایکس رے مشین خراب ہے، اس کی مرمت کے لئے متعلقہ میڈیکلنگ کمپنی سے رابطہ کیا گیا ہے۔

(ج) مائٹز لیبر ویلفیئر ہسپتال میں اس وقت دو اسمبولینسز موجود ہیں اور دونوں چالو حالت میں ہیں۔

(د) ٹریننگ سنٹر (منجانب سکول آف مائٹز) کلاس خلع چکوال میں اس وقت 158 افراد ٹریننگ لے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

56	1- اینٹنگ ٹیکنالوجی
52	2- لینڈ اینڈ مین سرورنگ ٹیکنالوجی
35	3- مین ایکریٹیل ٹیکنالوجی
15	4- مین کینٹیل ٹیکنالوجی
158	میزان

جناب سمیع اللہ خان، جناب چیئرمین!----

جناب چیئرمین، جی، آپ فرمائیں، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان، جی، جناب چیئرمین! کل یہاں منجانب میں جو بلدیاتی الیکشن ہونے ہیں ان میں دھاندلیوں کے خلاف ایک پوری debate ہوئی اور میرے خیال میں اس میں ایک پہلو ایسا ہے جس پر اپوزیشن کے بہت سارے دوست اسی حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں اور یقینی بات ہے کہ اس وقت جو ملک کی صورت حال ہے اس پر صرف اپوزیشن کے دوست ہی بات نہیں کرنا چاہیں گے بلکہ منجانب حکومت کی دھاندلیوں کے خلاف ان نچوں پر بیٹھے ہوئے لوگ بھی بات کرنا چاہیں گے تو میں چونکہ اس حوالے سے آج بات کرنا چاہ رہا ہوں کیونکہ کل ہمارے اپوزیشن لیڈر اور ذہنی اپوزیشن لیڈر نے بات کی تھی تو اس حوالے سے میں کچھ گزارشات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، محترم سمیع اللہ خان صاحب! آپ سے یہ گزارش ہے کہ اگر آپ سارے ہاؤس والے واقعی اس پر کوئی بحث کرنا چاہتے ہیں تو آپ اس پر تحریک اتوانے کا رے آئیں یا پھر آپ اس پر کوئی قرارداد پیش کریں تاکہ اس کے لئے جو طریق کار ہے اس کے مطابق چلا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے درست فٹانڈی کی ہے کہ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تحریک اتوانے کا رے کر آئیں۔ آج سے دس پندرہ دن پہلے جیسے ہی الیکشن کے پہلے اور دوسرے مرحلے کا افتتاح ہوا بیچار ممبران نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو تحریک اتوانے کا رے دیں لیکن وہ مولا جٹ انداز میں ساری واہس کر دی گئیں۔ اس لئے کل بھی گنڈاسا چلا کر بقول رانا صاحب یہ سلسلہ ختم کر دیا گیا تو ہم چاہتے ہیں کہ اس پر چونکہ میں نے اور دیگر ممبران نے بھی ان دھاندلیوں کے خلاف تحریک اتوانے کا رے دی تھیں بہت سارے دوستوں کو کل بات کرنے کا موقع ملا ہے۔ آج میں چاہ رہا ہوں کہ باقی دوست جنہوں نے تحریک اتوانے کا رے دی ہیں جو واقعی پنجاب میں اپنے اپنے معلقوں میں اور اپنے اپنے ضلع میں ان دھاندلیوں کا شکار ہونے ان کو موقع دیا جائے۔ اس حوالے سے میں بات کرنا چاہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں یہ ٹھیک ہے کہ کل دوستوں نے یوائنٹ آف آرڈر پر بڑی تفصیل سے بات کی اور آپ کو موقع نہیں ملا۔ آپ پھر کسی وقت 'جب Chair پر سپیکر صاحب موجود ہوں آپ اس وقت یہ شوق پورا کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! یہ سپیکر کی سیٹ ہے اور یہاں پر جو بھی صدارت کر رہا ہوتا ہے وہ پورے اختیارات کے ساتھ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں آپ اس وقت بااختیار سیٹ پر بیٹھے ہیں لہذا ہمیں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، اس میں کوئی شک نہیں، ہوتا یہ ہے کہ سپیکر صاحب معزز ممبران کو accommodate کرنے کے لئے توڑا سا rules سے ہٹ کر بھی کر لیتے ہیں لیکن میری یہ مجبوری ہے کہ میں rules کے مطابق ہی بات کروں گا اور rules کے مطابق ہی ہاؤس کو

چلاؤں گا۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب چیئرمین ! اس میں ایک پہلو ایسا ہے جس کا future کے political scene کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ اس ایکشن کو handle کرنے والے ٹرانیکا شریف الدین میرزادہ، طارق عزیز، نذر جنرل پرویز مشرف نے اس بلدیاتی ایکشن کو ملک میں مستقبل کے سیاسی scene سے جس طرح جڑوا ہے ہم جانتے ہیں کہ اس پر بھی ہاؤس میں بات کی جائے۔

رانا مناء اللہ خان : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین ! آپ نے اپنی جس مجبوری کا اہم کیا ہے اس کے حوالے سے عرض کروں گا کہ چیئر پر جو بھی بیٹھا ہو اس کے پاس وہی اختیارات ہوتے ہیں جو رولز کے مطابق سپیکر صاحب کو دینے گئے ہیں۔ رولز کے خلاف کوئی ایسی بات نہیں ہو سکتی۔ ایک ایسی بات جو بہت اہم ہو اور پھر ایک دن پہلے اس پر بحث بھی ہوئی ہو وہ رولز کے خلاف کیسے ہو سکتی ہے؟ تقریباً دس پندرہ دوست اس وقت اپنے اپنے معلقوں کے حوالے سے اس موضوع پر اہم باتیں کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان چیزوں کی اصلاح ہو سکے، عوام اس سے آگاہ ہو سکیں۔ جناب وزیر قانون بیٹھے ہیں آپ ان سے پوچھ لیں۔ اگر وہ agree کر جائیں اور دوست پانچ دس منٹ فی ممبر کے حساب سے بات کر لیں تو اس میں کوئی معاہدہ نہیں ہے۔ آپ وزیر قانون صاحب سے پوچھ لیں، کل بھی انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔ گو بعد میں تقریباً ایک گھنٹے بعد یہ temper lose کر گئے تھے تاہم ایک گھنٹہ انہوں نے پورے سکون کے ساتھ ہماری بات سنی تھی۔ اب ان میں آہستہ آہستہ برداشت کا مادہ پیدا ہوتا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین، شکریہ، آپ بیٹھیں۔ جی راج صاحب ! آپ کیا فرماتے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین ! میں رانا صاحب کا مشکور ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں کل خاموش رہا اور میری اس خاموشی کو انہوں نے نیم رھامندی سمجھا۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ ہماری بات حوصلے سے سنی جائے تو جناب میں نے کل بھی ان کی بات حوصلے سے سنی ہے۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ یہ تحریک اتوانے کالے آئیں اور

پھر اس پر جتنی مرضی بات کر لیں۔ ہم ان کی بات سننے کے لئے تیار ہیں۔

جناب احسان اللہ وقاص : جناب! وہ تو reject ہو چکی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، اب یہ تو چیز کا اور آپ کا معاملہ ہے، میرا معاملہ نہیں ہے۔

اگر یہ تحریک اتوانے کا لگاتے ہیں تو پھر اس پر بات کریں، یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ ہر روز پوائنٹ آف آرڈر پر وہی بات جو ایک دفعہ ہو چکی ہے، دہرائی جائے۔ (قطع کلامیں)

جناب چیئرمین، معزز ممبران کی اطلاع کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج جمعہ ہے، وقت تمہوڑا ہے لہذا آج کی کارروائی کو مکمل ہونے دیں۔ آپ کو پھر کسی دن اس موضوع پر بات کرنے کے لئے وقت دے دیں گے۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب چیئرمین! یہ کہاں لکھا ہے کہ جمعہ والے دن پنجاب حکومت کی بد معاشیوں اور دھاندلیوں پر بات نہیں ہو سکتی؟

جناب چیئرمین : سمیع اللہ خان صاحب! آپ اس وقت ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں آپ کو پھر کسی دن موقع دیا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان : اگر آپ ہمیں اس وقت بات نہیں کرنے دیں گے تو ہم اس ہاؤس میں شدید احتجاج کریں گے اور اپنے اس پارلیمانی حق کو استعمال کریں گے۔ لہذا میں آپ سے گزارش کروں گا کہ ہمیں پنجاب حکومت کی دھاندلیوں اور مرکز میں ٹرانسپیرینس کو نیا جال بچھایا ہے، جو اس ملک میں نئے سیاسی scene کو ترتیب دینے جا رہے ہیں اس کو بے نگاہ کرنے کے لئے ہمیں ہاؤس میں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین، جناب معزز ممبران میں یہ کہوں گا کہ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے لہذا میں آپ کو اجازت نہیں دے سکتا۔

جناب سمیع اللہ خان : جناب والا! آپ نے میرے اس پوائنٹ آف آرڈر کو valid قرار نہیں دیا جس پر میں احتجاجاً ہاؤس سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوزیشن کے معزز اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

رپورٹیں (توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین، محترمہ مصباح کوکب تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں ان کو دھت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ مصباح کوکب: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"تحریک استحقاق نمبر 5'41'43'52 تا 57'60'65 تا 72 بہت سال 2003 تحریک استحقاق 32'53'71 اور 72 بہت سال 2004 اور تحریک استحقاق نمبر 11'14'27 اور 29 اور 60 بہت سال 2005 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین! یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"تحریک استحقاق نمبر 5'41'43'52 تا 57'60'65 تا 72 بہت سال 2003 تحریک استحقاق 32'53'71 اور 72 بہت سال 2004 اور تحریک استحقاق نمبر 11'14'27 اور 29 اور 60 بہت سال 2005 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ

"تحریک استحقاق نمبر 5'41'43'52 تا 57'60'65 تا 72 بہت سال 2003 تحریک استحقاق 32'53'71 اور 72 بہت سال 2004 اور تحریک استحقاق نمبر 11'14'27 اور 29 اور 60 بہت سال 2005 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-نومبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

کورم کی نشاندہی

جناب تنویر اشرف کاثرہ: جناب چیئرمین! میں نشاندہی کرتا ہوں کہ ہاؤس میں کورم نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کروائی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

ہاؤس میں کورم نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب چیئرمین، سیکرٹری صاحب دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا ہاؤس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ میں چودھری اقبال صاحب اور چودھری شفیق صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جا کر ایوزیشن کے دوستوں سے request کریں کہ وہ واپس ایوان میں تشریف لے آئیں۔

آوازیں، انہوں نے واپس نہیں آنا۔ آپ کارروائی شروع کریں۔

رپورٹیں (توسیع)۔۔۔ جاری

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین، سید محمد رفیع الدین بخاری مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr Syed Waseem Akhtar, M P A

کے بارے میں مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003 and The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Waseem Akhtar, M P A

کے بارے میں مجلس قائد برائے انڈسٹریز، کامرس اینڈ انوسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین، میں افتخار حسین میمجر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ میمجر صاحب موجود نہیں ہیں۔

رانے احسن رضا مجلس قائمہ برائے امور داغہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

رانے احسن رضا، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003 moved
by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داغہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003 moved
by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داغہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003 moved by
Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داغہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین، محترم پروین سکندر گل مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترم پروین سکندر گل، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 and
The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004
moved by Ms Azma Zahid Bokhari, M.P A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 and
The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004
moved by Ms Azma Zahid Bokhari, M.P A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اب سوال یہ ہے کہ،

"The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 and
The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004
moved by Ms Azma Zahid Bokhari, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد
میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب چیئرمین، چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دھموت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

1. The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004 and
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A
3. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shaheena Asad, M.P.A, and
4. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

1. The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004 and by
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A

- 3 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shaheena Asad, M.P.A and
- 4 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 - اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ

- 1 The Punjab Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004 and by
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A
- 3 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shaheena Asad, M.P.A and
- 4 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 moved by Rana Sana Ullah Khan, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31 - اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

تحریک استحقاق

ایس۔ ڈی۔ او اور ایکسین واپڈا مسلم ٹاؤن کا معزز رکن اسمبلی
کے ساتھ نامناسب رویہ

(---جاری)

جناب چیئرمین، اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ صاحبزادہ منزل الرشید عباسی صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 32 بابت 2005 پرمی جاچکی ہے آج اس کا جواب آنا تھا۔ صاحبزادہ منزل الرشید عباسی، جی یہ پرمی جاچکی تھی اور آج منسٹر صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین، جی منسٹر صاحب!

وزیر قوت برقی، جناب سیکرٹری بل ادا ہونے کے باوجود 05-6-30 کو کنکشن کمانے کی کیا وجہ تھی؟ باوجود یہ کنکشن کانا گیا ہے۔ لہذا اگر آپ اس تحریک استحقاق کو مجلس استحقاق کے سپرد کرنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، یہ تحریک استحقاق مجلس استحقاق کے سپرد کی جاتی ہے۔ سید احسان اللہ وقاص --- تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک استحقاق (dispose of) کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک استحقاق بھی سید احسان اللہ وقاص کی ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک استحقاق (dispose of) کی جاتی ہے۔ جناب جاوید حسن گجر --- تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک استحقاق بھی (dispose of) کی جاتی ہے۔ اللہ گل گل الرحمن (ایڈووکیٹ) --- تشریف نہیں رکھتے اس لئے ان کی تحریک استحقاق بھی (dispose of) کی جاتی ہے۔ جناب محمد اشرف خان کی تحریک استحقاق ہے لیکن انہوں نے request کی ہوئی ہے کہ وہ ضروری کام کے سلسلے میں جارہے ہیں اس لئے اسے pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب چیئرمین، اب ہم تحریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ سید احسان اللہ وقاص۔۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، ان کی تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بھی سید احسان اللہ وقاص کی تحریک ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی وہ تحریک التوائے کار بھی dispose of کی جاتی ہے۔ پھر اس کے بعد سید احسان اللہ وقاص کی تحریک التوائے کار نمبر 197/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ سید احسان اللہ وقاص کی تحریک التوائے کار نمبر 232/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد سید احسان اللہ وقاص کی تحریک التوائے کار نمبر 238/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔ محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی یہ تحریک التوائے کار pending تھی اس کے بارے میں اسی جواب آنا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا ان کی تحریک التوائے کار dispose of ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین، کیا یہ dispose of ہو چکی ہے؟ یہ disposed of کر کا ہوا ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب والا یہ dispose of نہیں ہوئی۔

جناب چیئرمین، کیا یہ dispose of نہیں ہوئی؟

محترمہ پروین سکندر گل، میں اسے پڑھوں۔

جناب چیئرمین، نہیں، پڑھی جا چکی ہے، وزیر موصوف اس کو دیکھتے ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کلاروائی متوی کی جانے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب اور لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں جگہ جگہ مٹی سینا گھر بنے ہوئے ہیں۔۔۔۔۔

آوازیں، یہ تحریک پڑھنی جائیگی ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب والا میری ایک تحریک ابھی رہتی ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی تحریک اتوانے کا نمبر 391 ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا ان کی ایک تحریک اتوانے کا نمبر 262 تو dispose

of ہو چکی ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب والا مجھے غلط فہمی ہوئی ہے، میری دوسری تحریک اتوانے کا

نمبر 263 ابھی رہتی ہے۔

جناب چیئرمین، یہاں پر تو اس کو disposed of لکھ کر لکھا گیا ہے۔ میزم 1 آپ کی تحریک

اتوانے کا نمبر 262 جو ہے وہ dispose of ہو گئی تھی۔

محترمہ پروین سکندر گل، آپ نے کہا تھا کہ اس پر ابھی رپورٹ نہیں آئی۔ اس لئے اس کو

pending کر دیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین، ریکارڈ کے مطابق 21 جون کو اس تحریک کو pending کیا گیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا اس تحریک اتوانے کا میرے پاس جواب اس لئے

نہیں ہے کہ اس کا اس دن میں نے جواب دیا تھا اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ وزیر ثقافت نے

جواب دینا تھا لیکن ان کی جگہ میں نے اس کا جواب دے دیا تھا لیکن اگر آپ فرماتے ہیں کہ آپ

کے ریکارڈ میں dispose of نہیں ہوئی تو آپ اس کو کل تک کے لئے pending کر دیں۔ کل

میں اس کا جواب دے دوں گا۔ اس وقت میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، کل تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب والا انہوں نے کہا تھا کہ جواب نہیں آیا اور اسے pending

کیا گیا تھا۔

جناب چیئرمین، اب بھی اس کو کل تک کے لئے pending کر دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی تحریک اتوانے کار نمبر 391/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی تحریک اتوانے کار 401/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد منٹو ڈوگر کی تحریک اتوانے کار نمبر 403/05 ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 407/05 چودھری زاہد پرویز، لاکھنوی (ایڈووکیٹ) چودھری محمد اشرف کبھو کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 409/05 ملک محمد اقبال چٹرا، شیخ تنویر احمد، راجہ محمد طارق کیانی کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 411/05 حاجی محمد اعجاز، ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 412/05 ملک اصغر علی قیصر، حاجی محمد اعجاز، راجہ طارق کیانی، جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 415/05 محترمہ زینب النساء قریشی کی طرف سے ہے اس میں انہوں نے request کی ہے کہ اسے کل تک کے لئے pending کر دیا جائے تو اس کو pending کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 416/05 چودھری اعجاز احمد سہل، جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 417/05 محترمہ صفیٰ بیگم، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ صفیرہ اسلام کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کار نمبر 418/05 جناب سمیع اللہ خان، چودھری اعجاز احمد سہل، رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک اتوانے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

اب ہم گورنمنٹ بزنس کی طرف آتے ہیں۔ وزیر قانون!

سرکاری کارروائی
 آرڈیننس
 (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

آرڈیننس (ترمیم) بینک آف پنجاب معجزیہ 2005

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I lay the Bank of Punjab (Amendment) Ordinance, 2005 (IV of 2005).

MR CHAIRMAN: The Bank of Punjab (Amendment) Ordinance, 2005 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Finance with the direction to submit its report up to 31st October 2005.

آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا۔ لہذا اب اجلاس بروز پیر مورخہ 19 ستمبر 2005 سے تین بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19 - ستمبر 2005

- 1 - سوالات (محکمہ تسلیم)
- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 2 - توجہ دلاؤ نوٹس
- 2 - سرکاری کارروائی
- مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی، لاہور صدرہ 2005
- (مسودہ قانون نمبر 14 بیت 2005)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس)

پیر 19 - ستمبر 2005

(یوم الاثنین، 14 - شبان المعظم 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 55

منٹ پر زیر صدارت جناب چیمبرمین ملک نذر فرید کو کھرنقہ ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ ءَامَنُوْا اِنَّ اَرْضِيْ وَاَسْعٰةَ فَايْتِيْ فَاَعْبُدُوْنَ ۝ كُلُّ
نَفْسٍ ذٰبِقَةٌ لِّلْمَوْتِ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ ءَامَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا اَنْهٰرٌ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فِيْهَا نِعَمٌ اَجْرًا لِّلْعٰمِلِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ
يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ وَكَآئِنٌ مِّنْ ذٰبِقَةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اللّٰهُ يَرْزُقُهَا
وَاَيّٰكُمْ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝

سورة العنكبوت آیات، 60 تا 56

اسے میرے بندو! جو ایمان لائے ہو میری زمین فراخ ہے تو میری ہی عبادت کرو، ہر نفس موت کا مزہ
چکھنے والا ہے پھر تم ہماری ہی طرف لوٹ کر آؤ گے ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو
ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں بگھ دیں گے۔ جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ ہمیشہ ان میں رہیں گے۔
(نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے ۝ جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں ۝ اور بہت
سے جانور ہیں جو اپنا رزق اٹانے نہیں پھرتے خدا ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی۔ اور وہ سننے والا (اور)
ہانے والا ہے ۝

وَمَا عَلَيْنَا الْاِبْلَٰغُ ۝

ہانے والا ہے ۝

محترم عظمیٰ زاہد بخاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، محترم ممبر صاحبان! اگر تو تلاوت کلام پاک پر آپ کو کوئی اعتراض ہے تو پوائنٹ آف آرڈر اٹھائیں۔ اسی proceeding شروع نہیں ہوتی، proceeding شروع ہو تو اس پر پوائنٹ آف آرڈر ہوتا ہے لہذا آپ وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر raise کریں۔

محترم عظمیٰ زاہد بخاری، میرا پوائنٹ آف آرڈر تلاوت کلام پاک سے متعلق ہے۔

جناب چیئرمین، جی فرمائیں!

محترم عظمیٰ زاہد بخاری، شکریہ۔ جناب چیئرمین! اسی تلاوت کلام پاک کے اندر جو ہمیں ترجمہ سنایا گیا اس میں یقیناً یہ بات کسی گنی کہ ہر انسان کو موت کا ڈانٹ ملتا ہے اور انسانیت کا درس دیا گیا جو قرآن پاک کا ایک اہم ستون ہے۔ مجھے انسانیت کے حوالے سے ہی بات کرنی تھی اور آپ نے مجھے زیادہ بہتر طور پر کہہ دیا کہ اگر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تلاوت کلام پاک سے related ہے تو میرا پوائنٹ آف آرڈر یہی ہے کہ قرآن پاک ہمیں انسانیت کا درس دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہمیں انسانیت کا درس دیا ہے لیکن یہاں ہمارے حکمرانوں کا یہ عالم ہے کہ... ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترم عظمیٰ زاہد بخاری، جناب چیئرمین! ان کو یہ بتادیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین، محترم! آپ تشریف رکھیں! اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔

محترم عظمیٰ زاہد بخاری، جناب چیئرمین! ایک طرف تو ہمارے حکمران عواتین اور ان کی نائنڈگی کی بات کرتے ہیں اور شرم کی بات یہ ہے کہ صدر صاحب! جو ہمارے ملک کے نام نہلا صدر ہیں وہ ایک طرف تو عواتین کی نائنڈگی کی بات کرتے ہیں روشن خیالی کی بات ہوتی ہے اور باہر جا کر اپنے ملک کی عواتین کی تذلیل کی جاتی ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہاں کی عواتین بیسیوں

کے لئے خود رپ کروالیتی ہیں۔ میں کہتی ہوں کہ [*****]

جناب چیئرمین، [*****] یہ بات حذف کی جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جو اس ملک کی ہر عورت کا نمائندہ ہے اور جس کا کام عورتوں کی عزت کا احترام کرنا ہے اور سونیا ناز کیس پر Call Attention Notice دیا گیا۔۔۔

جناب چیئرمین، محترمہ تشریف رکھیں، آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جی ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکر ہے۔ جناب چیئرمین! آپ نے کہا کہ اگر پوائنٹ آف آرڈر تلاوت کلام پاک پر ہے تو وہ کریں۔ تلاوت میں کوئی غلطی تھی اور نہ ہی اس کے ترجمے میں کوئی غلطی تھی، ان کا پوائنٹ آف آرڈر تو valid ہی نہیں ہے۔ مجھے سمجھ ہی نہیں آئی کہ یہ کس قسم کا پوائنٹ آف آرڈر تھا

جناب چیئرمین، شکر ہے۔ میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے اجنڈا پر محکمہ تعلیم سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ (قطع کلامیں)
رانا مشہود احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! وقفہ سوالات کے بعد آپ کو موقع دیا جانے کا لہذا تشریف رکھیں۔ آپ سے درخواست ہے کہ proceeding شروع ہونے دیں اس کے بعد آپ کو وقت دیا جائے گا۔ تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ و قاص صاحب! آپ سوال پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر الیزبتھ کی معزز خواتین ممبران ایوان سے واک آؤٹ کر گئیں)

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئر مین! میں اپنا سوال نمبر پڑھنے سے پہلے عرض کرتا ہوں کہ پرسوں لاڈ منسٹر صاحب نے ایک سوال سے متعلق بات کی تھی میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ اگر میرے پاس کچھ لوگ آئیں اور اس میں کسی سوسائٹی کے حوالے سے کوئی بات کی جائے، میں نے تقریباً 4 مہینے پہلے وہ سوال دیا تھا، مجھے اس پر کوئی انکار نہیں ہے لیکن میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سوسائٹی کے حوالے سے قائد حزب اختلاف نے یہاں پر پیش کش کی ہے کہ اس پر کوئی کمیٹی بنا کر پوری انکوائری کرانی جائے لیکن پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی پر [*****] ہے اور اسی اسمبلی کے floor پر 500 دفعہ اس کے بارے میں بات ہوئی ہے۔

جناب چیئر مین: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سید احسان اللہ وقاص، وہاں پر کروڑوں روپے لوٹ لے گئے ہیں، بے شمار دفعہ اس کی بات ہوئی ہے اور اس پر کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آپ کمیٹی بنائیں اس میں اومپین سوسائٹی کے بارے میں بھی بات کریں اور پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کے بارے میں بھی بات کریں وہ بھی کمیٹی کو دی جائے۔

جناب چیئر مین، وقاص صاحب! آپ نے point of information پر بات کر لی ہے اب آپ اپنا سوال پڑھیں۔ (قطع کلامیں)

یہ بات لیڈر آف دی اپوزیشن سے متعلق ہے تو ان کی موجودگی میں بات ہو سکتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئر مین! بات یہ ہے کہ وہاں پر لوگوں کے کروڑوں روپے لوٹ لے گئے ہیں، بے شمار دفعہ اس کی بات ہوئی ہے اور اس پر ایکشن لینے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ آپ کمیٹی بنائیں اس میں اومپین سوسائٹی کے بارے میں بھی بات کریں اور پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی کے بارے میں بھی بات کریں۔

جناب چیئرمین، اگر ریڈر آف دی ایڈیشن کہیں کہ یہ ان سے متعلقہ بات ہے تو ان کی موجودگی میں بات ہو سکتی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! پارک ویو ہاؤسنگ سوسائٹی [*****] وہاں پر لوٹ مار بھی ہوئی ہے، کروڑوں روپے کھانے گئے ہیں اور کوئی انہیں پوچھنے والا نہیں ہے صرف اس لئے کہ مخصوص لوگوں کو 40/40 لاکھ روپے کے پلاٹ بطور رشوت 3/3 لاکھ روپے میں دے دیئے گئے ہیں۔ میرے پاس پوری لسٹ موجود ہے کہ کن کن لوگوں نے کتنی لوٹ مار کی ہے۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، وقاص صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ وزیر صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر انفارمیشن ٹیکنالوجی، جناب چیئرمین! مجھے بڑی خوشی ہے کہ بڑی اہم باتیں اس وقت point out ہو رہی ہیں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ میں بھی تھوڑی چیزیں سی point out کرتا ہوں۔ [*****]

جناب چیئرمین، جناب منسٹر! آپ کسی کی ذاتیات پر بات مت کریں۔ آپ تشریف رکھیں، ذاتیات پر بات مت کریں۔

جناب ارشد محمود بگوا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، میں آپ کی بات شروع ہونے سے پہلے یہ کہنا چاہوں گا کہ پوائنٹ آف آرڈر پر یا تحریک اتوانے کار میں یا کسی بھی قرارداد میں آپ کسی کی ذاتیات پر بات نہیں کر سکتے اس لئے جو باتیں یہاں ذاتیات پر کی گئی ہیں ان کو میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور

اس کے بعد درخواست کرتا ہوں کہ کوئی شخص کسی کی ذات کے متعلق کوئی بات نہ کرے۔ البتہ اگر کوئی اپنے پبلک آفس کے حوالے سے اس کی کارکردگی پر بات کرنی ہو تو وہ بات کی جاسکتی ہے، کسی سوسائٹی کے بارے میں کسی کی ذات کے بارے میں براہ سہولتی بات کرنے سے احتراز کریں۔ شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پر سوں حکومت کی طرف سے راجہ بشارت صاحب کا پوائنٹ کچھ اور تھا لیکن یہ بات کو توڑ مروڑ کر دوسرے رخ پر ڈالنے کے ماہر ہیں، انہوں نے بات کو کسی اور رخ پر ڈال دیا۔ اسی سلسلے میں شاہ صاحب نے آگے بات بڑھائی۔ عبدالصمیم خان صاحب میرے بھائی ہیں یہ شخصے میں آنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر ان کی سوسائٹی کے متعلق لوگوں کی شکایات ہیں تو اس پر۔۔۔

جناب چیئرمین، بگو صاحب! جب کو آپریٹو کا دن ہو گا تو اس دن آپ یہ بات کر لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں اور ان سے یہ درخواست آپ کی وساطت سے کروں گا کہ ہم یہاں پر ساتھی ہیں، دوست ہیں، ہمیں ایک دوسرے کی عزت بھی کرنی چاہئے اور ہمیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ ہم یہاں پر اس House میں بیٹھے ہیں جس کا ایک مقام ہے، جس کا ایک تقدس ہے۔

جناب سپیکر! ذاتیات سے ہٹ کر اگر کسی کے پاس کوئی مواد ہے تو ہمیں اس انداز میں بات کرنی چاہئے۔ اس کے علاوہ یہ بات ہے کہ خواتین واک آؤٹ کر گئی ہیں، انہیں ایوان میں بلایا جائے۔

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی ایڈر آف ایوزیشن!

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! چند خواتین جنرل مشرف کے رویے کے خلاف بات کرنا چاہتی تھیں یا اس بیان کے خلاف یا ریمارکس کے خلاف بات کرنا چاہتی تھیں جو انہوں نے عورتوں کے بارے میں دیئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ نے انہیں نام نہان نہیں دیا اور وہ

واک آؤٹ کر گئی ہیں۔ آپ اپنی عواتین کو کہیں کہ ان کو منا کر لائیں یا پھر اس کے علاوہ ہمارے پاس بھی کوئی چارہ نہیں ہے کہ ہم بھی واک آؤٹ کریں کیونکہ ان کا یہاں بات کرنا ان کا استحقاق ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ان کی بات پوائنٹ آف آرڈر پر نہیں سنی یہ بھی زیادتی ہے۔ میں چیئر سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ مہربانی ان کو منا کر لایا جائے۔

جناب چیئر مین، میں نے ان کی بات پوائنٹ آف آرڈر پر سننے کے بعد کہا تھا کہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ بہر حال آپ کی یہ بات درست ہے۔ میں قدسیہ لودھی صاحبہ اور شہینہ اسد صاحبہ کو کہتا ہوں کہ آپ جا کر ہماری بہنوں کو واپس لے کر آئیں۔

سوالات (محکمہ تعلیم)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین، اب سوالات شروع کئے جاتے ہیں۔ جب سوالات ختم ہوں گے تو سب کو قائم دیا جائے گا۔ جی 'شاہ صاحب۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 287۔

کنیرڈ کالج کے لئے یونیفارم

*287۔ سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کنیرڈ کالج لاہور کا واحد کالج ہے جہاں کی طالبات کے لئے

کوئی یونیفارم نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے اور یہ پابندی کب سے عائد نہیں ہے؟

(ب) کیا پورے صوبہ میں کوئی اور بھی ایسا کالج موجود ہے جہاں طلباء یا طالبات کے لئے

یونیفارم کی پابندی موجود نہ ہے؟

(ج) کیا صوبہ بھر میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے طلباء و طالبات کے لئے گاؤں، پینٹے کی

پابندی ختم کر دی گئی؟ اگر کر دی گئی ہے تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) البتہ اس کالج کا ضابطہ لباس (ڈریس کوڈ) شلوار قمیض اور دوپٹہ ہے، کسی مخصوص رنگ کا پابندی نہ ہے۔ یہ مشنری ادارہ 1913 میں قائم ہوا اور 1972 میں اسے قومیا گیا، شروع سے ہی اس ادارے کا یہی ڈریس کوڈ چلا آ رہا ہے۔

(ج) صوبہ بھر میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے طلباء و طالبات کے لئے حکومت کی طرف سے گاؤں جیسے کی کوئی پابندی نہ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹری میں نے یہ سوال کیرڈ کالج کے حوالے سے کیا تھا کہ یہ پورے پاکستان میں واحد کالج ہے جہاں طالبات کے لئے کوئی یونیفارم نہیں ہے۔ اس سے متوسط طبقہ کی طالبات میں ضروریہ complex پیدا ہوتا ہے۔ جتنے متوسط طبقے کے لئے تعلیمی ادارے پورے پاکستان میں بنائے گئے ہیں ان سب سکولوں اور کالجوں میں ایک یونیفارم موجود ہے۔ اس کی کوئی وجہ جواب میں نہیں جانی گئی ہے کہ یہاں پر کیا وجہ ہے کہ یونیفارم نہیں ہے۔ یہ ایک ایلیٹ کلاس کا کالج ہے۔ میرے لئے اس کالج کا احترام ہے کہ یہ ایک اچھا کالج ہے لیکن ایک ڈسپن تعلیمی اداروں میں لانے کے لئے اگر آپ ایلیٹ کلاس کو ڈسپن سے نکال دیں اور باقی جو غریب غریب ہیں جو متوسط طبقے کے لوگ ہیں ان کو آپ ڈسپن میں داخل کرنا شروع کر دیں تو یہ تو معاشرے کو تہ و بالا کرنے کے مترادف ہوگا۔ میں جناب وزیر تعلیم سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کالج میں کیوں proper یونیفارم نہیں ہے، اس کالج کو کیوں ایک فیشن کی فیکٹری بنا دیا گیا ہے؟ اور اس کالج میں کب تک حکومت ایک proper یونیفارم نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین، اس میں جواب تو ہے لیکن وزیر تعلیم صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز خواجہ ممبران ڈاک آؤٹ تھم کر کے ایوان میں تشریف لے آئیں)

(نعرہ ہانے تحسین)

وزیر تعلیم، جناب چیزمین اشکریہ۔ اس سوال کے جواب میں ہم نے کوشش تو کی ہے کہ محرک مطمئن ہو جائیں لیکن میں مزید تھوڑی سی وضاحت کرتا ہوں۔

جناب سیکرٹری ایجوکیشن کلچ 1913 میں بنا تھا۔ 1972 میں یہ نیشنلائز ہو گیا اور 1999 میں حکومت نے اس کو autonomy دے دی اور یہ autonomous ادارہ بن گیا۔ 1913 سے لے کر آج دن تک ان کا ایک ڈریس کوڈ ہے۔ جیسا کہ جواب میں ہے کہ حلو اور قمیض اور دوپنڈ ان کا ڈریس کوڈ ہے جو شروع سے ہی چلا آ رہا ہے۔ اگر اس ڈریس کوڈ کی کوئی غلاف ورزی ہو، اگر کوئی طلبہ غلاف ورزی کرے تو باقاعدہ ڈریس کوڈ کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔ میں نے ڈریس کوڈ کمیٹی کی لسٹ منگوائی تھی جو میرے پاس موجود ہے۔ وہ لوگ اس پر سختی سے عملدرآمد کرواتے ہیں کہ جو ڈریس کوڈ حلو اور قمیض اور دوپنڈ اس کلچ میں عرصہ دراز سے چلا آ رہا ہے۔ اس کو باقاعدگی سے observe کیا جائے۔ اشکریہ

سید احسان اللہ وقاص، کیا یہ اجازت گورنمنٹ کے کسی اور تعلیمی ادارے کو بھی حاصل ہے اور کیا اس طرح کا کوڈ کوئی اور گورنمنٹ کا ادارہ جالے تو حکومت کو کوئی اعتراض تو نہیں ہوگا؟

وزیر تعلیم، جناب سیکرٹری ایجوکیشن کلچ ایک بڑی واضح یا ایسی جھلکے نے ڈریس کے حوالے سے سکول سائیز کو بھی دی ہوئی ہے کہ سردیوں میں کس قسم کا حلو اور قمیض ہوگا، سویٹر کس رنگ کا ہوگا، اسی طرح کلچ سائیز پر بھی ایک ڈریس کوڈ جھلکے نے دیا ہوا ہے۔ یہ کلچ جو تکہ ایک پرانی درسگاہ ہے ان کو autonomy بھی حاصل ہوئی ہے، ان کو ہم نے ڈگری دینے کا status بھی دیا ہے۔ یہ بی۔ اے کی ڈگری خود دیتے ہیں۔ اس میں اللہ کی مہربانی سے ڈریس کوڈ کے حوالے سے کوئی ایسا problem نہیں ہے لیکن جہاں تک باقی کا بجز میں ان کو باقاعدہ طور پر ایک نوٹیفکیشن کے ذریعے ڈریس کوڈ دیا ہوا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میں نے یہ سوال کیا تھا کہ یہ ڈریس کوڈ کوئی اور کلچ اپنانا چاہے تو کیا یہ اس کو اجازت دے دیں گے، اس بارے میں تو انہوں نے کچھ نہیں بتایا؟

جناب چیئرمین، انھوں نے بتایا ہے کہ باقی کالجز میں ہے۔ یہ autonomous body ہے انھوں نے باقاعدہ ڈریس شلوار قمیض اور دوپٹہ دیا ہوا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، وہاں پر کوئی یونیفارم نہیں ہے، پورے پاکستان میں یہ واحد تعلیمی ادارہ ہے جس کے اندر کوئی یونیفارم نہیں ہے۔ گورنمنٹ سیکٹر میں کوئی تعلیمی ادارہ ایسا نہیں ہے جس کی یونیفارم نہ ہو۔ جہاں تک آپ autonomous کی بات کر رہے ہیں تو لاہور کالج فار ویمن بھی ایک چارٹرڈ یونیورسٹی ہے اس کے اندر بھی ایک یونیفارم ہے، ہوم اسکا کس کالج میں بھی یونیفارم ہے۔ ہر کالج کے اندر ایک یونیفارم ہے لیکن یہ بات کہہ دینا کہ 1913 سے تھا۔ 1972 سے وہ گورنمنٹ کی تحویل میں رہا ہے۔ شلوار قمیض اور دوپٹہ ظاہر ہے کہ پاکستان کے اندر عواتین اور بچیوں نے یہی لباس پہننا ہے۔ صرف شلوار قمیض اور دوپٹہ کہہ دینے سے یونیفارم نہیں بن جاتا، یونیفارم خاص ایک رنگ اور سائز کا ہوتا ہے۔ مجھے اس کی کچھ نہیں آ رہی کہ کیا وجہ ہے کہ اس ادارے میں یونیفارم کی کوئی پابندی نافذ نہیں کی گئی؟ رانا تجل حسین، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، امی رانا صاحبہ!

رانا تجل حسین، شکریہ۔ جناب چیئرمین! میں اس یوانٹ آف آرڈر کی بناء پر اپنے معزز اراکین کی خدمت میں گزارش کرنا چاہ رہا تھا کہ وزیر تعلیم صاحب بڑے ہی اچھے طریقے سے جواب دے رہے تھے کہ کونسا لباس کس کالج میں ہونا چاہئے اور محترم سید احسان اللہ وقاص صاحب بھی لباس ٹھیک کرنے کی بڑی ٹگ و دو کر رہے تھے۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں جو موجود ممبران ہیں، ہمیں اپنے طور پر یہ سوچنا چاہئے کہ جب ہم اپنے نصاب سے تھریک پاکستان کے باب ختم کر رہے ہیں، اسلامیات کی کتاب کو بدلتے کے دعوے کر رہے ہیں، کیا ہمارے ضمیر اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ ہم اس طرح کی فضول بحثوں میں مبتلا ہو جائیں۔ ہمیں اس بات پر سوچنا چاہئے کہ ہم اپنی آنے والی نسلوں کو یہاں بیٹھ کر کیا دے رہے ہیں؟ دھاندلی، کرپشن، پلاٹ یہ سب فضول باتیں ہیں اور ہمیں مصروف رکھنے کا ایک سرکاری ہمانہ

ہے۔ میں جو کہنا چاہ رہا ہوں کہ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے لئے سوچنا چاہئے کہ ہم انہیں کیا دے کر جا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ کافی کہہ چکے ہیں۔ تشریف رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، آپ کیا کہنا چاہ رہی ہیں؟ ویسے یہ وقت سوالات میں سے ناٹم جا رہا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، ایک بہت ہی اہم issue ہے جو پچھلے تین چار دنوں سے چل رہا ہے وہ ایکشن کا تھرڈ فیز ہے۔ اس میں ڈسٹرکٹ ناٹم جہلم کے لئے جو کالڈزات جمع ہو رہے ہیں میں اس کے لئے جانا چاہ رہی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین، آج کے دن اس پروانٹ آف آرڈر مناسب نہیں ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، اگر ہم کوئی مسند اسمبلی میں نہیں اٹھائیں گے تو کہاں اٹھائیں گے؟ پھر آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم سڑک پر جا کر بات کرتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک floor ہے اور ہمیں یہاں بات کرنے کا موقع دیں۔۔۔

جناب چیئرمین، وقت سوالات کے بعد آپ کا موقف سنیں گے۔ پیڑا تشریف رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، میں محترمہ لاء، منسٹر کے سامنے یہ لانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ وقت سوالات کے بعد آپ کی بات سنیں گے۔

جناب پرویز رفیق، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، وقت سوالات کے بعد کریں گے۔

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! میں نے یہاں پر ایک ضروری مسند بیان کرنا ہے۔ آپ نے تمام لوگوں کو ناٹم دیا ہے اور آپ مجھے صرف دو منٹ نہیں دے رہے۔

جناب چیئرمین، میں آپ کو دو منٹ ناٹم بالکل دوں گا۔

جناب پرویز رفیق، یہ انتہائی اہم نوعیت کا مسند ہے۔

جناب چیئرمین، اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ وقفہ سوالات ختم ہونے پر بات کریں گے۔
 جناب پرویز رفیق، یہ اتنا اہم معاملہ ہے اور آپ مجھے ناٹم نہیں دے رہے۔
 جناب چیئرمین، میں آپ کو ناٹم دوں گا۔

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! میں تو آپ سے کہہ رہا ہوں کہ میری گزارش سن لیں۔
 اس ایوان کا مقصد صوبے کے عوام کا تحفظ اور دیکھ بھال کرنا ہے۔ یہ ایوان ہمیں تقریروں کے
 لئے نہیں دیا گیا۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرا مسئلہ سن لیں، میری کیونٹی کا مسئلہ ہے،
 میرا ذاتی کوئی ایکشن کا مسئلہ نہیں ہے۔
 جناب چیئرمین، جی، فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پوائنٹ آف آرڈر

چونگی امر سدھو (لاہور) میں یوننس مسیح کے خلاف
 توہین رسالت کے مقدمے کا اندراج اور 50 فیصد مسیحی کمیونٹی
 کی ہجرت

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں سب سے پہلے یہاں بتا دینا چاہتا ہوں کہ ایک
 غیر مسلم شہری ہونے کے ناطے پاکستان کے تمام غیر مسلم لوگوں کی طرف سے کہ نمود باللہ
 ہم تمام انبیاء کرام کا تہ دل سے احترام کرتے ہیں اور ہم پر واجب ہے۔ میں یہ یقین دلاتا ہوں
 کہ کوئی بھی غیر مسلم نمود باللہ گستاخ رسول نہیں ہو سکتا۔ 10 تاریخ کو چوٹی امر سدھو لاہور ہی
 میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ یوننس مسیح ایک شخص تھا اس پر الزام تھا اس پر مقدمہ درج ہوا پولیس
 نے for registering the without adopting a procedure amendment جو گورنمنٹ نے
 case amend کی ہے وہ کیس درج کر دیا اور وہ بندہ lock up میں چلا گیا۔ اب ہوا یہ ہے کہ

وہاں پر چند شریپنڈ عناصر لاء اینڈ آرڈر کی صورت حال خراب کرنے کے لئے 500 کے قریب mob جس میں most of majority یوتھ کی تھی۔ کرسچن گھروں اور کرسچن چرچ پر حملہ ہوا ہے۔ میں معذرت کے ساتھ یہاں پر بیان کرتا ہوں کہ بائبل کی بے حرمتی ہوئی ہے، ہماری بہنوں بیٹیوں کے کپڑے پھاڑے گئے ہیں اور ہمارے گھروں کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ اس سارے واقعہ کا علم مقامی انتظامیہ کو ہے۔ میں راجہ صاحب کو جمعہ والے دن بتا چکا ہوں، ہم نے پریس سٹیٹمنٹ دی ہے اور اس پر مذمت کی ہے لیکن میں نہایت افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ دس دن ہو گئے ہیں۔ ہم نے اپنی کمیونٹی کی طرف سے درخواست دے رکھی ہے کہ وہ جو شریپنڈ عناصر ہیں جو آج بھی لاہور پریس کلب کے سامنے احتجاج کر رہے ہیں کہ ہم نے کافروں کو نہیں بھروسنا، ہم نے ان کا گھیراؤ کرنا ہے، ہم نے یہاں پر کوئی غیر مسلم نہیں رہنے دینا۔ آج بھی میری کمیونٹی جو چونگی امر سدھو پنڈ میں رہائش پذیر ہے وہاں پر 50 فیصد لوگ خوف کے مارے migrate کر گئے ہیں کہ ہمیں کوئی بندہ قتل نہ کر دے، ہماری کوئی جان نہ لے لے۔ ہم نے ان شریپنڈوں کے خلاف جو ہمارا جائز مقدمہ بنتا تھا، legal action ہے ہم نے کوئی احتجاج نہیں کیا۔ ہم نے کہیں ناڑ نہیں جلائے، ہم نے کہیں ٹریفک بلاک نہیں کی۔ ہم نے قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا ہے اور ہمیں دس دن سے جواب دے رہے ہیں۔ آدھا گھنٹہ پہلے میں نے ایس۔ پی سے بات کی ہے what is the reasons کہ آپ ہماری ایف۔ آئی۔ آر کو delay کر رہے ہیں lodge نہیں کر رہے تو انہوں نے کہا کہ ہم پر مولویوں کا دباؤ ہے۔ میں معذرت چاہتا ہوں کہ اگر ہماری موجودہ حکومت مولویوں اور چند ایسے شریپنڈ عناصروں کے دباؤ سے ہمیں تھپ نہ دے سکتی، یہاں پر اگر ہمارا مقدمہ درج نہیں کیا جاسکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس ملک کے محب وطن شہری ہیں، ہمارا یہاں رہنا مشکل ہو گیا ہے۔ میں نے راجہ صاحب سے کہا تھا کہ آپ وہاں پر جائیں، حکومت اس واقعہ کی مذمت کرے تاکہ مذہبی رواداری کا فروغ ہو اور وہاں پر جو مسلم اور مسیحی لوگ عرصہ پچاس سال سے بس رہے ہیں ان میں بہت ہم آہنگی تھی اس کو ختم کیا گیا ہے اور ان شریپنڈ عناصر کے خلاف مقدمہ درج کیا جائے لیکن میں افسوس سے کہہ رہا ہوں کہ انہوں نے ہم سے اتوار کا وعدہ کیا تھا۔ اب

تک نہ کوئی سٹیٹمنٹ آئی ہے، نہ کوئی مقدمہ درج ہوا ہے اور ہمارے سب لوگ خوف کا شکار ہیں۔ میری آپ سے اور اس ایوان سے گزارش ہے کہ آپ حکم صادر فرمائیں کہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو خراب نہ کریں اور وہاں پر clashes کو روکیں، وہاں پر جا کر visit کریں اور ہمارا مقدمہ درج کریں۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ آپ کی بات مکمل ہو چکی ہے۔ جو آپ نے فرمایا ہے کہ میں حکم دوں کہ ہرچہ درج کیا جائے چونکہ اس پر ایک specific law موجود ہے کہ آپ اس پر what کر سکتے ہیں۔ آپ کی ساری بات ہو چکی ہے۔ آپ منسٹر صاحب سے ان کے چیئرمین مل لیں یا پھر اس پر توجہ دلاؤ نوٹس لے آئیں وہ proper way ہے اس طرح تو پھر کچھ نہیں ہو سکتا۔
جناب پرویز رفیق، منسٹر صاحب House میں ensure کروائیں۔

جناب چیئرمین، House میں توجہ دلاؤ نوٹس لائیں پھر اس پر بات ہوگی۔ پوائنٹ آف آرڈر پر ensurance کس طرح ہو سکتی ہے؟
جناب پرویز رفیق، لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں، کیونتی خوف کا شکار ہے، وہ گھر بھوز رہی ہے۔

جناب چیئرمین، آج پھر آپ ان سے مل لیں۔ اگر آپ کی satisfaction نہ ہو تو پھر دیکھیں گے۔

جناب کامران مائیکل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب کامران مائیکل، شکریہ۔ جناب چیئرمین! ابھی ہمارے بھائی پرویز رفیق نے 10-ستمبر کو ہونے والے ایک افسوسناک واقعہ کی طرف اس ایوان کی توجہ دلائی ہے۔ میں بات کرتا چلوں کہ جب ہم سب لوگ ایک مخلوط طرز انتخاب کی بنیاد پر الیکشن لڑ کر اس ایوان میں آئے ہیں تو ہمارا موقف یہ تھا کہ مخلوط طرز انتخاب ہمارا آپس کا باہمی رشتہ مضبوط کرے گا۔ ہمارے درمیان اغوت، بھائی چارے اور رواداری کو فروغ ملے گا اس لئے مخلوط طرز انتخاب کی بنیاد بھی ذالی

گئی لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج جب یہ 10- ستمبر کو ہونے والے افسوسناک واقعہ کی بات کی جا رہی ہے تو ایوان میں بیٹھے یہاں پر وزراء اور حکومتی بچوں پر بیٹھے لوگوں میں سے کسی کو یہ توفیق حاصل نہیں ہوئی کہ اس جگہ پر جائیں اور وہاں پر موجود لوگوں کے ساتھ اہماد یک جہتی کریں اس افسوسناک واقعہ کا علم ہونے کے باوجود ان میں سے کوئی نہیں گیا۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جیسا کہ ہمارے بھائی پرویز رفیق نے بات کی ہے ہمارا جو وہاں پر بیت عنیاء چرچ ہے اس کی بے حرمتی کی گئی اور ایسے شریک عناصر جنہوں نے یہ کام کیا یہ گمنامی حرکت کی اور لوگوں کو لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال خراب کرنے پر مجبور کیا اور اس باہمی رفاقت بھائی چارے اور اثوت کو فروغ دینے کی بجائے اس کی دھجیاں اڑا دیں ان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کی گئی۔

جناب چیئرمین، آپ کی بات پوری ہو چکی ہے۔ تشریف رکھیں۔ آپ کی بات سن لی ہے۔ میں پھر یہی کہوں گا کہ اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ توجہ دلاؤ نوٹس ہی لائیں۔ پھر منسٹر صاحب سے جواب لے لیں گے۔

جناب پرویز رفیق، لاء منسٹر صاحب اس کا اسی جواب دیں۔

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، صبا صادق صاحبہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے بچوں کی طرف سے)

لوٹی لوٹی کے نعرے لگانے جاتے رہے)

محترمہ صبا صادق، جناب چیئرمین! اس واقعہ کے حوالے سے میں کلرامن مانیکل پرویز صاحب اور اس ایوان کی خدمت میں گوش گزار کرتی جاؤں کہ اس واقعہ کی جیسے ہی اطلاع ملی فوری طور پر پولیس وہاں پر پہنچی اور یہ جو بات کر رہے ہیں وہاں پر خواتین کے ساتھ تشدد ہوا یا وہاں پر کسی کے ساتھ زیادتی ہوئی تو وہاں پر فوری طور پر اس واقعہ کی روک تھام کر لی گئی تھی۔ وہاں پر بیٹینا mob لکھا ہوا تھا جنہوں نے گستاخ رسول کے لئے نعرے بلند کرنے کے لئے اپنا

ایک پورا ہنگامہ شروع کیا۔ مگر انتظامیہ نے بروقت پہنچ کر اس سارے مسئلے کو کنٹرول کر لیا۔

(اذان عصر)

جناب چیئر مین، اب نماز عصر کے لئے 15 منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے 15 منٹ تک کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب چیئر مین ملک نذر فرید کھوکھر

4 بج کر 55 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہونے)

جناب چیئر مین، میں وقفہ سوالات کا ایک گھنٹہ مکمل ہو چکا ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم کیا جاتا

ہے اس میں 34 سوالات تھے لیکن چونکہ پوائنٹ آف آرڈر زیادہ اٹھانے گئے اس لئے سارا وقت

اس میں ہی صرف ہو گیا ہے۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئر مین، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

سوالات (محکمہ تعلیم)۔۔۔ (جاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

وسن پورہ سکیم نمبر 2 لاہور میں سکول کے لئے جگہ

اور تعمیر کی تفصیل

* 1241، چودھری محمد شوکت، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش میان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا وسن پورہ سکیم نمبر 2 میں سکول کے لئے مخصوص جگہ کو acquire کرنے اور

سکول تعمیر کرنے کے لئے محکمہ ایجوکیشن نے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فریئل پلاننگ کو

رقم ادا کی ہے اگر کی ہے تو کتنی اور یہ کہ پھر اس جگہ کو acquire کیوں نہیں کیا

گیا اور اس پر سکول تعمیر کیوں نہیں کیا گیا؟

(ب) مذکورہ بلا جگہ پر سکول تعمیر کئے جانے کے بارے میں آئندہ کیا پروگرام ہے؟
وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ محکمہ ایجوکیشن نے محکمہ ہاؤسنگ اینڈ فریئل پلاننگ کو وس پورہ سکیم نمبر '2' Z بلاک میں سکول کے لئے مختص پلاٹ رقبہ 19.72 کنال کی قیمت مبلغ 8,80,000 روپے بوساطت ایگزیکٹو انجینئر فور تھ پروو نسل بڈنگ ڈویژن لاہور ادا کر دی ہے اور محکمہ ہاؤسنگ نے اس کی نظامدہی کر دی ہے۔

ڈسٹرکٹ آفیسر بڈنگ ڈویژن نمبر 1 سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے سکول کی عمارت کے نقشہ کی تیاری کے لئے آرکیٹیکٹ ڈیپارٹمنٹ، بجواہ چنھی نمبری 5520/22 مورخہ 15-03-2004 بجوا دی ہے جو فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے زیر التواء ہے۔

(ب) سال 2005-06 کی ترقیاتی سکیم میں اس کو شامل کیا جا رہا ہے اور مطلوبہ فنڈز کی فراہمی پر اس کی تعمیر شروع کر دی جانے گی۔

گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ میں لڑکوں / لڑکیوں

کے سرکاری سکولوں کی تعداد

*1449، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ میں کتنے بچے اور بچیوں کے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائیر سیکنڈری سکول ہیں یہ کس کس جگہ پر واقع ہیں؟

(ب) 1- کیا سکولوں میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ اسامیوں کے مطابق پوری ہے؟

2- کیا تمام سکولوں میں بجلی موجود ہے؟

3- کیا تمام سکولوں میں طلباء و طالبات کی ضرورت کے مطابق فرنیچر ہے؟

- (ج) ان سکولوں کی عمارات کی مرمت کے لئے گزشتہ تین سال میں کتنی رقم مخصوص کی گئی تھی، اس میں سے کتنی صرف ہوئی، یہ رقم کن کن سکولوں کے لئے مخصوص کی گئی تھی، اور اگر کوئی رقم مخصوص نہیں کی گئی تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟
- (د) یہ بھی بتایا جائے کہ آئندہ سالوں میں بچوں کے کس سکول میں ہائر سیکنڈری کی کلاسز شروع کرنے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) گرین ٹاؤن لاہور میں لا کون کا ایک مڈل اور ایک ہائی سکول جبکہ لا کون کے دو مڈل سکول ہیں۔ ٹاؤن شپ میں لا کون کے پانچ پرائمری اور دو ہائی جبکہ لا کون کے تین مڈل اور دو ہائی سکول ہیں۔ ان سکولوں کی جانے وقوع کی تفصیل درج ہے۔

نمبر شمار سکول کا نام اور پتہ

- 1- گورنمنٹ مڈل سکول بلاک نمبر 5 سیکرڈی 2 گرین ٹاؤن لاہور
- 2- گورنمنٹ ہائی سکول بلاک 3 سیکرڈی 2 بہاری کالونی گرین ٹاؤن لاہور
- 3- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول گرین ٹاؤن لاہور
- 4- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول بہاری کالونی گرین ٹاؤن لاہور
- 5- گورنمنٹ نیو بلیک اسلامیہ پرائمری سکول کوارٹر نمبر 161 بلاک 15 سیکرڈی II ٹاؤن شپ لاہور
- 6- گورنمنٹ پرائمری سکول کیر کلاس بلاک 4 سیکرڈی 1 ٹاؤن شپ لاہور
- 7- گورنمنٹ پرائمری سکول بلاک 5 سیکرڈی B-1 ٹاؤن شپ لاہور
- 8- مسلم جوئیر پرائمری سکول سیکرڈی 2 ٹاؤن شپ لاہور
- 9- گورنمنٹ پرائمری سکول سیکرڈی 2 ٹاؤن شپ لاہور
- 10- گورنمنٹ ہائی سکول بلاک B-1-8 مین مار کیت ٹاؤن شپ لاہور
- 11- گورنمنٹ ہائی سکول بلاک نمبر B-1-13 ٹاؤن شپ لاہور
- 12- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ٹاؤن شپ لاہور
- 13- گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سیکرڈی A-II ٹاؤن شپ لاہور

- 14- گورنمنٹ تہذیب البیات گرنڈل سکول ٹاؤن شپ لاہور
 15- گورنمنٹ پریکٹنگ گرنڈل سکول نزد صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور
 16- گورنمنٹ گرنڈل سکول یکنڈ خٹ نزد صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور
- (ب) 1- مذکورہ سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کے مطابق اساتذہ کی تعداد محدود ہے۔
 2- تمام سکولوں میں بجلی موجود ہے۔

3- ان سکولوں میں فرنیچر کی کچھ کمی ہے تاہم مرشد وار پروگرام کے تحت طلباء و طالبات کی ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام سکولوں میں ترقیاتی بنیادوں پر فرنیچر فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں کے دوران جن سکولوں کو فنڈز فراہم کئے گئے ان کی تفصیل مع صرف شدہ فنڈز کی تفصیل درج ذیل ہے۔ محدود وسائل اور کم ترجیح ہونے کے باعث بقیہ سکولوں کو فنڈز فراہم نہیں کئے جاسکے۔

نمبر حد	نام سکول	سال	محصص (صرف شدہ رقم)
1-	گورنمنٹ گرنڈل سکول، ساری لائون کریں ٹاؤن	2000-01	19753/- روپے
2-	گورنمنٹ گرنڈل سکول کریں ٹاؤن لاہور	2000-01	19753/- روپے
3-	گورنمنٹ گرنڈل سکول ٹاؤن شپ لاہور	2000-01	19753/- روپے
4-	گورنمنٹ گرنڈل سکول اے 11 ٹاؤن شپ لاہور	2000-01	19753/- روپے
5-	گورنمنٹ تہذیب البیات گرنڈل سکول ٹاؤن شپ لاہور	2000-01	19753/- روپے
6-	گورنمنٹ ہائی سکول 13 بلاک ٹاؤن شپ لاہور	2000-01	140000/- روپے
7-	گورنمنٹ ہائی سکول بی بلاک ٹاؤن شپ لاہور	2002-03	200000/- روپے
8-	پریکٹنگ گرنڈل سکول ٹاؤن شپ لاہور	2002-03	200000/- روپے

(د) سردست گرین ٹاؤن اور ٹاؤن شپ کے کسی گرنڈل ہائی سکول کو بائیس سیکنڈری سکول کا درجہ دینے جانے کی تجویز زیر غور نہ ہے۔

سپورٹس بورڈ کا بجٹ خرچہ

اور ضلع جھنگ کے حوالے سے تفصیلات

- *1834 جناب فیصل حیات جو آئر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نواز شریف بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) حکومت کی پالیسی کے مطابق رواں مالی سال کا سپورٹس بورڈ کا بجٹ کتنا ہے اور کس حساب سے خرچ کیا جاتا ہے؟
- (ب) ضلع جھنگ میں سپورٹس کی مد میں کتنے پیسے موجود ہیں؟
- (ج) سپورٹس کی مد میں ملحقہ پی پی۔ 82 کے حصے میں کتنے پیسے آتے ہیں اور ان سے کونسا منصوبہ شروع کیا جا رہا ہے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) رواں مالی سال کے لئے پنجاب سپورٹس بورڈ کا بجٹ 1,81,60,000 روپے ہے جو کہ درج ذیل طریقوں سے خرچ کیا جا رہا ہے۔
- 1۔ یوتھ چیمپئن شپس، ٹریننگ کیمپس، انٹر ڈسٹرکٹ چیمپئن شپس اور تقریباً بیس ہین اصولی یوتھ ٹورنامنٹس میں پنجاب کی شمولیت۔
 - 2۔ صوبائی کھیلوں کی ایسوسی ایشن کے لئے سالانہ اور خصوصی گرانٹ۔
 - 3۔ صحاف کی تنخواہوں، الاؤنسز اور اعلیٰ اخراجات۔
 - 4۔ کھلاڑیوں کے وہائف۔
 - 5۔ سٹیڈیم، گراؤنڈ کی دیکھ بھال جو سپورٹس بورڈ کے زیر نگرانی ہیں۔
- (ب) ضلع جھنگ میں رواں مالی سال 2002-03 کے بجٹ میں پانچ لاکھ روپے سپورٹس مد میں رکھے گئے ہیں اس کے علاوہ ایک کروڑ روپے سپورٹس کمیٹیکس کی تعمیر کے لئے بھی موجود ہیں۔
- (ج) تحصیل جھنگ میں رواں مالی سال 2002-03 کے لئے مبلغ 50,000 روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ضلعی ٹورنامنٹس میں تمام تحصیلوں کے کھلاڑیوں پر اور کھیل کے فروغ کے لئے خرچ کرتی ہے۔

صوبائی ملحقہ بندی کی بنیاد پر فنڈز نہیں دیئے جاتے بلکہ تحصیل، ضلع اور صوبائی سطح پر فنڈز مختص کئے جاتے ہیں۔

گولڈ ڈگری کالج جہلم میں کلاس رومز

اور طالبات کی تفصیل

* 1851ء، شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ جہلم میں صرف ایک ڈگری کالج برائے خواتین کام کر رہا ہے۔ یہ کالج کب قائم ہوا تھا اور اس میں کتنی بڈنگ بنائی گئی تھی، ضرورت کے پیش نظر وقتاً فوقتاً کتنا اضافہ اس کی عمارت میں کیا گیا ہے؟
- (ب) اس وقت اس کالج میں کتنے کلاس روم ہیں؟
- (ج) اس وقت اس کالج میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کلاس وار فراہم کی جائے؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ اس کالج میں زیر تعلیم بچیوں کلاسوں میں کرسیوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ہیں۔ جس کی وجہ سے ہر کلاس کی بچیوں کھڑے ہو کر یا پھر کھڑکیوں وغیرہ میں بیٹھ کر لیکچر سننے پر مجبور ہیں؟
- (ه) کیا حکومت اس کالج کی عمارت میں توسیع کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) یہ درست ہے کہ جہلم شہر میں اس وقت ایک ڈگری کالج برائے خواتین کام کر رہا ہے۔ یہ بطور انٹر کالج 1960 میں قائم ہوا تھا اور 1967 میں بڈنگ تعمیر ہوئی تھی۔ اس وقت کی بڈنگ 10 کلاس رومز، ایک لائبریری اور تین لیبارٹریز پر مشتمل تھی۔ ضرورت کے تحت بڈنگ میں وقتاً فوقتاً درج ذیل اضافہ کیا گیا۔

1977 میں 2 لیکچر روز / تھینرز، 1979 میں 4 کلاس روز، ایک ہال اور 3 لیبارٹریز،
1989 میں 5 کلاس روز اس وقت 2 کلاس روز ایک یوب ویل اور ایک ٹائٹ بلاک
زیر تعمیر ہے۔

(ب) کلچ میں اس وقت 21 کلاس روز ہیں جب کہ دو کمرے زیر تعمیر ہیں۔

(ج) کلچ میں اس وقت کلاس و اسٹالٹ کی تعداد درج ذیل ہے۔

سال اول 892 سال دوئم 697 سال سوئم 604

سال چہارم 337 ایم اے سال اول 22 ایم اے سال دوئم 15

(د) یہ درست ہے کہ کلچ میں سوویت کے مقابلہ میں طالبات کی تعداد زیادہ ہے۔ فرنیچر

کی کمی کو پورا کرنے کے لئے مناسب اقدامات ضلعی حکومت کے زیر غور ہیں؟

(ہ) موجودہ ضروریات کے حوالہ سے 10 مزید کلاس روز کی ضرورت ہے۔ ضلعی حکومت

اس امر سے بخوبی آگاہ ہے اور مردہ وار پروگرام کے تحت کلچ ہذا میں کمرہ جات اور

دیگر سوویت کے لئے کوشاں ہے۔ اس وقت ضلعی حکومت کے ترقیاتی پروگرام

کے تحت گورنمنٹ گریڈ کلچ جہلم میں تیس لاکھ چوبتر ہزار روپے کی سکیمیں جاری

ہیں جس میں دو کمرہ جات، ایک ٹائٹ بلاک اور ایک یوب ویل شامل ہیں۔ نئے مالی

سال کے دوران مناسب فنڈز کی دستیابی کی صورت میں ضلعی حکومت مزید کمروں

کی تعمیر زیر غور لائی گی۔

جامعہ ہانی سکول جہلم میں داخلے، امتحانات

اور نتائج کی تفصیل

* 1944ء شیخ تنویر احمد، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 1997 سے آج تک گورنمنٹ جامع ہانی سکول جہلم کے کتنے طالب علموں نے

ڈل اور میٹرک کا امتحان کس کس بورڈ میں دیا۔ ان طالب علموں کے نام کیا ہیں؟

- (ب) ان سالوں کے دوران کتنے طالب علم ان امتحانات میں پاس ہوئے۔ سال وار تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) اس عرصہ کے دوران اس سکول کا نتیجہ سالانہ کتنے فیصد رہا ہے۔ تفصیل کلاس وار بورڈ کے امتحانات کی فراہم کی جائے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران کتنے طالب علم اس سکول میں آٹھویں اور نویں کلاسوں میں داخل ہوئے اور کتنے طالب علموں کا داخلہ برائے امتحان بورڈ ارسال کیا گیا؟
- (ه) اس عرصہ کے دوران نویں کلاس کے اس سکول کے کتنے طالب علم بطور پرائیویٹ امیدوار بورڈ کے امتحان میں appear ہوئے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) سال 1997 سے 2005 تک گورنمنٹ جامع ہائی سکول، جہلم کے مڈل اور میٹرک کے امتحانات میں شامل ہونے والے طلبہ کی فہرستیں منسلک ہیں۔ مڈل کے تمام طلبہ ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن (سیکنڈری) راولپنڈی / دفتر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر ایجوکیشن راولپنڈی اور میٹرک کے سہ طلبہ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن راولپنڈی کے زیر اہتمام ہونے والے امتحانات میں شریک ہوئے۔
- (ب) ان سالوں کے دوران پاس ہونے والے طلبہ کی سال وار تعداد کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- (ج) اس عرصہ کے دوران سکول کی مڈل اور میٹرک کی کلاسوں کے نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نتیجہ فیصد

سال	مڈل	میٹرک
1997	83.10	95.45
1998	100.00	77.45
1999	100.00	82.95

92.72	100.00	2000
77.69	100.00	2001
97.00	100.00	2002
85.00	--	2003
97.09	96.03	2004
54.94	89.92	2005

(د) 1997 تا حال داخل ہونے والے طلبہ کی تعداد
برائے امتحانات بھیجا گیا۔
تعداد طلبہ جن کا داخلہ

سال	ہشتم	نہم	مئیل	میٹریک
1997	143	134	119	132
1998	138	175	08	133
1999	160	162	10	88
2000	144	209	17	110
2001	169	174	18	130
2002	211	212	31	133
2003	214	213	213	147
2004	264	271	191	193
2005	258	247	258	233

(ہ) اس عرصہ کے دوران سکول کا کوئی بھی طالب علم بطور پرائیویٹ امیدوار امتحان میں
appear نہیں ہوا۔

1995-96ء میں بھرتی اساتذہ کی برخاستگی سے پیدا شدہ مسائل
*2156، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 1995-96 میں تقریباً بارہ ہزار اساتذہ پنجاب میں بھرتی کئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان اساتذہ کو بعد از ملازمت برافست کر دیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان برافست کردہ اساتذہ میں سے چند ایک نے مختلف عدالتوں میں اپنی برافستگی کے خلاف رٹیں کیں اور عدالتوں نے ان کو پھر سے ملازمت پر بحال کر دیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے بحال ہونے والے اساتذہ کے فیصلوں کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی تھی جو خارج کر دی گئی جس کی وجہ سے جن اساتذہ نے عدالتوں میں اپنی ملازمت پر بحالی کی رٹ دائر کی تھی ان کو ملازمت پر بحال کر دیا گیا مگر جو اساتذہ عدالتوں میں نہیں گئے ان کو ملازمتوں پر بحال نہیں کیا گیا ہے؟

(ه) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت جو اساتذہ عدالتوں میں نہیں گئے ان کو بھی ملازمتوں پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے 1995-96 میں تقریباً 12,000 اساتذہ بھرتی کئے تھے۔

(ب) سب کو برافست نہ کیا گیا ہے۔

(ج) درست ہے۔

(د) درست ہے۔

(ه) اثبات میں نہ ہے چونکہ یہ اساتذہ بروقت عدالتوں میں نہ گئے نیز یہ کہ مختلف اضلاع میں بھرتی کئے گئے ایسے اساتذہ جن کو بعد میں نوکری سے نکال دیا گیا کے انفرادی کوائف اور میرٹ مختلف ہیں۔

محکمہ تعلیم شیخوپورہ میں پالیسی

کے خلاف تبادلہ کے محرکات

- *2163، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے محکمہ تعلیم میں اساتذہ کی ٹرانسفر ایوٹمنٹنگ پر 30۔ جون 2003 تک پابندی عائد کر رکھی تھی؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ عرصہ کے دوران تبادلوں پر عائد پابندی کے باوجود فہمیدہ جبین کو کوٹ نامدار (شیخوپورہ) سے تبدیل کر دیا گیا اور اس کی جگہ زرقا شاہین جو منسٹر پور میں عربی کی استاد تھی کو تعینات کر دیا گیا جو کہ حکومتی فیصلے کے منافی تھا؟
- (ج) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو پھر محکمہ تعلیم کے ضلعی افسران (شیخوپورہ) کی طرف سے فہمیدہ جبین کے تبادلے کو روکے جانے کی عداوت کے باوجود ٹرانسفر کئے جانے کے اصل محرکات احقاقیق سے ایوان کو آگاہ کیا جانے؟
- وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) مسماۃ فہمیدہ جبین کی درخواست بوساطت ڈی ای او (زنانہ) ایڈمنسٹری شیخوپورہ اجاویہ منظور گل ایم۔ پی۔ اے 'ban سے پہلے موصول ہوئی۔ یہ کیس جناب ڈی۔ سی۔ او شیخوپورہ کو بھیجا گیا۔ انہوں نے آرڈر تبادلہ نمبر 1276 مورخہ 03-03-31 جاری کیا۔ بعد ازاں ڈی۔ سی۔ او شیخوپورہ نے آرڈر نمبر 1570 مورخہ 03-04-18 کے تحت held in abeyance جاری کرایا۔ گورنمنٹ کی طرف سے ban مورخہ 03-04-12 کو لگایا گیا تھا۔

(ج) جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے کیونکہ مذکورہ تبادلہ میں فہمیدہ جبین اور زرقا شاہین عربی ٹیچرز شامل ہیں ban سے پہلے جاری کیا گیا تھا۔

قومی لباس، شلوار قمیض کی بطور سکول یونیفارم ترجیح

*2205، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کی اکثر سرکاری درسگاہوں میں انتظامیہ کی طرف سے شلوار قمیض کی بجائے پینٹ شرٹ بطور سکول یونیفارم سختی سے رائج کی جا رہی ہے جبکہ شلوار قمیض ہمارا قومی لباس ہے۔ مزید یہ کہ غریب والدین پینٹ شرٹ کا میاں برقرار رکھنے کے متحمل نہیں ہو سکتے؟

(ب) شلوار قمیض کی بجائے پینٹ شرٹ بطور سکول یونیفارم رائج کرنے کی وجوہات بیان فرمائیں کیا یہ سیکورازم کی طرف پیشرفت ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) حکومت پنجاب نے یہ معاملہ سربراہان ادارہ بات کی صوابدید پر چھوڑ دیا ہے کہ وہ علاقائی اور موسمی صورتحال کے مطابق یونیفارم کا چناؤ کریں اس میں شلوار قمیض یا پینٹ شرٹ کی کوئی تخصیص نہیں کی گئی۔

(ب) حصہ (الف) کے مطابق کوئی وجوہات نہیں ہیں۔ حصہ (ب) کے دوسرے حصہ کا جواب بھی نہیں میں ہے جبکہ لباس کا سیکورازم سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور میں ملازمین کے بچوں کی بھرتی اور

مشعبہ ابلاغیات میں طلباء کے مسائل

*2360، محترمہ پروین مسعود بھٹی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا حکومت اسلامیہ یونیورسٹی 'بہاولپور میں قوانین کے مطابق نئی بھرتی کے وقت

درجہ پندرہم کے طلبہ کے بچوں کو ministerial سٹاف میں 20 فیصد کوٹا دینے

جانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ

فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں شعبہ ابلاغیات میں طلباء کی بنیادی ضرورت کے لئے لیب اور سٹوڈیو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) اسلامی یونیورسٹی بہاولپور نئی بھرتی کے وقت درجہ چہارم کے طلباء کو ministerial سٹاف میں مجوزہ کونادینے کا ارادہ رکھتی ہے اس سلسلے میں یونیورسٹی کے متعلق بھرتی کے قوانین میں ترمیم کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں۔ اسلامی یونیورسٹی بہاولپور میں شعبہ ابلاغیات میں طلباء کی بنیادی ضرورت کے لئے لیب اور سٹوڈیو قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے موجودہ بجٹ میں 5,00,000 روپے مختص کئے جا چکے ہیں۔

تحصیل دیپالپور میں تعمیر شدہ سکول بلڈنگز

میں کلاسز کا اجراء

*2467، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ مواصلات و تعمیرات نے تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں تمام تعمیرات بسلسلہ سکولز برائے بوائز و گرنڈ محکمہ تعلیم کو 2001 میں حوالے کر دیئے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عمارات ان مواصلات میں تعلیمی پیمانہ می دور کرنے کے لئے حکومت نے منظور کر کے تعمیر کی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں کا اجراء نہ ہونے سے ان مواصلات کے بچے اور بچیوں تعلیمی پیمانہ می کا شکار رہیں گے، بلکہ یہ قومی سرمائے کا ضیاع بھی ہے؟

(د) کیا حکومت ان سکولوں کا فوری اجراء کرنے کو تیار ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سماج ان سکولوں کا اجراء نہیں ہوا تاہم ان کی S.N.E جاری ہو چکی ہیں۔

(د) fixed pay پر ایجوکیشنرز کی بھرتی کے ذریعے ان سکولوں میں کلاسوں کا اجراء کیا جانے گا۔ سردست بھرتی پر پابندی عائد ہے جو نئی بھرتی پر عائد پابندی اٹھائی گئی ان سکولوں میں اساتذہ تعینات کر کے کلاسوں کا اجراء کیا جاسکے گا۔

پہلی جماعت کے اردو قاعدہ سے متعلق تفصیلات

2489*، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) 1999 سے 2003 تک ہر سال پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پہلی جماعت کے لئے اردو قاعدہ کتنی تعداد میں طباعت کروایا؟

(ب) مذکورہ سالوں میں اردو قاعدہ کے پبلیشرز اور پرنٹر کون کون تھے اور کیا مینڈر کئے گئے تھے؟

(ج) مذکورہ قاعدہ کی طباعت کے لئے جو کلغہ استعمال کیا گیا وہ اتہائی ناقص ہے اور قیمت بہت زیادہ وصول کی جاتی ہے، اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) 1999-2003 تک پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے پہلی جماعت کے لئے اردو قاعدہ درج ذیل تعداد میں طباعت کروایا۔

تعداد	سال
4,640,000	1999-2000
4,624,000	2000-2001
6,085,000	2001-2002
6,434,000	2002-2003
6,471,000	2003-2004

(ب) مذکورہ سالوں میں اردو قاعدہ کے پبلشرز اور پرنٹرز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے جبکہ پرنٹنگ کا کام صرف رجسٹرڈ پبلشرز کو ہی دیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ قاعدہ کی طباعت کے لئے 60 گرام کا کاغذ خریدا گیا جو کہ معیار کے لحاظ سے ناقص ہے۔ اس کاغذ کی specification کو P.C.S.I.R لیبارٹری سے بھی چیک کرایا گیا۔ مذکورہ قاعدہ کی طباعت 4 رنگہ ہے جبکہ نائٹل کور کے لئے 210 گرام کا بکس بورڈ استعمال کیا گیا ہے اور اس کی طباعت بھی چار رنگہ ہے۔ قاعدہ کے صفحات، کتابت اور طباعت کے لحاظ سے اس کی قیمت زیادہ ہے۔

ضلع بہاولپور میں گرلز اور بوائز پرائمری سکولوں

کی عمارات طلباء کی تعداد اور سٹاف کی تفصیلات

*2558 ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع بہاولپور میں کتنے گرلز اور بوائز پرائمری سکول کہاں کہاں واقع ہیں ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد، کلاس وار اور ہر سکول میں کمرہوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

- (ج) کتنے سکولوں کی بند نگز ان میں داخل طلب علموں کی تعداد کے مطابق اور کتنے سکولوں کی بچوں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے۔ حکومت ان سکولوں میں مزید کمرے تعمیر کروانے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟
- (د) سال 2001 سے آج تک کتنے سکولوں میں بند نگ کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں ان سکولوں کے نام اور فنڈز کی تفصیل الگ الگ دی جائے؟
- (ہ) ان سکولوں میں منظور شدہ اور غلطی اسمیوں کی تفصیل گریڈ وار اور سکول وار فراہم کی جائے؟
- (و) کیا حکومت ان سکولوں میں غلطی اسمیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ز) اس وقت کتنے سکول ایسے ہیں جن کی عمارت تو تعمیر ہو چکی ہیں مگر وہ بند پڑے ہیں۔ ان سکولوں کے نام اور ان میں کلاسوں کے اجراء کے لئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) ضلع بہاولپور میں 897 بوائز اور 751 گرلز پرائمری سکول موجود ہیں ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع بہاول پور میں بوائز اور گرلز پرائمری سکولوں میں زیر تعلیم طلب علموں کی کلاس وار تعداد اور ان سکولوں میں کمروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) 130 گرلز پرائمری سکولوں کی عمارت ان میں داخل طلبت کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہیں پنجاب ایجوکیشن سیکٹر ریٹائرمنٹ پروگرام کے تحت ضرورت کو مد نظر رکھتے ہوئے تمام سکولوں کو مرحلہ وار پروگرام کے تحت مزید کمرے فراہم کئے جا رہے ہیں۔

- (د) ضلع بہاولپور میں 2001 سے 2003 تک سکولوں میں بڈنگز کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ فراہم نہ کئے گئے۔
- (ه) تفصیل ایوان کی میز کی پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ضلع بہاولپور میں خالی اسایوں کو پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔
- (ز) ضلع بہاولپور میں 50 گرنز پرائمری سکولوں کی عمارت مکمل ہو چکی ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے ان سکولوں میں کلاسوں کے اجراء کے لئے S.N.E کی منظوری اور اساتذہ کی بھرتی کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

ضلع بہاول پور میں گرنز اور بوائز مثل و ہائی سکولوں

کی عمارت طلباء / طالبات کی تعداد اور سٹاف کی تفصیلات

- *2559. ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع بہاولپور میں کتنے گرنز و بوائز ہائی اور مڈل سکولز کھل چکے ہیں ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد کلاس وار اور ہر سکول میں کمروں کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) کتنے سکولوں کی بڈنگز ان میں داخل طالب علموں کی تعداد کے مطابق اور کتنے سکولوں کی بچوں کی تعداد کے لحاظ سے ناکافی ہے، حکومت ان سکولوں میں مزید کمرے تعمیر کرنے کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؟
- (د) سال 2001 سے آج تک کتنے سکولوں میں بڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈز فراہم کئے گئے ہیں ان سکولوں کے نام اور فنڈز کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

- (۵) ان سکولوں میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل گریڈ وار اور سکول وار فراہم کی جانے نیز کتنے سکول اساتذہ کی تعیناتی نہ ہونے کی وجہ سے کب سے بند پڑے ہیں ان کے نام اور منظور شدہ اسامیوں کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جانے؟
- (۶) کیا حکومت ان سکولوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) ضلع بہاولپور میں 134 گریڈ ایڈمنسٹری، 86 بوائز ایڈمنسٹری، 81 بوائز ہائی اور 48 گریڈ ہائی سکول واقع ہیں۔ ان کے نام اور سن تعمیر کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع بہاولپور میں 2001 سے 2003 تک 6 ہائی سکولوں میں اضافی کرہ جات کی تکمیل کے لئے فنڈ فراہم کئے گئے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (۵) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (۶) بشمول ضلع بہاول پور، پنجاب کے تمام سکولوں میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

انگلش ٹیچرز کے سٹیٹس اور مراعات کی تفصیل

- * 2641، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مال ہی میں سپریم کورٹ آف پاکستان کی طرف سے انگلش ٹیچرز کو سول سروسز میں declare کر دینے کے بعد ان کو ٹرانسفر اور پھیلوں کا حق دیا گیا ہے؟

(ب) ان پیزز کو مالی کاغذ پہنچانے کی غرض سے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) مندرجہ پیزز کی اسکے سکیلوں میں promotion وغیرہ کا کیا طریقہ کار ہے؟

وزیر تعلیم،

(الف) سپریم کورٹ آف پاکستان نے گریجویٹ انکس پیزز کے سروس رولز مرتب کرنے کے احکامات جاری کئے جن کے تحت انہیں ٹرانسفر اور چھٹیوں کا حق حاصل ہے۔

(ب) گریجویٹ انکس پیزز کے سروس رولز کا نوٹیفکیشن نمبر SOR-III(S&GAD1-13-04) مورخہ 31-07-04 جاری کر دیا گیا ہے جس کے تحت ان کو سول سروس کے برابر مراعات حاصل ہیں۔

(ج) بی ایڈ پاس انکس پیزز کو ان سروس کو ما سے بطور ایس۔ ایس۔ بی ترقی دی جاسکے گی۔

محکمہ تعلیم فیصل آباد میں کنٹریکٹ

پر ہونے والی بھرتی کی تفصیل

*2642، محترمہ خالدہ منصور، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اکتوبر 2002 سے اب تک محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد میں کتنی اسامیاں کنٹریکٹ کی بنیاد پر پڑے کی گئی ہیں؟

(ب) کیا کنٹریکٹ کی شرائط حکومت پنجاب کی منظور کردہ ہیں؟

(ج) ہر پڑے کی گئی اسامی کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت کیا تھی نیز ان اسامیوں کے لئے کل کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور ہر امیدوار کی تعلیمی قابلیت کیا تھی؟

(د) کیا مسماۃ فوزیہ جعفر دختر جعفر حسین کو D.E.O (زنانه) فیصل آباد نے کوئی تقرر نامہ جاری کیا اور کیا یہ تقرر میرٹ پر کی گئی تھی۔ بعد ازاں یہ تقرر نامہ واپس لے لیا گیا۔ اس کی وجوہات کیا تھیں نیز متذکرہ تقرر نامہ کی واپسی کے احکامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسمیوں پر بھرتی من پسند افراد کو کیا گیا جبکہ میرٹ کو نظر انداز کر دیا گیا؟

(ه) کیا ذمہ دار افسران یا اہلکاران کے خلاف ایسے احکامات جاری کرنے کی بناء پر کوئی تادیبی کارروائی کی گئی ہے اگر ہاں تو اس کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر تعلیم،

(الف) اکتوبر 2002 سے اب تک محکمہ تعلیم ضلع فیصل آباد میں کنٹریکٹ پر پُر کی جانے والی اسمیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نام اسمی	سال 2002		سال 2003		سال 2004		میزان
	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ	
ایس۔ ای۔ ای (ساتھس)	46	46	19	14	60	36	221
ایس۔ ای۔ ای (آرٹس)	16	15	-	-	55	55	141
ایس۔ ای۔ ای (انکس)	-	-	8	8	1	-	17
ایس۔ ای۔ ای (آرٹس)	76	78	30	22	88	55	349
ایس۔ ای۔ ای (ساتھس)	-	-	109	50	22	8	189
ایس۔ ای۔ ای	342	539	457	202	51	58	1649
میزان	480	678	623	296	277	212	2566

(ب) جی ہاں۔ کنٹریکٹ کی شرائط حکومت پنجاب سے منظور شدہ ہیں۔

(ج) ہر پُر کی گئی اسمی کی مطلوبہ تعلیمی قابلیت درج ذیل تھی۔

- 1۔ ایس۔ ای۔ ای (ساتھس) ایم۔ ایس۔ سی + بی ایڈ
- 2۔ ایس۔ ای۔ ای (آرٹس) ایم۔ اے + بی ایڈ
- 3۔ ایس۔ ای۔ ای (انکس) ایم۔ اے انکس + بی ایڈ

4۔ ای۔ ای۔ ای۔ ای (سائٹس) بی۔ ایس۔ سی + بی ایڈ ایس ٹی

5۔ ای۔ ای۔ ای۔ ای (آرٹس) بی۔ اے + بی ایڈ ایس ٹی

6۔ ای۔ ای۔ ای۔ ای بی۔ اے + پی۔ ٹی۔ سی

موصول شدہ درخواستوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔ میرٹ لسٹیں جن میں ہر امیدوار کی تعلیمی قابلیت درج ہے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

نام ای	سال 2002	سال 2003	سال 2004	میزان
	مردانہ	زنانہ	مردانہ	زنانہ
ای۔ ای۔ ای۔ ای (سائٹس)	550	518	186	101
ای۔ ای۔ ای۔ ای (آرٹس)	857	1486	-	-
ای۔ ای۔ ای۔ ای (انٹس)	-	143	14	213
ای۔ ای۔ ای۔ ای (آرٹس)	2194	2905	930	2334
ای۔ ای۔ ای۔ ای (سائٹس)	-	985	234	50
ای۔ ای۔ ای۔ ای	10719	11704	10988	10973
میزان	14320	16613	13929	6105
	73489	9290	4417	51326

(د) کنٹریکٹ پر بھرتی کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت بی۔ اے + پی۔ ٹی۔ سی تھی جبکہ مذکورہ امیدوار بی۔ اے فیل تھی اس لئے اس کے آرڈر منسوخ ہو گئے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) جو کہ تفری کی شرائط کے مین مطابق ہے۔ بھرتی کے سلسلہ میں میرٹ کو سختی سے بنیاد بنایا گیا ہے۔

(ه) کمپیوٹر کی misprinting کی وجہ سے ایسا ہوا تھا۔ پڑھال کنندہ کی سرزنش کر دی گئی تھی۔

ضلع بہاولنگر کے تعلیمی اداروں میں مقامی اساتذہ کی تعیناتی

*2724، محترمہ شمیمہ نوید (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر کے گریڈ 1 اور 2 کے اسکولوں میں مقامی اساتذہ کی بجائے دور دراز کے رہائشی اساتذہ کو تعینات کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اساتذہ کو متعلقہ سکولوں میں آنے جانے میں کافی پریشانی ہوتی ہے کیونکہ بعض سکول ایسی جگہ پر واقع ہیں جہاں نہ تو کوئی ٹریفک جاتی ہے اور نہ ہی مناسب سڑک ہے جس کی وجہ سے سکولوں میں اساتذہ کی حاضری نہ ہونے کے برابر ہے؟

(ج) اگر جڑ (الف، ب) کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت مذکورہ سکولوں میں مقامی اساتذہ کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) کئی طور پر درست نہ ہے۔

(ب) اساتذہ کا اپنے سکولوں میں آنے جانے کا مسئلہ سکین نوعیت کا نہ ہے اور نہ ہی سکولوں میں اساتذہ کی حاضری غیر تسلی بخش ہے۔

(ج) چونکہ گزشتہ تین سال سے اساتذہ کی تقرری صرف کنٹریکٹ اور سکول مختص ہے لہذا کافی حد تک مقامی اساتذہ ہی تعینات کئے گئے ہیں۔

ایم۔سی بوائز ہائی سکول بہاولنگر کی بلڈنگ

اور سہولیات کا مسئلہ

*2730، محترمہ شہینہ نوید (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایم۔سی بوائز ہائی سکول بہاولنگر کی بلڈنگ کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور وہ کسی وقت بھی گر سکتی ہے جس سے جانی نقصان ہو سکتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول کی بلڈنگ بوسیدہ ہونے کی وجہ سے والدین بچوں کو سکول میں داخل نہیں کرواتے جس کی وجہ سے تعداد بہت کم ہے؟

- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول میں بنیادی سوویت فرنیچر، بجلی کے پنکھوں، پینے کے پانی کے کولا اور ہاتھ روم کی سولت کا فقدان ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سکول میں طلباء کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے سکول کے اساتذہ بھی طلباء کو پڑھانے میں دلچسپی نہیں لیتے اور یہی وجہ ہے کہ اساتذہ کی حاضری بھی کم ہوتی ہے؟
- (ہ) اگر جز (الف) تا (د) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سکول کی عمارت تعمیر کرنے اور بنیادی سوویت سہم پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) مذکورہ سکول کی عمارت جو کہ 8 کروڑ پر مشتمل ہے کی حالت تسلی بخش نہ ہے تاہم محکمہ تعمیرات نے اسے خطرناک قرار نہ دیا ہے مزید برآں اس سکول میں 4 مزید کمرے تعمیر کرا دیئے گئے ہیں۔
- (ب) درست نہ ہے۔
- (ج) مذکورہ سکول میں بجلی، پینے کے پانی، ٹکے اور ہاتھ روم کی سولت موجود ہے جبکہ فرنیچر طلباء کی تعداد کی مناسبت سے قدرے کم ہے۔
- (د) درست نہ ہے۔
- (ہ) مذکورہ سکول کی عمارت کی تعمیر اور مزید سوویت کی فراہمی کی تجاویز زیر غور ہیں۔

کڑی جمنڈاں، خونہی برج ملتان میں

ہائو سیکنڈری سکول کا قیام

- *2738، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ملتان شہر میں کوئی بھی ہائو سیکنڈری سکول نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کڑی جمنڈاں، غوثی برج میں سرکاری زمین موجود ہے جہاں پر تقریباً 10 سال پہلے ایک انٹر گز کالج کی تعمیر شروع ہوئی تھی جو محکمہ کی غفلت سے مکمل نہ ہو سکی اور تباہ ہو گئی ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگہ پر ہائیر سیکنڈری سکول قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) کڑی جمنڈاں ضلع میں تقریباً 38 کنال زمین کارپوریشن کی ملکیت ہے اس زمین پر سابق ایم۔ پی۔ اے جناب سید اختر قریشی نے اپنے صوابدیدی فنڈز سے محکمہ لوکل فنڈ کے ذریعہ انٹر کالج کی تعمیر شروع کرائی اور تقریباً ساڑھے بارہ لاکھ روپے کے اخراجات کے ساتھ عمارت کو نامکمل چھوڑ دیا گیا۔ اگرچہ بعد ازاں محکمہ تعلیم نے اس انٹر کالج کی عمارت کی تعمیر مکمل کرنے کے لئے منصوبہ بنایا لیکن زمین محکمہ تعلیم کے نام منتقل نہ ہو سکنے کے باعث سکیم منظور نہ ہو سکی مزید برآں اس دور میں متعلقہ محکمہ کی غفلت اور لاپرواہی کے باعث لوگ اس نامکمل عمارت کی اینٹیں اور طبلہ اکھاڑ کر لے گئے۔

(ج) مذکورہ جگہ کارپوریشن کی ملکیت اور نشیبی علاقہ میں واقع ہے اس جگہ برسات میں گندہ پانی جمع ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے یہاں تعلیمی ادارہ قائم نہیں کیا جاسکتا۔

گوجرانوالہ میں کالج آف ہوم اکنامکس کا قیام

2776، جناب زاہد پرویز، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ وزیر اعلیٰ نے اپنے دورہ گوجرانوالہ کے دوران گوجرانوالہ میں ہوم

اکنامکس کالج کھولنے کا اعلان کیا تھا۔

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو مذکورہ کلچ کھونٹے کے بارے میں اب تک کیا کیا گیا ہے اور کب تک مذکورہ کلچ کھل جانے کا؟

وزیر تعلیم،

(الف) جی ہاں! درست ہے۔

(ب) مذکورہ کلچ کھونٹے کے سلسلہ میں P.C-1 تیار کر لیا گیا ہے جس کی منظوری P.D.W.P نے میٹنگ منقذہ مورخہ 15-11-03 میں دے دی ہے یہ سکیم A.D.P2003-04 میں شامل ہے۔ تعمیرات کا کام تین سال میں مکمل ہو گا لیکن کلچ کا افتتاح اگست 2004 تک مکمل کر لیا جانے کا جس میں فرسٹ ایئر کی کلاس شروع کی جائیں۔

ضلع لاہور کے پرائمری تھانہ سکولوں کی تعداد و مقام

اور دیگر متعلقہ تفصیلات

*2780، رانا مسر فر از احمد خان، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں کل کتنے ہائی سکول، ہائی گرز سکول، نڈل اور پرائمری سکول کہاں کہاں واقع ہیں ان کے نام اور ان کے ہیڈ ماسٹرز، ہیڈ مسٹریں کے نام کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھی جائے؟

(ب) ان سکولوں میں کتنی سیٹیں خالی ہیں اور کب ان پر بھرتی کی جائے گی؟

وزیر تعلیم،

(الف) ضلع لاہور میں 100 بوائز ہائی، 103 گرز ہائی، 57 بوائز نڈل، 85 گرز نڈل، 368 بوائز

پرائمری اور 377 گرز پرائمری سکول ہیں ان کے نام اور ان میں تعینات ہیڈ ماسٹرز

ہیڈ مسٹریں کے ناموں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان سکولوں میں درج ذیل اسامیاں غالی ہیں جنہیں پر کرنے کے لئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔

درج سکول	یولٹز		گورنرز		غیر صحتی
	سربراہان ادارہ صحتی	غیر صحتی	سربراہان ادارہ	صحتی	
پرائمری	01	105	--	133	15
مڈل	01	--	9	27	--
ہائی	11	89	4	256	--

یک سالہ امتحانی سسٹم میں امتحانی فیسوں کا مسئلہ

*2787، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے نویں اور دسویں کلاس کے امتحانات الگ الگ کر دینے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کا امتحان دینے کی امتحانی فیس بھی الگ الگ ہے جس سے عزیز والدین پر مزید بوجھ ڈالا گیا ہے؟

(ج) کیا حکومت غریب طلباء کی نویں، دسویں، گیارہویں اور بارہویں جماعت کی امتحانی فیس معاف کرنے یا اس میں رعایت دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے ماہوی تعلیمی بورڈز کے زیر انتظام مارچ 2003 سے سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ پارٹ ون (جماعت نہم) اور مارچ 2004 میں پارٹ سیکنڈ (جماعت دہم) کے امتحانات اس نئے نظام کے تحت منہد کروانے کا فیصلہ کیا ہے؟

سیکنڈری سکول سرٹیفکیٹ پارٹ ون (جماعت نہم) کا امتحان 2003 میں اسی نظام کے تحت منہد کیا گیا اور پارٹ سیکنڈ (جماعت دہم) کا امتحان 2004 میں اسی طرح منہد کیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ نویں اور دسویں جماعت کا امتحان دینے کی امتحانی فیس الگ الگ ہے۔ کمپوزٹ امتحان کی فیس کی نسبت پارٹ سسٹم امتحان کی فیس میں معمولی سا اضافہ کیا گیا۔ کیونکہ پارٹ سسٹم امتحان کے انعقاد کی وجہ سے نویں جماعت کے امتحان کے لئے سپروائزری سٹاف اور ممتحن کے معاوضہ جات کی ادائیگی اور سوائے پرچہ جات اور جوابی کاپیوں کی چھپائی اور ان کی امتحانی مراکز میں ترسیل اور واپسی کی وجہ سے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑتے ہیں۔ علاوہ ازیں کمپوزٹ سسٹم میں معروفی سوائے پرچہ صرف ایک صفحہ پر مشتمل ہوتا تھا۔ جب کہ پارٹ سسٹم میں سوائے پرچہ چار صفحات پر مشتمل ہوتا ہے۔ جس کی پرنٹنگ کے لئے نہ صرف جدید مشینوں بلکہ قیمتی قسم کا کاغذ بھی درکار ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سسٹم میں امیدواروں کو رول نمبر سلسلے، ڈیٹ شیٹ اور رزلٹ کارڈ کمیونز سے پرنٹ کروا کر بذریعہ رجسٹری ڈاک بھیجنے کا خرچ بھی بڑھ گیا ہے۔ لہذا یہ قلیل اضافہ مذکورہ اخراجات کو مشکل پورا کرتا ہے۔

نوٹ:- نویں جماعت کا امتحان پہلی بار منہ کروایا گیا ہے اس اضافی امتحان سے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے یہ معمولی اضافہ کیا گیا ہے۔

(ج) جزی (ب) میں دی گئی وجوہات کی بناء پر امتحانی فیس معاف کرنے یا کم کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

گورنمنٹ ہوائز ڈگری کالج ٹانڈلیانوالہ۔ منظور شدہ اسمبلی

اور موجودہ صورتحال

2825* ملک خالد محمود وٹو (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گورنمنٹ ہوائز ڈگری کالج تانہ لیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کیا ہے ان میں سے کتنی اسامیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں اور انہیں حکومت کب تک پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

گورنمنٹ ہوائز ڈگری کالج تانہ لیانوالہ فیصل آباد میں منظور شدہ اور خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عمدہ اسامی	تعداد منظور شدہ اسامیاں	تعداد خالی اسامیاں	مضمون جس میں اسامیاں خالی ہیں۔	کب سے خالی
1-	پرنسپل بی ایس۔ 19	1	NIL	-	-
2-	انسوسی ایٹ پروفیسر (بی ایس۔ 19)	1	1	-	06-07-05
3-	اسسٹنٹ پروفیسر (بی ایس۔ 18)	6	05	بیالوجی (1) سہری (1)	2-12-2003 15-7-1999
				ریاضی (1)	10-2-1999
				فزکس (1)	12-5-1999
				سائیکالوجی (1)	01-7-1987
4-	لکچرار (بی ایس۔ 17)	16	04	کمیسری (1) انگلش (1)	30-10-2003 17-2-2004
				فزکس (1)	6-4-2004
				اردو (1)	

5- لائبریرین (بی ایس۔ 16) 1 1 01-05-2005
 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے محکمہ تعلیم پنجاب پبلک سروس کمیشن سے ضلع فیصل آباد کے لئے 24 لکچرار بھرتی کر رہا ہے۔ جیسے جیسے کمیشن کی عداہات موصول ہو رہی ہیں۔ خالی اسامیوں کو پُر کیا جا رہا ہے۔ مزید برآں اسسٹنٹ پروفیسر کی اسامیاں بذریعہ ترقی پُر کر دی جائیں گی۔

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین تاندلیانوالہ

منظور شدہ اسمیاں اور موجودہ صورتحال

2826* ملک خالد محمود و ٹو (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
گورنمنٹ ڈگری کالج برائے (خواتین) تاندلیانوالہ ضلع فیصل آباد میں کل منظور شدہ
اسمیوں کی تعداد کیا ہے، کتنی اسمیاں کتنے عرصے سے خالی ہیں اور ان خالی
اسمیوں پر حکومت کب تک بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات
سے ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم،

گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین تاندلیانوالہ میں منظور شدہ اور خالی اسمیوں کی
تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام عمدہ اسمی	تعداد منظور شدہ	تعداد خالی	کب سے خالی رہا کسی اسمیاں
1-	پرنسپل (بی ایس 19) سزغدادہ لطیف اسسٹنٹ پروفیسر	1	1	25-05-2000 کب سے خالی رہا کسی اسمیاں ہے۔
2-	اسسٹنٹ پروفیسر (بی ایس - 18)	2	1	1-9-1994 (تاریخ) بطور انچارج پرنسپل کام کر رہی ہیں۔
3-	لیکچرار (بی ایس 17)	17	3	2-11-2002 02-02-2001

اسمیاں پُر کرنے کے متعلق حکومت پالیسی بنا رہی ہے اور جونہی نئی پالیسی تشکیل
پانے گی اس کے تحت بھرتی کا عمل شروع کر دیا جائے گا۔

محکمہ تعلیم بورے والہ کے مالیاتی سکیئنڈل کی تفصیلات

اور حکومتی اقدامات

- * 2831 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈو گر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حال ہی میں تحصیل بورے والہ محکمہ تعلیم میں جعل سازی سے اکاؤنٹس آفس سے 16 لاکھ روپے نکلوانے کا فراڈ پکڑا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیئنڈل میں ریاض نامی کلرک کو تھانہ صدر بورے والہ میں حراست میں رکھ کر دو لاکھ روپے وصول کر کے اُسے پولیس مقابہ میں مارنے کی دھمکی دے کر من مرضی کا بیان حاصل کیا گیا تا کہ اصل مزمان بس پردہ رہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کیس کی انکوائری محکمہ انٹی کرپشن وہاڑی میں چل رہی ہے اور اصل مزمان ٹود کو بچانے کے لئے مدعی مقدمہ بن چکے ہیں اور E.D.O ایجوکیشن وہاڑی کے نمائندے پر اسے حیرت آمیزہ پر بھیج دیا گیا ہے؟
- (د) کیا قانونی طور پر محکمہ ایجوکیشن وہاڑی اور اکاؤنٹس آفس وہاڑی مقدمہ درج کرانے کے پابند ہیں؟
- (ه) وضاحت فرمائیں کہ مذکورہ سکیئنڈل میں ملوث مزمان کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں کیونکہ جو چیک تحصیل بورے والہ سے پاس ہوئے ہیں ان پر اصل دستخط اور مہریں اصلی افسران کے حبت شدہ ہیں جو کہ ناقابل تردید شہادت ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔

- (ج) یہ درست ہے کہ مذکورہ کیس کی انکوائری محکمہ اپنی کرپشن و ہارزی میں چل رہی ہے۔ تاہم یہ درست نہ ہے کہ اصل طرمان خود کو بچانے کے لئے مدعی مقدمہ بن چکے ہیں اور ای۔ ڈی۔ او (ایجوکیشن) و ہارزی کو حیر آ عمرہ پر بھیج دیا گیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ڈی۔ ای۔ او (ای۔ ایم) مذکورہ کیس میں مدعی ہیں اور ای۔ ڈی۔ او (ایجوکیشن) و ہارزی یو بی ایل آسان سکیم کے تحت از خود عمرہ کے لئے گئے۔
- (د) اس وقت کیس ڈائریکٹر جنرل اپنی کرپشن لاہور کے دفتر میں زیر کارروائی ہے۔ جرم ثابت ہونے پر ذمہ داران کے خلاف مقدمہ دائر کرایا جاسکے گا۔
- (ه) اس معاملہ کی تحقیقات ڈائریکٹر جنرل اپنی کرپشن لاہور کے دفتر میں ہو رہی ہیں۔

ایجوکیشن کی Rationalization پالیسی کی تفصیلات

اور عملدرآمد کی صورتحال

*2833، جناب محمد آجاسم شریف، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) Rationalization کی پالیسی کیا ہے جو کہ حال ہی میں E.D.O تعلیم لاہور نے جاری کی ہے؟

(ب) جوینئر ماڈل سکول کا norm کیا ہے اور کیا جوینئر ماڈل سکول کا تمام سٹاف

rationalization کے زمرہ میں آتا ہے؟

(ج) کیا گورنمنٹ کے notification کے مطابق rationalization پرائمری کا ماڈل

سکولوں کے لئے ہے یا کہ تمام قسم کے سکولوں کے لئے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ rationalization ماہ فروری کی تعدادیر کی گئی ہے جبکہ

اپریل، مئی کے داخلہ میں سینکڑوں بچے داخل ہو گئے ہیں اور ان بچوں کے داخلہ

ہونے کی وجہ سے مزید ٹیچرز کی ضرورت کو مد نظر رکھا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بیان

کی جانے کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟

- (۵) کیا ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے rationalization کے لئے پالیسی مرتب کی گئی یا پرانی پنجاب پالیسی پر عمل کیا گیا ہے؟
- (۶) اگر سابق پالیسی پر عمل کیا گیا ہے تو rationalization اس کے مطابق کیوں نہیں کی گئی؟
- (۷) کیا یہ بھی درست ہے کہ rationalization کی یہ پالیسی ضلع ناظم لاہور میں عام صاحب کے حکم سے E.D.O لاہور نے نافذ کی ہے جبکہ وزیر تعلیم کو اس کے بارے میں معلوم بھی نہ ہے۔ اگر ایسا ہے تو کیا آئندہ بھی میں عام صاحب کے حکم کے مطابق محکمہ میں ایسی پالیسی نافذ ہوتی رہیں گی جس سے وہ امن پسند اور نہ پسند کے مطابق پیمرز کے تبادلے کرواتے رہیں گے؟

وزیر تعلیم،

- (الف) سرکاری سکولوں میں طلباء کی تعداد کی مناسبت سے اساتذہ کی تعیناتی کے لئے سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے rationalization پالیسی جاری کی ہے جس کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) جوئیر ماڈل سکولز بھی دیگر سکولوں کی طرح rationalization پالیسی کے زمرے میں آتے ہیں جس کے تحت 40 طالب علموں کے لئے ایک ایس۔ ایس۔ ٹی کی تعیناتی کی جاتی ہے۔
- (ج) rationalization پالیسی کا اطلاق تمام سکولوں پر ہوتا ہے۔
- (د) یہ درست نہ ہے۔ rationalization ' 31-12-2002 کی طلباء و طالبات کی تعداد کے مطابق کی گئی ہے۔ مزید برآں اپریل اور مئی میں مزید داخل ہونے والے طالب علموں کی متوقع تعداد کو بھی مد نظر رکھا گیا ہے۔
- (۵) ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے پنجاب کی rationalization پالیسی پر عمل کیا تاہم اس مرتبہ پیمرز (Longest Stay in School) کی بنیاد پر شفٹ کئے گئے ہیں جبکہ اس سے قبل most junior پیمرز شفٹ کئے جاتے تھے۔

- (و) جز (ہ) کے جواب میں وضاحت پیش کر دی ہے۔
- (ز) ضلع ناظم لاہور کی ہدایات کے مطابق محکمہ تعلیم سنی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور نے rationalization plan کی منظوری محکمہ تعلیم پنجاب اور وزیر تعلیم کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب سے حاصل کی جس کے بعد اس پر عمل درآمد کیا گیا۔

پنجاب یونیورسٹی میں کنٹریکٹ پر آفیسرز

کی بھرتی سے پیدا ہونے والے مسائل

- 2858* لالہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں کچھ آفیسرز کو contract پر بھرتی کیا گیا ہے؟
- (ب) اگر جز (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو ان کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونیورسٹی کے کچھ سابق آفیسرز کو دوبارہ contract پر ملازم رکھا گیا ہے اگر ہاں تو ان کے نام مع عہدہ اور تاریخ تعیناتی کیا ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ آفیسرز کے contract پر بھرتی کی وجہ سے یونیورسٹی ملازمین کا حق مارا گیا ہے۔ اگر ہاں تو کیا حکومت مذکورہ تمام آفیسرز کو فارغ کر کے یونیورسٹی کے ملازمین کو ترقی دینے کے لیے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) جی ہاں۔ کچھ آفیسرز کو contract پر بھرتی کیا گیا ہے۔
- (ب) نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔
- (ج) جی ہاں۔ ان کے نام، عہدہ اور تاریخ تعیناتی کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

ہے۔

(د) یہ درست نہیں کہ آفیسرز کے contract پر بھرتی کی وجہ سے یونیورسٹی ملازمین کا حق مارا گیا ہے کیونکہ یونیورسٹی کے قواعد تقرری میں براہ راست بھرتی کرنا بھی شامل ہے جس آفیسرز کی ضرورت نہیں رہتی اسے خارج کر دیا جاتا ہے۔ موجودہ آفیسرز کو الیٹائیڈ تجربہ کار، محنتی اور دیانتدار ہیں یونیورسٹی اور احسن طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

ضلع جھنگ۔ محکمہ تعلیم کے دفاتر کی ایک ہی جگہ منتقلی

*2885، مہر خالد محمود سرگاند، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم جھنگ کے کچھ دفاتر نیا شہر اور کچھ دفاتر جھنگ نزد اسلامیہ سکول قائم کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کا آپس میں درمیانی فاصلہ زیادہ ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو آمد و رفت میں کٹلی پریشانی لاحق ہوتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیا شہر میں محکمہ تعلیم کی عمارت میں ابھی کٹلی جگہ موجود ہے؟

(د) اگر جڑ ہانے والا کاجو اب اجات میں ہے تو کیا حکومت محکمہ تعلیم کے تمام دفاتر کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نیا شہر اور جھنگ صدر میں موجودہ تعلیم کے دفاتر کا درمیانی فاصلہ تقریباً 3 کلومیٹر ہے جہاں کے لئے پبلک ٹرانسپورٹ باآسانی دستیاب ہے۔

(ج) نیا شہر جھنگ میں موجود جامع ہائی سکول کے ہاسٹل کی عمارت کے 24 میں سے 10 بھونے cubical کر کے زیر استعمال نہ ہیں۔

(د) نیا شہر جھنگ میں موجود جامع ہائی سکول کے ہاسٹل کی عمارت کے 10 بھونے cubical کمرے جھنگ صدر میں کام کر رہے ہیں۔ جو کہ محکمہ تعلیم کے باقی دفاتر کے لئے ناکافی ہیں لہذا انہیں اس عمارت میں منتقل نہیں کیا جاسکتا۔

موضع ثبہ، پی پی۔ 160 لاہور، سکول کی تعمیر شدہ عمارت

میں کلاسز کا اجراء

*2904، ملک محمد افضل کھوکھر، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بہ حلقہ پی پی۔ 160 لاہور میں عرصہ تقریباً 5 سال سے لڑکیوں کے لئے پرائمری سکول کی عمارت مکمل ہو چکی ہے لیکن کلاسوں کا اجراء ابھی تک نہیں ہوا؟

(ب) اگر جز (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ موضع کے پرائمری گریڈ سکول میں کلاسوں کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

(ج) عرصہ 5 سال کے بعد بھی مذکورہ عمارت میں کلاسوں کا اجراء نہ ہونے پر کیا حکومت ذمہ دار آفیسران اور اہلکاران کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ مذکورہ سکول میں اپریل 1996 سے کلاسوں کا اجراء کر دیا گیا تھا اور اس وقت دو مہلات 75 طالبات کو تعلیم دے رہی ہیں۔

(ب) جز (الف) کے جواب کی روشنی میں جز (ب) جواب کا مٹھاضی نہ ہے۔

(ج) اجراء ہانے بالا کے جوابات کی روشنی میں کسی آفیسر / اہلکار کے خلاف کارروائی کی

ضرورت نہ ہے۔

گرنز پرائمری سکول موضع کلسوں، تحصیل ننکانہ

ٹیچرز کی تعیناتی کا مسئلہ

*2908، جناب نوید عامر جوا، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کلسوں تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ میں گورنمنٹ گرنز پرائمری سکول کی عمارت مکمل ہونے کے 5 سال بعد بھی خواتین اساتذہ کی تعیناتی نہیں کی گئی؟

(ب) اگر جبالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک خواتین اساتذہ کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں نیز کیا حکومت ان افسران / اہلکاران کے خلاف ایکشن لینے کا ارادہ رکھتی ہے جنہوں نے اساتذہ کی تعیناتی میں رکاوٹ ڈالی؟

وزیر تعلیم،

(الف) مذکورہ عمارت محکمہ تعلیم نے تعمیر نہیں کرائی۔ تاہم یہ درست ہے کہ اس سکول کو تعمیر ہونے تقریباً پانچ سال ہو چکے ہیں اور ابھی تک خواتین اساتذہ کی تعیناتی نہیں کی گئی۔

(ب) مذکورہ عمارت محکمہ تعلیم کی ملکیت نہ ہے لہذا اس میں خواتین اساتذہ کا تقرر نہیں کیا جاسکتا مزید برآں چونکہ محکمہ تعلیم کے کسی افسر / اہلکار نے اس سکول میں اساتذہ کی تعیناتی میں رکاوٹ نہ ڈالی ہے لہذا کسی کے خلاف کارروائی نہیں کی جاسکتی۔

ایل۔ ایل۔ بی کا پیپر آؤٹ ہونے کی تحقیقات

*2945، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایل۔ ایل۔ بی سال اول کا جو تقاریر تین شہروں سیالکوٹ، لاہور اور گوجرانوالہ میں آؤٹ ہوا ہے اور اس کا نمبر 30 سے 50 ہزار فی پرچہ مقرر ہوا ہے؟

(ب) اگر جزیلا کا جواب اجبات میں ہے تو پورے آؤٹ کرنے والے افراد کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم،

(الف) یہ درست ہے کہ ایل-ایل-بی سال اول کا چوتھا پورے آؤٹ ہوا ہے، ٹھیکے سے متعلق یونیورسٹی کو علم نہ ہے۔

(ب) ذین فیضی آف لاء نے اس کی ابتدائی تحقیق کی اس کے مطابق پمپہر آؤٹ کرنے میں جو افراد ملوث ہیں ان کے خلاف F.I.R درج کرائی گئی ہے نیز محکمہ کارروائی بھی زیر عمل ہے اور مزہم گرفتار بھی ہو چکے ہیں۔

فیصل آباد، بوائز اینڈ گرلز پرائمری ٹاہانی سکولوں کی تعداد

اور دستیاب سہولیات کی تفصیل

*2959، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) فیصل آباد شہر میں طلباء و طالبات کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) شہر میں مذکورہ سکولوں میں سے کتنے ایسے سکول ہیں جن کی بھرت اور چار دیواری نہیں ہے؟

(ج) مذکورہ سکولوں میں سے کتنے سکول ایسے ہیں جن میں بجلی، فرنیچر، پینے کے پانی اور باقہ روم کی سہولت نہ ہے؟

(د) مذکورہ سکولوں میں زیر تعلیم بچوں اور بچیوں کی تعداد نیز اساتذہ کی تعداد بھی سکول وار بتائی جائے؟

(ه) حکومت مذکورہ سکولوں میں درج بالا بنیادی سہولیات کب تک فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف) فیصل آباد شہر میں طلباء و طالبات کے کل 308 سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

طالبات	طلباء	
109	53	پرائمری
53	13	مڈل
43	37	ہائی
205	103	میزان

(ب) ضلعی حکومت فیصل آباد کی رپورٹ کے مطابق فیصل آباد شہر میں 6 گورننگ بورڈز اور ایک گورننگ مین سیکولر بیوروں کے ہیں جبکہ دیگر تمام سکولوں کی عمارت اور چار دیواری موجود ہیں۔

(ج) بجلی، فرنیچر، سپینے کے پانی اور ہاتھ رومز کی سہولت کے بغیر سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سکول	بجلی	فرنیچر	پانی	ہاتھ روم
پرائمری (بوائز)	08	13	1	2
پرائمری (گورلز)	13	21	6	10
مڈل (گورلز)	01	03	-	2

(د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلعی حکومت فیصل آباد کی رپورٹ کے مطابق مذکورہ حکومت دستیاب وسائل کی روشنی میں کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مالی سال 2003-04 کے دوران فیصل آباد شہر کے 61 سکولوں میں ترقیاتی کام / بنیادی سہولیات فراہم کی گئی ہیں جبکہ مالی سال 2004-05 کے دوران فیصل آباد شہر کے 41 سکولوں میں بنیادی سہولیات / مختلف ترقیاتی کام مکمل کروانے جارہے ہیں۔

ضلع فیصل آباد، سکولز و کالجز میں اساتذہ

کی خالی اسامیوں کی تفصیلات

- *2961، محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کے گرنز، بوائز پانی سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی کئی اسامیاں خالی ہیں تفصیل بتائی جائے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع فیصل آباد کے گرنز بوائز انٹرنڈ گری کالجز میں بھی ٹیچر اریز کی کئی اسامیاں خالی ہیں کلچ و آر تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) اگر جزی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ خالی اسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر تعلیم،

- (الف) ضلع فیصل آباد کے 28 بوائز اور 24 گرنز پانی سکولوں میں سائنس ٹیچرز کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع فیصل آباد کے گرنز و بوائز ڈگری کالجز میں ٹیچر اریز کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) بھرتی اور تبادلوں پر عائد پابندی کے خاتمہ پر سکولوں اور کالجوں میں موجود خالی اسامیوں کو پُر کیا جاسکے گا۔

ضلع جھنگ گرنز ملٹل اور ہائی سکولوں کی چار دیواری

کی تعمیر کا مسئلہ

*2985، میاں ظہور ساجد جمجوہ، کیا وزیر تعلیم ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت پنجاب کی پالیسی کے مطابق گرلز مڈل اور ہائی سکول کی بلڈنگ کی تعمیر کا کیا criteria ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ گرلز مڈل اور ہائی سکول کے لئے چار دیواری لازمی ہے؟

(ج) اگر جز (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو پھر ضلع جھنگ میں ایسے کتنے گرلز مڈل اور ہائی سکول ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے ان کی تفصیل مع سکول کا نام بتائی جانے؟

(د) اگر درج بالا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت کب تک ان سکولوں کی چار دیواریاں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر تعلیم،

(الف)	کرہ جات	سائٹس لیبھری	سٹورز	لیٹرن	برآمدہ	بینڈ ماسٹر آفس	لوک آفس
ہائی سکول	4	1	2	2	1	1	1
ایگزیٹری سکول	3	1	1	1	1	1	-

(ب) یہ درست ہے۔

(ج) ضلع جھنگ میں 10 گرلز ہائی سکولوں اور 17 گرلز ایگزیٹری سکولوں کی چار دیواری نہ ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) مرحلہ وار پروگرام کے تحت ان سکولوں کو چار دیواری فراہم کی جا رہی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی شاہ صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! نماز کا وقفہ وقفہ سوالات میں شامل نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین، جب آپ یہ کہتے ہیں کہ رات کو عبادت کرتے ہوئے سو جائیں اور صبح اٹھ کر عبادت شروع کر دیں تو ساری رات عبادت ہوتی ہے تو جب وقفہ سوالات شروع تھا تو درمیان میں آپ نے عبادت شروع کر دی تو اب آ کر وہ ختم ہو گیا۔

حاجی محمد اعجاز، جناب چیئرمین! وہ تو اللہ اور بندے کا معاملہ ہے یہ تو آپ کا اور ہمارا معاملہ ہے۔

جناب چیئرمین، چونکہ اب میں بحث ختم کر چکا ہوں۔ اس لئے اب میں وزیر قانون سے کون سا کہہ رہا ہوں؟ وہ جناب پرویز رفیق کے سوال کی وضاحت فرمائیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بالکل درست بات ہے کہ جمعہ کے دن جناب پرویز صاحب سے میری ملاقات ہوئی تھی اور انہوں نے جس تشویش کا آج اظہار کیا ہے اسی تشویش کا اظہار انہوں نے جمعہ کے دن بھی فرمایا تھا۔ ان کے سامنے ہی میں نے اس وقت ڈی۔ پی۔ او سے بات کی تھی بلکہ میرے بھائی میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ انہوں نے یہ فرمایا تھا اس دن جمعہ کا دن تھا اور بعد از نماز جمعہ کچھ لوگوں نے وہاں پر پروگرام بنایا ہوا تھا انہوں نے احتجاج کرنا تھا اور انہوں نے اس حد سے اظہار کیا تھا کہ اگر وہاں پر کوئی مناسب انتظام نہ کئے گئے تو کوئی بھی لاہ اینڈ آرڈر کی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ ان کی موجودگی میں میری ڈی۔ پی۔ او سے بات ہوئی اور میں نے کہا کہ وہاں پر مزید فورس بھیجی جائے حالانکہ وہاں پر پہلے سے ہی فورس تھی۔ ہم نے انتظامات کئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و نوازش سے اس جمعہ کے دن کوئی ناخوشگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔ اب یہ سارا معاملہ جو ہے یہ اس طرح بھی نہیں ہے جس طرح میرے کاغذ دوست نے کہا ہے اور یہ سارا معاملہ اس طرح سے بھی نہیں ہے جس طرح سے دوسرا فریق اس معاملے میں اپنا موقف بیان کر رہا ہے۔ انہوں نے

اپنے تحفظات کا اعداد کیا ہے جو مقدمہ درج ہوا ہے 295 کے متعلق کہ اتنا واقعہ نہیں تھا جتنا اس واقعہ کو بنا کر پیش کیا گیا اور اس کے بعد 295 کا پرچہ درج کیا گیا۔ دوسری طرف سے یہ موقف ہے کہ یہ بالکل واقعہ ہوا ہے اور اس پر 295 ہی بنتا تھا۔ دوسری بات انہوں نے اپنی کیونٹی کے حوالے سے کی کہ ان کے ساتھ جو زیادتی ہوئی اس پر ابھی تک کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ انہوں نے جو درخواست جمعہ کو دی تھی وہ میں نے ڈی۔ پی۔ او کو بھجوا دی تھی۔ ایک درخواست پہلے سے ہی مقامی پولیس کے پاس اسی نوعیت کی موجود تھی جس میں یہ درخواست کی گئی تھی کہ کرپشن کیونٹی کی طرف سے بھی کوئی قانونی کارروائی کی جانی چاہیے۔ ابھی ناز کے وقت کے دوران latest situation پوچھنے کے لئے میں نے دوبارہ ڈی۔ پی۔ او سے بات کی ہے تو بقول ان کے اس وقت وہاں اللہ تعلق کے فضل و کرم سے کوئی ایسی situation نہیں ہے کہ لاء اینڈ آرڈر کی کوئی situation ہو۔ دونوں فریقین کے درمیان ایک کشیدگی کی صورتحال ضرور پائی جاتی ہے لیکن مقامی انتظامیہ کا دونوں فریقین کے ساتھ ان کی کیونٹی کے ساتھ بھی اور دوسری کیونٹی کے ساتھ بھی دونوں کے ساتھ ان کا رابطہ ہے اور ایک اہمام و تقسیم سے معاملات آگے چل رہے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ 295 کا پرچہ درست درج ہوا ہے یا نہیں اس کا بھی ڈی۔ پی۔ او نے مجھے یہ کہا ہے کہ ابس۔ پی (انوسٹی گیشن) خود اس امر کا جائزہ لے رہے ہیں کہ یہ پرچہ درست درج ہوا ہے یا نہیں؟ اگر اس میں کوئی کمی بیشی پائی گئی تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس کو خارج بھی کر دیں گے اور اگر بنتا ہوا تو ہم اس کو قائم رکھیں گے۔ جہاں تک ان کے موقف کا تعلق ہے تو وہ کہتے ہیں کہ آج بھی ہم نے ان کے لوگ بلٹے ہوئے ہیں۔ ان کا پورا موقف سننے کے بعد اگر ان کا پرچہ بنتا ہوا تو انشاء اللہ تعلق دوسرا کر اس پرچہ بھی دوسری طرف سے دیا جانے گا۔ اگر کر اس پرچہ نہ بھی دیا گیا تو جیسے آپ مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں کہ اسی ایف۔ آئی۔ آر میں ان کا version بھی آجانے کا اور دونوں موقف جو ہیں ان کو سامنے رکھ کر مزید تفتیش آگے بڑھائی جانے گی۔ میری اپنے ساتھی سے استدعا یہ ہے کہ اس قسم کے معاملات بڑے sensitive ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں گزارش یہ کروں گا کہ چونکہ ایک تو پیٹل سے اس پر کارروائی ہو رہی ہے اور خود انہوں نے اپنے بیان میں یہ فرمایا ہے کہ آج بھی کچھ لوگ پریس کلب کے سامنے مظاہرہ کر رہے ہیں اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان کے جذبات جو ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر موجود ہیں اور دوسری طرف پر بھی ابھی جذبات کوئی ٹھنڈے نہیں ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں تھوڑا سا ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی گورنمنٹ نے کبھی بھی اس معاملے میں کوتاہی نہیں کی کہ اگر اقلیتی برادری کے ساتھ کوئی کہیں زیادتی ہوئی ہو تو اس میں نوٹس لینے میں کبھی بھی ہم نے کوتاہی نہیں کی۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ جیسے میں نے کہا کہ ان کا موقف بھی سامنے آنے گا۔ دوسری طرف سے جو موقف آیا ہے اس پر بھی ہم نے ابھی تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا لیکن ہم چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا اس میں time gain کر کے 'دونوں فریقین کے جذبات ٹھنڈے کر کے تو پھر آگے مزید کوئی پیشرفت کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہماری اسمبلی کی طرف سے کسی قسم کی کوئی بھی intervention جو ہے وہ پھر situation کو aggravate کر سکتی ہے اس لئے میں اپنے معزز دوست کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ اگر معاملات ان کی تسلی کے مطابق ان کی کمیونٹی کی تسلی کے مطابق حل نہ ہونے تو یہ فورم موجود ہے یہ پھر بات کر لیں گے پھر ہم جواب دے لیں گے لیکن فی الحال میں سمجھتا ہوں کہ ایک مناسب کارروائی ضرورت کے مطابق وہاں پر ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کوئی ایسی situation نہیں ہے کہ ان کی کمیونٹی کو کوئی خطرہ لاحق ہو۔ وہاں پر اگر ان کی جان و مال کے تحفظ کے لئے کوئی مزید یہ چاہتے ہیں کہ اقدامات کرنے چاہئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ وہ بھی کروائے جائیں گے۔

جناب پرویز رفیق، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میرا موقف بھی سن لیں۔

جناب چیئرمین، میرے خیال میں اس بارے میں آپ نے بڑی وضاحت کے ساتھ بات کی

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! میں راجہ صاحب کی بات کو اور آگے لے کر جانا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، پرویز صاحب! جو معاملہ subjudice ہو جس کی پہلے کہیں کسی فورم پر کارروائی چل رہی ہو تو اس پر اسمبلی میں بحث کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! اس پر اور کسی فورم میں بات نہیں ہو رہی۔ راجہ صاحب نے بہت اہم بات کی ہے کہ وہاں پر کیونینیز احتجاج کر رہی ہیں لیکن انہوں نے ایک بات کی ہے کہ جو معاملہ پرویز رفیق صاحب بتا رہے ہیں معاملہ اس طرح بھی نہیں ہے۔ اب آپ دیکھیں کہ ایف۔ آئی۔ آر میں دس دن کی تاخیر ہے۔ میں نے ایس۔ پی سے بات کی تھی راجہ صاحب نے بھی ڈی۔ پی۔ او سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ آپ کا پرچہ بالکل بنتا ہے میں نے اپنی خود سنڈی کی ہے لیکن اس نے کہا کہ ابھی کیونکہ ہماری طرف سے کوئی احتجاج نہیں ہوا۔ ابھی کیونکہ مسلم کمیونٹی کی طرف سے احتجاج ہے اور آج بھی مجھے ایس۔ پی نے کہا ہے کہ مجھے انہوں نے کہا ہے کہ ہم پریس کلب کے سامنے 4 بجے احتجاج نہیں کریں گے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ احتجاج کرتے ہیں تو پھر آپ کے پاس کیا عمل ہے؟ اس پر اس نے کہا کہ پھر میں سمجھ سکتا ہوں کہ وہ شریک ہیں اور اگر ہماری بات پر نہیں آرہے۔

جناب چیئرمین! میری بات سن لیں۔ یہاں پر مشرف صاحب کی حکومت نے یہ لا بنایا ہے کہ provocative speeches یا ایسا کوئی بھی اجتماع جو مذہبی مناظرت پھیلانے کا وہ نہیں ہو گا۔ میں معذرت کے ساتھ پہلے ہی identify کر چکا ہوں کہ 16 تاریخ کو میں نے ان کو پہلے ہی mention کیا تھا اس دن یہ میرے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں ان کے پاس حاضر ہوا تھا میں نے کہا کہ کوئی قاری رفیق صاحب ہیں اور کوئی چار پانچ آدمی اور ہیں انہوں نے اس پر دو گرام کا کوئی اشتہار نہیں چھپوایا کوئی انتظامیہ سے یا ڈی۔ پی۔ او سے جو ایک procedure ہے وہ adopt نہیں کیا گیا میں نہیں سمجھتا کہ کسی پروگرام کی ہمیں مخالفت کرنی چاہیے لیکن کسی پروگرام کا جو procedural way ہوتا ہے وہاں پر تحفظ ناموس

رسالت کانفرنس ہوئی اور وہاں پر تقاریر ہوئی ہیں کہ وہاں پر یہ کہا گیا کہ کافروں کو اٹا دو۔۔۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین! میں عرض کر رہا ہوں کہ اب پھر ایک نئے مسئلے کی طرف کہ جی مولانا رفیق صاحب نے کیا کہا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایسے معاملات ہیں کہ جن کو تحمل اور بردباری کے ساتھ طے کرنا چاہیے اس طرح ان کا یہاں پر کھڑا ہو کر ایک آدمی کو pin point کر کے اس کے متعلق کہنا کہ اس نے غلط تقریر کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی نے کی بھی ہے تو یہ مجھے بتادیں ہم اس کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن خدا را اس کو میں سمجھتا ہوں کہ اتنا highlight یا high profile میں نہ لے جایا جانے اور میں ان سے یہ بھی request کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ کل کا وقت رکھ لیں، یہ جو بھی وقت رکھیں گے، ان کی کمیونٹی کا delegation آنے میں اس کے ساتھ ملنے کے لئے تیار ہوں۔ ان کے پاس وہ آجانے، میں آپ کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں۔ ہم اس معاملے کو انجام و تقسیم سے حل کرنا چاہتے ہیں اور دو مذہبی جو دھڑے ہیں ان کے درمیان کوئی ایسی اختلافی ضلع ہم قائم نہیں کرنا چاہتے اس لئے میری آپ سے پھر استدعا ہو گی کہ آپ اس کو کیوں aggravate کرتے ہیں؟ جب سارے معاملات ہم طے کرنا چاہتے ہیں، کریں گے یہ آپ کے بھی interest میں ہے اور ہمارے interest میں بھی ہے۔

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! ہم تو اپنا legal right مانگ رہے ہیں، کوئی مناظرہ نہیں پھیلا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، اس کا legal way ہوتا ہے۔ انہوں نے جو بات کی ہے اس فورم پر آپ اس کو agitate نہ کریں۔ میں نے ان کی بھی پوری بات سن لی اور آپ کی بھی سن لی۔ انجینئر صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں اور مختصر بات کر کے پھر اس بات کو ختم کرتے ہیں۔

انجینئر شہزاد الہی، جناب چیئرمین! جب سے یہ وقوعہ ہوا ہے اس دن سے میں اس کیس کے ساتھ پورا منسلک ہوں اور میرا خیال ہے کہ کوئی بھی اور میرا رکن یا مینڈریٹ کا کوئی بھی

رکن اسمبلی وہاں پر نہیں پہنچا۔ کل پرویز رفیق صاحب پہنچے تھے وہ بھی ماوانے میرا خیال ہے کہ انہی این۔جی۔ او جو وہ چلا رہے ہیں اس حوالے سے اگر آپ اس حوالے سے بات کر رہے ہیں تو میں اس ایوان میں کھڑے ہو کر ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ وہاں پر جو وقوعہ ہوا ہے اس میں یقین جانئے کہ ہمارے مسلمان بھائی بھی اس دن ہمارے ساتھ مل کر کھڑے تھے اور کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وقوعہ جو ہے اس نے غلط کیا ہے حالانکہ یہ دو مسیحی آدمیوں کا آپس میں clash تھا اور ایک آدمی نے ایسے ہی جا کر ہوا دی، وہ کوئی اپنا امید وغیرہ کروا رہے تھے اس سلسلے کی یہ بات تھی لیکن کچھ شہ پسندوں نے اس کو ہوا دی اور اس معاملے کو گریز کرنے کی کوشش کی لیکن میں یہاں پر انتظامیہ کا مشکور ہوں اور خاص طور پر ایس۔ ایس۔ پی عامر ذوالفقار صاحب کا کہ جنھوں نے اسی وقت میری بات سنی۔ انھوں نے اسی وقت وہاں پولیس بھیجی تھی۔

جناب پرویز رفیق، یہ انتظامیہ کے کس طرح سے شکر گزار ہیں؟ ابھی تک تو ایف۔ آئی۔ آر تک درج نہیں ہوئی۔ یہ حکومت کی تعریف کر رہے ہیں، ایس۔ ایس۔ پی کی تعریف کر رہے ہیں۔ سیاسی جواز توڑ کے علاوہ ان کو کوئی کام نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ اس معاملے پر بہت بات ہو چکی۔ اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔

جناب پرویز رفیق، جناب چیئرمین! ہم حکومت، کو باور کراتے ہیں کہ اگر اس پر نوٹس نہ لیا گیا تو وہ درخواست اس پر کوئی واقعہ سرزد ہو جانے کا۔
محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہے۔ اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ آپ کا نوٹس ابھی call ہونے والا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب چیئرمین! آپ نے وقفہ سوالات سے پہلے کہا تھا کہ آپ کو بات کرنے کا موقع ملے گا۔

جناب چیئرمین، آپ اپنے توجہ دلاؤ نوٹس کے بعد بات کر لیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب چیئرمین! میں بہت ضروری بات کرنا چاہتی ہوں۔ یہ ایک بہت اہم issue ہے۔

جناب چیئرمین، جولوٹھیک ہے۔ آپ فرمائیں! ایک منٹ میں wind up کریں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب چیئرمین! اب آپ دہمکیں دینے لگ گئے ہیں تو ایک منٹ بلدی سے گزر جانے گا۔ (قہقہے)

جناب چیئرمین، نہیں، نہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب والا! میں اس میں آپ کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ضلع بہلم میں جب ہمارے امیدوار کاغذات نامزدگی جمع کروانے گئے، جونہی وہ ریئرنگ آفیسر کے دفتر میں داخل ہوئے تو ان پر تشدد کیا گیا۔ وہاں پر ایک امیدوار جاوید حسین ایکشن لارہے ہیں جو کہ چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کے حقیقی بھائی ہیں انھوں نے آج تک کسی دوسرے امیدوار کو کاغذات نامزدگی جمع نہیں کروانے دیئے۔ جب ہمارے لوگ کرنل آفریدی جو کہ ریٹائرڈ کرنل اور ایڈووکیٹ ہیں کے ساتھ ریئرنگ آفیسر کے کمرے میں پہنچے تو جاوید حسین وغیرہ کے لوگوں نے اندر سے کنڈی نکالی۔ اس وقت وہاں پر پولیس والے بھی موجود تھے، ایبٹ فورس بھی تھی اور وکلاء حضرات بھی موجود تھے، بیج صاحب اپنے کمرے میں بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ایس۔ پی صاحب جو کہ ایکشن کمشنر کے حکامات کے باوجود حال ہی میں 13-ستارچ کو وہاں پر تعینات ہوئے ہیں، ایس۔ ایچ۔ او اور ڈی۔ سی۔ او، نصر اللہ جو کہ پچھلے تین سال سے وہاں پر acting D.C.O میں یہ سب لوگ وہاں پر موجود تھے اور ان کی موجودگی میں ہمارے امیدوار کو بہت زیادہ مارا پیٹا گیا اور ڈنڈی ڈور بنا کر باہر پھینک دیا گیا۔ کرنل آفریدی نے ایک درخواست لکھی جو کہ اعمر ندیم سید کو دی گئی ہے۔ ہمارے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔ آج تک وہاں پر کسی کے کاغذات جمع نہیں ہونے دیئے گئے۔ اسی طرح دو اور امیدوار محمد عاشق اور بشیر صاحب کے کاغذات بھی ریئرنگ آفیسر کے کمرے میں پھینک کر

بھانڈ دینے لگے اور پھر انہوں نے اپنی جیب سے ماچس نکال کر ان کاغذات کو آگ لگا کر جلا دیا۔ یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ آج تک وہاں پر جاوید صاحب کے علاوہ کوئی امیدوار نہیں ہے اور وہ unopposed پٹے آرہے ہیں۔ کرنل آفریدی صاحب جنہوں نے 1971 میں جنگ بھی لڑی ہے میں ان کی درخواست پڑھتی ہوں جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ۔

Sir,

Today I feel that there is no body in the civil or army to listen to an Ex-Army Officer and Advocate. After retirement, I have started my practice as a lawyer in District Jhelum. On 13th September 2005 at about 7 O' Clock I alongwith my client went to Additional Sesstion Judge, Abdul Kareem Lunga, a Returning Officer Kot Jhelum to deposit the papers of my client. As I reached the Judge, I heard the door banged. I turned to see the door, it was locked from inside after that I could see head and legs coming towards me, following Police Officers who were in civil dress and some in uniform accompanied by some civilians smashed the papers, dragging me in the court in front of the Press. He recognized ASI Asmat, ASI Cheema, a Sub-Inspector and Latif Advocate.

جناب والا! یہ اتنا بڑا واقعہ ہے۔ آپ دھاندلی کریں، آپ دھاندلا کریں لیکن یہ ظلم نہ کریں، اتنی بد معاشی نہ کریں۔

جناب چیئرمین، آپ میری بات سنیں، بات یہ ہے کہ اگر ہم اس طرح کے سارے واقعات کو اسمبلی میں زیر بحث لانا شروع کر دیں گے تو پھر ایجنڈا کہل جانے کا اس کے لیے آپ کے پاس دوسرا فورم ہے۔

محترم فرزانہ راجہ: جناب والا! گریہاں بات نہیں ہو سکتی تو پھر ہم کہیں جا کر روئیں گے؟ جاوید حسین اپنے بھائی چیف جسٹس کا نام بدنام کر رہا ہے۔ راجہ بشارت صاحب اس بات جواب دیں۔

جناب چیئرمین، آپ بات کر چکی ہیں، تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آج کی کارروائی کے حوالے سے relevant نہیں ہے۔ مہربانی فرما کر تشریف رکھیں۔ ملک اصغر علی قیصر صاحب کے Call Attention Notice نمبر 397 کو take up کرتے ہیں۔

توجہ دلاؤ نوٹس

نزوالہ بنگلہ (فیصل آباد) کے محنت کش کی بیٹی سے اجتماعی زیادتی

اور اس پر ہونے والی حکومتی کارروائی کی تفصیل

ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 12-ستمبر 2005 کی ایک اشہار کی خبر کے مطابق نزوالہ بنگلہ، فیصل آباد میں چار مسلح افراد نے حبیب احمد محنت کش کے گھر میں زبردستی داخل ہو کر اس کی بیٹی (ر) سے گن پوائنٹ پر اجتماعی زیادتی کی اور فرار ہو گئے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب اس سلسلہ میں متعلقہ تھانہ میں مقدمہ درج کروانے کے لیے رابطہ کیا گیا تو پولیس نے مقدمہ درج کرنے سے انکار کر دیا؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعد ازاں میڈیکل ٹیسٹ کروانے اور DIG فیصل آباد کے احکامات پر پولیس نے مقدمہ درج کیا؟
- (د) کیا حکومت مقدمہ درج نہ کرنے والے پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے اور اس مقدمہ میں ملوث مزمان کے خلاف کسی دہشت گردی کی عدالت میں مقدمہ چلانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

جناب چیئرمین، جی 'وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین!

(الف) مورخہ 10-9-2005 کو مسی محمد سلیم ولد صیب قوم منزل سکھ 61-ج ب نے ایک درخواست بخدمت DIG صاحب فیصل آباد گزاری کہ مزنان اقبال عرف شادی، محبوب عرف پوپا، سعید ولد عبدالعزیز سکھ پک 59 گ-ب، بشیر عرف کالا سکھ نزووالہ بگھ نے شب درمیانی 8-9-2005 قریباً ایک بجے رات اسلحہ آتشیں سے مسلح ہو کر ہمسائی مسماۃ رخصانہ عرف اللہ رکھی کے گھر کی طرف سے دیوار پھلانگ کر ہمارے گھر میں داخل ہوئے اور میری بہن رخصانہ بھمر 17/18 سال کے ساتھ زبردستی زنا، حرام کاری کی۔ ہمشیرہ کے شور اور واویلا کرنے پر نہیں اور برادر م شحات علی جاگ پڑے۔ ہمیں دیکھ کر اقبال اور بشیر ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے جاگ گئے۔ مزنان نے یہ وقوعہ مسماۃ اللہ رکھی کے ایاد پر کیا ہے۔ یہ وہ درخواست ہے جو انھوں نے دی۔

(ب) اس سلسلے میں مقدمہ حدود آرڈیننس کے تحت درج کر لیا گیا ہے۔

(ج) مقامی پولیس نے حسب ضابطہ مسماۃ رخصانہ کا medical check up بھی کروایا ہے۔

(د) جہاں تک مقدمہ درج نہ کرنے کے سلسلے میں مقامی پولیس ملازمین کے خلاف کارروائی کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں مدعی فریق نے تھانے میں کوئی درخواست نہیں دی تھی اور براہ راست DIG صاحب کے پیش ہونے۔ DIG کے حکم پر ہی مقدمہ درج ہوا۔

جناب چیئرمین! چونکہ یہ جواب کافی دن پہلے آیا تھا اور اس وقت جو latest صورتحال ہے وہ کچھ اس طرح سے ہے کہ ایف۔ آئی۔ آر میں نامزد چار مزنان کو حراست میں لیا گیا۔ تفتیش کی گئی اور تفتیش کے بعد یہ بات ثابت ہوئی کہ مسماۃ رخصانہ کے ایک شخص کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے اور گزشتہ ایک طویل عرصے سے ان کا آپس میں تعلق چلا آ رہا تھا تو اس شخص

کو چالان کیا گیا ہے، باقی تین آدمی جن کو شامل تفتیش کیا گیا ان کو ابھی گرفتار نہیں کیا گیا اور نہ ہی انھیں مقدمے سے اس وقت تک خارج کیا گیا ہے۔

جناب والا! آج اس معاملے پر جب میں نے بریفنگ لی تو S.P Investigation جو کہ ابھی حال ہی میں فیصل آباد میں تعینات ہوئے ہیں۔ میں نے انھیں کہا ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملے کی تفتیش کر کے حتمی رپورٹ دیں۔ فی الحال ایف۔ آئی۔ آر میں نامزد چاروں ملزمان پولیس کی custody میں ہیں۔ تین کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور ایک کی باقاعدہ گرفتاری ڈالی گئی ہے۔ ابھی تک medical examination of semen وغیرہ کی رپورٹ بھی موصول نہیں ہوئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سارے معاملے کی تفتیش اب S.P Investigation کریں گے اور مقدمے کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کریں گے۔

ملک اصغر علی قیصر: جناب والا میں اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ کارروائی کرنے کے لیے یا پولیس والوں کے خلاف کوئی درخواست تھانے میں نہیں دی گئی۔ یہیں سے تو ساری خرابی پیدا ہوتی ہے کہ حلقے کے متعلقہ تھانے میں جب کوئی شکایت جاتی ہے تو وہ اس کا نوٹس ہی نہیں لیتے۔ اس واقعے میں بھی ایف۔ آئی۔ آر کے اندراج میں تاخیر ہوئی۔ اگر سارے پریچے ڈی۔ آئی۔ جی صاحب نے ہی فیصل آباد بیٹھ کر دینے ہیں تو پھر باقی تھانے اور عدالت ختم کر دینا چاہئے۔ اگر متعلقہ تھانے کے عملے نے جان بوجھ کر کوتاہی کی ہے تو پھر اس کا خمیازہ انھیں بھگتنا چاہئے، محمانہ انکوائری ہونی چاہئے۔ ابھی تک میڈیکل رپورٹ نہیں آئی اور investigation والے یہ خود ہی طے کر کے بیٹھے ہوئے ہیں کہ صرف ایک بندے نے اس کے ساتھ ریپ کیا ہے باقی بے گناہ ہیں۔ پولیس ان ملزمان کو favour دے رہی ہے اگر جڑا اور سزا کا قانون نہیں بنایا جانے کا سخت سزا نہیں دی جائے گی تو پھر مختار ملٹی بھی پیدا ہوگی، ڈاکٹر شانیدہ خالد بھی پیدا ہوگی، سونیا ناز بھی پیدا ہوگی اور پھر جنرل صاحب کو بھی ملک سے باہر جا کر وہ الفاظ ادا کرنے پڑیں گے جو اس وقت میں یہاں پر بیان نہیں کر سکتا جس سے پاکستان کی عواتین کے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ اس سسٹم کو تبدیل کرتے ہوئے پولیس کے رویوں کو درست کرنا ہوگا۔

جناب چیئرمین، شکریہ۔ دوسرا Call Attention Notice محترم فرزانہ راجہ صاحبہ کا ہے۔

زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی رہائشی خاتون جمیلہ بیگم

کی ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ہلاکت اور اس پر ہونے والی

حکومتی کارروائی کی تفصیل

399۔ محترم فرزانہ راجہ، کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ،
(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 15- ستمبر 2005 کو زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی
رہائشی جمیلہ بیگم کو مونز سائیکل سوار ڈاکوؤں نے گولیوں میں جھینے کی کوشش میں
مزاحمت پر فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا اور فرار ہو گئے؟

(ب) کیا متذکرہ بدترین واقعہ کی ایف۔ آئی۔ آر درج کی گئی؟ اگر ہاں تو تھانہ، نمبر، تاریخ،
دفات اور نامزد ملزمان کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا جا چکا
ہے مزید برآں اب تک ہونے والی مقدمہ کی پیشرفت سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

جناب چیئرمین، جی، منسرحاب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب چیئرمین!

(الف) مورخہ 15-9-2005 کو بوقت 11.00 بجے رات دو کس نامعلوم مونز سائیکل سواروں
نے مزاحمت پر جمیلہ نامی عورت کو ہلاک کر دیا۔

(ب) وقوعہ ہذا کی ایف۔ آئی۔ آر درج ہو چکی ہے۔ مقدمہ نمبر 841/2005 مورخہ
16-9-2005 بجرم 302/393 ت۔ پ تھانہ اقبال ٹاؤن بر خلاف دو کس نامعلوم درج
ہو چکا ہے۔

جناب چیئرمین! اس سلسلے میں مزید یہ گزارش ہے کہ چونکہ کسی کو ایف۔ آئی۔ آر
میں نامزد نہیں کیا گیا تھا۔ نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا تھا تو اس میں پولیس کو
تنگ و دو کرنا پڑی۔ آج جب میں یہ بریفنگ لے رہا تھا تو متعلقہ ایس۔ پی صاحب نے مجھے بتایا کہ

انہوں نے کل رات ایک گینگ پکڑا ہے۔ فی الحال وہ اس سے تفتیش کر رہے ہیں اور یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ پولیس کسی نہ کسی نتیجے پر پہنچ جائے گی لیکن فی الحال حتمی طور پر یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اصل مزم وہی ہیں۔ بہر حال ہم اس سلسلے میں تفتیش کر رہے ہیں لیکن اس مقدمہ سے متعلقہ کسی شخص کو نامزد کرتے ہوئے فی الحال کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔

جناب چیئر مین، جی، شکر یہ

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب چیئر مین!

جناب چیئر مین، جی، کچھ وضاحت چاہئے؟

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب والا ان کا کیا criteria ہے اور جو متعلقہ لوگ انہیں گرفتار کرنے کے لیے کام کر رہے ہیں وہ کس طریقے سے کر رہے ہیں؟

جناب چیئر مین، انہوں نے کہا ہے کہ ایک گینگ پکڑا گیا ہے۔ چونکہ نامعلوم لوگ تھے اور پتا نہیں کہ کن لوگوں نے قتل کیا ہے؟ جبہ کی بنیاد پر کچھ لوگ پکڑے گئے ہیں ان سے تفتیش کی جا رہی ہے اور اس کا بعد میں پتا چلے گا۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جناب چیئر مین بہت سارے ایسے واقعات ہیں۔ آنے دن ذکیتیاں اور طرح طرح کی وارداتیں ہو رہی ہیں اور یقیناً یہ نامعلوم افراد ہی کرتے ہیں اپنا نام پتا جاتا کر تو کوئی نہیں کرتا۔ پہلے جتنے بھی واقعات ہو چکے ہیں جن کو ہم نے point out کیا ہے ان میں سے کچھ لوگ گرفتار ہوئے ہوں جبکہ ذاتی دشمنی یا عناد ہو اور لوگ ایک دوسرے کو جانتے نہ ہوں۔ یہ بہت اہم بات ہے کہ جیسے اس غاتون کے لئے Call Attention Notice آیا کہ اس کے ساتھ زیادتی ہوئی اور وہ جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھی۔ اس طرح ہم نے تین چار بڑے اہم واقعات کے متعلق Call Attention Notices دینے جن میں خواتین کے ساتھ زیادتی ہوئی جس میں پہلے نمبر پر سونیا ناز کا مسئلہ تھا پھر بہاؤنگر کی ایک غاتون تھی ان کے ساتھ زیادتی ہوئی لیکن ان کے بارے میں Call Attention Notice منظور نہیں کیا گیا۔ پتا نہیں کہ

یہاں پر issues discuss کرنے سے حکومت ذرتی کیوں ہے؟

جناب چیئرمین، Call Attention Notice تو ممبران نے دینا ہوتا ہے جو آپ نے دیا لیکن اس میں بحث کی تو کوئی گنجائش نہیں ہے۔ آپ نے وضاحت سے سوال کیا اور آپ کو جواب بھی مل گیا ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، جی ایم نے Call Attention Notice دیا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی سمیع اللہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، آپ کا اتھارٹی شکریہ۔ جناب چیئرمین اس House میں ہم جتنے ممبران بھی اپنے اپنے مطلقوں کی نمائندگی کرتے ہوئے آتے ہیں۔ یقیناً ہمارا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہم اپنے علاقے اور بالخصوص پنجاب کے غریب اور عام آدمی کی زندگی میں کتنی خوشیاں لاسکتے ہیں اور ان کے دکھ کتنے کم کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے اگر عوام کی زندگی کی سولتوں کے لیے کوئی اعلان ہو۔ ہم حکومتی سطح پر ان کی زندگی میں کوئی خوشیاں لاسکیں تو یقینی بات ہے لوگ اسے appreciate کرتے ہیں اور ہر طرح سے تعریف کی جاتی ہے لیکن پنجاب حکومت نے 18 اگست کو ایک ایسے مجلس اور غریب طبقے کو مراعات دی ہیں جن پر میں اس ایوان میں بیٹھے تمام ممبران اور آپ کی توجہ بھی دلانا چاہتا ہوں۔ 18 اگست کو جس مجلس اور غریب طبقہ کے لیے مراعات اور سہولیات کا اعلان کیا گیا ہے اس میں چیف سیکرٹری پنجاب، ایڈیشنل چیف سیکرٹری پنجاب، سیکرٹری فنانس، چیئرمین پی اینڈ ڈی، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو اس کے علاوہ جتنے سابق چیف سیکرٹری ہیں۔ میں بار بار کہوں گا کہ جن مجلس پورہ کریت کے لیے مراعات کا اعلان کیا گیا ہے۔ پہلے ان کے گھروں پر بجلی، پانی اور سونے گیس کے بلوں کی ایک حد تھی کہ اس حد تک حکومت پنجاب ادا کرے گی۔ اب وہ حد ختم کی گئی ہے اور ان بلوں کو unlimited کر دیا گیا ہے۔ اب میں جن مراعات کا ذکر کرنے جا رہا ہوں وہ یہاں پنجاب میں کسی منسٹر کو بھی حاصل نہیں ہیں جو کہ عوام کے نمائندے ہیں اور اس حکومت کی بھی

فائدہ می کرتے ہیں لیکن 18۔ اگست کے اس فرمان کے مطابق اس غریب اور محسوس طبقے میں جو سابق چیف سیکرٹریز کو چند مراعات دی گئی ہیں جن میں ایک ممنوعہ اور دو غیر ممنوعہ بور کے اسٹوڈنٹس۔ یہ محسوس تمام سرکاری گیسٹ ہاؤسز، ریسٹ ہاؤسز اور سرکٹ ہاؤسز میں مفت رہائش رکھ سکیں گے۔ جب یہ محسوس طبقہ لاہور اور اسلام آباد میں جانے کا تو پر ٹوٹو کول کے ساتھ ان کو pick and drop کی سوت میسر ہو گی۔ جب یہ محسوس طبقہ کراچی اور اسلام آباد کے پنجاب ہاؤسز میں جانے کا تو ان کی رہائش مفت ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ تین دن تک سرکاری گاڑی مع ڈرائیور میسر ہو گی۔ اس محسوس طبقہ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک ڈرائیور اور صوبائی پولیس ایک کن مین دے گی۔

جناب چیئر مین! جس صوبہ میں چار کروڑ سے زیادہ لوگ غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کر رہے ہوں، جس صوبہ میں یوٹیلیٹی بھج کی وجہ سے لوگ خود کشیاں کر رہے ہوں۔ ہم یہاں روزانہ اپنے معمولے معمولے مسائل کی باتیں کرتے ہیں۔۔۔

جناب چیئر مین، فلن صاحب! تمام House نے تسلی سے آپ کی بات سنی ہے۔ میں نے بھی سنی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ بہر حال آپ نے اپنی بات مکمل کر لی ہے۔

تحاریک استحقاق

جناب چیئر مین، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ جناب محمد اشرف فلن صاحب تحریک استحقاق پیش کریں۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین، جی، فرمائیے!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئر مین! ہمارے رولز آف پروسیجر میں privileges کے chapter کی دفعہ 70 کے تحت صرف ایک ہی تحریک استحقاق move ہو سکتی ہے۔ پروسیجر جب

ہم لوگوں نے واک آؤٹ کیا تو میری غیر معافی میں آپ نے میری دو تحریک استحقاق move کر کے reject قرار دے دیں۔ میری درخواست ہے کہ جب move ہی ایک ہو سکتی ہے تو آپ نے دو کیوں move کر دیں؟ لہذا مہربانی ایک کے ساتھ جو کرنا چاہتے ہیں کر لیں لیکن ایک کو برقرار رکھیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں متعلقہ دفعہ بھی پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔

جناب چیئر مین، شاہ صاحب! آپ کی تحریک استحقاق raise نہیں ہو سکی تھی۔ وہ circulate ہوئی تھی اور House میں پیش ہوئی تھی۔ اگر آپ موجود ہوتے تو آپ اسے raise کرتے۔ بعض دفعہ اس طرح بھی ہوتا ہے کہ آپ کی دو تحریک استحقاق ہوتی ہیں۔ آپ دونوں میں سے ایک press کرنا چاہتے ہیں۔ پہلی call کرنے پر آپ کھڑے نہیں ہوتے تو اسے raise تصور نہیں کیا جانے کا بلکہ اسے dispose of کر دیا جانے کا اور دوسری تحریک استحقاق کو take up کر لیا جانے کا۔ چونکہ آپ کی دونوں تحریک raise نہیں ہو سکیں اس لیے اگر ایک کی بجائے دو dispose of ہو گئی ہیں تو اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔ آپ fresh دے دیں تو اسے take up کر لیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جب میں نے پیش کر دی اور circulate بھی ہو گئی تو اس کا مقصد ہے کہ آپ نے raise کرنے کے لیے ہی اسمبلی میں پیش کی ہے۔ جناب چیئر مین، آپ موجود نہیں تھے اور آپ نے raise نہیں کی۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب وقاص! گزارش یہ ہے کہ جب میں موجود نہیں تھا تو ایک سے زیادہ تحریک پیش ہی نہیں ہونی چاہئیں تھی۔

جناب چیئر مین، نہیں raise صرف ایک ہو سکتی ہے۔ پیش زیادہ بھی ہو سکتی ہیں۔ یہ اب میری رونگ ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئر مین! اگر یہ آپ کی رونگ ہے تو میں آپ کی رونگ کو تو چیلنج نہیں کر سکتا۔

جناب چیئر مین، جناب محمد اشرف خان صاحب!

ڈی۔ ایس۔ پی (او کاڑہ) کے آفس میں ایس۔ ایچ۔ او تھانہ بی ڈویژن

او کاڑہ کا معزز رکن اسمبلی سے تضحیک آمیز رویہ

جناب محمد اشرف خان، میں حال میں میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لیے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دہلی اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 7۔ جون 2005 کو میں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ڈی۔ ایس۔ پی او کاڑہ کے دفتر گیا۔ وہاں پر رانا محمد اسلم ایس۔ ایچ۔ او کاڑہ تھانہ بی ڈویژن پہلے سے موجود تھا اور مذکورہ ایس۔ ایچ۔ او نے شراب پی رکھی تھی۔ میں نے ڈی۔ ایس۔ پی سے اس کی شکایت کی۔ پندرہ بیس دن کے بعد ہمارے علاقے میں چوری کی واردات ہو گئی جس کی ایف۔ آئی۔ آر درج کروانے کی بہت کوشش کی مگر بار بار کہنے کے باوجود مذکورہ ایس۔ ایچ۔ او نے ایف۔ آئی۔ آر درج نہ کی۔ میں نے ڈی۔ ایس۔ پی سے بھی دوبارہ کہا مگر کوئی کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔ 2۔ جولائی 2005 کو میں ڈی۔ ایس۔ پی سے ملنے ان کے دفتر گیا تو ایس۔ ایچ۔ او مذکورہ وہاں پر پہلے سے موجود تھا۔ میرے شکایت کرنے پر ایس۔ ایچ۔ او مذکورہ اپنے آپ سے باہر ہو گیا اور گاہیاں نکالنا شروع کر دیں اور بیٹنی اتار کر مجھے مارنے کے لئے آگے بڑھا۔ یہ واقعہ ڈی۔ ایس۔ پی کے دفتر اور اس کے سامنے پیش آیا۔ بطور رکن اسمبلی میرا یہ استحقاق ہے کہ علاقے کے لوگوں کی شکایات دور کرنے کے لئے متعلقہ اتھارٹی سے رابطہ کروں۔ رانا محمد اسلم ایس۔ ایچ۔ او تھانہ بی ڈویژن اوکاڑہ نے نہ صرف میرے ساتھ بدتمیزی کی بلکہ ڈی۔ ایس۔ پی کے سامنے اپنی بیٹنی اتار کر مجھے مارنے کی کوشش کرنے سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باہابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جائے۔

جناب چیئرمین، آپ کوئی وضاحتی بیان یا short statement دینا چاہیں گے؟

جناب محمد اشرف خان، یہ میں نے وضاحت سے آپ کو عرض کر دیا ہے۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! short statement کے لئے آپ نے فرمایا ہے۔
جناب چیئرمین، میں نے ان سے کہا ہے لیکن وہ فرما رہے ہیں کہ میں نے وضاحت کر دی
ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! اس وضاحت کے بعد میں تو کہنے لگا تھا کہ short
statement نہ لیں تو بہتر ہے اس کو استحقاق کمیٹی کو جانے دیں حالانکہ میرے پاس اس کا
جواب ابھی نہیں آیا لیکن میں اس پر اب مزید بحث بھی نہیں کرنا چاہتا۔
جناب چیئرمین، ٹھیک ہے۔ یہ تحریک استحقاق، استحقاق کمیٹی کو refer کی جاتی ہے۔ تحریک
استحقاق کا وقت ختم ہوا۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہونی)

جناب چیئرمین، اب تحاریک التوائے کار کو take up کرتے ہیں۔

رانامنا اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! فرمائیں۔

رانامنا اللہ خان، جناب چیئرمین! اس سے پہلے وقفہ سوالات میں بھی کچھ دوستوں نے
point of orders raise کئے۔ اب تحاریک التوائے کار کا جو وقفہ ہے اس کا آغاز فرمایا ہے۔
یہ وقفہ ہوتا ہی اس لئے ہے کہ اہمائی اہمیت کی حامل یعنی وہیں پر روز میں تحریک التوائے کار
کے لئے جو لفظ درج ہے کہ "اہمائی اہمیت اور فوری نوعیت" کے جو واقعات ہیں ان کو اس
House میں discuss کیا جائے۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں کہ اہمائی اہمیت اور فوری نوعیت
کے جو واقعات ہیں ان میں سرفہرست وہ واقعات ہیں جن میں سے ایک کا ذکر تو محترمہ فرزانہ
راجہ صاحبہ نے کیا ہے اور یہ بے حسی کی آپ اتنا دیکھیں کہ ایک صوبے کی سب سے بڑی

عدالت کا جو ہیڈ ہے، جو چیف جسٹس منجانب ہائیکورٹ ہے اس کے حقیقی بھائی کے خلاف انہوں نے by name allegation لگایا ہے اور ساتھ بتایا ہے کہ اس طرح سے وہاں پر زیادتی کی گئی ہے۔

جناب چیئر مین، رانا صاحب! آپ اپنی بات بے شک جاری رکھیں لیکن ایک بات میں عرض کر دوں کہ آپ بڑے سینئر پارلیمنٹیرین میں 'آپ سے ہم سیکھتے ہیں۔ یہ جو چیف جسٹس یا کسی نج کے متعلق by name کوئی comments کرنا مناسب نہیں ہے۔ کسی نج کا کہہ دیں ویسے تو کسی نج پر بھی comments مناسب نہیں۔

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئر مین! جاوید حسین جو ہے جس کا نام فرزانہ راجہ صاحب نے لیا ہے یہ پورا ملک جانتا ہے کہ وہ کس کا بھائی ہے۔ بات یہ ہے کہ یہ ٹھیک ہے کہ اس کے بھائی کا میں نے کہا ہے لیکن اگر آپ محال لیں ان معاشروں کی جہاں پر حقیقی جمہوریت ہے یا آپ اگر غفلتے راشدین کے زمانے کی مثالیں بھی پڑھیں تو آپ عہد کاروتی کے زمانے کی مثالیں پڑھیں تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک اتنے بڑے عہدے پر بیٹھا آدمی جو ہے اس کا کوئی دور کا عزیز اس کا حقیقی بھائی جو ہے وہ وہاں پر زیادتی کرے تو اسلامی شریعت بھی یہ کہتی ہے، قانون بھی یہ کہتا ہے کہ وہ آدمی پھر خواہ کتنے بڑے آفس میں کیوں نہ بیٹھا ہو وہ اس چیز کا ذمہ دار گردانا جاتا ہے۔ یعنی اتنا بڑا الزام انہوں نے لگایا ہے کہ وہاں پر اتنی بڑی زیادتی ہوئی ہے پوری حکومت یہاں پر بیٹھی ہے راجہ بشارت صاحب بیٹھے ہیں پر سوں ان کو راجہ بشارت و وزانج صاحب کہا گیا یہ اپنی سیٹ سے دس مرتبہ اٹھے اور انہوں نے اٹھ کر جواب دیا کہ یہ آپ نے مجھے کیسے کہہ دیا ہے لیکن اتنی بڑی بات ہونے کے باوجود راجہ صاحب بس سے مس نہیں ہوئے تو یہ میں سمجھتا ہوں کہ بے حسی کی انتہا ہے اور یہ House جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جی، کورم پورا نہیں ہوتا، لوگ House کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتے۔ اگر اس قسم کے معاملات کہ جناب تین چار ماہ پہلے ذکیٹی ہوئی تھی، چار ماہ پہلے کوئی واقعہ ہوا تھا اس کے اوپر کوئی تحریک اتوانے کار آگئی یا کوئی Call Attention Notice آ گیا، وہ جناب ارزنٹ کیسٹیکل لیبارٹری میں بھیجے ہوئے ہیں ان کے positive results یا negative

آجائیں گے۔ اگر یہی کچھ discuss ہونا ہے تو پھر واقعی ہی یہاں پر کورم پورا کرنا بڑا مسئلہ ہو گا اور لوگ دلچسپی نہیں لیں گے۔ اس وقت فوری نوعیت اور انتہائی اہمیت کا معاملہ جو ہے یہ بلدیاتی الیکشن میں جو پچھلے دنوں دھاندلی ہوئی ہے یا پھر کم از کم اس وقت جو تیسرے مرحلے کا الیکشن ہو رہا ہے اور اس قسم کے واقعات جس کا انہوں نے ذکر کیا ہے۔ کس قسم کے واقعات ہو رہے ہیں، آپ لاہور کو دیکھیں، لاہور میں ملک ریاض ہماری مسلم لیگ کے صدر ہیں ان کے خلاف قتل کا جھوٹا مقدمہ قائم کیا گیا ہے۔ قتل کہیں اور ہوتا ہے کہا یہ گیا کہ وہ بندے، وہ بد معاش جو مقول کو قتل کرنے آئے تھے ان کو بندوقیں ملک ریاض نے دیں۔ سلطان میں بھی اس قسم کا واقعہ ہوا رانا محمود الحسن ہمارے وہاں پر ایم۔ این۔ اے ہیں ان کو بھی 302 کے مقدمے میں ملوث کیا گیا ہے۔ جہلم میں راجہ افضل صاحب کے بیٹے ہیں، راجہ اسد کے خلاف بھی قتل کا مقدمہ قائم کیا گیا اور راولپنڈی میں جو راول ٹاؤن بنا ہے راجہ صاحب کا تعلق بھی اسی ضلع سے ہے، چودھری تنویر صاحب وہاں سے ٹاؤن ناظم کے امیدوار ہیں ان کے گھر رات کی پولیس بیٹھی ہے تو یہ اس قسم کے جو واقعات ہو رہے ہیں میری آپ سے یہ استدعا ہے کہ اس معاملے کو جو فوری نوعیت کا بھی ہے اور انتہائی اہمیت کا بھی ہے۔ آپ آج کا تحریک التوائے کار کا جو وقفہ ہے اس میں روز کو مظل کر کے اجازت دیں کہ ہم اس پر بات کریں اور حکومت جو ہے اس کا جواب دے کیونکہ اس سے زیادہ اہمیت اور فوری نوعیت کس بات کی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ نے اس House کی proceeding کو live کرنا ہے تو پھر آپ اس بات پر آج discussion کروائیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی، وزیر قانون!

سید احسان اللہ و قاص، جناب والا! اس سلسلے میں میں بھی کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں پھر وزیر قانون صاحب اکتھا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا! میں نے اس کا جواب نہیں دینا یہ کوئی وقفہ سوالات نہیں ہے کہ میں نے جواب دینا ہے۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب چیئرمین! میں تو صرف اتنا ہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اب سے تھوڑی دیر پہلے آپ نے خود ملاحظہ فرمایا کہ وقفہ سوالات تھا اور وقفہ سوالات میں آج کتنے سوالات take up ہوئے ہیں؟

جناب چیئرمین، صرف ایک سوال۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، صرف ایک سوال۔ میں اس لئے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ نوٹل غیر متعلقہ پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے جاتے رہے، آپ نے ان کو سا اور بعد میں آپ نے ان کو rule out کر دیا۔ اس معزز ایوان کا وقت ضائع کیا گیا۔ اب یہاں پر جو بھی کوئی غیر متعلقہ بات ہو جس کو آپ in order قرار نہ دیں وہ بات غیر متعلقہ ہی رہے گی اس کا جواب دینا میرا فرض نہیں بنتا۔ میں اسی وقت جواب دے سکتا ہوں جب آپ مجھے حکم دیں گے کہ اس پوائنٹ آف آرڈر کو میں in order قرار دیتا ہوں اس کا جواب دیں اور میں جواب دینے کے لئے حاضر ہوں۔ اب محترم نے جہلم کی ایک بات کی ہے۔ 12 اور 13 تاریخ کو nomination papers file ہوئے ہیں۔ 15 اور 16 تاریخ کو اجلاس ہوا ہے 17 اور 18 تاریخ کو درمیان میں پمپنی تھی۔ آج 19 تاریخ کو آکر محترم وہ پوائنٹ اٹھاری ہیں جس واقعہ کا تعلق 12 اور 13 تاریخ سے ہے، اس میں urgent بات کون سی ہے؟ رانا صاحب فرما رہے ہیں کہ urgent nature کے معاملات جو ہیں ان کو اٹھایا جانے ان کا جواب دیا جائے۔ جس کا جب جی پاس ہے جو جی پاس ہے یہاں آکر پوائنٹ آف آرڈر اٹھانا شروع کر دے اور میں اس کا جواب دینا شروع کر دوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح سے معاملات نہیں چلتے۔ محترم نے 12

اور 13 تاریخ کا واقعہ آج یہاں پر اٹھایا ہے کیونکہ اس سے پہلے یہ ایوان میں ہی نہیں آئیں۔ آج یہ تشریف لائی ہیں اور آج انہوں نے 12 اور 13 کے واقعہ پر بات شروع کر دی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس معاملے پر ایکشن کے حوالے سے پہلے بات ہو چکی ہے۔ 14 کے قریب ہمارے دوستوں نے اس مسئلے پر بات کی اس کے بعد اس کا جواب بھی دیا گیا۔ جہاں تک تحریک اتوانے کار کا تعلق ہے یہ گورنمنٹ کا کام نہیں ہے، ممبران کا کام ہے، تحریک اتوانے کار پیش کرنا، سپیکر صاحب کا کام ہے ان کو in order قرار دینا۔ اگر ایوان میں وہ پیش ہوتی تو ہم اس کا جواب دیتے لیکن اگر سپیکر صاحب نے ان کو in order قرار نہیں دیا تو وہ بھی گورنمنٹ کے کھاتے میں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں قہوراً سا قواعد و ضوابط کے مطابق دیکھنا چاہئے کہ 12 اور 13 کا معاملہ 19 کو اٹھایا جانے کا تو میں اس کا کیا جواب دوں گا جبکہ دو دن اس پر مسلسل بات بھی ہو چکی ہے۔ محترمہ آج تشریف لائی ہیں اور آج انہوں نے اس پر بات شروع کر دی تو ہر وقت ہر معاملے کا جواب نہیں دیا جاسکتا، جو relevant بات ہے میں اس کا جواب دینے کے لیے حاضر ہوں۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر تفصیل سے بات کی۔ رانا صاحب! میں اس پر کوئی comments اس لیے نہیں کروں گا کہ پہلے آپ نے یا کسی دوست نے Adjournment Motion دی تھی چونکہ وہ Adjournment Motion reject ہو چکی تھی تو اس لیے اب اس طرح کی دوسری Adjournment Motion یا بحث کی میں اجازت نہیں دے سکتا کیونکہ یہ rules کے خلاف ہے۔

رانا منشاء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، رانا صاحب!

رانا منشاء اللہ خان، جناب چیئرمین! بات یہ ہے کہ یہ متنتہر ایوان ہے جس نے اس صوبے کے معاملات کو چلانا ہے اور اقتدار بھی اس ایوان سے آگے چلتا ہے۔ اب بات یہ ہے کہ باہر کھرام مچا ہوا ہے، باہر یہ صورتحال ہے کہ نشر ناؤن کے جن پانچ امیدواروں نے کلغذات جمع

جناب چیئرمین، سپیکر، ڈپٹی سپیکر یا کسی ممبر سے متعلق جو باتیں کی گئی ہیں میں انہیں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب! حذف کر دیں تو اس کے باوجود کہ سارا کچھ سامنے نظر آ رہا ہے، راجہ صاحب کہہ کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ coordinate نہیں کرتے۔ آپ اسمبلی کی کارروائی کے لیے ہمارے ساتھ cooperate نہیں کرتے۔ آج سے 6 ماہ کی بات ہے جب انہوں نے [*****]

جناب چیئرمین، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، آپ نے کہا ہمارے ساتھ Business Advisory Committee میں بیٹھتے نہیں ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کیا بیٹھیں، جب یہ نہ آئیں کا احترام کریں، نہ یہ قانون کا احترام کریں، نہ یہ کسی کا احترام کریں تو پھر جناب! ہم کس چیز کا احترام کریں؟

جناب چیئرمین! جہاں تک Adjournment Motion کا تعلق ہے وہ سپیکر صاحب نے ڈپٹی سپیکر صاحب نے یا سیکرٹریٹ نے جس طرح سے reject کی ہیں وہ آپ کے بھی علم میں ہے، میرے بھی علم میں ہے۔ اگر راجہ صاحب اس بات پر چاہتے ہیں کہ یہ واقعی فوری نوعیت اور اتہائی اہمیت کا معاملہ ہے تو ہم Adjournment Motion آج دے دیتے ہیں، out of turn لیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں مہذب کے ساتھ آٹھ کروڑ عوام جس کرب سے گزر رہے ہیں، جو ہم دیکھ رہے ہیں اگر ہم یہاں بیٹھ کر وہ discuss کرنے کی بجائے ان باتوں کو لیتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہمارا اس ایوان میں بیٹھنے اور نہ ہمارا ممبر شپ سے انصاف ہے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! یہ باتیں Business Advisory Committee کی میٹنگ میں ہو سکتی ہیں۔ ابھی میرے خیال میں ٹائم تھوڑا رہ گیا ہے اس میں دو تین تحریک اتوانے کا جو جائیں۔

جناب چیئرمین، سپیکر، ذہنی سپیکر یا کسی ممبر سے متعلق جو باتیں کی گئی ہیں میں انہیں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا مناء اللہ خان، جناب! حذف کر دیں تو اس کے باوجود کہ سارا کچھ سامنے نظر آ رہا ہے، راجہ صاحب مدد کرتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ coordinate نہیں کرتے۔ آپ اسمبلی کی کارروائی کے لیے ہمارے ساتھ cooperate نہیں کرتے۔ آج سے 6 ماہ کی بات ہے جب انہوں نے |*****|

جناب چیئرمین، یہ الفاظ کارروائی سے حذف کیے جاتے ہیں۔

رانا مناء اللہ خان، آپ نے کہا ہمارے ساتھ Business Advisory Committee میں بیٹھتے نہیں ہیں۔ ہم ان کے ساتھ کیا بیٹھیں، جب یہ نہ آئیں کا احترام کریں، نہ یہ قانون کا احترام کریں، نہ یہ کسی کا احترام کریں تو پھر جناب! ہم کس چیز کا احترام کریں؟

جناب چیئرمین! جہاں تک Adjournment Motion کا تعلق ہے وہ سپیکر صاحب نے ذہنی سپیکر صاحب نے یا سپیکر ٹریٹ نے جس طرح سے reject کی ہیں وہ آپ کے بھی علم میں ہے، میرے بھی علم میں ہے۔ اگر راجہ صاحب اس بات پر پاستے ہیں کہ یہ واقعی فوری نوعیت اور انتہائی اہمیت کا معاملہ ہے تو ہم Adjournment Motion آج دے دیتے ہیں، out of turn لے لیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں پنجاب کے سات آٹھ کروڑ عوام جس کرب سے گزر رہے ہیں، جو ہم دیکھ رہے ہیں اگر ہم یہاں بیٹھ کر وہ discuss کرنے کی بجائے ان باتوں کو لیتے رہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ ہمارا اس ایوان میں بیٹھنے اور نہ ہمارا ممبر شپ سے انصاف ہے۔

جناب چیئرمین، راجہ صاحب! یہ باتیں Business Advisory Committee کی میٹنگ میں ہو سکتی ہیں۔ ابھی میرے خیال میں ہائم ٹوڈارہ گیا ہے اس میں دو تین تجارتی اتوانے کار ہو جائیں۔

* حکم جناب چیئرمین الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری خضر الیاس ورک، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، ورک صاحب!

چودھری خضر الیاس ورک، جناب چیئرمین! شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ رانا حنا، اللہ صاحب نے جو کہا ہے کہ پنجاب کرب سے گزر رہا ہے۔ پنجاب میں یو راسکون ہے۔ میں آپ کو کرب کی مثال دیتا ہوں میں نارووال سے ایم۔ پی۔ اے ہوں۔ جب رانا صاحب کی جماعت کی حکومت تھی تو اس وقت نارووال میں ایک شخص ہٹلے یونین کونسل کا ایکشن ہارا پھر وہ کسان سینٹ سے بھی ہارا پھر ایک ممبر سے استعفیٰ دلوا کر ڈسٹرکٹ کونسل نارووال کا چیئرمین بنایا گیا اس کا نام ارشد خاں تھا |*****|

جناب چیئرمین، یہ باتیں بھی کارروائی سے حذف کی جاتی ہیں۔

چودھری خضر الیاس ورک، جناب چیئرمین! اس دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جن لوگوں کو مسلم لیگ کے حمایت یافتہ ضلع ناظم یا تحصیلوں کے ناظم قرار دیا ہے وہ سب سیاسی background رکھنے والے لوگ ہیں۔ وہ اپنے علاقوں میں کام کرتے ہیں اور خدمت کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیں، تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ووٹ انسان کا بڑا بنیادی حق ہے۔ اقوام متحدہ کے چارٹر میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ جن ممالک نے اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط

* حکم جناب چیئرمین اللہ وقاص کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کیے ہیں وہ ووٹ کے تقدس کو ملحوظ خاطر رکھیں گے اور اپنی عوام کو ووٹ کا حق دیں گے۔ آج وہ ممالک جہاں پر 70/75 سال تک جمہوریت ان کے قریب تک نہیں رہی 'روس کے مختلف ممالک میں بھی جمہوریت آئی ہے وہاں پر بھی ووٹ کا حق ہے۔ آج ہندوستان کے وہ مسلمان جنہیں ہم مظلوم مسلمان کہتے تھے اور پچھلے ایک عرصے تک ہم کہتے رہے کہ ہندوستان کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کرنی چاہئے۔ آج ہندوستان کے وہ مظلوم مسلمان اپنے ووٹ کی طاقت کے بل پر اتنے طاقت ور ہیں کہ انہوں نے جنتا پارٹی جیسی حکومت کو اٹھا کر پھینک دیا ہے اس کو شکست دی ہے۔ آج ہم پاکستان کے بد قسمت مسلمان ایسے ہیں کہ ہمارے ملک کے اندر ایک وزیر کی پانچوں یونین کونسلز میں اس کے نمائندوں کو بدترین شکست ہوتی ہے اور سب کو جعلی انتخابات کے ذریعے سے پہلے نمبر پر لے آتے ہیں۔

جناب چیئرمین، شاہ صاحب! تشریف رکھیں۔ آپ نے پوائنٹ آف آرڈر پر تقریر کرنی ہے۔ تشریف رکھیں۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ جناب محمد اشرف خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، فرمائیں!

جناب محمد اشرف خان، جناب چیئرمین! جو الزامات رانا صاحب نے لگائے ہیں ان کا جواب راج صاحب تو پتا نہیں کب اور کیسے دیں گے؟ میں وہ جواب دینا چاہتا ہوں جو آپ کے اور میرے سامنے دیا گیا ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ وزیر اعلیٰ نے ضلع اوکاڑہ کے لئے گیلانی صاحب کو ڈسٹرکٹ ناظم نامزد کیا [*****]

جناب چیئرمین، جناب اشرف خان صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب چیئرمین! I am on point of clarification

جناب محمد اشرف خان، آپ اور گیلانی صاحب یا کوئی ایک شخص اس بات کی تردید کر دے کہ یہ واقعہ نہیں ہوا تو میں ابھی آپ کو استغنیٰ لکھ کر دیتا ہوں۔ (قطع کلامیوں)

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب چیمبرمین! I am on point of clarification

جناب چیمبرمین، جی، گیلانی صاحب!

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی، جناب چیمبرمین! جو گفتگو یہاں پر ہو رہی ہے۔ بات کہاں سے ہوتی ہوئی، اوکاڑہ سے ہوتی ہوئی یہاں پر پہنچی ہے۔ جس سپاہی کی بات کی گئی ہے آپ بھی بخوبی اس کو بہتر جانتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہوتی اور جو بات آئی ہے وہ ایک سپاہی کا دماغی توازن خراب ہے۔ وہ آج بھی ہسپتال میں۔۔۔ (قطع کلامیوں)

اس نے یہ بالکل نہیں کہا اور نہ کوئی ایسی بات ہوتی ہے۔ اس بندے کو کسی اور وجوہات کی بنا پر۔۔۔ (قطع کلامیوں)

یہ پوری بات نہیں سن رہے۔ طالبان کو بات سمجھ میں نہیں آئی۔ یہ جو بات کی جا رہی ہے تو اس سپاہی کا ذہنی توازن ٹھیک کروانا پڑے گا۔ کیا ایسا کوئی سپاہی کر سکتا ہے کہ وہ وزیر دفاع کے گھر جا کر کھے کہ تم نے حکومت کے خلاف کیوں ایکشن لیا ہے؟ کیا کبھی کوئی آدمی یہ سوچ سکتا ہے کہ ایسی بات ہو سکتی ہے؟ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ اس کا دماغی توازن ہی خراب ہو سکتا ہے یا وہ پاگل ہو گا، وہ سپاہی نہیں ہو سکتا۔ میرا کہنے کا یہ مطلب ہے۔ انھوں نے میری بات سنی ہی نہیں۔

جناب چیمبرمین! میں دوسری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے جو بچے پال سکیم کی بات کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان کو ایسی بات نہیں کرنا چاہیے یہ ایک غیر اخلاقی بات بھی ہے۔

جناب محمد اشرف خان، [*****]

وزیر ہاؤسنگ و شہری ترقی میں سمجھتا ہوں کہ اگر ان کا بیجا بڑا ہوتا اور ان کو بھی کہا جاتا ان کی پیپلز پارٹی نے تو ان کو کبھی نہیں کہنا تھا [*****] کیونکہ وہ تو دھمیں نہیں کرتی اور نہ وہ ان کو ایسی courage دیتی ہے۔ جس کی پارٹی کے پیچھے کوئی strength ہوتی ہے وہی candidate کے قابل ہوتا ہے اور وہی ایسا candidate بناتا ہے۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ آج بھی جو فیصلے ہو رہے ہیں وہ وزیر اعلیٰ صاحب کی پارٹی کے مطابق فیصلے ہو رہے ہیں۔ ہم اس بات کا بالکل ثبوت دیں گے کہ جو ان کا فیصلہ ہے ہم ان کے پیچھے ہیں۔ بیسا بھی فیصلہ ہو گا وہ ہمارے لیڈر ہیں وہ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین، شکریہ۔ جناب اشرف خان صاحب نے جو باتیں ایوان کے غیر ممبرز مثلاً سابق سپیکر یا وزیر دفاع کے حوالے سے کی ہیں ان سب کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بننا تھا۔ میں اپنی طرف سے صرف اتنی وضاحت کروں گا کہ اگر کسی جماعت کے کسی لیڈر کی اولاد اس لائق ہو کہ وہ سمجھے کہ وہ اس کو اپنی جگہ پر نازد کرے یہ انڈیا میں بھی ہوتا ہے، یہاں بھی ہوتا ہے اور ساری دنیا میں ہوتا ہے یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے۔ اب میں کارروائی کو آگے چلاتا ہوں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی، بگو صاحب آپ بھی بول لیں لیکن تحریک التوائے کار کا نام ختم ہو جانے کا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! [*****]

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ میں بگو صاحب کے یہ تمام الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

رانا منہا، اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین، جی 'رانا صاحب!'

رانا مناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس طرح سے تو میرا خیال ہے کہ آپ ساری کارروائی کو ہی حذف قرار دے دیں گے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے اس میں اس ملک کی مدنیہ involve ہے، اس ملک کے ہزاروں سیاسی کارکن involve ہیں۔ ہم ان issues پر بات کرنا چاہتے ہیں، بات کی ہے لیکن حکومت جواب نہیں دینا چاہتی۔ ان پر بات ہو اور یہ ان کا جواب دیں ورنہ اس قسم کی فضول کارروائی کا ہم حصہ نہیں بنیں گے اور ہم ان مطالبات پر اور ان ہونے والے ظلم اور زیادتیوں پر ہم آج کی کارروائی سے واک آؤٹ کریں گے یا گورنمنٹ جواب دے۔

جناب چیئرمین، رانا صاحب! جواب رولز کے مطابق ہوتا ہے۔

رانا مناء اللہ خان، جناب چیئرمین! چیئر رولز suspend کر سکتی ہے۔ یہاں پر تو یہ کچھ بھی ہوا ہے کہ بڑے سکون کے ساتھ کارروائی جاری تھی۔ لہٰذا منسٹر صاحب اٹھے اور انہوں نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور کہا کہ رولز suspend کریں میں نے ایک قرارداد پیش کرنی ہے۔ رولز suspend ہونے اور قرارداد پیش ہو گئی۔ بات یہ ہے کہ اگر ایک فرد کے لئے رولز suspend ہو سکتے ہیں تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ یہ صوبے کے آٹھ کروڑ عوام کا مسئلہ ہے پورے پاکستان کا مسئلہ ہے۔ اس پر لہٰذا منسٹر صاحب جواب دینے کو ہی تیار نہیں ہیں۔ یہاں اتنی باتیں ہوئی ہیں۔ ان میں سے کسی ایک بات کا جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین، آپ تشریف رکھیں۔ آج آپ کو اتنی تفصیل سے باتیں کرنے کا موقع ملا ہے اب اخلاقی طور پر آپ کا جانا بنتا نہیں ہے۔ (قطع کلامیں و نعرہ بازی)

رانا مناء اللہ خان، ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین، مغرب کی اذان ہونے والی ہے، نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے آدھ گھنٹے تک اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر ناز مغرب کے وقت کے بعد جناب چیئرمین ملک نذر فرید کھوکھر
کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین، آج رات، شب برات کی رات ہے۔ تمام ممبر صاحبان نے اتفاق رائے کے
ساتھ یہ بات کی ہے کہ آج اجلاس ختم کر دیا جائے لہذا شب برات کی وجہ سے اجلاس کل مورہ
20-ستمبر 2005ء کو پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20-ستمبر 2005

- 1- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
- 2- سوالات (حکومت)

نظن زدہ سوالات اور ان کے جوابت

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی
- 3- مسودات قانون (جو پیش کئے جائیں گے)
 - 1- مسودہ قانون اختراع یٹنگ بازی پنجاب صدرہ 2005
 - 2- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب نجی تعلیم ادارہ جات (ترقی و تنظیم) صدرہ 2005
 - 3- مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باہمی صدرہ 2005
 - 4- مسودہ قانون (ترمیم) بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی صدرہ 2005
- 4- عام بحث

زرعی مارکیٹنگ بالخصوص ضلعی ہیڈ کوارٹرز کی گنجان آبادیوں میں قائم زرعی اجناس کی منڈیوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے حوالے سے حکومتی پالیسی کو زیر بحث لایا جانا

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس)

منگل 20 - ستمبر 2005

(یوم الثالث 15 - شبان العظم 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 54

منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین فزاری منہر ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْغَيْطِطِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَمُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ
الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ
تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَائُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهَى أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدْعُونَ ۝ نَزَّلْنَا
مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ۝

سورہ حم السجدہ آیات 30-32

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔ ان پر فرشتے اتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ۔ ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہیں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہو گی (یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے۔

وما علینا الالبلاغ

جناب ڈپٹی سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم ○ اب وفد سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ صحت کے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

پوائنٹ آف آرڈر

ڈھڈیوالہ (فیصل آباد) یونین کونسل 225 سے نومنتخب ناظم

کے گھر پر مخالف امیدوار کا حملہ اور فائرنگ

قائد حزب اختلاف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

قائد حزب اختلاف، جناب والا! کل رات کو ایک واقعہ پیش آیا ہے جس کی طرف میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ کل رات تقریباً 2 بجے ڈھڈیوالہ فیصل آباد میں ریاض کموکا جو یونین کونسل 225 سے اپوزیشن کی طرف سے بطور ناظم سمیٹے ہیں۔ وہاں پر ہارنے والے حکومتی امیدوار کے عزیزوں نے ان کے گھر پر حملہ اور فائرنگ کی ہے۔ یہ ناظم ہمارے ایم۔ پی۔ اے فیض کموکا کا بھائی ہے۔ زیادہ دکھ کی بات یہ ہے کہ کل رات 2.00 بجے یہ واقعہ پیش آیا لیکن اسی تک وہاں علاقے کا ایس۔ ایچ۔ او تک نہیں گیا۔ ہمارے ایم۔ پی۔ اے صاحب بار بار ایس۔ پی اور دوسری انتظامیہ سے رابطے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن اسی تک وہاں جا کر کسی نے دیکھا تک نہیں کہ کیا ہوا ہے؛ میں چاہوں گا کہ لائسنس صاحب بتائیں کہ وہ اس واقعہ کے بارے میں کیا کر رہے ہیں کیونکہ اگر اس طرح منتخب ناظمین کے خلاف ہارے ہونے ناظمین کو کھلی اجازت دے دی جائے کہ وہ فائرنگ کرتے رہیں تو law and order کی صورت حال جو پہلے ہی ابتر ہے مزید خراب ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ، منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! معزز قائد حزب اختلاف نے جو بات کہی ہے یہ اسی ہمارے نوٹس میں آئی ہے۔ میں تھوڑی دیر تک چیک کر کے ان کی خدمت میں عرض کر دوں گا

کہ اس وقت latest position کیا ہے لیکن ظاہری طور پر جو بات نظر آتی ہے وہ دو گروپوں کا آپس میں جھگڑنا ہو گا لیکن خواہ کوئی بھی ہے خواہ جیتتا ہوا ناظم ہے 'خواہ ہارا ہوا جو جس نے بھی قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی انشاء اللہ تعالیٰ اس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔ میں اسی حقائق چیک کر کے معزز قائد حزب اختلاف کی خدمت میں عرض کر دوں گا۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ ہی یہ گزارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ کل کے اجلاس کے وقفہ سوالات میں صرف دو سوالات take up ہو سکے اور اس کی وجہ صرف یہی تھی کہ بلا جواز پوائنٹ آف آرڈر اٹھانے گئے۔ میں یہ سمجھتا ہوں اگر آج پھر وہ سلسلہ چل پڑا تو بزنس کا اتہانی اہم حصہ جو کہ وقفہ سوالات کا ہوتا ہے جس کا ہمارے ممبران کو بھی مہینوں انتظار ہوتا ہے کہ ان کا سوال take up ہوتا ہے۔ اسمبلی کے وسائل بھی اس پر ضائع ہوتے ہیں۔ حکومت کا بھی اس پر وقت خرچ ہوا ہوتا ہے ہم نے جواب بھی دینے ہوتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اتہانی اہم پوائنٹ آف آرڈر نہ ہو جس طرح current situation پر قائد حزب اختلاف نے فرمایا۔ آپ نے اس پر اجازت دی اور میں نے جواب دیا اور انشاء اللہ تعالیٰ میں حقائق چیک کر کے ان کو مطمئن کروں گا لیکن میری آپ کے توسط سے معزز اراکین سے بھی یہ استدعا ہے کہ وہ پوائنٹ آف آرڈر کے سلسلے کو کم کریں تاکہ ایوان کی کارروائی چل سکے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میں بھی صحت کے حوالے سے ہی عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مجھے سوالات شروع کرنے دیں اس کے دوران آپ اپنے point raise کر سکتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! صحت کا وقت سوالات ہے اور میں بھی صحت کے حوالے سے ہی ایک اتھارٹی اہم بات شروع کرنا چاہتا ہوں۔

سوالات (محکمہ صحت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب سمیع اللہ خان میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ ایک منٹ مجھے سوالات تو شروع کرنے دیں۔ سوال نمبر 1959 سید احسان اللہ وقاص!

بیرون ملک پاکستانیوں کے میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس

داخلوں کی سالانہ فیس میں امتیازی پالیسی

* 1959ء، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے بچوں کے لئے سیلف فنانس کے تحت طے کردہ سالانہ فیس دس ہزار امریکی ڈالر مقرر کی گئی ہے جبکہ صوبہ سرحد کے میڈیکل کالجوں میں یہ فیس 5000/- امریکی ڈالر اور صوبہ سندھ کراچی میں 6000/- امریکی ڈالر اور اندرون سندھ کے لئے 4000/- امریکی ڈالر ہے۔

(ب) اگر یہ درست ہے تو دوسرے صوبوں کی نسبت پنجاب میں زیادہ فیس مقرر کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟ کیا اس کے نتیجے میں صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ کاربحال بہت کم نہیں ہو جانے کا؟

(ج) گزشتہ دو سالوں میں 10,000/- امریکی ڈالر ادا کر کے کلتے طلباء و طالبات نے پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخلہ لیا۔ انہیں کس کس کالج میں داخلہ دیا گیا؟ تفصیلات درکار ہیں۔

وزیر صحت،

(الف) بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے بچوں کے لئے کوئی کونا مخصوص نہ ہے۔ البتہ غیر ملکی طلباء جن کا تعلق پاکستان سے تھا اور اب وہ غیر ملکی شہریت رکھتے ہیں ان کے لئے پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں سیلف فنانس کی بنیاد پر 32 نشستیں مختص کی گئی ہیں۔ ان کا داغہ حکومت پاکستان اکنامکس افیئرز ڈویژن اسلام آباد کے توسط سے ہوتا ہے۔ سیشن 2005-06 سے ان نشستوں کے لئے فیس کی شرح کا تعین متعلقہ اداروں کے بورڈ آف مینٹ کریں گے۔ سابق شرح درج ذیل ہے۔

سیریل نمبر	کالج	فیس امریکی ڈالر
1-	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	دس ہزار
2-	طلحہ اقبال میڈیکل کالج لاہور	دس ہزار
3-	قائم جناح میڈیکل کالج لاہور	دس ہزار
4-	سر و منار انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز لاہور	دس ہزار
5-	راولپنڈی میڈیکل کالج راولپنڈی	سات ہزار
6-	نشر میڈیکل کالج ملتان	سات ہزار
7-	پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد	پانچ ہزار
8-	قائم اعظم میڈیکل کالج بہاول پور	پانچ ہزار
9-	فتح ذیہ میڈیکل کالج رحیم یار خان	پانچ ہزار

(ب) پنجاب میں کارن سیلف فنانس کی بنیاد پر فیس کی شرح کا تعین پنجاب کے میڈیکل کالجوں کے تعلیمی میعاد اور داغہ کے خواہشمند طلباء کی ترجیح کو مد نظر رکھ کر کیا گیا تھا اور اس بناء پر پنجاب کے کالجوں میں داغہ کی شرح تسلی بخش تھی۔

(ج) گزشتہ دو سالوں میں دس ہزار امریکی ڈالر ادا کر کے پنجاب کے میڈیکل کالجوں میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد کے بارے میں تفصیلات درج ذیل ہیں۔ 10,000 ڈالر سالانہ دے کر Foreign Self Finance سٹس پر داخل ہونے والے طلباء کی تعداد درج ذیل ہے،

تعداد داخل شدہ سہا.	سین	نام ادارہ	سیریل نمبر
6	2002-03	کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور	1
8	2003-04		
9	2004-05		
3	2002-03	علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور	2
2	2003-04		
2	2004-05		
3	2002-03	قائمہ جناح میڈیکل کالج لاہور	3
3	2003-04		
1	2004-05		
1	2004-05	سرورسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز	4

جناب ڈپٹی سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! وزیر صحت تو تشریف نہیں لائے ہیں تو جواب کون دے گا؟
جناب ڈپٹی سپیکر، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اگر انہوں نے جواب دینے ہیں تو میری معذرت ہے میں نے ان سے کوئی سوال نہیں کرنا۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ میری تو ان سے سوال کرنے کی جرأت ہی نہیں ہے۔ میں ہاتھ جوڑ کر ان سے معافی چاہتا ہوں۔ میں کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ان کا جواب تو سن لیں۔ جی، محترمہ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، بسم اللہ الرحمن الرحیم، جناب والا! سوال کرنے سے پہلے یہ گھبرا گئے ہیں۔ انہوں نے کیا جنگ لڑی ہے۔ (تھقتے)

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں ان کی تائید کرتا ہوں۔ میں تو ان کو دیکھتے ہی پریشان ہو گیا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اپنے سوالات سے دستبردار ہوتے ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ضمنی سوالوں سے دستبردار ہوتا ہوں۔ میرے سوالات کسی اور دن کے لئے pending کر دینے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں اب تو پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ موجود ہیں اور وہ تیاری کر کے آئی ہیں۔ وہ آپ کو جواب دیں گی۔ اس معاملے میں اگر آپ دستبردار ہونا چاہتے ہیں تو آپ جا دیں ہم dispose of کر دیتے ہیں۔ آپ ان کو سن تو لیں۔
آوازیں، وہ تیاری کر کے آئی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، اچھا جی، سارے ساتھیوں کا اصرار یہ ہے کہ وہ بہت تیار ہو کر آئی ہیں اس لئے ضمنی سوالات کئے جائیں تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اس سوال میں ان سے یہ پوچھا تھا کہ پنجاب کے مختلف میڈیکل کالجوں میں فارن سینٹروں پر داخلہ کا اکنامک ایفیر ڈویژن decide کرتا ہے۔ یہ جتنے میڈیکل کالج ہیں ان کا پنجاب گورنمنٹ کے ساتھ تعلق ہے کیا اس طرح کا کوئی سسٹم موجود ہے کہ خود پنجاب گورنمنٹ اس بارے میں کوئی فیصلہ کیا کرے؟ فارن سٹوڈنٹس کے لئے جو 32 سیٹیں مختص کی گئی ہیں کبھی یہ تمام سیٹیں مکمل طور پر fill up ہوتی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سوال کا جواب دینے سے پہلے یہ عرض کروں گی کہ یہ اپنے آپ کو بڑا اسلام کا علمبردار جانتے ہیں۔ کیا انہوں نے حدیث شریف نہیں پڑھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنے آپ کو ہمیشہ دشمن کے مقابلے میں تیار رکھیں، اگر دشمن اتحادیٹ ہے نہ اس کو ethics کی کوئی sense ہے تو میں کیا کروں، ان کا جواب بھی حاضر ہے کہ جو بھی پاکستانی فارن نییشنل سٹوڈنٹس ہیں ان کی درخواستیں سعادت خانے کے ذریعے اسی فارن ایفیرز ڈویژن میں آتی ہیں اور طلباء کی جو choice اور اس کا میرٹ جس کالج کے مطابق بن رہا ہوتا ہے اس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ جیسے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج ہے، ظالمہ جناح میڈیکل کالج ہے اسی کے مطابق معاملہ ہیلتھ سیکرٹری کے پاس refer کیا جاتا ہے پھر ان

کی nomination ہوتی ہے۔ پھر ان کو میرٹ کے تحت admit کیا جاتا ہے۔ جتنی درخواستیں آتی ہیں ان کو دیکھا جاتا ہے، ان کے نمبروں کو دیکھا جاتا ہے۔ چونکہ انہوں نے A-level کیا ہوتا ہے اس لئے پہلے ان کے marks کو convert کرتے ہیں کہ ان کے پاکستان کے مطابق equal marks کیا ہیں؟ اگر اس نے A-level میں 7+ لے ہیں تو ہم ان کو پاکستان میں ہمارے میرٹ کے مطابق ان کے کئے marks ملتے ہیں۔ پھر اس کے بعد ایک میرٹ لسٹ بنتی ہے اور اس کے بعد decide ہوتا ہے۔ کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں 6 سیٹیں جن کا upper merit ہو گا جن کی preference ہوگی ان کو وہاں پر admission دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرے سوال کا جواب نہیں آیا۔

جناب ذمٹی سیکر، آپ نے 32 سیٹوں کا پوچھا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے یہ پوچھا تھا کہ کیا فارن سٹوڈنٹ کے لئے تمام 32 سیٹیں کبھی fill up بھی ہوتی ہیں اور اسی ضمن میں یہ بھی پوچھا تھا، انہوں نے اپنی ساری تقریر میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یہ وفاقی حکومت کرتی ہے۔ انٹر بورڈ کینیسیاں پر بھی موجود ہے یہ سارا کام منجانب گورنمنٹ کیوں نہیں کر لیتی کیونکہ یہ سارا کام تو منجانب گورنمنٹ بھی کر سکتی ہے، انہوں نے یہ معاملہ وفاق کے حوالے کیوں کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، پہلے اسے وفاق ہی deal کرتا ہے۔ اس کے بعد redistribution ہوتی ہے کہ آیا اس طالب علم نے منجانب میں جانا ہے، سندھ میں جانا ہے، بلوچستان میں جانا ہے یا سرحد میں جانا ہے۔ سیٹوں کے متعلق انہوں نے جو فرمایا ہے انہوں نے شاید جوابت ملاحظہ نہیں فرمانے کیونکہ اس میں کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں 2002-03 سیشن میں 6 طالب علم آئے تھے۔ علامہ اقبال میڈیکل کالج میں 3۔ کاملہ جناح میڈیکل کالج میں 3 اور سرورسمنز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز میں 1 طالب علم۔

جناب والا! self finance میں جتنے لوگ apply کرتے ہیں اس کے مطابق

فیصلہ کیا جاتا ہے یہ کوئی open merit نہیں ہے کہ ان کو گھبراہٹ ہو رہی ہے کہ سیٹیں

غالی رہ گئی ہیں۔ یہ open merit سے مختلف چیز ہے ان سیٹوں پر صرف غیر ملکی طلباء آتے ہیں۔ یہ ایک الگ کونا ہے اور ہمارے پنجاب یا سندھ کے لوگ ان سے exempt ہیں وہ ان سیٹوں پر داخلہ نہیں لیتے۔ وہ اوپن میرٹ پر آتے ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، میرے خیال میں انہوں نے بہت مطمئن کرنے والا جواب دیا ہے اور وہ تیاری کر کے آئی ہیں۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا انہوں نے یہ پوچھا ہے کہ غیر ملکی طلباء کے لئے جو 32 سیٹیں مختص ہیں وہ مکمل طور پر کبھی fill ہوتی ہیں یا نہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر، وہ تو انہوں نے تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ۔۔۔

حاجی محمد اعجاز، انہوں نے یہ تو نہیں بتایا کہ 32 سیٹیں کبھی fill ہوتی ہیں یا نہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جتنی درخواستیں آئی ہیں اس کے مطابق انہوں نے اس کو fill up کیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا بات یہ نہیں ہے بلکہ بات یہ ہے کہ آیا کسی بھی سال میں وہ بیٹس کی بیٹس سیٹیں fill ہوتی ہیں یا نہیں؟ اس کا ہاں یا ناں میں جواب دے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر، اس کے اعداد و شمار انہوں نے آپ کو دے دیئے ہیں۔
حاجی محمد اعجاز، جناب والا یہ تو عام فہم جواب ہے۔ یہ اس کے جواب میں ہاں کہیں یا پھر ناں کہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ آپ خود سمجھ لیں۔

حاجی محمد اعجاز، جواب تو آپ دے رہے ہیں وہ خود دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں انہوں نے صحیح جواب دیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب والا تفصیل سے بتائیں۔ ہاں یا ناں۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صحت، جناب والا میں عرض کروں گی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ مطمئن ہو گئے ہیں۔
 پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر، 23 طالب علم داخل ہوئے ہیں۔
 جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر، یہ یونی سسٹم بھی بند کروادیں۔
 جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال نمبر 2071 یہ سید احسان اللہ وقاص صاحب کا ہے۔

آبادی کے لحاظ سے طبی ماہرین کی دستیابی

- *2071، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں 15 ہزار پرمیشنل آبادی کے لئے صرف ایک ڈاکٹر کی سولت میسر ہے؟
 (ب) صوبہ میں کل کتنے dentist ہیں اور کتنے افراد پرمیشنل آبادی کے لئے ایک dentist کی خدمات میسر ہیں؟
 (ج) حکومت نے آبادی کے تناسب سے ڈاکٹروں، نرسوں اور dentists کی تعداد بڑھانے کے لئے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟ تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر صحت،

- (الف) یہ درست نہ ہے۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق صوبہ میں اس وقت تقریباً 1500 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر کی سولت دستیاب ہے۔ P.M.D.C کے ریکارڈ کے مطابق صوبہ پنجاب میں کل 39818 جنرل ڈاکٹرز اور 7348 سپیشلسٹ ڈاکٹرز موجود ہیں اور ہر سال تقریباً 1650 لوگوں کو صوبہ کے مختلف میڈیکل کالجز میں داخلہ دیا جاتا ہے۔
 (ب) P.M.D.C کے اعداد و شمار کے مطابق صوبہ پنجاب میں 1943 ڈینٹل سرجنز اور 156 پوسٹ گریجویٹ ڈینٹل سرجنز رجسٹرڈ ہیں جب کہ محکمہ صحت کے تحت 446 ڈینٹل سرجنز کام کر رہے ہیں۔ اس طرح تقریباً 30,000 افراد کے لئے ایک ڈینٹل سرجن کی سولت موجود ہے۔

(ج) اس وقت صوبہ پنجاب کے میڈیکل کالجز میں 1621 سیٹیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ 2002-03 میں حکومت نے سروسز انسٹیٹیوٹ آف میڈیکل سائنسز، سیالکوٹ میڈیکل کالج، شیخ زید میڈیکل کالج رحیم یار خان کھولے ہیں اور داخلوں کا آغاز ہو چکا ہے۔ 1999 سے 2001 تک صوبے میں 18 نئے نرسنگ سکول کھولے گئے اور 10 کو اپ گریڈ کیا گیا ہے۔ ان سکولوں میں داخلہ شروع کر کے نرسز کی تربیت کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ اس سے صوبہ میں نرسوں کی تعداد کی کمی پر قابو پایا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ ہر سال تقریباً 1000 نرسوں کی تربیت کے لئے داخلہ دیا جاتا ہے۔ مزید یہ کہ ڈینٹل کالجز میں طلباء کی سیٹوں میں اضافہ کی تجویز بھی حکومت کے زیرِ غور ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ضمنی سوال؛

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے اس سوال میں یہ پوچھا تھا کہ صوبے میں ڈاکٹروں کی تعداد بہت کم ہے اور انہوں نے خود یہ تسلیم بھی کیا ہے کہ 30 ہزار افراد کے لئے ایک dentist ہے۔ آپ اندازہ لگائیں کہ ہمارے صوبے میں صحت کی کیا صورتحال ہے۔ تیس ہزار افراد کے لئے ایک dentist ہے۔ 1500 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر کی سہولت میرے یہ سارے اعداد و شمار جو انہوں نے ڈاکٹروں کی تعداد کے بارے میں دینے ہیں یہ سارے پی۔ایم۔ڈی۔سی کے حوالے سے دینے ہیں وزارت صحت کے اندر کوئی ایسا ادارہ موجود ہے جو ان ڈاکٹروں کے متعلق اعداد و شمار رکھتا ہو؟ کیونکہ پی۔ایم۔ڈی۔سی کے ساتھ جو ڈاکٹر موجود ہوتے ہیں ان میں سے بہت سارے باہر بھی چلے جاتے ہیں۔ ان کے کھلتے ہیں تو وہ ملک میں ہی موجود ہوتے ہیں۔ تو کیا صوبہ پنجاب کی وزارت صحت کے اندر کوئی ایسا ادارہ موجود ہے جو ہمیں actual تعداد بتا سکے کہ صوبہ پنجاب کے اندر کتنی تعداد میں ڈاکٹر موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، ڈاکٹر صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، شکرہ۔ جناب سیکرٹری! P.M.D.C ایک recognized ادارہ ہے۔

ڈاکٹر جونہی میڈیکل کالج سے پاس ہو کر باہر آتا ہے تو اس کو وہاں registration کروانا ضروری ہوتی ہے اس لئے P.M.D.C سے زیادہ بہتر کوئی ادارہ نہ ہے، جو ڈاکٹر foreign country میں بھی جاتے ہیں ان کا بھی data موجود ہوتا ہے کیونکہ وہاں پر ہر چیز computerized ہے اور یہ P.M.D.C ہمارا recognized ادارہ ہے اس لئے اس کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی اور ادارے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ مزید برآں ہمارے Health Department کے پاس بھی record ہوتا ہے اور ہم نے compare کر کے دی ہیں۔ ہم نے کوئی ایسی fictitious figures نہیں دیں اور نہ ہی ہم نے کوئی زہانی بات کی ہے۔ جہاں تک انہوں نے ڈاکٹرز کی کمی کا کہا ہے یہ کمی تو سابق حکومت میں تھی۔ اب اگر آپ ملاحظہ کریں تو ہم نے Sims اور رحیم یار خان دو میڈیکل کالج بنائے ہیں۔ Sims میں 100 سینیں بڑھائی ہیں اور رحیم یار خان میڈیکل کالج میں بھی سینیں بڑھائی ہیں۔ ہم جناح اسپتال میں زسز کو ٹریننگ دے رہے ہیں اور پاکستان کی history میں یہ first time ہے کہ specialist nurses بھی باہر آئیں گی اور تمام teaching hospitals میں nursing کا ادارہ بنا دیا گیا ہے اور ان کی seats بڑھائی گئی ہیں۔ جہاں تک dentistry کا تعلق ہے یہ تو سابق حکومتوں پر رونا رونا پاستے۔ ہماری حکومت نے تو اس پر بہت زیادہ کام کیا ہے اور۔۔۔ (قطع کلامیں)

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری انہوں نے خود سوال کے جواب میں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ 1999 سے لے کر 2001 تک صوبے میں 18 نئے زسنگ سکول کھولے گئے۔ اس وقت ان کی حکومت نہیں تھی؛ یہ خود سابق حکومت کا ذکر کر رہی ہیں۔ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ سابق حکومتوں کے دور میں 18 نئے زسنگ سکول کھولے گئے اور خود یہ ارشاد فرما رہی ہیں کہ سابق حکومتوں کے دور میں چنانہیں کیا ہو گیا تو اس میں سے ان کی کون سی بات ٹھیک ہے؛

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری جو سکول کھولے گئے تھے ان میں نہ تو کوئی infrastructure بنایا گیا تھا، نہ میچز لانے گئے تھے وہ سکول صرف برائے نام ہی تھے لیکن ہم نے عملی کام کیا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکرٹری! رحیم یار خان میں میڈیکل کالج کھلا ہوا ہے جبکہ بچے اب بھی بہاولپور میں پڑھنے کے لئے آتے ہیں یہ ان کا infrastructure بنایا ہوا ہے؟ وہاں پر رہائش کا کوئی انتظام ہے نہ وہاں پر کوئی پروفیسر ہے یہ ان کے infrastructure کا حال ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ جیسے dentistry کی کلاسز کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں ہوتی ہیں، وہاں dead bodies ہوتی ہیں، anatomy کی dy section ہوتی ہے۔ رحیم یار خان میں چونکہ ایسی سارا set up انتہا مکمل نہیں ہوا، اگر وہاں best teacher ہیں، وہاں dead bodies available ہیں، وہاں ساری laboratories ہیں تو اس میں کیا معائنہ ہے ایک صوبہ تو ہے نا۔ وہاں پروفیسرز اچھا پڑھا رہے ہیں۔ جونہی dead bodies اور دیگر سارا arrange ہوگا، students وہاں shift کر دینے جائیں گے، infrastructure تو موجود ہے۔ یہ تو نہیں کہ ان کی طرح structure ہی نہ بنایا جائے اور پڑھائی نہ کی جائے۔

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سیکرٹری! انہوں نے سوال کے جز (الف) کے اندر جواب دیا ہے کہ "دستیاب اعداد و شمار کے مطابق صوبہ میں اس وقت تقریباً 1500 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر ہے۔" اگر ہم 1500 افراد کے لئے ایک ڈاکٹر کہیں تو پنجاب کی 8 کروڑ آبادی ہے تو اس کے لئے جب آپ تقسیم کریں تو یہ فرماتی ہیں کہ تقریباً 40 ہزار کل ڈاکٹرز ہیں۔ اگر یہ 40 ہزار ہیں تو کیا 1500 افراد پر ایک ڈاکٹر بنتا ہے؟ ان سے ایک سوال تو یہ ہے کہ یہ حساب کر کے بتائیں۔ دوسرا ڈسٹرکٹ مظفر گڑھ کی 26 لاکھ آبادی ہے تو اگر 1500 افراد پر ایک ڈاکٹر ہے تو ان کا حصہ 1507 ڈاکٹر بنتا ہے۔ تو محترمہ سے یہ سوال ہے کہ کیا مظفر گڑھ میں 1507 ڈاکٹر ہیں؟

MR DEPUTY SPEAKER: This is a fresh question. no, no. This is a fresh question

جناب احسان الحق احسن نولائیا، جناب سیکرٹری! انہوں نے سوال کے اندر غلط بیانی کی ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Now we go to Question No. 2235. Sheikh Tanveer Sahib.

MR MUHAMMAD WAQAS: Question No. 2235, on his behalf. Answer may be taken as read.

(معزز رکن نے فیخ تویر احمد کے ایام پر طبع شدہ سوال نمبر 2235 دریافت کیا)

جناب احسان الحق احسن نولایا، جی اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کیمیکل کے خالی ڈرموں میں اشیاء / دودھ کی نقل و حمل پر پابندی

2235* شیخ تویر احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں کھانے پینے کی اشیاء بالعموم دودھ کیمیکل والے ڈرموں

میں ڈال کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل والے ڈرم بظاہر صاف نظر آتے ہیں مگر حقیقتاً ان کی

دیواروں سے کیمیکل کے اثرات ختم نہیں ہوتے، بلکہ یہ اجزاء دودھ میں شامل ہو کر لوگوں

کو مختلف قسم کی بیماریوں میں مبتلا کر رہے ہیں؟

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو حکومت دودھ کی ٹرانسپورٹیشن کے سلسلے میں

کیمیکل والے ڈرموں کے استعمال کو روکنے اور سدباب کے لئے کیا اقدامات کرنا چاہتی

ہے؟

وزیر صحت،

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ کیمیکل والے ڈرموں میں اشیاء خورد و نوش سنور کرنا حفظان صحت

کے اصولوں کے معافی ہے۔ یہ بھی درست ہے کہ دودھ میں کیمیکل کے اثرات، شامل ہو

جاتے ہیں۔

(ج) اس سلسلے میں عرض ہے کہ عمدہ فوڈ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اس کے متعلق باہر ہے۔ چنانچہ موسم گرما کے شروع ہوتے ہی کیمیکل ڈرموں کے استعمال کے خلاف ایک سپیشل مہم شروع کر دی گئی جس کے دوران کیمیکل ڈرموں میں فروخت کے نئے آنے والے دودھ کی پڑتال کی اور تقریباً ایک لاکھ لٹر سے زائد دودھ موقع پر خائن کروا دیا گیا۔ اس مہم کے دوران بیکریاں، جام، مربہ جات، اپلا جانے والی فیکٹریوں اور ڈیری فارموں کی بھی پڑتال کی اور ہزاروں کلو کھن، اپلا، مربہ جات اور کریم خائن کرنے کے علاوہ تقریباً ساڑھے چار ہزار کیمیکل ڈرم بھی قبضے میں لائے گئے۔

جناب محمد وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے اس میں خود تسلیم کیا ہے کہ کیمیکل ڈرموں کے اندر دودھ فروخت کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ایک لاکھ لٹر دودھ پکڑ کر خائن کیا گیا اور اس طرح مختلف بیکریوں پر بھی پھاپے مارے گئے۔ میرا question یہ ہے کہ انہوں نے ایک لاکھ لٹر دودھ تو خائن کر دیا لیکن جنہوں نے یہ کام کیا تھا انہیں کیا سزا دی گئی ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! لوکل گورنمنٹ آرڈیننس نمبر 2001 میں amendments کی گئی ہیں۔ Schedule IV کے تحت rule 141 اور clause no 13,14 کے تحت ایسی تمام چیزیں ان کیمیکل ڈرموں میں کوئی فروخت کرے گا تو اسی وقت چیف فوڈ انسپکٹر یا فوڈ انسپکٹر موقع پر ان کا چالان کرنے کا، ان کو جرمانہ کیا جانے کا اور جرمانہ بھی high level کا کیا جانے گا۔ اسی وقت سہ کات کر deposit کرانی جانے کی اور انہیں سزا بھی دی جانے گی۔ یہ new rules میں amendment کی گئی ہے جبکہ اس سے پہلے یہ تھا کہ ان کا چالان کر دیا جاتا تھا اور اس کے بعد کیس عدالت کے حوالے کر دیا جاتا تھا اور وہ اپنی ضمانت کروا لیتے تھے جیسے recently ہمارے فوڈ انسپکٹرز نے شیڈن بیکری میں پھاپے مارا اور انہیں گرفتار کر کے چھ ماہ کی سزا دی اور ایک لاکھ سے زائد جرمانہ کیا۔ اب کلنگ سسٹم شروع ہو چکا ہے کہ اگر ایسا کوئی مسئلہ ہوگا تو جرمانہ فوری طور پر کلنگ کی صورت میں وصول کیا جانے گا۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think, she has convinced you a lot.

یہ تو مانیں کہ انہوں نے آپ کو convince کیا ہے۔ She has come well prepare۔
 ڈاکٹر اسد اشرف، جناب والا! ضمنی سوال ہے۔ ان کے جواب میں لکھا ہوا ہے کہ عہدہ فوڈ سنی
 ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور اس کو کنٹرول کرتا ہے۔ میری اطلاع کے مطابق عہدہ سنی فوڈ ڈسٹرکٹ
 لاہور میں 1970 میں 16 انسپکٹر کام کر رہے تھے تب لاہور کا ساٹز کیا تھا؟ 1970 میں آبادی کتنی تھی؟
 فیکٹریاں کتنی تھیں؟ وہ سب اس شہر کے لوگوں اور آپ کو ابھی طرح معلوم ہے۔ آج 2005 میں
 صرف 7 فوڈ انسپکٹر جن میں ایک چیف فوڈ کنٹرولر اور اس کے ساتھ 3 ریگولر انسپکٹر اور 3 کلرکس ہیں
 جو پورے شہر کی فیکٹریوں اور آبادی کو کنٹرول کر رہے ہیں، کیا اتنے بڑے شہر کو تین چار
 آدمیوں کے ساتھ عوام کی صحت جو prevention is better than cure یقین سے سنتے آنے
 ہیں اور ڈاکٹر صاحبہ کو چاہی ہو گا کہ کیا یہ 4 آدمی سارے شہر لاہور کو خالص اchiاء مہیا کرنے کی
 مہم کو کامیابی دلا سکتے ہیں؟ جبکہ 1970 میں 16 آدمی انسپکٹر تھے۔ اس وقت انسپکٹر بھرتی کے لئے
 بی۔ ایس۔ سی کی ڈگری اور ایک سال کا کورس ضروری تھا تاکہ ان کو حفظان صحت کی باتوں کا پتا ہو
 لیکن اس شہر میں اس وقت 7 آدمیوں کے ساتھ یہ کیا جا رہا ہے اور یہ ایسے ہی ہے کہ 365 دن وہ
 فیکٹریاں جعلی کام کرتی رہتی ہیں۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ

This question relates to District Government It is not valid. Next question is 2999(A). Malik Muhammad Iqbal Channer Sahib not present, the question is disposed of Question no. 3091- Malik Muhammad Iqbal Channer Sahib not present, the question is disposed of. Next Question no. 3166 is from Haji Muhammad Ijaz!

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 3166۔

سرگنگا رام ہسپتال لاہور۔ کنٹین اور P.C.Os کے سالانہ ٹھیکہ

کی رقم اور اس کے استعمال کی تفصیل

3166۰ حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) گلگرام ہسپتال کی کنٹین کے مینڈر میں کتنی پارٹیوں نے حصہ لیا ان کے ناموں کی

تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کنٹین کا ٹھیکہ کتنی مدت کے لئے دیا گیا ہے۔ نیز ٹھیکے کی آمدن کو کس مدت میں استعمال

کیا جاتا ہے؟

(ج) کیا ہسپتال میں لگانے گئے P.C.Os بھی کنٹین کے ٹھیکہ میں شامل کئے گئے ہیں؟ اگر

نہیں تو P.C.Os کے سالانہ ٹھیکہ سے کتنی رقم حاصل ہو گی اور اس کو کس مدت میں خرچ

کیا جائے گا؟

وزیر صحت،

(الف) گلگرام ہسپتال کی کنٹین کے مینڈر میں جن پارٹیوں نے حصہ لیا ان کے ناموں کی

تفصیل درج ذیل ہے۔

1- محمد نسیم 2- منصور اینڈ کمپنی 3- جاوید علی

4- نسیم نذیر 5- محمد سہیل 6- حمید رحید

7- محمد شعیب 8- چودھری محمود ناصر

9- طارق ندیم اینڈ کمپنی

(ب) ٹھیکہ تین سال کی مدت کے لئے دیا گیا ہے۔ ٹھیکہ کی رقم کو ہسپتال کی آمدن میں شامل

کیا جاتا ہے۔

(ج) P.C.Os کنٹین کے ٹھیکہ میں شامل نہ ہیں۔ P.C.Os کے سالانہ ٹھیکہ 2003-04 سے

مبلغ 369258 روپے کی رقم حاصل ہوتی ہے اور رقم ہسپتال کی آمدن میں جمع کرانی

جاتی ہے۔

حاجی محمد اعجاز، جناب سیکرٹری (الف) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ان لوگوں نے bid میں حصہ لیا۔ یہ ٹھیکہ تین سال کے لئے دیا گیا ہے، کیا اس کی پہلے سال کی رقم کے بعد دوسرے سال پانچ، دس یا بیس فیصد اضافہ کیا گیا ہے یا ایک ہی رقم رہی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری (ب) کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ ہر سال دس فیصد اضافہ کیا جاتا ہے۔ تین سال میں ہر سال دس فیصد اضافہ کیا گیا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، پارلیمانی سیکرٹری اس بات کو ensure کر لیں کہ جو بات یہ کہہ رہی ہیں کہ ہر سال دس فیصد اضافہ کیا گیا ہے کیا یہ ملکی بات ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، کوئی جواب بغیر confirmation کے نہیں دیا جاتا۔

جناب محمد وقاص، جناب سیکرٹری (ب) میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ نو کمپنیاں یا افراد جنہوں نے ٹینڈر میں حصہ لیا اس کا کیا criteria بنایا گیا تھا اور کس میرٹ پر یہ فیصد ہوا کہ اس کو ٹھیکہ دیا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری (ب) ٹھیکہ روز کے تحت دیا گیا اور ان کی price list سب سے lowest تھی۔ اس کے علاوہ انہوں نے offer کی تھی کہ ہم یہاں پر بڈنگ بھی بنا کر دیں گے۔ انہوں نے اس کے لئے بڈنگ بھی بنا کر دی تھی۔

جناب ذمینی سیکرٹری، اگلا سوال بھی حاجی محمد اعجاز صاحب کا ہے۔

حاجی محمد اعجاز، سوال نمبر 3167۔

سر گنگا رام ہسپتال لاہور کے لائٹ

میں نئی گھاس لگانے سے متعلق معلومات

3167*، حاجی محمد اعجاز، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گنگا رام ہسپتال کے مختلف لائٹ میں گھاس لگانے کی ہے، یہ کھاس

کس ریٹ سے خریدی گئی ہے؟

(ب) ہسپتال کے لاز کا سالانہ خرچ کتنا ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟
 (ج) کھاس خریدنے کے لئے کس د سے رقم خرچ کی گئی ہے اور مجاز اتھارٹی کا نام کیا ہے؟
 وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ ہسپتال کے لان میں کھاس لگائی گئی ہے۔ یہ کھاس مبلغ 2700 روپے میں 1999 میں خریدی گئی تھی۔
 (ب) ہسپتال کے لاز کا سالانہ خرچ ملازمین کی تنخواہوں کا خرچ 313644 روپے اور کھاد وغیرہ کا خرچ 11750 روپے ہے۔
 (ج) کھاس ہسپتال کے سالانہ بجٹ سے خریدی گئی تھی اور ڈاکٹر عہدا اکرم علی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ مجاز اتھارٹی تھے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! جواب یہ ہے کہ "یہ درست ہے کہ ہسپتال کے لان میں کھاس لگائی گئی ہے۔ یہ کھاس -/2700 روپے میں 1999 میں خریدی گئی تھی۔" کھاس رام ہسپتال میں ایک دروازے سے آپ گزریں تو D shape میں باہر نکل جاتے ہیں تو لان کہیں پر ہے؟ یہ کھاس کہیں پر لگائی گئی ہے؟

جناب ذمہ دار سپیکر، اسر جنس کے سامنے ہے۔ وہاں بہت اچھا لان ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! سابق ایڈوائزر صاحب کی عقل پر مجھے رونا آ رہا ہے۔ وہاں پر لان ہے جہاں پر انہوں نے یوم تکبیر منایا تھا۔ وہ چار بڑے بڑے لان ہیں۔ وہاں خیری خریدی گئی ہے۔

جناب ذمہ دار سپیکر، جی، تنویر اشرف کاٹھ صاحب!

جناب تنویر اشرف کاٹھ، جناب سپیکر! جب پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سروس میں تھیں تو یہ ایک illegal occupation of resident تھیں اور ساتھ یہ house rent بھی لیتی رہی ہیں۔ ان کا پیرا ہماری پبلک اکاؤنٹ کمیٹی میں آیا اور ان کے خلاف انکوائری ہوئی اور وہ انکوائری سیکرٹری

ہیٹھ نے کروائی تھی جو ان کے خلاف آئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہ residence جو illegal تھا انہوں نے ابھی تک occupy کیا ہوا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، وہ پیرا انہی کی گورنٹ میں بنایا گیا تھا۔ جب میں نے ہیٹھ سیکرٹری کو بتایا کہ اس ہسپتال میں کچھ بھی نہیں ہے۔ ان کے ایم۔ پی۔ اے اور ایم۔ این۔ اے صرف زبانی جمع خرچ کر دیتے ہیں۔ یہاں الٹرا ساؤنڈ مشین ہے اور نہ ای سی جی ہے۔ اس سچ بولنے کے جرم پر یہ ہوا تھا۔ میں کون سا گھبرائی تھی؟ ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ وہ پیرا delete ہو چکا ہے۔

محترمہ فرزانہ راجہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی بی بی!

محترمہ فرزانہ راجہ، شکریہ۔ جناب سیکرٹری! میں ابھی دیکھ رہی تھی کہ ہماری بہن ڈاکٹر فرزانہ نذیر آج واقعی بہت ابھی طرح سے بر لحاظ سے تیار ہو کر آئی ہیں اور سوالوں کے جواب بھی دے رہی ہیں۔ یقیناً وہ اپنی طرف سے بہت ابھی کوشش کر رہی ہیں اور ہمیں ان کو سراہنا چاہتے لیکن دکھ اور افسوس اس بات کا ہو رہا ہے کہ لائسنس صاحب اتنے بڑے faces انہیں دیکھ کر بنا رہے ہیں اور ڈانٹ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لاہ منسٹر صاحب ان کو appreciate کر رہے ہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، میں سمجھتی ہوں کہ اس طرح عورتیں discourage ہوتی ہیں۔ اگر ان بے چاری کو کوئی عمدہ مل ہی گیا ہے تو آپ ان کو کام کرنے دیں۔ عورتوں کو discourage کرنے کا سلسلہ یہاں سے شروع ہوتا ہے اور اوپر جہل مشرف تک چلا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لاہ منسٹر صاحب ان کو appreciate کر رہے ہیں۔

محترمہ فرزانہ راجہ، وہ باقاعدہ ان کو ڈانٹ رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ یہ رویہ جو لائسنس سے شروع ہوتا ہے اور چیف منسٹر سے پرائم منسٹر اور پھر جہل مشرف تک چلا جاتا ہے۔ ہمارا اس کو change کریں اور یہ جو women employment جمونے دعوے ہیں اس کو سچ کر کے

دکھائیں۔ صرف West کو دکھانے کے لئے یہ باتیں نہ کریں۔ اس کا مظاہرہ پریس بھی دیکھ رہا ہے اور پوری گیردی دیکھ رہی ہے کہ جس طرح سے وہ اس بے پاری کے ساتھ سلوک کر رہے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ اگر راجہ صاحب مجھے ڈانٹ بھی لیتے ہیں تو وہ میرے بڑے ہیں۔ میرا سر تسلیم خم ہے لیکن انہوں نے مجھے ڈانٹا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال میں غلام محمود صاحب کا ہے۔

MR MUHAMMAD AJASIM SHARIF: On his behalf Question no. 3479

(معزز رکن نے میں غلام محمود کے ایاء پر طبع شدہ سوال نمبر 3479 دریافت کیا)

D.H.Q ہسپتال شیخوپورہ میں شعبہ جات منظور شدہ اور خالی

اسامیاں، مشینری اور فنڈز کی تفصیلات

*3479- میاں غلام محمود، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ڈسٹرکٹ ہسپتال شیخوپورہ کتنے شعبوں پر مشتمل ہے؟

(ب) ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر ملازمین کی منظور شدہ تعداد کیا ہے اور کتنی اسامیاں

اس وقت خالی پڑی ہیں؟

(ج) کیا ہسپتال میں تنصیب ضروری آلات اور ایکسرٹے مشین وغیرہ درست حالت میں ہیں اور

اہتمامی ضروری ٹیموں کے لئے مرینوں کو سوت میسر ہے؟

(د) ادویات کی خریداری کے لئے 1997 سے آج تک کتنے فنڈ مہیا کئے گئے۔ سال وار تفصیل

سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر صحت،

- (الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال شیخوپورہ 17 شعبوں پر مشتمل ہے۔
- (ب) ڈاکٹر صاحبان میں سے پرنسپل میڈیکل آفیسر کی دو منظور شدہ اسامیاں ہیں جو کہ دونوں ہی خالی ہیں۔ ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر کی منظور شدہ اسامیاں 4 ہیں جو کہ خالی ہیں۔ ایڈیشنل M.S کی 2 منظور شدہ اسامیاں ہیں ان دونوں اسامیوں پر افسران تعینات ہیں۔ D.M.S کی 4 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک خالی ہے۔ فریشن کی 2 اسامیاں منظور شدہ ہیں جن میں سے ایک خالی ہے۔ چیف کنسٹینٹ سرجن کی ایک منظور شدہ اسامی ہے جس پر آفیسر تعینات ہے۔ ٹرانس سرجن کی ایک منظور شدہ ای۔ این۔ ٹی ماہر اطفال، ریڈیالوجسٹ، ماہر ہیوشی، میٹھا لوجسٹ، ٹی بی سپیشلسٹ، آئی سرجن، پرنسپل ڈینٹل سرجن، کارڈیاسٹ اور ہومیو ڈاکٹر کی ایک ایک منظور شدہ اسامی ہے۔ جن پر ڈاکٹر صاحبان تعینات ہیں۔ گائنا کالوجسٹ کی 2 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک خالی ہے۔ S.M.O کی 3 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن پر افسران تعینات ہیں۔ میڈیکل آفیسر کی 18 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 5 خالی ہیں۔ حکیم کی ایک سیٹ منظور شدہ ہے جو کہ پڑ ہے۔ ڈسٹریکٹ میڈیکل آفیسر کی 4 منظور شدہ اسامیاں ہیں جو کہ پاروں کی چاروں ہی خالی ہیں۔ نرسنگ سپرنٹنڈنٹ کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ خالی ہے۔ سینئر ڈینٹل سرجن کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ خالی ہے۔ ڈینٹل سرجن کی ایک اسامی منظور شدہ ہے جو کہ پڑ ہے۔ ہیڈ نرس کی 13 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 4 خالی ہیں۔ ہاؤس آفیسر کی 8 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 4 خالی ہیں۔ A.M.O کی ایک اسامی ہے جو کہ پڑ ہے۔ چارج نرسز کی 47 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے 2 خالی ہیں۔ ڈینٹل ٹیکنیشن کی 2 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے ایک خالی ہے۔ ای۔ سی۔ جی ٹیکنیشن کی 2 اسامیاں منظور ہیں جن میں سے ایک خالی ہے۔ ہاؤس کپر کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پڑ ہے۔ ہڈ ٹیکنیشن کی ایک اسامی منظور شدہ ہے جو کہ خالی ہے۔

اولیٰ۔ اسے کی 5 اسامیں منظور ہیں جن میں سے ایک غلطی ہے۔ ایکسرے اسسٹنٹ کی 7 اسامیں منظور ہیں جن میں سے 3 غلطی ہیں۔ ہومیو ڈینسٹر کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پر ہے۔ دوا ساز کی ایک اسامی منظور ہے جو کہ پر ہے۔ ڈینسٹر اڈریسر کی 15 اسامیں منظور ہیں جو کہ پر ہیں۔ لیبارٹری اسسٹنٹ کی 5 اسامیں منظور ہیں جن میں سے ایک غلطی ہے۔ ڈوائف کی دو اسامیں منظور ہیں جو کہ پر ہیں۔

(ج) ہسپتال میں تنصیب ضروری آلات مثلاً ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین اور E.C.G مشین درست حالت میں ہیں اور اتہائی ضروری ٹیسٹوں کے لئے مریضوں کو سہولت میسر ہے۔

(د) ادویات کی خریداری کے لئے 1997 سے آج تک سال وار درج ذیل فنڈ دیئے گئے۔

1- سال 1998-1997	مبلغ 5703427/- روپے
2- سال 1999-1998	مبلغ 6165200/- روپے
3- سال 2000-1999	مبلغ 511768/- روپے
4- سال 2001-2000	مبلغ 7823020/- روپے
5- سال 2002-2001	مبلغ 7025000/- روپے
6- سال 2003-2002	مبلغ 4841000/- روپے
7- سال 2004-2003	مبلغ 4041000/- روپے

(اذانِ عصر)

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکریٹریا جواب کے جڑ (ج) میں یہ فرماری ہیں کہ ہسپتال میں تنصیب ضروری آلات مثلاً ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین اور E.C.G مشین درست حالت میں ہیں اور اتہائی ضروری ٹیسٹوں کے لئے مریضوں کو سہولت میسر ہے۔ یہ بالکل غلط ہے اور سراسر جھوٹ ہے۔ ان میں سے کوئی بھی مشین وہاں پر صحیح حالت میں نہیں ہے۔ ہر مریض کو یا تو پہرے سے ایکسرے کروانے پڑتے ہیں یا انہیں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو لاہور لے جاؤ، یہاں پر کسی قسم کی کوئی سہولت موجود نہیں ہے۔ انہیں کہیں کہ یہ میرے ساتھ چلی جائیں میں ان کو وہاں سب کچھ چیک کروا سکتی ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! میں recently خود وہاں visit کر کے آئی ہوں اور میرے ساتھ یہ محترم تشریف لے چلیں۔ یہ اتنی E.C.G ایک دفعہ محمود کر دس ہزار دفعہ کروا لیں۔ E.C.G تو ہر مریض کی وہاں پر free ہو رہی ہے اور بلڈ ٹیسٹ بھی ہو رہے ہیں لیکن جس کی ضرورت ہے اسی کی E.C.G کی جانے گی۔ E.C.G کوئی فالتو تو نہیں ہے، جس کو ڈاکٹر advice کرے گا اس کی E.C.G ہوتی ہے، E.C.G ایسا ٹیسٹ نہیں ہے کہ اگر کسی کو چوٹ بھی لگ جانے تو اس کی E.C.G کر دی جائے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سیکرٹری! یہ باطل غلط کہہ رہی ہیں۔ میرا تعلق ضلع شیخوپورہ سے ہے، میرا بروقت آنا جانا رہتا ہے یہ باطل غلط بیانی کر رہی ہیں۔ ایکسے اور ہر ٹیسٹ ہسپتال کے باہر سے ہوتے ہیں۔ وہاں تو ایسے لگتا ہے کہ ساری مشینیں بابا آدم کے زمانے کی رکھی ہوئی ہیں، کوئی کام کی تو ہے نہیں، وہاں پر کون سی نئی مشینیں رکھی ہوئی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! میں نے وہاں کا visit کیا ہے۔ وہاں سرجن سے میری discussion ہوئی تھی۔ ایک ہاتھ کٹ گیا تھا اور انہوں نے اس کو stitch کیا تھا، میں ان کو appreciate کرنے گئی تھی۔ آپ یقین کریں کہ وہاں پر ہر چیز باطل درست حالت میں ہے۔ ہاں یہ ضرور کہا جاسکتا ہے کہ وہاں پر اور بھی چیزیں مہیا کی جانی چاہئیں چونکہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سیکنڈ فیز میں رکھے گئے ہیں اس لئے انشاء اللہ ان کو ہم فراہم کر رہے ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سیکرٹری! میں سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سیکرٹری! پارلیمانی سیکرٹری ہماری بہن ہیں اور یہ بڑے اچھے طریقے

سے سوالوں کا جواب دے رہی ہیں [*****]

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ آپ نہیں کہہ سکتیں۔ اس کو حذف کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سپیکر! میں بھی ضلع شیخوپورہ سے تعلق رکھتی ہوں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ وہاں ایک دفعہ پکڑ لگا آئی ہیں 'یہ ایسی ECG تو کرا سکتی ہیں مگر کسی غریب آدمی کی ECG تو نہیں ہوتی۔ وہاں پر کوئی مشین درست حالت میں موجود نہیں ہے۔ گندمی کا وہاں یہ عالم ہے کہ عام آدمی کا کھڑے ہونا مشکل ہے۔ ان کے لئے تو شاید وہاں پر visit کی تیاریاں کی گئی ہوں گی۔ 38 اسمایں اس میں ابھی غالی ہیں اور یہ کہہ رہی تھیں کہ ہم نے بہت کام کیا ہے ہمارا انفراسٹرکچر یہ ہے تو 38 اسمایں ڈی-ایچ۔ کیو شیخوپورہ میں غالی ہیں۔ وہاں ڈی-ایچ۔ کیو شیخوپورہ کے لئے ایک گائنا کالوجسٹ ہے۔ یہ خود بتائیں کہ اتنے بڑے ہسپتال کے لئے ایک گائنا کالوجسٹ ڈاکٹر کیا کافی ہے؟ یہ انفراسٹرکچر کا حال ہے اور یہ کہہ رہی ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا اور وہ کر دیا۔ ان اسمایں کو جب تک مکمل نہیں کیا جاتا اس وقت تک کبھی بھی ہسپتال کی efficiency بہتر نہیں ہو سکتی۔ میں بھی صغیرہ اسلام کے ساتھ ہوں کہ یہ جا کر وہاں پر visit کر کے دکھیں کہ وہاں کی تمام مشینیں درست نہیں ہیں اور ان کا وہاں پر علاج کرانے کے لئے ہم بھی اصلاح کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! مجھے جموٹ ہونے کی ضرورت ہے اور نہ ہی میں جموٹ ہوتی ہوں۔ پہلے یہ کل کے سچ کو تو appreciate کریں کہ ہمارا کتنا اچھا امیجر جنسی سردس ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ کل جب میں یہاں سے اٹھ کر باہر گئی تھی کیونکہ انہوں نے بلوایا تھا 'ان کے کزن کا ایکسینٹ ہوا تھا تو جناح ہسپتال میں within two seconds اس کو stitches لگانے لگے اور اس کو اتنی ابھی حالت میں خارج کیا اور انہوں نے ایم ایس کا شکریہ ادا کیا۔ باہر یہ appreciate کرتے ہیں۔ جب ان کو کام ہوتا ہے اور کام مکمل ہو گیا ہے تو حلاش کہا۔ اسے appreciate کیا گیا۔ انہوں نے خود مجھ سے ایم۔ ایس کو فون کروایا تھا۔ آپ یقین کریں اور خود ہمارے ساتھ چلیں 'آپ دکھیں کہ اگر شیخوپورہ ہسپتال میں کوئی مشین خراب ہوتی تو آپ جو مرضی ہمیں سزا دے سکتے ہیں۔ جو چیزیں ہم نے کہا ہے کہ سیکنڈ فیز میں مکمل کرنی ہیں تو وہ ہم کو رتبے ہیں۔ یہ کہہ رہی ہیں کہ ECG مشین خراب ہے 'یہ مجھے بتائیں کہ کیا وہاں ECG نہیں ہو رہی؟ اگر خراب ہے تو مریض یہاں کیوں نہیں refer ہو رہے 'میو ہسپتال، گلگا رام کیوں نہیں آرہے؟ اگر ان کا مریض جناح ہسپتال جا سکتا تھا تو دو سرے مریض بھی تو آ سکتے ہیں۔ یہ سوچ سمجھ کر پلاننگ

کے تحت آتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اگلا سوال نمبر 3551 محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سیکرٹری۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ اس میں بات مکمل ہو گئی ہے۔ اب اگلا سوال take up کرتے ہیں۔

آپ نے جو بات کی ہے اس کا جواب آ گیا ہے۔ (قطع کلامیں)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، جناب سیکرٹری اس کا مطلب ہے کہ شیخوپورہ کا ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال

بالکل ٹھیک ہے یہ جناح ہسپتال کا کیسے متبادل کر رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ ہسپتال کی ایک محل دے رہی ہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، یعنی انہیں خود اپنے سوال کا جواب معلوم نہیں ہے۔ وہ اس کو شیخوپورہ

ضلع کے ساتھ ملا رہی ہیں۔ جناح ہسپتال کا ضلع شیخوپورہ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، سوال نمبر 3551 محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

D.H.Q ہسپتال شیخوپورہ - موجودہ سٹاف

اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل

3551^۱ محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) شیخوپورہ ڈسٹرکٹ ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز اور کیوڈرز کی تفصیلات بیان فرمائیں؟

(ب) ان کا عرصہ تعیناتی کتنا کتنا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ وہاں موجود زیادہ ڈاکٹرز کئی کئی سالوں سے تعینات ہیں؟

(د) سرکاری ملازم ایک ہی جگہ قواعد کے تحت کتنا عرصہ تعینات رہ سکتا ہے؟

وزیر صحت،

- (الف) جز (الف) کا جواب پروکارا میں ملاحظہ فرمائیں جو ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- (ب) جز (ب) کا جواب پروکارا (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) کے ملز نمبر 6 میں ملاحظہ فرمائیں۔
- (ج) ہاں۔ اس کی تفصیل بھی پروکارا کے ملز نمبر 6 (جو کہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے) میں موجود ہے۔

(د) جب تک متعلقہ اتھارٹی تبادلہ نہ کرے سرکاری ملازم ایک جگہ پر رہ سکتا ہے۔ محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سیکرٹری میرا ضمنی سوال ہے کہ میری بہن نے یہ فرمایا ہے کہ جب تک متعلقہ اتھارٹی تبادلہ نہ کرے سرکاری ملازم ایک جگہ پر رہ سکتا ہے۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ متعلقہ اتھارٹی کون ہیں اور کیا متعلقہ اتھارٹی کو یہ اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی ملازم کو 35 سال تک ایک ہی جگہ پر تعینات رکھ سکے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری گریڈ وار دو قسم کی ٹرانسفر ہوتی ہیں جیسا کہ رولز ہیں کہ کلاس ون آفیسرز کے لئے تین سال کے بعد ٹرانسفر کر دی جانے لیکن low grade کے ملازمین کے لئے ایسے کوئی رولز نہیں ہیں کہ ان کی ضرور ٹرانسفر ہونی چاہئے۔ ہاں اگر وہ کام اٹھا نہ کر رہے ہوں، کوئی شکایت ہو تو پھر ضرور ایم۔ ایس سیکرٹری کو لکھ کر مجھوا سکتا ہے اور اس کو ٹرانسفر کیا جاسکتا ہے۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سیکرٹری ڈاکٹر قاضی محسن عزیز صاحب جو کہ 1995 سے وہاں پر ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ کیا وہ فرشتہ ہیں کہ اتنے لمبے عرصے کے دوران ان کے خلاف کوئی شکایت نہیں آئی۔ یہ سارے عہد کی مٹی بھکت ہوتی ہے۔ کیونکہ یہی ڈاکٹرز سدا دن ہسپتالوں میں تو بیٹھتے نہیں ہیں۔ ہسپتالوں کے باہر پرائیویٹ کلینکوں میں بیٹھتے ہیں اور وہاں پر ان کا علاج کرتے ہیں۔ ہسپتال میں تو یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی مریض جانے تو ڈاکٹرز کہتے ہیں کہ یہاں پر اس کا کوئی علاج نہیں ہے اس کو آپ لاہور لے جائیں۔ شیخوپورہ ہسپتال کی حالت اتنی خراب ہے کہ آپ اس کا

اندازہ ہی نہیں کر سکتے۔ آپ نے visit کیا ہے آپ یقین کریں کہ وہاں پر کوئی بھی serious مریض آئے تو اس کو کہتے ہیں کہ اس کو لاہور لے جائیں چونکہ وہاں پر ڈاکٹروں کو پرائیویٹ کلینکوں سے ہی وقت نہیں ملتا کہ وہ ہسپتال کو وقت دے سکیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی ڈاکٹروں کو یہ ہدایت کریں کہ ہسپتال کے اوقات میں پرائیویٹ کلینک نہ چلائیں جیسا کہ وہاں پر ڈاکٹر بابر امین صاحب کا ہسپتال کے پیچھے ان کا کوارٹر ہے اور وہ پورا وقت اپنے کوارٹر میں پرائیویٹ مریضوں کو چیک کرتے ہیں۔ کبھی بھی انہوں نے ہسپتال میں مریضوں کو چیک نہیں کیا۔ میرے ایک عزیز heart patient تھے ان کو ہم ہسپتال لے کر گئے ای۔سی۔ جی مشین نے کام نہیں کیا اور انہوں نے کہا کہ انہیں لاہور لے جائیں اور لاہور جاتے جاتے ان کی death ہو گئی۔ یہ کہتی ہیں کہ میں نے فوڈ چیک کیا ہے اور بہت اچھی حالت ہے۔ میں مانتی ہوں کہ آپ نے چیک کیا ہے، آپ نے بہت اچھی تیاری کی ہے لیکن آپ میری سہن ہیں۔ کم از کم صحیح بات کو تو مانیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! محترمہ فرما رہی ہیں کہ ڈاکٹروں کی سہینیں خالی ہیں دوسری طرف کہ رہی ہیں ٹرانسفر کریں۔ ہماری حکومت نے incentive دیا ہے کہ جو D.H.Qs ہسپتالوں اور T.H.Qs میں جائیں گے انہیں 25 ہزار روپے تنخواہ دیں گے تاکہ لوگ زیادہ سے زیادہ آئیں۔ وزیر اعلیٰ کے احکامات کے مطابق ہمارا اسسٹم چیک اینڈ بیلنس پر ہے۔ محترمہ نے جو شکایت کی ہے میں دوبارہ جا کر خود visit کروں گی اور اگر کوئی ایسی بات ہوئی تو انشاء اللہ اس کو remove کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، سوال نمبر 3777 محترمہ فرح اقبال خان کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں لکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 3779 بھی محترمہ فرح اقبال خان کا ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں لکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 3785 لہذا تھیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

ضلع گوجرانوالہ۔ D.H.Q اور T.H.Q ہسپتالوں

ادویات اور فنڈز کی تفصیلات

- *3785، لاہ کلینل الرحمن (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں کتنے T.H.Q اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں۔ ان کے نام اور یہ کب قائم کئے گئے ہیں؟
- (ب) یکم جنوری 2001 سے آج تک ان ہسپتالوں کو کتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں یا ادویات کی خرید کے لئے رقم فراہم کی گئی؟
- (ج) متذکرہ عرصہ کے دوران ان ہسپتالوں میں داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد ہسپتال وار فراہم کی جانے؟
- (د) کیا ان ہسپتالوں کو فراہم کردہ ادویات اور گرانت ان میں علاج کے لئے داخل ہونے والے مریضوں کے مطابق تھی۔ اگر کم تھی تو آئندہ سالوں کے دوران کیا حکومت اس سلسلہ میں مزید فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں ایک D.H.Q ہسپتال اور دو T.H.Q ہسپتال ہیں۔ جن کے نام درج ذیل ہیں۔

- 1- D.H.Q ہسپتال گوجرانوالہ جو 1925 میں قائم ہوا۔
 - 2- T.H.Q ہسپتال کاسوکی جو جولائی 1983 میں قائم ہوا۔
 - 3- T.H.Q ہسپتال وزیر آباد جو 1985 میں اپ گریڈ ہوا۔
- (ب) یکم جنوری 2001 سے ان ہسپتالوں کو جتنی مالیت کی ادویات فراہم کی گئیں یا ادویات کی خرید کے لئے رقم فراہم کی گئی اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ادویات کے لئے سہا کردہ رقم ادویات کی قیمت	سال	
RS.68,72,501/-	RS.95,53,280	2000-01
RS.63,90,199/-	RS.84,85,000/-	2001-02
RS.48,49,514/-	RS.100,00,000/-	2002-03
UNDER PROCESS	RS.110,00,000/-	2003-04

2- THQ ہسپتال کاسونگی

RS.1710,787/-	RS.17,34,010/-	2000-01
RS.3765,402/-	RS.20,00,000/-	2001-02
RS.1995,872/-	RS.20,00,000/-	2002-03
UNDER PROCESS	RS.8,00,000/-	2003-04

3- THQ ہسپتال وزیر آباد

RS.1195825/-	RS.17,34,010/-	2000-01
RS.1753567/-	RS.20,00,000/-	2001-02
RS.1718264/-	RS.20,00,000/-	2002-03
UNDER PROCESS	RS.8,00,000/-	2003-04

(ج) مریضوں کی تعداد حسب ذیل ہے۔

سال	مریضوں کی تعداد	ہسپتال کا نام
2001	236,667	1- D.H.Q ہسپتال گوجرانولہ
2002	10,090	2- T.H.Q ہسپتال کاسونگی
2003	10,799	3- T.H.Q ہسپتال وزیر آباد

(د) حکومت پنجاب ضمنی حکومتوں کو سال میں ایک دفعہ سالانہ فنڈز فراہم کر دیتی ہے۔ ضمنی حکومتیں پھر ان ہسپتالوں کو ان کی ضروریات کے مطابق ادویات کی فراہمی کے لئے فنڈز تفویض کرتی ہیں۔

لاہر کھلیں الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری سب سے پہلے تو میں پارلیمنٹری سیکرٹری صاحب سے درخواست کروں گا کہ ضلع گوجرانولہ میں پانچ تحصیلیں ہیں لیکن صرف دو میں تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتال بنانے گئے ہیں باقی دو تحصیلوں میں آج تک کیوں نہیں قائم کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ دوبارہ دہرائیں، آپ کیا کہہ رہے ہیں؟
 لالہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ
 گوجرانوالہ کی کتنی تخصیصیں ہیں اور کتنے T.H.Q ہسپتال ہیں۔ صرف دو تخصیصوں میں T.H.Q
 ہسپتال کام کر رہے ہیں باقی دو میں اب تک کیوں قائم نہیں کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس کے لئے آپ fresh question کریں۔

لالہ کھلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری! اس کے علاوہ میرا ضمنی سوال ہے کہ D.H.Q کو
 2002-03 میں ایک کروڑ روپے گرانٹ دی گئی جبکہ ٹریڈی گنی ادویات 48 لاکھ 49 ہزار روپے
 کی تھیں۔ باقی 52 لاکھ روپے کہاں گیا؟ اس کے بعد جب پچھلے سال 48 لاکھ کی ادویات ٹریڈی
 گنیس تو اگلے سال ان کو ایک کروڑ دس لاکھ روپے ادویات کے لئے دیا گیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
 وہ ابھی under process ہے، یہ ایک سال سے under process سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب
 کی کیا مراد ہے جبکہ پچھلے سال میں چھاس لاکھ روپے کی ادویات ہی نہیں ٹریڈی گنیس تو اگلے
 سال ان کو ایک کروڑ دس لاکھ روپے کس میں دینے گئے؟ اس کا جواب دیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں تو کہتا ہوں کہ آپ کو غوش ہونا چاہئے کہ آپ کو زیادہ رقم مل رہی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری! پچھلے سال کا جو یہ بجٹ کارلرا رہے ہیں تو وہیں
 یہ ہمارا بیت المال کام کر رہا ہے جس سے مریضوں کی ضرورت کے مطابق ادویات فراہم کی گئی
 تھیں اور زیادہ کی ضرورت نہیں تھی۔ یہ جو بجٹ under process کا کہہ رہے ہیں وہ اس لئے کہ
 پورا بجٹ ابھی خرچ نہیں ہوا کیونکہ بیت المال اور زکوٰۃ وغیرہ سے بھی ادویات کی ضروریات پوری
 کی جاتی ہیں اور کچھ پیسا امریض مریضوں کے لئے reserve رکھا جا رہا ہے۔ بعض اوقات اتنے
 serious مریض آجاتے ہیں اور اتنی سنگلی ادویات کی ضرورت ہوتی ہے کہ اگر ہسپتال میں بجٹ
 میکانہ ہو تو پھر بہت مشکل پیش آتی ہے اس لئے ہر ہسپتال میں کچھ بجٹ vacant رکھا جا رہا
 ہے۔ under process اس لئے ہے کہ جب complete utilization ہوگی تو ان کو بتا دیں

۔۔۔

اللہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میڈیا کے محترمہ فرما رہی ہیں کہ تھوڑا سا بجٹ vacant رکھا جاتا ہے جبکہ اس کے عکس کاموں کی تحصیل کو 20 لاکھ دینے گئے اور وہاں پر 37 لاکھ 65 ہزار کی ادویات خرید کی گئیں۔ یعنی یہاں ان کی اپنی بات کی ہی نفی ہو جاتی ہے۔ وہاں پر 18 لاکھ روپے کی زیادہ ادویات خریدی گئیں لیکن یہ تو تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہے۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کی حالت یہ ہے کہ وہاں پر کوئی دوا دستیاب نہیں ہے لیکن کاموں کی مقدار لاکھ کی زیادہ ادویات خریدی گئیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ کیا کہتی ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سیکرٹری کاموں کی کے ساتھ کافی گاؤں منسلک ہیں۔ اس کے علاوہ نارنگ منڈی، بدوہی اور شیخوپورہ سے بھی لوگ آجاتے ہیں اس لئے اس کی اپنی آبادی سے زیادہ لوگ آجاتے ہیں اور ہم نے تو محام کو دیکھنا ہے یہ نہیں دیکھنا کہ یہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہے تو اس کا علاج کیسے کریں ہم نے تو یہ دیکھنا ہے کہ مریضوں کی تعداد کتنی آ رہی ہے۔ ضلعی سطح پر تو کافی لوگ پرائیویٹ ہسپتالوں میں بھی چلے جاتے ہیں لیکن کاموں کی طرح کی مجموعی مجموعی جگہوں پر پرائیویٹ ہسپتالوں کی سہولت نہ ہے۔ کاموں کی کا انہوں نے ذکر کیا ہے تو وہاں پر چاول کی منڈی بھی ہے اور وہاں پر مختلف اضلاع کے لوگ آتے ہیں اور کئی دفعہ حادثات بھی ہوتے ہیں اور قریب قریب کے گاؤں کے لوگ بھی آتے ہیں اس لئے اس کو زیادہ بجٹ دیا جاتا ہے تاکہ گاؤں اور تحصیل کے لوگوں کو شہروں کا رخ نہ کرنا پڑے اور ان کی ضروریات وہیں پر پوری کی جائیں۔ جہاں تک یہ فرما رہے ہیں میں خود ڈی۔ ایچ۔ کیو ہسپتال گوجرانوالہ میں گئی تھی اور میں نے پورا کائنی ڈیپارٹمنٹ دیکھا۔ وہاں کی انچارج ڈاکٹر روبینہ نے مجھے سارا visit کروایا تھا اور وہاں پر انٹرا سائونڈ کی خراب مشین کو ٹھیک کروا کے آئے تھے۔ اگر یہ دوبارہ پاسٹے ہیں تو میں ان کے ساتھ جانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اگلا سوال نمبر 3800 غلام حیدر باری صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3807 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں جب محکمہ صحت کا وقفہ سوالات تھا تو سیالکوٹ کے حوالے سے میں نے وزیر صحت سے ایک سوال کیا تھا کہ وہاں پر علامہ اقبال ہسپتال جو بہت بڑا ڈسٹرکٹ ہسپتال ہے اس کے ساتھ ایک سردار بیگم ہسپتال ہے۔ اس سردار بیگم ہسپتال کو ایک پرائیویٹ آدمی نے جایا ہے اور اب اس نے اس کو مزید extend کر کے وہاں پر دس کے قریب کر کے اور چار بہت بڑی بڑی وارڈیں بنائی ہیں لیکن ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کی بے حس کا مظاہرہ فرمائیں کہ وہاں پر ایک آدمی بھی اس کو appreciate کرنے کے لئے کوئی نہیں گیا۔ وہ ہسپتال مکمل ہو گیا ہے اور اب وہاں پر صورتحال یہ ہے کہ وہ ڈیپارٹمنٹ کو hand over کرنا چاہتا ہے لیکن یہ لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ علامہ اقبال ہسپتال میں ایک پرائیویٹ آدمی نے ڈائمنڈ مشین لگوائی تھی جو صرف ایک ماہ بد خراب ہو گئی۔ میں نے اسمبلی کے سیشن میں یہ سوال کیا تھا کہ جنہوں نے مشین لگوائی ہے وہ ٹھیک کروانے کے لئے کہہ رہے ہیں لیکن یہاں پر وزیر صحت ظاہر علی جاوید صاحب نے اہل چیمہ صاحب کو کہا تھا کہ آپ ٹھیک کروادیں تو انہوں نے کہا تو تھا کہ میں ٹھیک کروادوں گا لیکن ایک سال ہو گیا ہے اور تا حال وہ مشین ٹھیک نہیں ہو سکی۔ میں پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ سے دو حوالوں سے یہ درخواست کروں گا کیونکہ یہ بڑے حقوق اور سندی سے کام کرتی ہیں اور جس طرح آج انہوں نے یہاں پر کاٹیں پکڑی ہیں تو میں ان سے یہ درخواست کروں گا کہ خصوصی طور پر سیالکوٹ کے سردار بیگم ہسپتال کا visit کریں اور جس آدمی نے چار کروڑ روپے لگا کر بلڈنگ ان کو دی ہے اس کو appreciate کریں اور اس کی حوصلہ افزائی بھی کریں اور محکمہ صحت اس کو take over کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ ٹھیک ہے جی اور میرا خیال ہے کہ آپ اس سلسلے میں خود visit کریں یا منتر صاحب کو کہیں کہ وہ خود visit کر کے اس مسئلے کو حل کریں۔ اگلا سوال نمبر 3807 سید حسن مرتضیٰ صاحب کا ہے ' He is not present, The question is disposed of ' اگلا سوال نمبر 3826 ڈاکٹر سائید امجد صاحب کا ہے۔ جی 'ڈاکٹر صاحب!'

سینئر میڈیکل آفیسرز (جنرل کیڈرز) گریڈ 18 تا 19 کے کیسوں

کی صوبائی سلیکشن بورڈ کو ترسیل

3826 ڈاکٹر سائید امجد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ستمبر 2001 کے بعد ملکہ صحت میں گریڈ 18 سے گریڈ 19 کے لئے سینئر میڈیکل آفیسر جنرل کیڈر کا کوئی یا کیس صوبائی سلیکشن بورڈ کے پاس نہیں بھیجا گیا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کیڈر میں گزشتہ 18 ماہ میں مسلسل پرانے کیس consider کئے جا رہے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پرانے کیسوں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے؟

(د) اگر درج بالا کا جواب اثبات میں ہے تو ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کب تک نئے کیس صوبائی سلیکشن بورڈ کو بھیج دے گا؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہیں ہے۔ مورخہ 31-10-01 اور 14-11-02 کو گریڈ 18 کے سینئر میڈیکل آفیسرز (جنرل کیڈر) کے کیس برائے ترقی گریڈ 19 صوبائی سلیکشن بورڈ کے زیر غور آنے لگے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ گزشتہ 18 ماہ میں صرف وہ پرانے کیس زیر غور لائے گئے تھے جن کو صوبائی سلیکشن بورڈ میں منتوی کیا گیا تھا۔

- (ج) یہ درست ہے۔
- (د) حکمہ صحت نئے کیس بھجواتا رہا ہے اور جلد مزید کیس بھی بھجوانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حکمہ نے 93 لیڈی ڈاکٹروں کا کیس برائے پریشن گریڈ 18 تا 19 تیار کر کے منظوری کے لئے وزیر صحت کو بھجوا دیا ہے۔ جلد ایس اینڈ جی اے ڈی کو بھیج دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ 208 میل ڈاکٹروں کا کیس تیار ہو رہا ہے۔ وہ بھی جلد بھیجا جائے گا۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکرہ۔ جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اس معاملے میں میٹنگ ہو چکی ہے اور selections ہو گئی ہیں اس لئے میں جواب سے مطمئن ہوں اور گورنمنٹ میں یہ carry out ہو گیا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: Next is question No. 3868 by Samina Naveed Sahibal--- She is not present, the question is disposed of.

اگلا سوال نمبر 3873 رانا تجمل حسین صاحب کا ہے۔ وہ موجود نہیں ہیں لہذا سوال dispose of ہوا۔

سید عبدالعلیم شاہ صاحب کا سوال نمبر 3905 ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔

اگلا سوال نمبر 3926 چودھری احسان الحق احسن نولایا صاحب کا ہے، جی!

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! جواب پڑھا ہوا تصور کیا جانے لیکن بڑی معذرت کے ساتھ کہ میں نے دیکھا نہیں ہے اس لئے مجھے دس منٹ وقت دیں تاکہ میں اسے دیکھ لوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر، اجماعیک ہے۔

تحصیل کوٹ ادو۔ ہسپتالوں، ڈاکٹروں، سٹاف

اور اسامیوں کی تفصیلات

*3926، جناب احسان الحق احسن نولایا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں کتنے ہسپتال ہیں ان میں تعینات ڈاکٹروں اور میرا میڈیکل سٹاف کی تعداد کیا ہے؟

(ب) مذکورہ تحصیل کے ہسپتالوں میں ڈاکٹروں اور میرا میڈیکل سٹاف کی غالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے اور کب تک ان اسامیوں کو پُر کر دیا جائے گا اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ کچھ سٹاف جو تنخواہ تو وصول کرتا ہے مگر ہسپتالوں میں حاضر نہیں ہو رہا۔ اگر ہاں تو ان کی تعداد مع نام کیا ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر صحت،

(الف) 1- تحصیل کوٹ ادو میں ہسپتالوں کی تعداد

- | | |
|--------|------------------------------|
| 1 عدد | (1)- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال |
| 4 عدد | (2)- پرائمری ہیلتھ سنٹرز |
| 19 عدد | (3)- بنیادی مراکز صحت |
| 3 عدد | (4)- G.R.O |
| 4 عدد | (5)- سول ڈسپنسریاں |
| 3 عدد | (6)- طبی ڈسپنسریاں |
| 3 عدد | (7)- ہومیو ڈسپنسریاں |

2- تعینات ڈاکٹروں کی تعداد

(1)- ڈاکٹرز 49

(2)- تعینات میرا میڈیکل سٹاف کی تعداد

(i)- میڈیکل ٹیکنیشن 19

(ii)- L.H.Vs 25

(iii)- ڈسپنسر 36

(iv)- ڈوائف 25

3 (v)۔ حکیم

3 (vi)۔ ہومیو ڈاکٹر

3 (vii)۔ دواساز

3 (viii)۔ ہومیو ڈسپنسر

(ب) 1۔ ڈاکٹروں کی فہرست اسمبلیوں کی تعداد

01

W.M.O

2۔ میرا میڈیکل سٹاف کی فہرست اسمبلیوں کی تعداد

تفصیل کوٹ اڈو میں میرا میڈیکل سٹاف کی کوئی فہرست اسمبلی نہیں ہے۔

(ج) تفصیل کوٹ اڈو کے ہسپتالوں میں تمام سٹاف اپنی ذیوبی سرانجام دے رہا ہے۔ اگر کوئی ملازم غیر حاضر ہوتا ہے تو گورنمنٹ کے قانون کے تحت اس کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! مجھے بھی تمہارا سا موقع دیں میں بھی ایک سوال کے متعلق کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! اسپتال کے بارے میں بات کرنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جی، سپیکر صاحب! اس میں محترمہ ثمنہ نوید صاحبہ کا سوال ہے اور اس بارے میں میں نے تو کبھی یہ نہیں پوچھا کہ کھاس کتنے کی لگی ہے اور ملی کتنے ہیں بلکہ میرا تو اجماعی سوال ہوتا ہے اور یہ سن لیں جو کہ جلدی میں گزر گیا تھا اور سوال نمبر 3868 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! وہ dispose of ہو گیا ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! یہ اجماعی مسئلے کے متعلق ہے لہذا مہربانی فرما کر اسے سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! وہ dispose of ہو چکا ہے۔ میں نے کہہ دیا تو وہ

You can bring a fresh question I can't go back to that dispose of ہو گیا

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! مہربانی کریں یہ اجماعی مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحب! یاتے اونہ ویلے آکھو آ۔ میں تھا کو ڈسٹاں ہاں I will listen

3948 to your point of order later on but first let me complete this

جناب فیض اللہ کو کا صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، صدیقی صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنی ہے تو

میں اس کے بعد آپ کو نام دوں گا۔ اگلا سوال نمبر 3948 جناب فیض اللہ کو کا صاحب کا ہے

He is not present, the question is disposed of. Next Question No. 3968 جناب

فضل احمد رانجھا صاحب کا ہے۔ He is not present, the question is disposed of. اگلا

سوال محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔ جی محترمہ!

محترمہ صفیرہ اسلام، شکریہ۔ جناب سپیکر!۔۔۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد، جناب سپیکر! میرا سوال آپ محمود گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ڈاکٹر صاحبہ وہ ہو گیا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کو بتایا گیا کہ ایک صفحہ درمیان سے رہ گیا ہے)

جناب ڈپٹی سپیکر، Sorry جی، محترمہ فرمائیں لیکن اس سے پہلے سوال نمبر 3976 فیصل حیات

جو آئے صاحب کا ہے جو کہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر

3983 ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ کا ہے۔

دسمبر 2003 محکمہ صحت میں بھرتیوں کا التواء

اور دوبارہ بھرتی کے پروگرام کی تفصیل

*3983 ڈاکٹر سامیہ امجد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 2003 محکمہ صحت میں ہونے والی بھرتیاں روک دی گئی

ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بھرتیاں روکنے کی وجہ یہ ہے کہ بھرتی کے وقت میرٹ کو نظر

انداز کیا گیا ہے؟

(ج) اگر مندرجہ بالا کا جواب "ہاں" میں ہے تو حکومت میرٹ پر مبنی یہ بھرتیاں دوبارہ کب

شروع کر رہی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت نے دسمبر 2003 میں محکمہ صحت میں ہونے والی بھرتیاں

روک دی تھیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔

(ج) حکومت نے محکمہ میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی بھرتی پر مبنی 2005 سے

پابندی اٹھالی ہے اور اب غلطی اسامیوں پر میرٹ اور پالیسی کے تحت بھرتیاں ہو رہی

ہیں۔ پالیسی لیئر کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضمنی سطح پر بننے والی سلیکشن کمیٹیوں میں

uniformity of policy نہیں ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ پورے صوبے کے لئے ایک ہی سلیکشن

کمیٹی بنائی جانے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ سلیکشن کمیٹیوں میں غیر ضروری لوگ مٹا دیے جائیں۔ او

(کمیونٹی) ڈاٹے ہیں اس کو اپ گریڈ کر کے ایک یونیفارم پالیسی بنانے کے لئے کیا کیا جا

سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! اس سلسلے میں وزیر صحت نے ہدایات دی ہیں اور ہم اپنی پالیسی کو یونینام کرنے کے لئے مزید discussion کر رہے ہیں کہ کن کن لوگوں کو کس کس سطح پر رکھا جائے تاکہ لوگوں کی شکایات دور ہو سکیں۔ وزیر صاحب آتے ہیں تو دوبارہ میٹنگ کر کے بتائیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگر آپ ایک منٹ آرام کریں گے تو آپ کو وقت دیا جائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ضمنی سوال۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ محترمہ نے بہت اچھا سوال کیا تھا لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ منجانب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے تقریریں کیوں نہیں کرتے اور اس کو وہاں سے کیوں ختم کیا گیا ہے کیونکہ پبلک سروس کمیشن جو کہ اصلی ملازمتیں مہیا کرنے کا ادارہ ہے اور یہ اسی مقصد کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ محکمہ صحت میں تقریریں پبلک سروس کمیشن کی وساطت سے کیوں نہیں کی جاتیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحبہ!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! contractual appointments ہمارے دور میں شروع نہیں ہوئیں بلکہ یہ سابق دور سے شروع کی گئی تھیں کہ جب ڈاکٹرز کو کنٹریکٹ پر رکھا گیا اور پبلک سروس کمیشن کو سناپ کر دیا گیا۔ وزیر اعلیٰ کی تو یہ پالیسی ہے اور دو ہفتوں کے اندر اسسٹنٹ پروفیسروں کی بھرتی کے لئے ایڈورٹائزمنٹ دی جا رہی ہے اور step by step رجسٹرار، سینئر رجسٹرار اور ایم۔ اوز کی بھرتی کو بھی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے شروع کروا رہے ہیں اور یہ دو ہفتوں کے اندر اندر شروع ہو رہی ہیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ان کی طرف سے یقین دہانی سمجھوں کہ آئندہ تمام پوسٹیں

پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پڑھوں گی۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، شاہ صاحب ساری نہیں بلکہ گریڈ 16 سے اوپر والی کریں گے اب نائب قاصد اور قاصد وغیرہ کو پبلک سروس کمیشن نے کیا کرنا ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جناب سیکریٹری اوپر کے level کی پوسٹیں ساری کی ساری پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پڑھیں گی۔ یہ ان کی طرف سے یقین دہانی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، اگلا سوال نمبر 4036 محترمہ صفیرہ اسلام صاحبہ کا ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، سوال نمبر 4036 کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

D.H.Q ہسپتال شیخوپورہ میں برن یونٹ کا قیام

*4036، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بڑے بڑے شہروں میں برن یونٹ قائم کئے گئے ہیں جبکہ

ضلع شیخوپورہ میں برن یونٹ کی سوت میسر نہ ہے؟

(ب) اگر جواب "ہاں" میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ ضلع میں برن یونٹ قائم کرنے کو تیار

ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ میو ہسپتال میں burn unit موجود ہے اور جنرل ہسپتال لاہور میں

بیت الہمال کے توسط سے ایک مکمل burn unit Sterilize Art قائم کیا جا رہا ہے۔

ضلع شیخوپورہ میں burn unit نہ ہے لیکن burn والے مرینوں کا علاج کیا جاتا ہے۔

(ب) ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے، بہر حال حکومت وسائل کے مطابق کیے بعد دیگرے

پنجاب کے بڑے شہروں میں موجود ہسپتالوں میں burn unit قائم کرنے کا مصمم

ارادہ رکھتے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، میں اس سلسلے میں ایک ضمنی سوال پوچھوں گی۔ یہ جواب میں اتنی بے رشی سے کہتے ہیں کہ ابھی ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے، بہر حال حکومت وسائل کے مطابق یکے بعد دیگرے پنجاب کے بڑے شہروں میں موجود ہسپتالوں میں burn unit قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر! کیا انہیں شیخوپورہ کوئی بڑا ضلع نظر نہیں آتا؟ شیخوپورہ اتنا بڑا ضلع ہے کہ وزیر اعلیٰ سے لے کر مشوروں تک نے پورا زور ہی شیخوپورہ پر لگا دیا ہے اور ابھی یہ کہتے ہیں کہ ضلع شیخوپورہ اتنا بڑا شہر نہیں ہے کہ وہاں پر کوئی burn unit قائم کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔ وہاں تو ناٹم سے لے کر نیچے عمدے تک اور وزیر اعلیٰ سے لے کر مشرف تک ہر بندے نے پورا زور لگا دیا ہے اور ابھی آپ کو وہ ضلع بڑا کیوں نہیں نظر آیا؟ میں درخواست کروں گی کہ میرا ضلع کا زیادہ علاقہ دیہی ہے اور وہاں پر اس قسم کے حادثات زیادہ ہوتے ہیں تو میری یہ حکومت سے درخواست ہے کہ وہاں پر ٹرید و فروخت کے نئے لگانے لگے، محلہ بازار پر پیسے خرچ کرنے کی بجائے ہسپتال میں burn unit قائم کیا جائے تاکہ عوام کو بستر سہولت میسر آسکے۔ جس طرح سے ضلعی ناٹم کے لئے (ن) لیگ کے جلیل صاحب کو ایم۔ این۔ اے کی سیٹ سے توڑ کر بے درملغ پیسا استعمال کیا جا رہا ہے اور حکومتی مشینری اپنا تمام زور ان کو جتانے کے اوپر لگا رہی ہے اگر یہی سارے پیسے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے لگانے جائیں تو بہت ساری معمولی جگہوں پر بھی burn units قائم کئے جاسکتے ہیں۔ میری محترمہ، سن سے درخواست ہے وہ غصے میں نہ آئیں وہ غور کریں کہ وہ دیہی علاقہ ہے ایسے علاقوں میں یہ نسبت بڑے شہروں کے burn unit کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے تو میں درخواست کروں گی کہ وہاں پر فوری طور پر یہ محلہ بازار بند کروا کر برن یونٹ کے نئے پیسے مخصوص کئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی! ڈاکٹر فرزانہ نذیر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کی تو یہی پالیسی ہے کہ 2010

تک at doorstep ہم تمام سہولیات مہیا کریں گے۔ جہاں تک burn patient کا تعلق ہے میں بھی ڈاکٹر ہوں سرجری میں تو ان کا علاج ہو سکتا ہے 'burn کے مریض کو تو lamazine لگاتے ہیں 'dressing کرتے ہیں اور باڈی کے IV fluids maintain کرتے ہیں جو کہ ابھی ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ step by step وہاں پر بھی ضرور burn unit بنے گا ابھی بڑے اضلاع میں بن رہا ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: You need technical people for that

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جی ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال نمبر 4061 جناب محمد وقاص صاحب کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4067 بھی جناب محمد وقاص صاحب کا ہے 'وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4047 جناب عابد حسین پٹھہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4094 جناب محمد نواز ملک کا ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4121 مخدوم سید محمد بھٹار حسین شاہ کا ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ یہ سوال نمبر 4143 بھی مخدوم سید بھٹار حسین کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4151 چودھری جاوید احمد کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4161 محترمہ ثمنہ نوید صاحبہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4198 جناب کامران مائیکل کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4199 بھی جناب کامران مائیکل کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 4201 شیخ اعجاز احمد کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اب میں وقفہ سوالات ختم کرتا ہوں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ لاہور کے ملازمین کے خلاف

انکوائریوں کی تفصیل

* (A) 2999، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ لاہور کے دفتر میں تعینات کتنے ملازمین کے خلاف جھانڈ انکوائریاں ہو رہی
ہیں۔ ان ملازمین کے نام اور انکوائریوں کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

ای۔ ڈی۔ او ہیلتھ لاہور کے دفتر میں تعینات کسی ملازم کے خلاف جھانڈ انکوائری نہیں ہو
رہی۔

محکمہ صحت بہاولپور، نیب کے سزا یافتہ اہلکار

کی بعد از ضمانت سروس پر بحالی کا مسئلہ

- * 3091، ملک محمد اقبال چٹڑ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ قدا حسین 'ہیڈ کلرک' محکمہ صحت بہاولپور، کو کرپشن اور پھونانی میں
ملوث ہونے کی وجہ سے نیب نے گرفتار کیا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ نیب عدالت سے اہلکار موصوف کو الزامات ثابت ہونے پر
دس سال قید باسقت اور دو کروڑ روپے جرمانہ کی سزا ہوئی ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اہلکار موصوف ہوسپتال جیل بہاولپور میں سزا کٹ رہا تھا کہ جیل
کے میڈیکل آفیسر اور وکٹوریہ ہسپتال بہاولپور کے ڈاکٹروں کی ٹی بھگت سے اپنے
آپ کو دل اور شوگر وغیرہ کا مریض ظاہر کر کے ضمانت کروالی ہے؟

- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب اہلکار موصوف کو ضمانت پر رہا ہونے کی بناء پر طبیہ کالج بہاول پور میں بطور ہیڈ مگرک reinstat کر کے لگا دیا گیا ہے؟
- (ه) کیا حکومت اس سلسلہ میں تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) درست ہے۔

(ب) نیب کی عدالت نے سات سال قید با مشقت اور دو کروڑ روپے جرمانے کی سزا سنائی تھی اور رقم جمع نہ کرانے کی صورت میں دو سال مزید قید با مشقت کی سزا سنائی تھی۔

(ج) یہ درست ہے کہ اہلکار موصوف سنٹرل جیل بہاول پور میں سزا کٹ رہا تھا۔ جہاں تک ڈاکٹروں کی ٹی بجٹ کا تعلق ہے، یہ بہاول پور وکنوریہ ہسپتال بہاول پور سے تعلق رکھتا ہے۔ البتہ نیب سے سزا ہونے کے بعد اہلکار موصوف لاہور ہائی کورٹ لاہور سے ضمانت پر رہا ہو گیا اور جتنی سزائیں نیب نے دی تھیں وہ ہائی کورٹ لاہور نے مطلق کر دیں۔ اس ضمانت سے ڈاکٹروں کا تعلق نہ تھا۔

(د) یہ درست نہ ہے کہ اہلکار موصوف کو ضمانت ہونے پر طبیہ کالج بہاول پور میں بطور ہیڈ مگرک reinstat کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اصل صورتحال یہ ہے کہ اہلکار موصوف نے لاہور ہائی کورٹ سے ضمانت کرانے کے بعد خود بخود اپنی پرانی جاب سے استعفیائی پر طبیہ کالج بہاول پور میں بطور اکاؤنٹنٹ رپورٹ حاضری دی اور پرنسپل طبیہ کالج بہاول پور نے وہ رپورٹ حاضری بھجوا دی۔ کیس کی مکمل تفصیل محکمہ صحت کو برائے مزید کارروائی بھیج دی گئی اور سیکرٹری ہیلتھ نے ڈائریکٹر جنرل ہیلتھ سروسز پنجاب لاہور کو E & D rules کے تحت مذکورہ ملازم کے خلاف کارروائی کرنے کی ہدایت کر دی جو کہ کی جا رہی ہے۔

(ہ) D.G.H.S لاہور کے دفتر میں مذکورہ ملازم کے خلاف محکمہ انکوائری جاری تھی کہ دوران انکوائری مذکورہ ہیڈ کلرک وکالت پا گیا۔ لہذا اس کیس میں مزید کوئی اور قانونی چارہ جوئی نہیں کی جاسکتی۔

سروسز ہسپتال لاہور میں ہافس کیپرز کی اسامیوں اور تعینات افراد کی تفصیل

- *3777 محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ہافس کیپرز کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد ان میں سے کتنی عالی اور کتنی پر ہیں؟
- (ب) ہافس کیپرز کی بھرتی کے لئے مجاز اقداری کا عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (ج) اس وقت ان ہافس کیپرز کی اسامیوں پر کام کرنے والے افراد کے نام، ولدیت، گریڈ اور تاریخ تعیناتی نیز ان کو جس مجاز اقداری نے بھرتی کیا ان کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور موجودہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جانے؟
- (د) ان میں سے کتنی ہافس کیپرز کو روز میں نرمی کر کے، کتنے ہافس کیپرز کو میرٹ پر اور کتنے کو بیئر میرٹ کے بھرتی کیا گیا ہے؟
- (ہ) جن کو مجاز اقداری کی بیئر منظوری کے بھرتی کیا گیا ہے۔ ان کے نام، عمدہ، گریڈ اور بھرتی کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

- (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ہافس کیپرز کی 5 عدد اسامیاں ہیں۔ ان میں سے چار پر ہافس کیپرز کام کر رہی ہیں اور ایک عدد اسامی عالی ہے۔
- (ب) ہافس کیپرز کی بھرتی کے لئے مجاز اقداری کا عمدہ ایڈیشنل میڈیکل سپرنٹنڈنٹ (بی۔ پی۔ ایس۔ 19) اور ڈپٹی چیف نرسنگ سپرنٹنڈنٹ (بی۔ پی۔ ایس۔ 19) ہے۔

- (ج) مطلوبہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (د) تمام بھرتیاں رولز کے مطابق میرٹ پر کی گئی ہیں۔
 (ه) تمام بھرتیاں مجاز اتھارٹی نے کی ہیں۔

لاہور: جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیل

- 3779*، محترمہ فرح اقبال خان، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
 (الف) یکم جنوری 2001 سے آج تک لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی ہونے والے افراد کے نام، عمدہ، گریڈ، ولدیت، ڈومی سائل، پتاجات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔
 (ب) کیا ان افراد کو بھرتی کرنے سے قبل اجہادات میں اہتمام دیا گیا تو اجہادات کے نام اور تاریخ مع نقل فراہم کی جائے۔
 (ج) جن افراد کو بغیر میرٹ اور انٹرویو ٹیسٹ کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، عمدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، ولدیت اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 (د) کیا بھرتی کے وقت کوئی ریکورڈنگ کمیٹی تشکیل دی گئی تھی اگر ہاں تو اس کمیٹی میں شامل ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
 (ه) کیا بھرتی میرٹ پر بھی ہوتی تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ جانے کا طریق کار کیا ہے؟
 (و) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا، ان کے نام، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل الگ فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

- (الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں یکم جنوری 2001 سے آج تک 233 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن میں 57 گریڈ اور 176 نون گریڈ ملازمین شامل ہیں۔ ان بھرتی ہونے والے

ملازمین کے نام، عمدہ، گریڈ، ولدیت، ذومی سائل، پتا جات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں، ان افراد کو بھرتی کرنے سے قبل اشہادات میں اشتہادات دیئے گئے جو کہ مورخہ

12-02-04 کو روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 14-02-04 روزنامہ "جنگ" 04-03-14

روزنامہ "جنگ" 04-05-07 روزنامہ "جنگ" اور مورخہ 03-08-04 کو روزنامہ "جنگ"

میں شائع ہوئے۔ جن کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) کسی فرد کو بغیر میرٹ اور انٹرویو ٹیسٹ کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

(د) حکومت پنجاب محکمہ صحت نو تشکیل نمبر SO(AMI)General 1-8/2003 مورخہ

17-02-04 کے مطابق گزینڈ سٹاف کی بھرتی کے لئے سپیشل سلیکشن بورڈ تشکیل دیا گیا جس میں مندرجہ ذیل افسران شامل ہیں۔

- 1۔ پرنسپل پی۔ جی۔ ایم۔ آئی / ایل۔ جی۔ ایچ لاہور
- 2۔ پروفیسر متعلقہ شعبہ
- 3۔ ریٹائرڈ پروفیسر متعلقہ شعبہ
- 4۔ جنرل پریکٹیشنر
- 5۔ نائندہ محکمہ صحت
- 6۔ ممبر پنجاب پبلک سروس کمیشن
- 7۔ ایم۔ ایس۔ ایل۔ جی۔ ایچ لاہور

علاوہ ازیں میڈیکل اینڈ ہیلتھ انسٹیٹیوشنز ایکٹ 2003 کے تحت نان گزینڈ سٹاف کی بھرتی کے لئے سلیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی جس میں مندرجہ ذیل افسران شامل ہیں۔

- 1۔ پرنسپل پی۔ جی۔ ایم۔ آئی / ایل۔ جی۔ ایچ لاہور
- 2۔ ایم۔ ایس۔ ایل۔ جی۔ ایچ لاہور
- 3۔ پروفیسر ظفر اللہ خان، ممبر بورڈ آف ہیلتھ
- 4۔ نائندہ محکمہ صحت
- 5۔ متعلقہ شعبہ کا ہیڈ / انچارج

- سپیشل سلیکشن بورڈ اور سلیکشن کمیشن میں شامل ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ہ) جی ہاں! بھرتی میرٹ پر ہوئی گزینڈ سٹاف کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کے منظور شدہ سلیکشن criteria کے مطابق اور نان گزینڈ سٹاف کے لئے حکومت پنجاب، ایس اینڈ جی۔ اے۔ ڈی کی مجریہ ریکورڈمنٹ پالیسی 2003 ترمیمی 2004 کے مطابق وضع کردہ سلیکشن criteria کے تحت میرٹ لسٹ تیار کی گئی جس کی کاپیاں ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔
- (و) کسی فرد کو روز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

تحصیل جڑانوالہ۔ D.H.Q ہسپتال، R.H.Cs اور B.H.U

میں تعینات ڈاکٹروں کی تفصیلات

- *3800، جناب غلام حیدر باری، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) تحصیل جڑانوالہ میں پوسٹ مارٹم (مارجری) کی تعداد کتنی ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل جڑانوالہ کی لاکھوں خواتین کے لئے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ میں گائنا کالوجسٹ تعینات نہ ہے۔ T.H.Q جڑانوالہ میں W.M.O کی منظور شدہ تعداد کتنی ہے اور اس وقت کتنی تعینات ہیں؟
- (ج) تحصیل جڑانوالہ میں رورل ہیلتھ سٹروں کی تعداد کیا ہے اور ان میں تعینات ڈاکٹروں کی فیڈی ڈاکٹروں کی تعداد ضرورت کے مطابق ہے یا نہیں؟
- (د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ اور بنیادی مرکز صحت میں آبادی کی ضروریات کے مطابق ڈاکٹروں کی تعیناتی مکمل ہے یا نہیں؟
- (ہ) ان میں سے ریگولر اور کسٹریٹ والے ڈاکٹروں کی تعداد بتائی جائے؟

وزیر صحت،

(الف) تحصیل جڑانوالہ میں صرف ایک مارچری ہے جو کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ میں ہے جبکہ رورل ہیلتھ سنٹرز میں کوئی مارچری نہ ہے۔

(ب) تحصیل ہیڈ کوارٹر میں گامنا کالوجسٹ تعینات ہے جو کہ طویل رخصت پر تھی اور اب مورخہ 03-01-04 سے باقاعدہ ذیولہ پر موجود ہے۔ W.M.O کی دو منظور شدہ اسمیاں ہیں جن میں سے ایک پرنکٹ پر W.M.O تعینات ہے جبکہ ایک اسمی غالی ہے۔

(ج) تحصیل جڑانوالہ میں 4 رورل ہیلتھ سنٹروں ہیں ان میں ڈینٹل سرجن کی دو اسمیاں غالی ہیں۔ میڈیکل آفیسروں کی دو اسمیاں غالی ہیں جبکہ W.M.O کی تین اسمیاں غالی ہیں۔
تفصیل درج ذیل ہے۔

نام رورل ہیلتھ سنٹر	S.M.O	M.O	W.M.O	D/S
1- کھرڑیانوالہ	1	1	1	1
2- ستیانہ	1	1	-	-
3- لنڈیانوالہ	1	-	-	1
4- 65 گ-ب	1	-	-	-

(د) تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ اور تحصیل جڑانوالہ کے دیہی مراکز صحت اور بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی تعیناتی مکمل نہ ہے۔ 50 بنیادی مراکز صحت میں ڈاکٹروں کی 10 اسمیاں غالی ہیں۔

(ه) تحصیل جڑانوالہ میں ریگولر اور کنٹریکٹ ڈاکٹروں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- رورل ہیلتھ سنٹرز	R	C	V
M.Os	5	1	2
W.M.O	-	1	3
II۔ بنیادی مراکز صحت	14	26	10
III۔ جی۔ آر۔ ڈی		1	

P.I.C میں دوران آپریشن وفات پانے والے مریضوں کی تمام تر تفصیلات

- 3807* سید حسن مرتضیٰ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) یکم اکتوبر 2003 سے آج تک پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں جن مریضوں کے آپریشن کئے گئے ان کے نام، ولدیت، پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ب) مذکورہ عرصہ میں کتنے مریض دوران آپریشن وفات پا گئے؟ ان کے نام، ولدیت اور پتاجات کی تفصیل نیز آپریشن جن سرجنز اور ڈاکٹرز کی زیر نگرانی ہونے ان کے نام، عمدہ، گریڈ، تجربہ اور اس ہسپتال میں عرصہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (ج) مذکورہ عرصہ میں سب سے زیادہ جن سرجنز کے مریض دوران آپریشن فوت ہوئے، ان کے نام اور حکومت نے ان کے خلاف جو کارروائی کی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟
- (د) اس عرصہ کے دوران کتنے سرجنز کے خلاف دوران آپریشن وفات پانے والے مریضوں کے لواحقین نے شکایات کیں؟ ان کے نام اور ان کے خلاف حکومت نے جو کارروائی کی، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر صحت،

- (الف) یکم اکتوبر 2003 سے 31 دسمبر 2003 تک پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی لاہور میں کل 354 مریضوں کے آپریشن کئے گئے جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) مذکورہ عرصہ میں کل 3 مریض دوران آپریشن وفات پا گئے۔ جن کی تفصیل (منسلک تب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) مذکورہ عرصہ میں 3 مریض دوران آپریشن فوت ہوئے۔ ان کے سرجن کا نام ڈاکٹر عبدالحمید ہے۔ اس عرصہ میں حکومت کی طرف سے کسی سرجن کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

(د) اس عرصہ کے دوران مریضوں کے لواحقین کی طرف سے کسی سرجن کے خلاف کوئی شکایت موصول ہوئی نہ ہی کسی سرجن کے خلاف حکومت کی طرف سے کسی کارروائی کی ضرورت پیش آئی۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور۔ نیچنگ سٹاف کی منظور شدہ

اور خالی اسامیوں کی تفصیل

*3868. محترمہ تمینہ نوید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں نیچنگ سٹاف کی منظور شدہ پڑ اور خالی اسامیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ کالج میں نیچنگ سٹاف کی کئی اسامیاں کالی عرصہ سے خالی ہیں۔ جس کی وجہ سے طالب علموں کا ایک سال حائل ہو گیا ہے؟

(ج) اگر جزی (ب) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ کالج میں خالی اسامیوں کو پُر کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں نیچنگ سٹاف کی منظور شدہ پڑ اور خالی اسامیوں کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ پڑ شدہ اسامیوں کی وجہ سے طالب علموں کی نیچنگ ہو رہی ہے اور تاہم پڑھائی میں کسی قسم کی کوتاہی ہوئی اور نہ ہی کسی طالب علم کا سال حائل ہوا ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نیچنگ اسامیوں ریگور بنیادوں پر پُر کرنے کے لئے پالیسی بنا چکی ہے۔ یہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے پُر ہونی ہیں۔ جلد ہی ان کا اشتہار اخبار میں

دے دیا جائے گا۔

ہسپتالوں کے مستقل ملازمین کے لئے ہاؤس

پرچیز ایڈوانس کی سہولت کا اجراء

*3873، رانا تجمل حسین، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کے تمام ہسپتالوں میں کام کرنے والے مستقل

سرکاری ملازمین کو ہاؤس پرچیز ایڈوانس کی سہولت میسر نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مختلف ہسپتالوں جن میں سرگگرا رام ہسپتال، میو ہسپتال وغیرہ

شامل ہیں، کے مستقل ملازمین جن میں ڈسپنسری، سٹاف نرسز، وغیرہ کو محکمہ خزانہ کی جانب

سے جاری کردہ ایڈوانس کے باوجود مذکورہ ہسپتالوں کے ملازمین کو ہاؤس پرچیز ایڈوانس

نہ دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے بالا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت ہسپتالوں کے مستقل ملازمین کو

بھی ہاؤس پرچیز ایڈوانس دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی

کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) حکومت پنجاب محکمہ خزانہ کی چٹھی نمبر 04-2003-6/FD(L) مورخہ 30 جولائی

2003 (نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) کی جز (ب) (ا) کے مطابق ہاؤس پرچیز

ایڈوانس کی سہولت خود مختار اداروں (شامل ہسپتالوں) کے ملازمین کو میسر نہ ہے۔ تاہم

دیگر تمام ہسپتالوں کے مستقل ملازمین کو یہ سہولت حاصل ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ ایسا کوئی کیس محکمہ ہذا کے ریکارڈ کے مطابق زیر التواء نہیں ہے۔ جہاں

مختلف ہسپتالوں مثلاً سرگگرا رام ہسپتال، میو ہسپتال وغیرہ کے مستقل ملازمین جن میں

ڈسپنسری یا سٹاف نرسز وغیرہ شامل ہیں اور محکمہ خزانہ کی جانب سے ایڈوانس جاری کی گئی

(ج) اس ضمن میں محکمہ خزانہ کی مذکورہ بالا چٹھی کی طرف توجہ مبذول کروانی جاتی ہے۔ اس پالیسی میں تبدیلی یا ترمیم و تجدید کا اختیار بھی محکمہ خزانہ کے پاس ہے۔

سکول آف فزیو تھراپی لاہور۔ طلباء کے مسائل

- *3905، سید عبدالطیم شاہ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سکول آف فزیو تھراپی سہو ہسپتال لاہور کے امتحانی قواعد و ضوابط دوسرے میڈیکل اور ننان میڈیکل شعبوں سے مختلف ہیں؟
- (ب) مذکورہ سکول کے لئے جانے گئے امتیازی قوانین کن مقاصد کے حصول کے لئے بنا کر طلباء کا مستقبل تارک کیا جا رہا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارے کے طلباء کو باقی تعلیمی اداروں کی نسبت ہاسٹل، ٹرانسپورٹ، سکلار شپ وغیرہ جیسی سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے اور طلباء کی اس سلسلے میں کی جانوالی کوششوں پر بھی قدغن ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس ادارے کو کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا۔ جس کے باعث طلباء سے ادارے کو چلانے کے لئے فنڈز وصول کئے جاتے ہیں؟
- (ه) کیا سابق پرنسپل (محمد طیف چودھری) کو گورنمنٹ re-employ کر رہی ہے، کیا ان کی خدمات کے بغیر یہ ادارہ نہیں چل سکتا؟
- (و) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق پرنسپل کا اپنا بیٹا اس ادارے میں زیر تعلیم ہے اسے کس معیار کی بنا پر داغہ دیا گیا ہے، مذکورہ طالب علم کے میٹرک اور ایف۔ ایف۔ ایس۔ سی میں حاصل کردہ نمبروں کی تفصیل فراہم کریں؟
- (ز) کیا یہ بھی درست ہے کہ گزشتہ سالہ فرسٹ پروفیشنل امتحان میں سابق پرنسپل کے اپنے بیٹے نے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی، کیا یہ بھی درست ہے کہ 8 ماہ تک رزلٹ روک کر اس کے نتائج کو تبدیل کیا گیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سیشن 05-2002 کے داغوں میں میرٹ کی خلاف ورزی کی گئی اور 60 فیصد سے کم نمبروں والے طلباء کو اس ادارے میں داخلہ دیا گیا؟
وزیر صحت،

(الف) سکول آف فزیو تھراپی، میو ہسپتال، لاہور پنجاب یونیورسٹی سے مطوق ادارہ ہے۔ جس کے لئے امتحانی قواعد و ضوابط بورڈ آف سنیز ان میڈیسن کی سہاش پر یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے منظور کئے ہوتے ہیں اور تمحیبن کی تقرری سے لے کر نتائج کی اشاعت تک یعنی پریوں کا مرتب کرنا، امتحانات کا انعقاد، پریوں کا جائزہ لینا (paper marking) اور pass percentage وغیرہ وغیرہ دوسرے میڈیکل کے شعبوں کے متوازی ہیں۔ البتہ تمحیبن صاحبان کی طرف اداری روکنے کے لئے جوابی پریوں پر سے اصل رول نمبر اتار کر فرضی (fictitious) نمبر لگا دیئے جاتے ہیں اور مہضد امتحانات کو صاف اور شفاف بنانا ہے۔ چونکہ فزیو تھراپی ایک مختلف اور علیحدہ ڈسپلن ہے اس لئے فیل ہونے والے طلباء کے لئے chances کی تعداد مختلف ہے تاکہ یہ ادارہ غیر سنجیدہ لوگوں کی آماجگاہ نہ بنے۔

(ب) بی۔ ایس۔ سی فزیو تھراپی ڈگری کے لئے امتحانی قواعد یونیورسٹی آف پنجاب کی مجاز و بااختیار بلاڈیز نے بنائے ہیں یہ کوئی امتیازی قوانین نہیں۔ یہ تمام قوانین بورڈ آف سنیز ان میڈیسن کی سہاش پر یونیورسٹی کی اکیڈمک کونسل نے منظور کئے ہوئے ہیں۔ (بحوالہ دی کیلنڈر آف دی یونیورسٹی آف پنجاب برائے سال 1990 جلد اول صدقہ نقل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور ان کا مقصد میاں تعلیم کو بہتر سے بہتر بنانا ہے تاکہ فارغ التحصیل گریجویٹس بین الاقوامی میاں پر پورا اتر سکیں اور ان کا مستقبل روشن ہو۔ یہ کہنا درست نہ ہے کہ طلباء کا مستقبل تاریک کیا جا رہا ہے۔

(ج) یہ بالکل درست نہ ہے کہ اس ادارے کے طلباء کو ہوسٹل، ٹرانسپورٹ، سکارشپ یا دیگر سہولیات سے محروم رکھا گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تمام طلباء اور طالبات کے لئے میو ہسپتال اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے اندر ہی ہوسٹل کا انتظام ہے۔ تمام نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں میں میو ہسپتال اور کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج کے اندر ہی محدود ہیں۔ اس لئے ٹرانسپورٹ کا کوئی جواز نہ ہے۔ یہ کہنا بھی درست نہ ہے کہ اس تعلیمی ادارے کے طلباء کو وظائف نہیں مل رہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اہلیت کی بنیاد پر مختلف ذرائع سے زیر تعلیم طلباء کو ادارے کی مدد پر وظائف مل رہے ہیں۔ اس وقت تقریباً 150 طالب علم ہیں جن میں سے 30 سے 35 تک طالب علم مختلف اداروں سے وظائف وصول کر رہے ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ اس ادارے کو کوئی فنڈ نہیں دیا جاتا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ادارہ میو ہسپتال کا حصہ ہے اور اس کے سارے اخراجات میو ہسپتال کے بجٹ سے پورے کئے جاتے ہیں۔ یہ کہنا بھی درست نہ ہے کہ ادارے کو چلانے کے لئے طلباء سے فنڈ وصول کئے جاتے ہیں۔ ہاں البتہ طلباء سے گورنمنٹ کی ہدایت کے مطابق سالانہ فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ه) ادارہ ہذا میں سابق پرنسپل (محمد لطیف چودھری) کی re-employment کے بارے میں کوئی ریکارڈ موجود نہ ہے تاہم اگر حکومت ان کی تعلیمی صلاحیت اور وسیع تدریسی تجربہ کی بنیاد پر انہیں re-employ کر بھی لے تو یہ اس ادارے کے لئے احسن قدم ہوگا۔

(و) یہ درست ہے کہ سابق پرنسپل کا بیٹا اس ادارے میں زیر تعلیم ہے جسے سکول ہذا میں راولپنڈی ڈویژن کونڈ کی سینئر پریمری پر داخلہ دیا گیا ہے۔ مذکورہ طالب علم کے میٹرک میں 534/850 اور ایف۔ ایس۔ سی میں 583/1100 نمبر ہیں۔

(ز) یہ درست نہ ہے کہ سابق پرنسپل کا بیٹا پچھلے یونیورسٹی امتحان میں اول آیا بلکہ اول آنے والی طلبہ کا نام سیدہ بشرنی امیر مزہ دختر سید مزہ ہے۔ یہ درست ہے کہ سابق پرنسپل کے بیٹے کے لئے امتحانی نتیجہ تبدیل کیا گیا۔ یہاں یہ بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ

یونیورسٹی کے قواعد کے مطابق فرسٹ پروفیشنل میں ساتوں پروجوں میں ایک اندرونی اور ایک خارجی ممتحن بورڈ آف سٹڈیز ان میڈیسن کی عہد شکنی پر تقرر کیا جاتا ہے۔ اس امتحان کے تمام اندرونی ممتحن صاحبان سکول ہذا کے ملازم نہ ہیں بلکہ جزوقتی طور پر کام کرتے ہیں اور مختلف اداروں سے وابستہ ہیں جن کی فرسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ علاوہ انہیں چلڈرن ہسپتال لاہور کے بی۔ ایس۔ سی فریو تھراپی کے امیدوار بھی امتحان میں شریک ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی قواعد کے مطابق تمام جوابی کاپیوں پر سے امیدوار کا اصلی رول نمبر اتار لیا جاتا ہے اور فرضی رول نمبر لگانے کے بعد ان کو خارجی ممتحن صاحبان کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ خارجی ممتحن صاحبان پروجوں پر نمبر لگانے کے بعد تمام کاپیاں پنجاب یونیورسٹی کو بھیجتے ہیں۔

یونیورسٹی کے شعبہ سیکریٹری میں کام کرنے والے سیکریٹری افسیئرز جو عموماً ریٹائرڈ اساتذہ ہوتے ہیں وہ میو ہسپتال سکول آف فریو تھراپی اور چلڈرن ہسپتال کے امیدواروں کی تعداد کو مد نظر رکھتے ہوئے خارجی ممتحن کی بھیجی ہوئی جوابی کاپیوں کو متعلقہ ہر دو اندرونی ممتحن صاحبان کو بغیر کسی تمیز کے بھیج دیتے ہیں اور اندرونی ممتحن نمبر لگانے کے بعد جوابی کاپیاں اور ایورڈ لسٹیں سبیل کر کے یونیورسٹی کے متعلقہ سیکشن کو بھیج دیتے ہیں اور یونیورسٹی کے شعبہ امتحانات کا عمدہ نتیجہ مرتب کر کے مکمل جانچ پڑتال کے بعد شائع کرتا ہے۔ اس پورے عمل میں پرنسپل کا کوئی کردار نہیں ہے۔

یہ بات بھی بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ 68 تاں تک زلزلہ روکا گیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ امتحان 19 فروری 2003 کو افتتاح پذیر ہوا اور نتائج کا اعلان 22 اگست 2003 کو ہوا اور اس دورانیہ میں سابق پرنسپل نے جناب کنٹرویلر امتحانات پنجاب یونیورسٹی کو نتائج کی تاخیر کے بارے میں شکایت بھی کی اور ان سے درخواست بھی کی گئی کہ نتائج جلدی شائع کئے جائیں (بحوالہ چٹھی نمبر SPT/164/MH مورخہ

(ج) یہ کہنا بھی درست نہ ہے کہ سیشن 05-2002 کے داغلوں میں میرٹ کی خلاف ورزی کی گئی 60 فیصد سے کم نمبروں والے طلباء کو داغ نہ دینا بھی حکومت کی پالیسی سے ممانعت نہیں رکھتا۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام داغے میرٹ کی بنیاد پر اور حکومتی پالیسی کے اندر رہ کر کئے گئے۔ اس ضمن میں یہ بتا دینا بھی بے جا نہ ہو گا کہ اس ادارے میں داغے کے لئے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج اور میو ہسپتال لاہور کے سینئر آفیسر پر مشتمل ایک ایڈ مشن کمیٹی تشکیل دی جاتی ہے جس کے زیر نگرانی یہ داغے کئے جاتے ہیں اور یہ سارا عمل بالکل شفاف ہوتا ہے۔

D.H.Q ہسپتال فیصل آباد کے میڈیکل سٹور

کے سالانہ کنٹریکٹ کا مسئلہ

3948^ا جناب فیض اللہ کمو کا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ اندرون D.H.Q ہسپتال فیصل آباد میڈیکل سٹور کی بولی عرصہ دو سال کے لئے 26-08-2000 میں ہوئی تھی اور یہ ٹھیکہ طارق نامی آدمی نے لیا اور ٹھیکہ مذکورہ 31-08-02 کو ختم ہو گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ شرائط و ضوابط برائے ٹھیکہ کارمیں میں یہ درج ہے کہ ٹھیکہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس میں توسیع نہ کی جائے گی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مقررہ مدت ختم ہونے کے باوجود یہ ٹھیکہ اس شخص کو 10 فیصد زیادہ پر دے دیا گیا ہے؟

(د) اگر اوپر کئے گئے سوالات کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت اس غیر قانونی اقدام پر ہسپتال انتظامیہ کے خلاف کارروائی کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کی بولی کب تک کروانے

کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ اندرون D.H.Q ہسپتال فیصل آباد میڈیکل سٹور کی بولی عرصہ دو سال کے لئے مورخہ 26-08-2000 کو ہونی تھی اور ٹھیکہ طارق نامی آدمی نے ہی لیا تھا لیکن یہ درست نہیں ہے کہ ٹھیکہ مذکورہ 31-08-02 کو ختم ہو گیا تھا بلکہ ٹھیکہ مورخہ 1-12-2000 کو شروع ہوا تھا اور یہ ٹھیکہ جس کی مدت دو سال تھی مورخہ 30-11-02 کو ختم ہوا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ شرائط و ضوابط برائے ٹھیکہ فارسی میں یہ درج ہے کہ ٹھیکہ کی مدت ختم ہونے کے بعد اس میں توسیع نہ کی جائے گی، لیکن شرائط و ضوابط میں یہ بھی لکھا ہے کہ اقداری کو قواعد و ضوابط میں تبدیلی کرنے کا اختیار ہو گا اور ٹھیکہ دار کے لئے نئی شرائط پر عملدرآمد لازم ہو گا۔

(ج) یہ درست ہے کہ مقررہ مدت ختم ہونے کے باوجود یہ ٹھیکہ اس شخص کو 10 فیصد زیادہ پر دے دیا گیا ہے، لیکن چونکہ مذکورہ میڈیکل سٹور کو گرانٹا مقصود تھا اور اس جگہ پر ایمر جنسی بلاک کی تعمیر کی منظوری ہو چکی تھی نئے میڈیکل سٹور کی تعمیر کے لئے ٹرانگ کیلیکس میں جگہ تجویز ہو چکی تھی جو کہ ایک سال کے اندر اندر تعمیر ہونا تھا اس لئے ٹھیکہ کو میڈیکل سیرٹیفنٹ نے دو ماہ کے لئے اور بورڈ آف گورنرز نے ایک سال کے لئے سابق ٹھیکہ کی رقم کو 10 فیصد بڑھانے کا فیصلہ کر لیا۔

(د) چونکہ کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوا اس لئے ہسپتال انتظامیہ کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہیں سابق ٹھیکہ کی مدت ختم ہو چکی ہے اور نئی بولی بھی ہو گئی ہے اور اب باقاعدہ قانون کے مطابق میڈیکل سٹور ٹھیکہ پر دیا گیا ہے۔

یونین کونسلز سیت خان و پنڈی ران، منڈی بہاؤالدین

میں بی۔ایچ۔یوز کا قیام

3968* جناب فضل احمد رانجھا، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل کوٹ سیت خان تحصیل پھلپور اور یونین کونسل پنڈی

ران تحصیل کلوال علاقہ پی پی نمبر 118 ضلع منڈی بہاؤالدین میں کوئی Basic

Health Unit نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت مندرجہ بالا یونین کونسلوں میں بسنے والے افراد کو بروقت ان کے گھروں

کے نزدیک علاج کی سہولت مہیا کرنے کے لئے B.H.U تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک تعمیر شروع ہو جائے گی۔ جب کہ عوام حکمہ صحت کے

نام required زمین لگوانے کو تیار ہے؟

وزیر صحت،

(الف) درست ہے۔

(ب) یونین کونسل سیت خان ایک نئی یونین کونسل ہے۔ پہلے یہ گاؤں یونین کونسل شیرے

والا کی حدود میں تھا۔ وہاں پر B.H.U موجود ہے۔ اب شیرے والا یونین کونسل دھنی

کلاں کا حصہ ہے۔ وہاں پر بھی B.H.U موجود ہے۔ یعنی اب دھنی کلاں یونین کونسل کی

حدود میں دو B.H.Uس موجود ہیں۔ اسی طرح یونین کونسل راولاں بھی ایک نئی یونین

کونسل ہے۔ پہلے یہ یونین کونسل رڈ کا کا حصہ تھی۔ وہاں پر B.H.U موجود ہے۔ رڈ کا اب

یونین کونسل مہانہ کا حصہ بن گئی ہے وہاں پر بھی B.H.U موجود ہے۔ لہذا مہانہ

یونین کونسل میں بھی دو B.H.Uس موجود ہیں۔ یونین کونسل سیت خان اور پنڈی ران

سے B.H.Uس کا نام صرف پانچ کلومیٹر ہے۔ جس کی وجہ سے ابھی نئے B.H.Uس تعمیر

کرنے کا کوئی منصوبہ حکومت کے زیر غور نہ ہے۔

موضع ٹبہ گہلی جھنگ۔ ڈسپنسری کے دوبارہ اجراء کا مسئلہ

*3976، جناب فیصل حیات جو آنر، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع بدگہلی جو کثیر آبادی پر مشتمل ہے میں لوگوں کے علاج
مطلبے کے لئے عرصہ دراز سے ایک ڈسپنسری کام کر رہی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کچھ دن پہلے اس ڈسپنسری کو بدگہلی سے کوٹ بہادر حفت
کر دیا گیا ہے؟

(ج) اگر جڑ ہانے والا کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ ڈسپنسری کا دوبارہ بد
گہلی میں اجراء کرنا چاہتی ہے اگر کرنا چاہتی ہے تو کب تک نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت،

جناب سیکر کی وساطت سے عرض ہے کہ اختیارات کی ضمنی سطح پر منتقلی کے بعد
بنیادی مرکز صحت، دیہی مرکز صحت، تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال، ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر
ہسپتال اور ڈسپنسریوں کے انتظامات ضمنی حکومت کو منتقل ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں
(E.D.O) جھنگ سے رپورٹ حاصل کی گئی ہے جس کے مطابق جواب درج
ذیل ہے۔

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) کیونکہ یہ معاملہ ضمنی حکومت کے دائرہ اختیار میں آتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ صحت نے
ڈسپنسری ہذا کو نہ تو منتقل کرنے اور نہ ہی واپس کرنے کے بارے میں کوئی احکامات
جاری کئے ہیں تاہم متعلقہ (E.D.O) ہیلتھ نے ڈسپنسری ہذا کو منتقل کرنے کے احکامات
واپس کر دیئے ہیں۔

ضلع راولپنڈی- برن یونٹ سے متعلقہ تفصیلات

*4061، جناب محمد وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
کیا ضلع راولپنڈی میں حکومت پنجاب کے تحت کسی ہسپتال میں کوئی برن سٹر قائم ہے۔ اگر ہاں تو گنجائش کیا ہے۔ اگر نہیں تو کب تک جانے کا ارادہ ہے؟

وزیر صحت،

ضلع راولپنڈی میں حکومت پنجاب کے تحت کسی بھی ہسپتال میں کوئی برن سٹر نہیں ہے۔ تاہم جو بھی برن مریض ہسپتال آتے ہیں۔ ان کا علاج سرجیکل یونٹس میں کیا جاتا ہے۔ اب جناح ہسپتال لاہور میں بیت المال کے تعاون سے ایک برن سٹر بنایا جا رہا ہے۔ اس تجربے کی روشنی میں مزید برن یونٹ بھی قائم کئے جائیں گے۔

تحصیل ٹیکسلا- 2003 کے دوران غیر قانونی میڈیکل سٹورز

اور جعلی ڈاکٹرز کے خلاف کارروائی کی تفصیل

*4062، جناب محمد وقاص، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) تحصیل ٹیکسلا میں سال 2003 کے دوران کتنے غیر قانونی میڈیکل سٹورز اور جعلی ڈاکٹروں کے خلاف کارروائی ہوئی۔ تفصیل فراہم کریں؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ کسی کے لائسنس پر کوئی اور میڈیکل سٹور چلاتا ہے اور ایسا لوگ محکمہ کے اہلکاروں کی مٹی بھگت سے کرتے ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) سال 2003 میں تحصیل ٹیکسلا میں عدد غیر قانونی میڈیکل سٹورز / کلینک کے خلاف ڈرگ ایکٹ 1976 کے تحت قانونی کارروائی کی گئی۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(I) ضمیر میڈیکل سنٹر لوسر فیکلٹی

(II) اشفاق کلینک املہ فیکلٹی

(III) اعجاز میڈیکل سنٹر فیکلٹی

(IV) اشرف کلینک املہ فیکلٹی

(V) عظیم ہیلتھ کلینک فیکلٹی

(VI) شاہد امانہ لوسر فیکلٹی

(VII) سادات ہیلتھ سنٹر گاؤں خرم فیکلٹی

(VIII) اویس کلینک فیکلٹی

(IX) ناصر خلیل کلینک واہ کینٹ

(ب) درست نہ ہے۔ میڈیکل سنٹر کالائٹس مالک کے نام جاری کیا جاتا ہے۔ جس میں qualified پر کن وہ خود یا اس کا ملازم ہوتا ہے۔

D.H.Q ہسپتال شیخوپورہ۔ برن یونٹ کا قیام

*4067، جناب عابد حسین چٹھہ، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع شیخوپورہ کے ڈسٹرکٹ ہسپتال میں برن یونٹ نہ ہے؟

(ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت شہریوں کی سہولت کے لئے متذکرہ ضلع میں

برن یونٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست ہے کہ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں برن یونٹ کی سہولت نہیں ہے۔ تاہم بچے

ہوئے مریضوں کا علاج جنرل سرجیکل وارڈ میں ہی کیا جاتا ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ صحت نے مرحلہ وار ماڈل برن سنٹر قائم کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ پہلے مرحلہ میں لاہور۔ دوسرے مرحلہ میں فیصل آباد اور جنوبی پنجاب میں یہ سنٹر قائم کئے جا رہے ہیں۔ اس کے بعد یہ سہولت تمام D.H.Q ہسپتالوں تک پہنچانے کا پروگرام ہے۔

فیصل آباد، سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ، ڈینٹل یونٹ

اور سی۔ٹی سکین کی سہولیات کا اجراء

4094، جناب محمد نواز ملک، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) فیصل آباد کے جن سرکاری ہسپتالوں میں برن یونٹ، ڈینٹل یونٹ اور سی۔ٹی سکین کی مکمل سہولتیں موجود ہیں۔ ان کی تعداد کیا ہے؟

(ب) اگر مذکورہ سہولیات میسر نہیں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ ضلع سے سرکاری ہسپتالوں میں مذکورہ سہولیات مہیا کرنے کو تیار ہے، تو کب اگر نہیں تو وجوہات بتائیں؟

وزیر صحت،

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں برن یونٹ، ڈینٹل یونٹ اور سی۔ٹی سکین کی سہولت موجود ہے جبکہ D.H.Q ہسپتال فیصل آباد میں صرف ڈینٹل یونٹ کی سہولت میسر ہے۔

(ب) موجودہ حکومت پنجاب ہیلتھ سیکٹر کو ترجیحی بنیادوں پر فنڈز مہیا کر رہی ہے۔ آئندہ مالی سال 2004-05 میں فیصل آباد میں ایک ماڈل برن سنٹر کے قیام کا منصوبہ زیر غور ہے۔ اسی طرح سی۔ٹی سکین مشین بھی مرحلہ وار پروگرام کے تحت ہر ہسپتال میں فراہم کی جائے گی۔

خانیوال، B.H.U باقر پور کے مسائل

- *4121، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) ضلع خانیوال کے بنیادی مرکز صحت باقر پور میں سرکاری ملازم نے جہ انٹرومنٹ اور دیگر سامان بجلی، پینکے، وغیرہ چوری کئے جو کہ تامل برآمد نہ ہو سکے ہیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سٹر میں اس وقت ڈسپنسر تعینات ہے۔ M.O کبھی کبھار آ کر حاضری رجسٹر کھل کر جاتے ہیں اور سٹر میں ادنیٰ ملازم مریضوں کی دوائی تجویز کرتا ہے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ بالا واقعات کی تحقیقات کے لئے اعلیٰ سطحی تحقیقاتی ٹیم مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

- (الف) بنیادی مرکز صحت باقر پور سے سرکاری ملازم نے جو سامان چوری کیا تھا وہ برآمد کیا جا چکا ہے اور سٹاک رجسٹر کے مطابق موجود ہے۔
- (ب) میڈیکل آفیسر کنٹریکٹ پر تعینات ہے اور ڈسپنسر کی سیٹ خالی ہے۔
- (ج) چوری شدہ سامان کی برآمدگی کے بعد اعلیٰ سطحی تحقیقاتی ٹیم کے مقرر کرنے کی ضرورت نہ ہے۔ تاہم متعلقہ E.D.O(H) کو مقررہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کرنے کی ہدایات دے دی گئیں ہیں۔

R.H.C سرانے سدھو ضلع خانیوال میں سٹاف، سہولیات

اور دیگر متعلقہ تفصیل

*4143، مخدوم سید محمد مختار حسین، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

R.H.C سرانے سدھو (ضلع غانیوال) میں کتنا سٹاف منظور شدہ اور کتنا سٹاف موجود ہے۔ لیبارٹری 'ایکسرے سنٹر' موجود ہے۔ کتنی لاگت آئی، سٹاف کا نام، خرچہ سٹاف، کتنے مریض فیض یاب ہوئے۔ کیا یہ سنٹر مکمل ہے۔ اگر نہیں تو اس کو مکمل کرنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صحت،

منظور شدہ سٹاف 41، موجودہ سٹاف 32، ملٹی سیٹ 9

ہاں۔

لاگت ایکسرے پلانٹ -/150000 روپے، سٹاف لیبارٹری -/50000 روپے، شوق محمد (لیبارٹری اسسٹنٹ)، خضر عباس (ریڈیو گرافر) تقریباً -/70000 روپے سالانہ، تقریباً -/60000 روپے سالانہ جنوری تا دسمبر 2003، 13795 مریض فیض یاب ہوئے۔
ہاں ایسٹلے ہی مکمل ہے۔ حکومت ہیلتھ سیکرٹری پروگرام کے ذریعے تمام رورل ہیلتھ سنٹرز کو اپ گریڈ کر رہی ہے اور اس سلسلے میں ضلعی حکومتوں کو 885 ملین روپے گرانٹ اور روائ ملٹی سال کے دوران فراہم کئے جا چکے ہیں۔

چک شاہ نواز، پاکستان میں B.H.U کا قیام

*4151، چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک امر سنگھ المعروف چک شاہ نواز تحصیل و ضلع پاکپتن میں

بنیادی ہیلتھ یونٹ نہیں بنایا گیا؟

(ب) اگر درست ہے تو کیا حکومت مذکورہ گاؤں میں ارد گرد آباد ہزاروں لوگوں کے

لئے بنیادی ہیلتھ یونٹ بنانے کے لئے تیار ہے؟

وزیر صحت،

- (الف) درست ہے۔ چک امر سنگھ میں کوئی بنیادی ہیلتھ یونٹ نہیں بنایا گیا۔
- (ب) ابھی تک حکومت کی طرف سے ایسی کوئی سکیم زیر غور نہ ہے۔ مذکورہ گاؤں یونین کونسل نمبر 20 تحصیل و ضلع پاکپتن میں واقع ہے جو 21010 نفوس پر مشتمل ہے۔ تمام ملحقہ یونین کونسل میں اس آبادی سے تقریباً 1.5 کلومیٹر کے فاصلے پر بنیادی مرکز صحت ورہین موجود ہے جو اردگرد کے علاقے کے عوام کو بخوبی طبی سہولتیں فراہم کر رہا ہے۔

بھاولنگر میں بستی راجے والی میں B.H.U کا قیام

- *4161، محترمہ ثمنینہ نوید، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ راجے والی بستی بھاولنگر کی بستی پرانی آبادی ہے۔ مگر تمام آبادی کے مکینوں کو علاج معالجہ کی سہولت میسر نہ ہے؟
- (ب) اگر جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ آبادی میں کوئی ڈسپنسری یا B.H.U قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، نہیں تو کیوں؟

وزیر صحت،

- (الف) راجے والی بستی بھاولنگر شہر کی اضلاعی بستی ہے جو کہ شہری حدود میں واقع ہے اور ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے تقریباً چار کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ بستی کے مکین علاج معالجہ کے لئے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے استفادہ کرتے ہیں۔
- (ب) مذکورہ بستی میں کوئی ڈسپنسری یا B.H.U نہ بن سکتا ہے کیونکہ D.H.Q ہسپتال بھاولنگر بستی کے قریب ہی واقع ہے۔

سرگنگا رام ہسپتال لاہور کے چیف ایگزیکٹو کی تعیناتی

اور تنخواہ و دیگر مراعات کی تفصیل

- *4198، جناب کامران مائیکل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگنگا رام ہسپتال لاہور میں کسٹریٹ پر چیف ایگزیکٹو کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اس کی تنخواہ و دیگر مراعات کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ چیف ایگزیکٹو رکھنے سے صرف حکومتی خزانے پر بوجھ پڑا ہے۔ کیا حکومت حاضر سروس ڈاکٹر کو چیف ایگزیکٹو لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صحت،

(الف) چیف ایگزیکٹو کی پوسٹ 2002 میں ختم کر دی گئی تھی۔

(ب) اس وقت چیف ایگزیکٹو کی کوئی پوسٹ نہیں ہے۔

لاہور، جنرل ہسپتال لاہور میں بھرتی کی تفصیلات

- *4199، جناب کامران مائیکل، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں سال 2001 سے آج تک کتنے افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت، پتاجات اور ذومی سائل کی تفصیل مہیا کی جانے؟
- (ب) اگر ان ملازمین کو بھرتی کرنے کے لئے اخبارات میں اشتہار دیا گیا۔ تو ان اخبارات کے نام مع تاریخ بتائی جانے؟
- (ج) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ لسٹ فراہم کی جانے اور اگر میرٹ کے بغیر بھرتی کیا گیا تو اس کی کیا وجوہات تھیں؟

وزیر صحت،

(الف) لاہور جنرل ہسپتال لاہور میں یکم جنوری 2001 سے آج تک 233 ملازمین بھرتی کئے گئے ہیں جن میں 57 گریڈ اور 176 نان گریڈ ملازمین شامل ہیں۔ ان بھرتی ہونے والے ملازمین کے نام 'عمدہ' 'ولدیت' 'گریڈ' 'ذوی مسائل' 'پناجات اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! ان افراد کو بھرتی کرنے سے قبل اشہدات میں اشتہادات دینے گئے جو کہ مورخہ 12-02-04 کو روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 14-02-04 کو روزنامہ "جنگ" مورخہ 14-03-04 '07-05-04 مورخہ 03-08-04 کو روزنامہ جن "جنگ" میں شائع ہونے جن کی نقول ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) کسی فرد کو بغیر میرٹ اور انٹرویو ٹیسٹ کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

سروسز ہسپتال لاہور میں چیف ایگزیکٹو کی تعیناتی

اور تنخواہ و مراعات کی تفصیل

*4201 شیخ اعجاز احمد، کیا وزیر صحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور میں کنٹریکٹ پر چیف ایگزیکٹو کو بھرتی کیا گیا ہے۔ اس کی تنخواہ اور دیگر مراعات کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ چیف ایگزیکٹو رکھنے سے حکومتی خزانے پر صرف بوجھ بڑا ہے۔ کیا حکومت حاضر سروس ڈاکٹر کو بطور چیف ایگزیکٹو رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ حکومتی خزانے پر بوجھ کو کم کیا جاسکے؟

وزیر صحت،

(الف) یہ درست نہ ہے۔ سروسز ہسپتال لاہور میں کسی کو بھی کنٹریکٹ پر چیف ایگزیکٹو بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔ اس وقت سروسز ہسپتال میں ایک حاضر سروس پروفیسر (ڈاکٹر فیصل مسعود) کو پرنسپل کے عہدہ پر حکومت پنجاب ایس اینڈ جی اے ڈی کے نوٹیفکیشن نمبر SOE-II(S&GAD)PF-85-M/80 بتاریخ 20 جولائی 2004 کے تحت تعینات کیا گیا ہے۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) مزید برآں موجودہ پرنسپل کو حکومت کے مروجہ سکیلیوں کے مطابق تنخواہ اور دیگر مراعات دی جا رہی ہیں۔

(ب) جیسا کہ اوپر تفصیل بتا دی گئی ہے کہ مذکورہ ہسپتال میں حاضر سروس پروفیسر کو بطور پرنسپل تعینات کیا گیا ہے۔ لہذا حکومتی خزانے پر کوئی اضافی بوجھ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی صاحب! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، شکرپور، جناب سیکرٹری! میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔ میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ابھی ہیلتھ کے سوالات کے دوران ایک سوال میں کہا گیا تھا کہ قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر ہی رہیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہی آ رہا ہوں۔ اس میں سوال یہ تھا کہ teaching staff کتنا ہے اور کتنی پوسٹیں vacant ہیں اور کیا طلبہ کو صحیح تعلیم دی جا رہی ہے یا نہیں، آپ کو پتا ہے کہ قائد اعظم کالج بہاولپور ہمارے جنوبی پنجاب کے دو ضلعوں کو خاص طور پر cover کرتا ہے۔ یہ انتہائی اہم اجتماعی سوال ہے۔ یہاں پر پارلیمانی سیکرٹری ہیلتھ صاحبہ بھی بیٹھی ہیں، میں ان کی موجودگی میں ایک اجتماعی مسئلہ پوائنٹ آف آرڈر کے ذریعے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ قائد اعظم میڈیکل کالج میں 36 پروفیسر کی پوسٹیں منظور شدہ ہیں جس

میں سے 20 پوسٹیں vacant ہیں۔ نمبر دو کہ ایسوسی ایٹ پروفیسرز کی 46 پوسٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے 29 پوسٹیں vacant ہیں۔ اسی طرح اسسٹنٹ پروفیسرز کی 66 پوسٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے 40 vacant ہیں۔ 60% more than پوسٹیں قائمہ اعظم میڈیکل کالج میں اس ریکارڈ کے مطابق خالی ہیں جہاں پر 40 فیصد اساتذہ کام کر رہے ہیں، 60 فیصد پوسٹیں vacant ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جس ادارے میں 60 فیصد پوسٹوں پر اساتذہ ہی نہ ہوں اس میڈیکل کالج میں طالب علم کو پڑھانے کے لئے کیا کیا جا سکتا ہے؟ ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ ایشیہ تیزیا ڈیپارٹمنٹ میں ایک پوسٹ خالی ہے، ذریعہ راجی میں پروفیسر کی ایک پوسٹ بھی خالی ہے، کارڈیالوجی میں ایک پوسٹ خالی ہے، یورالوجی میں بھی ایک پوسٹ ہے وہ بھی خالی ہے اسی طرح سے ریڈیالوجی میں صرف ایک پوسٹ ہے وہ بھی خالی ہے، نیورالوجی میں ایک پوسٹ خالی ہے، سرجری میں ایک ہی پوسٹ ہے اور وہ بھی خالی ہے، کیا کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں بھی اسی طرح دس دس شعبے خالی ہیں؟ کیا لنگا رام میں بھی یہ شعبے خالی ہیں؟ جب پروفیسر ادھر نہ ہوں، پڑھانے والے ادھر نہ ہوں، پوسٹیں منظور شدہ ہوں، سارے کا سارا سٹاف فیصل آباد میں پڑھانے، سارے کے سارے پروفیسر لاہور میں پڑھائیں، سارے کے سارے پروفیسر راولپنڈی میں پڑھائیں اور قائمہ اعظم میڈیکل کالج میں کوئی پروفیسر پڑھانے کے لئے نہ ہو اور جب اس کے اوپر بات کرنے کی اجازت مانگی جائے تو بات بھی نہ کرنے دی جائے۔ میں یہ کہتا ہوں جب آٹھ آٹھ شعبوں میں منظور شدہ پوسٹوں پر --- جناب ذمہ سٹیبلر، صدیقی صاحب! It is not point of order. جب ہیئتہ پر بحث ہوگی تو پھر آپ بحث کر لیجئے گا۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ آپ کو میں نے موقع دیا ہے لیکن This is not point of order جب ہیئتہ پر بحث ہو تو پھر آپ بات کریں۔

رپورٹ (توسیع)

جناب ذہنی سپیکر، اب فیاض الحسن چوہان مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں توسیع لینا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون پنجاب امتناع نجی قرض دہی کے بارے میں

مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

The Punjab Prohibition of Private Money Laundering Bill,

2003 moved by Humaira Awaise Shahid, M.P.A.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ذہنی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

The Punjab Prohibition of Private Money Laundering Bill, 2003

moved by Humaira Awaise Shahid, M.P.A.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

The Punjab Prohibition of Private Money Laundering Bill 2003

moved by Humaira Awaise Shahid, M.P.A.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میلا میں مورخہ 31 اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

اعلان

بابو نفیس احمد انصاری اور جناب محمد اشرف خان ایم پی اے

کی ضمانت پر رہائی

MR DEPUTY SPEAKER: Announcement by Mr Speaker regarding release of Babu Nafees Ansari, M.P A(PP-195)- D.P O Multan has communicated intimation about release of Babu Nafees Ahmad Ansari, M.P. A (PP-195) as required under rule 78 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Pursuant to rule 79 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, I hereby announce that Babu Nafees Ahmad Ansari, M.P. A (PP-195) has been released on bail on 12-09-2005

D.P.O Vehari has communicated intimation about release of Mr Muhammad Ashraf Khan, M.P. A (PP-190) as required under rule 78 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Pursuant to rule 79 of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997, I hereby announce that Mr Muhammad Ashraf Khan, M.P. A (PP-190) has been released on bail on 13-09-2005.

اب ہم تحریک استحقاق کو لیتے ہیں۔ جی اللہ کلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)!

آوازیں، جناب سپیکر! نماز کا وقتہ کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مغرب کی نماز کا وقتہ کیا جاتا ہے۔ عصر کی نماز تو لوگ پڑھنے چلے جاتے

ہیں۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب سپیکر! عصر کی نماز کا بھی وقتہ ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے 20 منٹ کے لئے وقفہ کیا گیا)

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 45 منٹ پر

کرسی صدارت پر متکفل ہوئے)

پوائنٹ آف آرڈر

مسجد شہید گنج کی جگہ گردوارے کی تعمیر

جناب ارشد محمود بگوار پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، جناب ارشد بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! آج کے روزنامہ "پاکستان" میں تین کالمی خبر شائع ہوئی ہے جو کہ ہر مسلمان کے لئے تشویش کا باعث ہے۔ خبر یہ ہے کہ مسجد شہید گنج کی جگہ گردوارے کی عظیم تعمیر کا کام تیزی سے جاری ہے۔ "یہ ایک سال پہلے انٹرنیشنل سکھ فیڈریشن نے گورنر پنجاب سے request کی تھی کہ ہمیں گنج شہید مسجد کی جگہ گردوارہ بنانے کی اجازت دی جائے۔ یہ permission allow کر دی گئی۔ اب وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ مہربانی کی ہے کہ انہوں نے وہ advice note جاری کر دیا ہے کہ اس کی تعمیر کی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جاری سب سے بڑی بد قسمتی یہ ہے کہ علماء کا یہ فتویٰ بھی ہے اور فقہاء جہاں پر مسجد بن جائے وہاں پر کوئی اور چیز نہیں بن سکتی۔

جناب سپیکر! اگر انہوں نے گردوارہ بنانا ہے یا روشن خیالی کے نام پر اور کچھ کرنا

ہے تو اس کے لئے سارا لاہور پڑا ہے۔ یہ وزیر اعلیٰ ہاؤس میں جالیں یہ سیکرٹریٹ میں جالیں۔

کسی وزیر کے ساتھ کسی گھر میں جالیں لیکن یہ پاکستان میں بسنے والے 14 کروڑ مسلمانوں کے

مذہب کو ٹھیس پہنچانے کے لئے پروگرام بنایا گیا ہے۔ میں حکومت سے یہ درخواست کروں

کا کہ اس سے پہلے کہ یہ مسند highlight ہو اور پاکستان level پر تحریک بنے اور کوئی تحریک چلے۔ میں آپ کی وساطت سے حکومت سے یہ درخواست کروں گا کہ اس پر ہمدردانہ غور کیا جائے اور اس مسئلے کو اسی جگہ ٹھپ کر دیا جائے، اسی جگہ روک دیا جائے۔ یہ ایک تاریخی مسجد ہے شہید گنج مسجد کے ساتھ شہداء کی روایات ہیں اور شہداء کا خون اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں آپ کی وساطت سے محکمہ اوقاف اور حکومت سے یہ کہوں گا کہ وہ اس ارادے سے باز آجائے۔ بہت شکر یہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر اوقاف

وزیر اوقاف، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۵ جناب سپیکر! یہ ایک اخباری خبر ہے لیکن اس کے لئے ہمیں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ زمین کہیں متروکہ وقف اہلک کی تو نہیں ہے؟ اگر اوقاف میں ہے تو پھر جو میرے بھائی نے بات کی انشاء اللہ اس کو ضرور دیکھا جائے گا۔ اگر متروکہ وقف اہلک کی یہ جگہ ہے تو کسی کی جگہ پر مسجد بنائی جائے تو وہ شرعی طور پر مسجد نہیں ہوتی۔ شکر یہ جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں اس پر تموزی سی وضاحت کرنا چاہوں گا۔ یہ وزیر اوقاف ہیں اور ان کو تو پتا ہی نہیں ہے کہ وہاں پر گردوارہ بن رہا ہے۔ اس کی اخبار میں باقاعدہ تصویریں بھی بھیجی ہیں۔ میں گورنمنٹ سے یہ درخواست کروں گا کہ پیارے وزیر صاحب کو تو جو نکتہ پتا ہی نہیں ہے۔ وزیر قانون راج صاحب اس سلسلے میں حکومت کی طرف سے یہ ensure کروائیں کہ یہ کام آگے نہیں بڑھے گا۔ شکر یہ

رپورٹیں

مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، میں محترمہ فریدہ رفیق سہری صاحبہ سے گزارش کروں گا کہ وہ مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

محترمہ فریدہ رفیق سہری، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"The Punjab Prohibition on use of Rubber and Plastic Can for Keeping Victuals Bill, 2003 moved by Mrs Maha Raja Tareen, M.P.A (W- 320)

کے بارے میں مجلس قائد برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ذہنی سیکریٹریہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"The Punjab Prohibition on use of Rubber and Plastic Can for Keeping Victuals Bill, 2003 moved by Mrs Maha Raja Tareen, M.P.A (W- 320)

کے بارے میں مجلس قائد برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Prohibition on use of Rubber and Plastic Can for Keeping Victuals Bill, 2003 moved by Mrs Maha Raja Tareen, M.P.A (W- 320)

کے بارے میں مجلس قائد برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-اکتوبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں جناب دریاخان سے کون کا کہ وہ مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کے بارے میں رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔ سردار محمد دریاخان فیاض، میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"The matter relating to the problems of agricultural mafia in connection with pesticides , prices and marketing of agricultural products, agriculture loans, tubewells, etc

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ۔

"The matter relating to the problems of agricultural mafia in connection with pesticides , prices and marketing of agricultural products, agriculture loans, tubewells, etc.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ۔

"The matter relating to the problems of agricultural mafia in connection with pesticides , prices and marketing of agricultural products, agriculture loans, tubewells, etc.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31-1-2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سپیکر، جی میں ابھی آپ کو موقع دیتا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

تحریریک استخفاقی

جناب ذہنی سپیکر، خان صاحب! میں بالکل آپ کو موقع دے رہا ہوں۔ I am not saying.

Privilege Motion as not giving you floor (ایڈووکیٹ) پہلے اپنی پیش کر لیں۔ جی اللہ کھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)!

ڈی۔ ایس۔ پی انویسٹی گیشن گوجرانوالہ سٹی

کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز رویہ

اللہ کھیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استخفاقی پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 7- ستمبر 2005 کو 11 بجے دن میں اپنے مقدمہ نمبری 378 کے سلسلے میں نواز ذہلوں ڈی۔ ایس۔ پی انویسٹی گیشن گوجرانوالہ سٹی کے دفتر میں حاضر ہوا اور ان سے اس مقدمہ میں نامزد ملزمان کی گرفتاری کے سلسلے میں گزارش کی اور ان کو بتایا کہ اس مقدمہ میں نامزد ملزمان سرعام شہر میں گھوم پھر رہے ہیں۔ متعلقہ پولیس ان کو گرفتار نہیں کر رہی اور ملزمان مجھے قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ اس کے جواب میں مجھے ڈی۔ ایس۔ پی موصوف نے جواب دیا کہ میں آپ کو ایم۔ پی۔ اے نہیں سمجھتا۔ میں گوجرانوالہ سٹی کا ڈی۔ ایس۔ پی ہوں اور اپنے علاقے کا بادشاہ ہوں۔ یہاں پر میرے احکامات چلتے ہیں جسے چاہوں گرفتار کروں اور جسے چاہوں گرفتار نہ کروں۔ آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے ملزمان کو گرفتار کرنے کی گزارش کرنے والے۔ میں نے اس

misbehave پر ڈی۔ ایس۔ پی مذکورہ سے عرض کی کہ میں رکن صوبائی اسمبلی پنجاب ہوں اور گورنور اور شہر میرا حلقہ انتخاب ہے۔ ابھی میں اپنی بات مکمل بھی نہ کر پایا تھا کہ اکنیسر موصوف نے فرمایا کہ میں ہر ایم۔ پی۔ اے سے ایسا ہی پیش آتا ہوں جاؤ جو چاہو میرا کر لو۔ میں نے زمانہ کو گرفتار کرنا ہے اور نہ ہی میں آپ کو ایم۔ پی۔ اے سمجھتا ہوں۔ آپ جیسے بڑے ایم پی اے روزانہ میرے دفتر میں آتے ہیں میں کسی کو بھی لفٹ نہیں کرواتا۔ اس کے علاوہ بھی انہوں نے کافی نازیبا الفاظ میرے اور اس معزز ایوان کے دیگر ممبران کے خلاف بولے جس سے نہ صرف میرا بلکہ اس ایوان کا بھی استحقاق مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جانے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔ لاہ، منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مجھے تو ابھی تک اس کی کاپی بھی نہیں ملی۔ اس کو pending فرمائیے تو میں اس کا جواب دے دوں گا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک کل تک pending ہوتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، اب تحاریک التوائے کار شروع ہوتی ہیں۔ سب سے پہلے محترمہ پروین سکندر گل۔ (قطع کلامیں)

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! لاہ، منسٹر صاحب نے تحریک التوائے کار نمبر 262

pending کروائی تھی کہ شاید رپورٹ نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چلو پھر اس کو pending کر لیتے ہیں۔ محترمہ زین النساء قریشی!

میو ہسپتال کے ڈاکٹروں کا دس سالہ بچی کے علاج سے انکار

محترمہ زین النساء قریشی، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دن" مورخہ 23- جون 2005 کے مطابق میو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے بند روڈ کے محنت کش عبدالحمید کی 10 سالہ بچی سے زیادتی کی رپورٹ جانے سے نہ صرف انکار کر دیا بلکہ اس کو ابتدائی طبی امداد بھی نہ دی گئی اور غریب والد منت سماجت کرتا رہا۔ مجبوراً والد کو اپنی بیٹی کو گلکارام ہسپتال لے جانا پڑا اور گلکارام کے ڈاکٹروں کی طبی ملاحظہ رپورٹ کے مطابق زیادتی ثابت ہو گئی۔ اس واقعے سے عوام میں غیظ و غضب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہ منسٹرا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکرپور۔ جناب سپیکر! اس پر رپورٹ مستم اعلیٰ پولیس آپریشنز لاہور کی جانب سے ہے کہ "ایک بچی پھلتی بھر 10 سال سے علاقہ قناتہ شادباغ میں زیادتی کا واقعہ پیش آیا۔ لواحقین بچی کو لے کر قناتہ دکن ریس کورس گئے جس کا ملاحظہ ڈاکٹری اور علاج معالجہ بحوالہ سی او ڈی نمبری 54414 مورخہ 21-06-05 گلکارام ہسپتال سے کرایا گیا اور تمام کاغذات حوالہ شادباغ پولیس کئے گئے۔ حکم بذابابت قناتہ شادباغ میں باضابطہ کارروائی کرتے ہوئے ایس۔ ایچ۔ او قناتہ شادباغ نے مسماۃ غورحید بی بی زوجہ محمد اکرم قوم کھرل قناتہ شادباغ کے بیان پر مقدمہ نمبر 05-06-21/433/جرم 10/11/79 حدود آرڈیننس درج کیا ہے اور درج کرنے کے بعد غلام حسین عرف بلاتیلی ولد محمد یعقوب سنگھ جھنگلیاں شادباغ کو گرفتار کر کے حوالت جوڈیشل بمجھوایا گیا ہے۔"

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ پہلے ملزم کو گرفتار کیا گیا اس کی تفتیش کی

گئی۔ اب اس کا چالان عدالت میں پیش کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ جی۔

محترم زین النساء قریشی، میو ہسپتال کے ڈاکٹروں نے اپنی ذمہ داری کیوں نہیں نبھائی اور انہوں نے اس بات کو کیوں اتنا نظر انداز کیا؟ یہ کوئی ایک واقعہ نہیں ہے، اس قسم کے ہزارہا واقعات ہم اخبارات میں آنے دن پڑھتے رہتے ہیں۔ میرے knowledge میں یہ بات بھی آئی ہے کہ ایک 3 سال کی مصوم بچی کے ساتھ بھی اسی قسم کا کیس ہوا۔

جناب والا! یہ ہمارا معاشرہ کس طرف جا رہا ہے، اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس کا کیا سدباب کیا جانے گا، کیا حکومت اس طرف کوئی توجہ دے رہی ہے کہ آنے دن اس قسم کے کیسز مصوم بچیوں اور خواتین کے ساتھ ہو رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بی بی انہوں نے اس کی وضاحت تو کر دی ہے کہ اس کے خلاف کیس بھی درج ہو گیا ہے، arrest بھی ہو گیا اور پالان put up ہو گیا ہے۔ اب یہ عدالت کے اوپر ہے وہ اس کا جو بھی فیصلہ کرے۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، عدالت صاحب! فرمائیں۔

جناب سمیع اللہ خان، شکریہ۔ جناب سیکرٹری، جی سے ایم۔ پی۔ اے اور ایم۔ این۔ اے حضرات کے لئے ایکشن لائن کے لئے بی۔ اے کی شرط رکھی گئی اس وقت سے بی۔ اے کی ڈگری اتھارٹی اہمیت اختیار کر گئی ہے۔ اسی طرح جب ڈسٹرکٹ ناٹھن اور تحصیل ناٹھن کے لئے میٹرک کی شرط رکھی گئی تو یقینی بات ہے کہ میٹرک کی سند اتھارٹی اہمیت اختیار کر گئی۔ میں آپ کی اس ایوان کی اور پوری قوم کی توجہ جس مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آج اخبارات میں ایک خبر آئی ہے کہ لیفٹیننٹ جنرل (ر) مجید ملک صاحب جو کہ کسی ضلع کے ناظم کا ایکشن لڑنا چاہتے تھے۔ وہ کمیشن لینے کے بعد فوج کے ایک طریقے کے تحت اتھی high post تک پہنچے اور کل ان کے کاغذات، میٹرک کی سند کو مشکوک قرار دے کر مسترد کئے گئے۔ جیلے تو ہم یہاں یہ واویلا اور شور مچاتے تھے، یہ اپنا نظریہ رکھتے تھے کہ لوگوں کی دغدغیاں تبدیل کرنے کے لئے انہیں دھمکایا جاتا ہے، یہ ہمارا point of view تھا، انہیں خریدنا جاتا ہے انہیں لالچ دیا جاتا ہے

لیکن اب حالت یہ آگئی ہے کہ پاک آرمی سے لیفٹنٹ جنرل ریٹائرڈ کو اختلاف کرنے کی سزا اس صورت میں دی ہے کہ اس کی میٹرک کی سند کو بگس اور مشکوک قرار دیا گیا ہے۔ اپوزیشن کا ایک نقطہ نظر تو یہ ہو سکتا ہے کہ اختلاف کرنے کی وجہ سے اس سے یہ زیادتی ہو رہی ہے اور اس فیصلے کو کالعدم قرار دیا جائے۔ میں یہاں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر ہم میں سے کسی کی بی۔ اے کی ڈگری یا میٹرک کی سند جلی نکل آئے تو یقینی بات ہے کہ اس پر پریس بھی بست شور کرتا ہے اور ہم سول لوگوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ پورے ملک میں دینی مدارس کی سند پر لوگ پارلیمنٹ میں آئے ہیں۔ ان کی پوری پوری لٹریچر ہے اور ان کو کورٹس میں لے جایا گیا ہے اور ہر ہفتے ایک جرنل کی جاتی ہے کہ ہم ان کا یہ کر رہے ہیں وہ کر رہے ہیں لیکن آج ہم یہاں صرف لیفٹنٹ جنرل (ریٹائرڈ) جمید ملک نہیں بلکہ اس ملک میں جتنے ریٹائرڈ جنرل سیٹ کر رہے ہیں جتنے ریٹائرڈ جنرل اس ملک کی اسمبلیوں میں آئے ہیں یا آنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب! ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک ٹریبونل بنا کر ان سب کی میٹرک کی سند چیک کی جائے اور اس سلسلے کی ابتداء۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ ایک کے بارے میں تو بات کر سکتے ہیں سب کی بات تو نہیں کر سکتے۔ آپ نے ایک بات کی ہے۔ اس حد تک فیصلہ عدالت نے دیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ ایک ٹریبونل بنایا جائے۔ جس میں اس کی ابتداء جنرل پرویز مشرف کی میٹرک کی سند کی تصدیق سے ہو اور اس کے بعد تمام حاضر سروس جنرلوں کی ڈگریاں چیک کی جائیں۔ اگر یہاں کسی عام ایم۔ پی۔ اے کی ڈگری کو چیک کیا جاسکتا ہے تو جمید ملک کے بعد یہ پنڈورا بکس کھلنا چاہئے اور اس ملک کے تمام ریٹائرڈ جنرل اور حاضر سروس جنرل کی ڈگریوں کو چیک کرنے کے لئے ایک ٹریبونل تشکیل دیا جائے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! جب سمیع اللہ خان صاحب یہاں پر اپنی بات کر رہے تھے تو میری بائیں طرف بیٹھے ہوئے جناب کیانی صاحب (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) کہہ رہے تھے کہ انہوں نے سب کو "ٹن" دیا ہے۔ میں آپ سے پوچھوں گا کہ "ٹن" کا لفظ پارلیمانی ہے یا غیر پارلیمانی ہے؟ میں آپ کی رونگ چاہوں گا۔
وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، میں نے نہیں کہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ لفظ ایسا ہے جو اسمبلی میں پہلی دفعہ استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے بارے میں میں سوچ کر ہٹاؤں گا۔ اب تحریک اتوانے کا نمبر 423 محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 429 بھی محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کی ہے، تشریف نہیں رکھتیں اس لئے یہ تحریک بھی dispose of کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک اتوانے کا نمبر 430 ملک اصغر علی قیصر، حاجی محمد اعجاز اور راجہ طارق کیانی صاحب کی ہے۔

کوٹ لکھپت اور کیمپ جیل لاہور میں ٹارچر سیلوں کا قیام

ملک اصغر علی قیصر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی تیزی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 27-جون 2005 کے ایک موقر اخبار کی جبر کے مطابق کوٹ لکھپت اور کیمپ جیل لاہور میں پندرہ ٹارچر سیلوں کا انکشاف ہوا ہے جہاں پر انتظامیہ کے خلاف احتجاج بااثر قیدیوں کی خدمت نہ کرنے اور رشوت دینے سے انکار پر قیدیوں کو وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ ٹارچر سیلوں میں قیدیوں کے ناخن پلاس سے کھینچنے کے علاوہ انہیں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ کئی کئی کھینچنے کا کر کے اٹھا دیا جاتا ہے اور سخت گرمی اور دھوپ میں کھن پکڑوانے جاتے ہیں۔ جیل حکام نے انتظامی کارروائی سے بچنے کے لئے حواثہ قیدیوں کی ملاقات پر پابندی لگا رکھی ہے اور انہیں مدتوں میں بھی پیش نہیں کیا جا رہا ہے۔ وحشیانہ تشدد سے پانچ سے زائد قیدیوں کے

گردے فیل ہو گئے جنہیں ہسپتال میں داخل کرانے کی بجائے جیل ڈسپنسری سے طبی امداد دی جا رہی ہے اور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ کوٹ کھیت جیل میں ایسے دس ناردر سیل ہیں۔ کئی قیدیوں کو بوریوں میں بند کر کے ان میں کیزے کوڑے اور چوہے بھروز دینے جاتے ہیں اس طرح انتظامیہ نے ہزاروں قیدیوں کی زندگی امیرن بنا رکھی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکر یہ۔ جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے جو تحریک اتوانے کار پیش کی ہے۔ یہ ایک اخباری جبر پر مبنی تھی جو کہ 27 تاریخ کو اخبارات میں شائع ہوئی۔ انہوں نے اس کو پڑھا اور اس کے بعد تحریک اتوانے کار جمع کروا دی۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ اسی جبر کی مورخہ 29-06-05 کو اسی اخبار میں تردید بھی آچکی ہے جو شاید ان کی نظر سے نہیں گزری۔ جس میں واضح طور پر یہ سما گیا تھا کہ اس قسم کا کسی جیل میں ناردر سیل موجود ہے اور نہ ہی اس قسم کا کوئی واقعہ ہوا ہے۔ مزید برآں اسی اخباری جبر کی بنیاد پر ڈی آئی جی جیل ملذبت سے ایک انکوائری بھی کروائی گئی ہے اور اس قسم کے کسی بھی ناردر سیل کے وہاں قیام کا انکشاف نہیں ہوا۔ لہذا میری آپ سے استدعا ہے کہ یہ ایک اخباری جبر پر مبنی تحریک اتوانے کار تھی جس کی تردید بھی اسی موقر جریدے میں کر دی گئی ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ اس تحریک کو consider نہ کیا جائے۔

سید احسان اللہ و قاص، ایوان آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ وزیر قانون نے اخباری جبر کے حوالے سے جو فرمایا ہے تو یہ بھی صین ممکن ہے کہ اسی طرح ہو لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے کہ ہمارے ہاں جیلوں کے حالات بہت ابتر ہیں۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ تحریک اتوانے کا نمبر 430/05 dispose of کی جاتی ہے۔ اب 20 منٹ کے لئے وقفہ نماز مغرب کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے لئے 20 منٹ کا وقفہ کیا گیا)

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفہ کے بعد ڈپٹی سپیکر دوبارہ 6 بج کر 47 منٹ پر

کرسی صدارت پر منتہن ہونے)

جناب ڈپٹی سپیکر، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم پرائیویٹ ممبرز بل لیتے ہیں۔

مہر اشتیاق احمد، جناب سپیکر اچی تحاریک اتوانے کا ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کا نام غم ہو گیا تھا۔ وہ تو میں نے غم کر دیا تھا۔ اس پر آدھا کھنڈ تھا وہ کر دیا تھا۔

پوائنٹ آف آرڈر

مسجد شہید گنج کی جگہ گوردوارے کی تعمیر

(---جاری)

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر شہید گنج مسجد کے بارے میں بات کی تھی اور آپ نے وزیر قانون سے کہا تھا کہ وہ جواب دیں گے، اس اخبار کو پڑھ لیں گے تو میرا خیال ہے کہ یہ اب جواب دے دیں کیونکہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور یہ کوئی ایسے ہی خبر نہیں ہے بلکہ مصدقہ خبر ہے۔ اس پر میں آپ سے درخواست کروں گا کہ وہ اب اس کا جواب دے دیں۔ انہوں نے مجھ سے اخبار مانگی تھی اور میں نے وہ اخبار بھیج دی تھی۔ اس پر وہ گورنمنٹ کی طرف سے اپنا کوئی موقف بیان کر دیں۔

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ مسجد شہید گنج کا مسئلہ جو ہے یہ 1930 کے لگ بھگ اس کے بارے میں لاہور میں ایک بہت بڑی تحریک مسلمانوں نے کھڑی کی تھی اور اس میں سینکڑوں مسلمان شہید ہوئے تھے۔ اس جگہ پر بھگڑا تھا، مسلمان کہتے تھے کہ یہ مسجد

شہید گنج ہے اور سکھوں کا اصرار تھا کہ یہ گردوارہ شہید گنج کی جگہ ہے تو اس موقع پر عدالت نے اس پر stay دیا اس جگہ کو سرنمبر کر دیا گیا اور جو 1930 سے لے کر ابھی تک 2005 تک سرنمبر رہی ہے۔ وہ بند رہی ہے۔ یعنی پاکستان کے قیام کے بعد جبکہ حکومت پاکستان کے پاس یہ موقع تھا کہ وہاں پر گردوارے کی بجائے مسجد بنادی جاتی۔ کسی حکومت نے بھی اس کو ایک متنازعہ جگہ سمجھ کر مسجد کو نہیں بنایا۔ اب اگر وہ مسجد کے لئے متنازعہ جگہ ہے تو گردوارے کے لئے بھی متنازعہ جگہ ہے۔ ایک ایسے issue کو کھڑا کرنا جو کہ بہت عرصے سے عدالتی فیصلے کے تحت بند ہے یہ کسی لحاظ سے بھی مناسب نہ ہو گا۔ اس طرح خواستخواہ لوگوں کے اندر احتمال پھیلے گا۔ پھر حکومت کی بھی یہ خواہش ہے کہ ہندوستان کے ساتھ تعلقات کو بہتر بنایا جائے تو اس عمل میں بھی اس سے رکاوٹ پیدا ہو گی، لوگوں کو اس بات پر مطمئن کرنا کہ مسجد کی جگہ پر گردوارہ بن جانے یہ ممکن نہیں ہو گا اس لئے یہ بہت اہم issue ہے۔ میں وزیر اوقاف سے یا وزیر قانون سے یہ گزارش کروں گا کہ وہ اس بارے میں اپنی رائے سے ہمیں کوئی یقین دہانی کروائیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! وزیر اوقاف نے کہہ دیا تھا کہ یہ ہماری متروکہ اوقاف کی جگہ نہیں ہے اور نہ ہمارا اس کے ساتھ تعلق ہے۔ یہ اوقاف کی جگہ نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بعد میں دیکھ لیں کیونکہ ان کو تو جتنا ہی نہیں ہے۔ گورنمنٹ کے behalf پر چونکہ راجہ بشارت صاحب represent کرتے ہیں تو میں یہ کہوں گا کہ یہ گورنمنٹ کی طرف سے یقین دہانی کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، منسٹر اوقاف نے یہ کہا تھا کہ میں یہ معلوم کروں گا کہ آیا یہ اوقاف کی جگہ ہے یا متروکہ جائیداد ہے۔ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ یہ اوقاف کی جگہ ہے یا نہیں ہے۔ یہ اس کی معلومات کر کے بتائیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، پلیس اس میں ان کا جواب آجائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ابھی میں نے چیک کیا ہے۔ میں نے کو شمش کی ہے کہ سیکرٹری اوقاف کے ساتھ رابطہ ہو لیکن اس وقت میرا ان سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ آج ان سے ساری معلومات لے کر کل میں معزز رکن کو بھی عرض کر دوں گا اور اگر آپ کہیں گے تو

میں اس کا جواب بھی دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ کل تک کے لئے اسے pending کیا جاتا ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، ٹھیک ہے۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کانرہ، جناب سیکرٹری! میری گزارش یہ ہے کہ میرا ایک بل The

University of Arid Agriculture Rawalpindi کمیٹی سے پاس ہو کر اسمبلی میں پیش

ہونے کے لئے آیا ہوا ہے، جو پچھلے تین چار اجلاسوں میں pending ہوتا رہا ہے، براہ مہربانی!

اس کو مفاد عامہ سے متعلق قرار دادوں سے پہلے take up کر لیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، لیکن اس میں آپ کے اور بل بھی پہلے آتے ہیں یا تو آپ ان سب کو پہلے

forego کریں۔

جناب تنویر اشرف کانرہ، جی، ان سے پہلے یہ کر لیں۔ ابھی کافی ٹائم ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، نہیں میں آپ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ پہلے اس کو take up کیا جائے؟

جناب تنویر اشرف کانرہ، جی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس کے لئے مجھے ہاؤس سے اجازت لینا پڑے گی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سیکرٹری! اس سے پہلے بھی معزز رکن کا

بزنس موجود ہے یا تو وہ پہلے بزنس یہ محمودیوں۔ آخری آنٹم کو یہ پہلے لینا چاہتے ہیں اور پہلی آنٹم

کو آخر پر لینا چاہتے ہیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ جس طرح یہ ایجنڈے میں ہے آپ اس

طرح لیں۔ اگر وقت ختم ہو رہا ہو تو معزز رکن request کریں، وقت بڑھا کر بھی آپ اس کو

take up کر سکتے ہیں۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں ہے لیکن میری صرف استدعا یہ ہے کہ اگر

ایجنڈے کے مطابق چلیں تو مناسب رہے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لاہ منسٹر صاحب! باقی بڑ بھی انہی کی طرف سے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، تو پھر وہ چھوڑ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ آیا ان کو dispose of کر دیا جائے اور اس کو

take up کیا جائے؟

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب سپیکر! یہ جیسے لاہ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ بعد میں بھی

ہم وقت بڑھا کر لے لیں گے تو وہ براہ مہربانی! کسی بھی صورت آج لے لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کس کو لے لیا جائے؟

جناب تنویر اشرف کاثرہ، اگر بعد میں وقت بڑھا کر اس طریقے سے میرا بل ہو جائے تو تب

بھی ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ فیصلہ کر لیں۔ یہ تو آپ کے اوپر ہے۔ اگر آپ اپنے پہلے بلوں کو

dispose of کرنا چاہتے ہیں تو ہم پھر ان کو dispose of کر دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جب اس کی باری آنے گی تو پھر اس کی fate discuss کریں

میں پہلے باقی کارروائی تو چھتے دیں نا۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، چلیں جیسے آپ مناسب سمجھتے ہیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ اب ہم پرائیویٹ ممبرز بل لیتے ہیں۔

مسودات قانون (جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون پنجاب امتناع پتنگ بازی مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: The first is "The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005."

جی، تنویر اشرف کاٹھ صاحب!

MR TANVEER ASHRAF KAIRA:- I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab
Prohibition of Kite Flying Activities Bill 2005. "

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is

"That leave be granted to introduce the Punjab
Prohibition of Kite Flying Activities Bill 2005. "

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: I oppose it.

جناب تنویر اشرف کاٹھ، جناب سپیکر! جملہ ٹیک recreation and entertainment کا تعلق ہے تو میں بھی اس کے حق میں ہوں کہ ہمارے معاشرے میں اس کی ضرورت ہے اور یہ ضرور ہونی چاہئے لیکن یہ Recreation and entertainment should not be at the cost of human life جیسا کہ گورنمنٹ ایک آرڈیننس لے کر آئی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے Prohibition of Dangerous Kite Flying Activities آرڈیننس 2001 میں پیش کیا۔ اس بل کے مطابق metallic wire اور ناٹکون کی ڈور کو kite flying میں استعمال نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن یہ استعمال ہوتی رہی اور بسنت کے دوران بے شمار مصوم انسانی جانیں اس کی بھینٹ چڑھتی رہیں۔ اس کے علاوہ ضلع ناٹک لاہور نے میلبورن کے ایک پروگرام میں کہا کہ یہ ہمارے لئے ممکن نہیں ہے کہ ہم اس پر implement کروا سکیں۔ اس کا واحد حل یہی ہے کہ اسے مکمل طور پر prohibit کیا جائے بصورت دیگر ہم اس کو کنٹرول نہیں کر سکیں گے۔ اس کی وجہ سے قیمتی جانیں ضائع ہوتی ہیں، بہت زیادہ پیسے کا نقصان ہوتا ہے اور دلہڑا کے کئی instruments بل جاتے ہیں۔ انڈامیری گزارش ہے کہ میرے اس بل کو کمپنی کے حوالے کیا جائے۔ یہ بل نہایت ہی ضروری ہے۔ ایک طرف پنجاب حکومت نے personal safety کے لئے helmet لاگو کر دیا ہے جبکہ دوسری طرف ہتنگ بازی کی اجازت دے رکھی ہے جس سے قیمتی جانیں ضائع ہو

رہی ہیں۔ لہذا میں گزارش کروں گا کہ میرے اس بل کی مخالفت نہ کی جائے۔

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! اس پر میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ذہنی سپیکر: جی، فرمائیے!

جناب ارشد محمود بگو : جناب سپیکر! یہ مسئلہ آٹھ مہینے پہلے بھی یہاں پر زیر بحث آیا تھا اور اس پر وزیر قانون نے بڑے زور دار طریقے سے کہا تھا کہ ہم اس پر کڑی نگرانی رکھیں گے 'wire' کے ساتھ پتنگ بازی کو ہم روکیں گے لیکن روز اخبارات میں آتا ہے 'ہر دوسرے تیسرے دن کوئی نہ کوئی عورت' بچہ اور مرد اس پتنگ بازی کی بھینٹ بڑھ جاتا ہے۔ مجھے علم ہے 'یہ ان کی مجبوری ہے یہ اس کی مخالفت ضرور کریں گے اس لئے کہ اس ملک کے صدر صاحب اس کے حق میں ہیں۔ جس طرح کہ فاضل محرک نے کہا ہے کہ ہم entertainment کے خلاف نہیں ہیں۔ اس کے لئے کئی اور طریقے بھی adopt کئے جاسکتے ہیں۔

جناب والا! یہاں لاہور میں پہلے بھی پتنگ بازی ہوتی تھی 'اس وقت کوئی مخالفت نہیں کرتا تھا۔ جب سے اس کو حکومت کی سرپرستی ملی ہے 'اس وقت سے لے کر یہ وباء دن بدن پھیلتی جا رہی ہے۔ اس حوالے سے واپڈا کا بھی احتجاج ہے اور انہوں نے حکومت پنجاب اور وفاقی حکومت کو لکھ کر بھیجا ہے کہ اس سے واپڈا کا کروڑوں روپے کا نقصان ہوتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس بل کو کمیٹی میں جانے دیں 'وہاں پر یہ discuss ہو تو شاید اس کا کوئی بہتر حل نکل آئے۔ شاید ہم اس کا کوئی تدارک کر سکیں۔ لہذا میں وزیر قانون سے یہ درخواست کروں گا کہ ابھی بت کہیں سے بھی ہو اسے adopt کرنا چاہئے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپوزیشن کی ابھی باتوں کو introduce کرنے کے لئے ان کے ساتھ ہیں تو میں ان سے درخواست کروں گا کہ اس بل کی مخالفت نہ کریں 'اس بل کو کمیٹی کے سپرد ہونے دیں۔ کمیٹی discussion کرنے کے بعد اگر اس کو kill کرتی ہے تو ٹھیک ہے۔ اس سے محرک کی بھی حوصلہ افزائی ہو گی بہت شکر ہے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی : پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! مجھے بھی اس حوالے سے بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ذہنی سپیکر: جی، فرمائیے!

محترمہ پروین مسعود بھٹی: شکر ہے۔ جناب سپیکر! ایک سال پہلے میں نے بھی آپ سے یہی درخواست کی تھی اور وزیر صاحب نے فرمایا تھا کہ جو لوگ پتنگ بازی کرتے ہیں ہم انہیں سخت سے سخت اور کڑی سزاؤں دیں گے لیکن اس وقت بھی میرا سوال تھا کہ کیا آپ نے کوئی کبیرے فٹ کئے ہونے ہیں یا ریڈار لگایا ہوا ہے؟ آپ کیسے معلوم کریں گے کہ پتنگ کس طرف، کس جگہ سے آئی ہے اور کس کی پتنگ سے کلا کتا ہے؟ آج تک اس بات کا جواب نہیں آسکا۔ پچھلے دفعہ بسنت کے موقع پر لاہور میں ہر دس منٹ بعد بجلی چلی جاتی تھی، ہزاروں ایکٹروئکس ایشیا فریج، ڈیپ فریژز، ٹیلی ویژن وغیرہ کا نقصان ہوا تو ان حقائق کے پیش نظر میں اس بل کی حمایت کرتی ہوں اور درخواست کروں گی کہ اس بل کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ یہ بہت ضروری ہے۔ پتنگ بازی سے قیمتی جائیں ضائع اور لاکھوں روپے کا نقصان بھی ہوتا ہے۔ شکر ہے۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہمارے دوست توپرا اشرف کازہ صاحب نے پتنگ بازی کے بارے میں بات کی ہے۔

محترمہ عابدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب نجف عباس سیال: اہل جی! آپ بیٹھ جائیں بعد میں بول لیجئے گا۔ جناب والا! پاکستان کا وہ تواریخ ہے کہ جس کے لئے پوری دنیا سے لوگ آتے ہیں۔ انگلینڈ، ترکی، امریکہ سے لوگ پاکستان میں بسنت منانے آتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ پاکستان میں بسنت ملال دن منائی جاتی ہے۔ ارشد بگو صاحب نے کہا ہے کہ entertainment کے اور بھی کئی ذرائع ہیں۔ پاکستان ایک زرخیز ترین ملک ہے لیکن ہماری tourism نہ ہونے کے برابر ہے۔ چونکہ یہاں entertainment میر نہیں لہذا بہت کم tourists آتے ہیں۔ اگر ہمارے ہاں tourists آئیں گے تو پھر ملک کو زر مبادلہ ملے گا اور ملک ترقی کرے گا۔ بسنت کے ایک دن کی وجہ سے کوئی غریب آدمی اپنی چو بیٹے کی روزی کما لیتا ہے۔ کوئی بکوزے بیچتا ہے، کوئی کھانا کاتا ہے، کوئی فروٹ بیچتا ہے۔ اگر پتنگ بازی کے باعث بجلی کی ٹرینگ ہوتی ہے تو اس عوامی سے قانون موجود ہے۔ کازہ

صاحب گجرات میں رستے ہیں یہ اگر اس دفعہ بسنت پر آئیں، میں بھی ان کے ساتھ چلوں گا یہ ملاحظہ کریں گے کہ پولیس کتنی efficiency کے ساتھ move کرتی ہے۔ اگر کہیں بھی دھاتی ڈور کا استعمال ہوتا ہے تو اسے فوراً روکا جاتا ہے۔ ہمارا اس ملک کو جدید طرز پر چلنے دیں۔ اگر ہمارا ایک تھوڑا مشہور ہو گیا ہے اور اس کی وجہ سے ملک میں زر مبادلہ آ رہا ہے تو اس بات آپ حد بسلسلہ حد نہ کریں۔ اس سے بھونے بچے بھی اپنا شوق پورا کر لیتے ہیں۔

(اپوزیشن پنچر کی طرف سے حمیم، حمیم کی آوازیں)

محترمہ عابدہ جاوید: جناب والا! یہ تو پتنگ بازی کی آڑ میں فحاشی پھیلانی جا رہی ہے۔ یہ ایک اسلامی ملک ہے۔

جناب نجف عباس سیال: اس میں حمیم والی کیا بات ہے، کیا پتنگ اڑانا حمیم والی بات ہے؟ آئی اللہ کھڑی ہوئی ہیں اور حمیم حمیم کر رہی ہیں۔ اس میں حمیم والی کیا بات ہے۔ یہ بھی مڈل ٹاؤن پارک میں جا کر پتنگ اڑائیں۔ کیا وہ فحاشی نہیں تھی جب نواز شریف صاحب فون کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میرے پیانگے رنگوں۔ وہ فحاشی نہیں تھی جب کسی کی یاد میں انہوں نے گھر چوک میں ہاتھ بنا دیا تھا۔ کیا وہ فحاشی نہیں تھی جب یہاں لاہور سے بیٹی کا پٹر سمری پانے لے کر مری جاتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آرڈر ہلڈر۔ آرڈر ہلڈر۔ No cross talk please. محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ جی، صدیقی صاحب! آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی: جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں پتنگ بازی ہو، کبوتر بازی ہو، بئیر بازی ہو۔ ماشاء اللہ یہ ہماری ثقافت کے حصے رہے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ آج کل ہم ویسے بھی روشن خیال پاکستان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔ ڈاکٹر صاحب! میں آپ کو یاد دلادوں کہ آپ کے دور میں وزیر اعظم ہاؤس میں بھی اسٹبل بنے ہیں، وہ بھی شوق تھا جس پر لاکھوں روپے اخراجات آتے تھے۔ جہاں اس حمام میں سب ننگے ہیں۔ اس حمام میں کوئی حاجی قلب الدین نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، سیال صاحب! میں آپ کے حق میں ہوں۔

جناب نجف عباس سیال، بھائی اس عام میں سب ننگے ہیں۔ اس عام میں کوئی مدعی قطب الدین نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! میں تو ان کے حق میں بات کرنے کے لئے جا رہا ہوں۔ میں دلائل سے حجت کروں گا کہ پتنگ بازی کیوں ضروری ہے؟ میرے بھائی بات کو غلط طرف کیوں لے گئے ہیں؟ الحمد للہ ہمارے دور میں وہاں گھوڑے رکھے گئے، نسی گھوڑے رکھے گئے۔ ان کی خدمت کی گئی۔ گھوڑا ایسا ابھما جانور ہے جس کے بارے میں آپ کو پتا ہے کہ جنگوں میں بڑا تازگی کا نامہ سر انجام دیتا رہا ہے۔ میں نہیں کہنا چاہتا کہ اب حالات بدلے ہیں تو گھوڑوں کی جگہ

[*****] (نعرہ ہائے تحسین)

اگر گھوڑے کی خدمت کی جانے اسے کھن اور مرے کھلانے جائیں تو اس پر میں فخر ہے۔ ہم تو آنے والے وقت میں بھی انشاء اللہ گھوڑے پالیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ کم از کم [*****]

MR DEPUTY SPEAKER: Expunge this from the record.

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، اب میں گزارش کرتا ہوں کہ پتنگ بازی بڑی ضروری چیز ہے۔ اسلٹ پیپرز پانی والے روشن خیال آں تے اسلٹ پتنگ بازی دے حق وچ ہاں۔ جناب والا! serious بات یہ ہے کہ پتنگ بازی ضرور ہونی چاہئے۔ معزز بھائی نے جو بل پیش کیا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں جو جانی نقصان ہوتے ہیں یا اوپڑا کی وجہ سے لوگوں کے جو مالی نقصان ہوتے ہیں اس سلسلے میں ایسی تجاویز دی جائیں۔ پتنگ بازی کا اتوار واقعی ایک بہت اچھا اتوار ہے۔ اس میں بہت سے لوگ دور دور سے آ کر entertainment کرتے ہیں۔ ہمیں ان کی entertainment ختم نہیں کرنی چاہئے لیکن ہم اس پر ایک طریق کار متعین کر لیتے ہیں جو مکہ آج کل ہمارے صدر صاحب بھی روشن خیال ہیں اور ان کے پیروکار بھی روشن خیالی کو promote کر رہے ہیں تو روشن

* حکم جناب ذہنی سیکرٹری اعلیٰ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

خیالی کو بہتر کرنے کے لئے میں انہیں تجاویز دیتا ہوں کہ پبلنگ بازی ضرور کرائیں۔ ایک دن کی بجائے تین دن کا تواری ہو، حکومت پنجاب کی زیر سرپرستی ہو۔ ریس کورس گراؤنڈ، جلو پارک اور جناح سٹیڈیم میں سرکاری سرپرستی بہترین کیپ گئے پائینس وہاں پر temporary night clubs بننے پائینس اور ہو سکے تو bar اور باقی لوازمات بھی فراہم کئے جائیں۔۔۔ بھائی! کیا فرق پڑتا ہے روشن خیالی ہے۔ ہن گمبراؤنڈ مارے اسل بعد وچ اسو کم تہاں کریٹاں پیاں اور اتھے آ کے تقریراں بہت کریندے آں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ اگر حکومتی سرپرستی میں لوگوں کو facilitate کر کے نور ازم کے تحت فری بسیں چلیں اور بسنت میں شمولیت کے لئے راجن پور اور ڈیرہ غازی خان کے لوگوں کو یہاں پر فری لائیں ان کی خوراک کا انتظام کیا جانے۔ وزیر ثقافت ان کے لئے سولیات فراہم کریں اور پارلیمنٹیرین کو خصوصی دعوت نامے دینے جائیں اور ہم اس میں بیٹھ کر تین دن تک پبلنگ بازی کریں۔ وہاں پر کھانا بھی کھائیں پریس والوں کو بھی بلائیں۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: This is no point of order.

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، اجماعی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، جی 'لائسنس' اب آپ بات کریں۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اجماعی پوائنٹ آف آرڈر discuss کر لیتے ہیں۔ This is no point of

order اس میں جان ہی نہیں ہے۔ کاثرہ صاحب نے جو point raise کیا اس کا لاء منسٹر کو

جواب دیں Let me take a decision on that.

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میں نے کاثرہ صاحب کے متعلق ہی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں اس کے بعد آپ کو نام دیتا ہوں۔ جی 'لاء منسٹر'

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری کاٹھ صاحب نے جو بل پیش کیا ہے اس کے متعلق میری صرف یہ گزارش ہے کہ اس سے پہلے بھی The Punjab Prohibition of Dangerous Kite Flying Activities Ordinance 2001 اس میں فرق صرف یہ ہے کہ 2001 کے آرڈیننس پر پابندی لگائی گئی ہے کہ دھاتی تار یا ٹانگوں کی ڈور یا سندی کے ساتھ ہتنگ بازی نہیں کی جاسکتی۔ جہاں تک میرے دوستوں نے واچڈا سے متعلق کہا ہے وہ ساری برائیاں سبھی پیدا ہوتی ہیں جب دھاتی تار سے ہتنگ بازی کی جائے تو اس پر already پابندی موجود ہے۔ کاٹھ صاحب اس بل میں ہتنگ بازی پر مکمل طور پر پابندی چاہتے ہیں۔ مکمل طور پر پابندی کے اثرات کے سلسلے میں میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس سے لاکھوں لوگوں کا روزگار ڈھسے گا۔ اگر ہم یہاں بیٹھ کر یہ فیصلہ کر لیں کہ اس صوبے میں کوئی آدمی ہتنگ بازی کر ہی نہیں سکتا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی ہو گی۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ already جو قانون موجود ہے جس میں پابندی ہے کہ دھاتی یا ٹانگوں کی تار جو نقصان پہنچاتی ہے اس سے ہتنگ بازی نہ کی جائے تو اس پر سختی کے ساتھ implementation کی ضرورت ہے۔ جس طرح نیپال صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اس کی effective implementation کے لئے گزشتہ سال بسنت کے توار پر 140 مقدمات ان لوگوں کے خلاف درج کئے جو مروجہ قوانین کی خلاف ورزی کر رہے تھے۔ اسی طرح 72 ایسے لوگوں کے خلاف پچھلے درج کئے گئے جنہوں نے بسنت کے موقع پر ہوائی فائرنگ کی یا کسی غیر قانونی کارروائی میں حصہ لیا جس پر پابندی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کا ایک اچھا بھلا روزگار ہوا ہے اور ایک entertainment کا ذریعہ بھی ہے۔ جس طرح انہوں نے خود فرمایا کہ entertainment ہونی چاہئے۔ بچانے اس کے کہ اس ذریعہ پر مکمل طور پر پابندی لگائیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ جس وجہ سے انسانی جانوں کا حیاغ ہوتا ہے اس کو کنٹرول پر کیا جائے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس کے لئے حکومت پہلے بھی اقدامات کر رہی ہے اور انشاء اللہ مزید اقدامات بھی کریں گے۔ یہ تو میں نے ایک قانون کی بات کی ہے کہ

ہے۔ اس کے علاوہ لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے شیڈول VIII punishment میں بھی اس کو ذائل دیا گیا ہے۔ جیسے محترم نے فرمایا کہ حکومت کے پاس کیا barometer ہے کہ یہ اس بات کا تعین کرے کہ کون غلط کام کر رہا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے بلدیاتی ادارے جن کا نجلی سطح تک وجود ہے اور ان کا ایک set up موجود ہے۔ ہم نے ان کو بھی یہ اختیار دے دیا ہے کہ اگر کوئی اس قسم کی غیر قانونی سرگرمی میں ملوث پایا جاتا ہے تو وہ بھی اس کے خلاف کارروائی کر سکتے ہیں۔ لہذا آپ سے میری استدعا ہے کہ اس بل کو پیش کرنے کی اجازت نہ دی جائے اور اسے دو ٹوک کے لئے ہاؤس کے سامنے پیش کیا جائے۔

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ فرمائیے!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر اس پر میں بات کر چکا ہوں۔ اس طرح تو ایک پنڈورا بکس کھل جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں وہ ایک اور پوائنٹ آف آرڈر کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جی، کسی اور پر کر لیں۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر میں نے تو اسی پر بات کرنی ہے۔

آوازیں، اب نہیں ہو سکتی۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! اب آپ کے فیصلے ہاؤس نے تو نہیں کرنے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، as per rule اگر آپ نے کوئی اور پوائنٹ آف آرڈر raise کرنا ہے تو

کریں۔ بنیادی طور پر کاٹزہ صاحب نے یہ بل raise کیا ہے اس پر دو تین اور بھائیوں نے بات کی

ہے اور انہوں نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب ہاؤس نے فیصلہ کرنا ہے اور I am going to

put the question. کیونکہ اب اس پر بحث کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر تو سن لیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That leave be granted to introduce the Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill 2005."

(تحریک منظور ہوئی)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب نجی تعلیمی ادارہ جات

(ترقی و تنظیم) مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2005. Ch. Asghar Ali Gujjar, Mr. Arshad Mehmood Baggu and Syed Ihsanullah Waqas may move it.

CH ASGHAR ALI GUJJAR: Mr. Speaker! I move:

"That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is :

"That leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005."

MINISTER FOR EDUCATION: I oppose it, sir.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ہم نے جو یہ پرائیویٹ بل پیش کیا ہے یہاں پر اس حوالے سے کئی دفعہ بات ہوئی ہے کہ پورے پنجاب بکھڑے پاکستان میں پرائیویٹ انسٹیٹیوٹس جس

طرح نوٹ ماڈ کر رہے ہیں ان کو باندھنے کے لئے 'ان کو قانون کے دائرے میں لانے کے لئے کوئی قانون موجود نہیں ہے۔ اسی سلسلے میں وزیر تعلیم نے بھی ہم سے کئی دفعہ کہا کہ آپ کوئی بل لے کر آئیں تو ہم انشاء اللہ اس کی favour کریں گے اور آپ کے ساتھ بیٹھ کر ہاؤس میں بہتر تجاویز بھی لے کر آئیں گے اور اس پر ہم بات بھی کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے یہاں پر دس amendments پیش کی ہیں۔ ہم نے اس کے سیکشن 2(a) میں یہ amendment propose کی ہے کہ تمام سکولوں کی A, B and C categories بنادی جائیں تو اس لحاظ سے چیک اینڈ بیلنس کا سلسلہ ٹھیک ہو جائے گا۔

جناب والا! انہوں نے ایک ڈسٹرکٹ کمیٹی بنائی ہوئی ہے جسے انہوں نے اپنے روز میں define نہیں کیا کہ اس ڈسٹرکٹ کمیٹی میں کون لوگ ہوں گے لیکن ہم نے اس میں باقاعدہ یہ دیا ہے کہ اس میں کون کون لوگ ہوں گے۔ جس میں ای۔ ڈی۔ او ایجوکیشن نیچے سے ہیڈ ماسٹر اور ماہر تعلیم اور اس حلقے کا ناظم اس طرح سے ہم نے کوئی دس ترامیم دی ہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ پچھلے تین سال سے جتنے اچھے بل اور جتنی بہتر تجاویز اپوزیشن کی طرف سے ہم نے ہاؤس میں پیش کی ہیں ہمیں یہ افسوس ہے سمنا پڑتا ہے کہ حکومت نے اپنی اکثریت کے بل بوتے پر اس کو bulldoze کرنے کی کوشش کی ہے۔ جس طرح کہ میرے قاضی دوست وزیر تعلیم میاں عمران مسعود صاحب نے اس کو oppose کیا تھا۔

جناب والا! میں آپ کی وساطت سے حکومت کو یہ درخواست کروں گا کہ یہ کوئی ایسا بل نہیں ہے جس پر حکومت کے خلاف کوئی allegation لگ جانے کا یہ حکومت کے خلاف کوئی ایسی بات اشہدات میں لایا جائے گی۔ وزیر موصوف اس کو کمیٹی میں آنے دیں اس کو زیر بحث آنے دیں اور وہاں پر حکومت اگر اس کو ختم کرنا چاہتی ہے بل کو kill کر دیتی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اتنی محنت کے ساتھ ہم یہ بل تیار کرتے ہیں اس کو ہاؤس میں پیش کرتے ہیں لیکن اس طرح ہاؤس میں اس کو bulldoze کرنا نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی لحاظ سے درست نہیں ہے۔ میں حکومت کو دست بستہ یہ درخواست کروں گا یہ attitude درست نہیں ہے۔ ایسے معاملات پر ہم حکومت کے ساتھ مل بیٹھتے ہیں اور negotiation کر کے کچھ

ترمیم واپس لے لیتے ہیں اور کچھ حکومت ہمارے ساتھ تعاون کرتی ہے لیکن اب اس سے حکومت یہ نتیجہ نکالنا چاہتی ہے کہ آئندہ ہم ان کے ساتھ کسی بھی طریقے سے کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ بلکہ جو ترمیم ہم یہاں پر لائیں گے ان پر پورے طریقے سے ہم بحث کریں گے۔ میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بولنے کی اجازت دی لیکن میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وزیر تعلیم نے اس کو oppose کر کے کوئی ذمہ داری کا مظاہرہ نہیں کیا۔ شکریہ

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا مجھے بھی اس پر بات کرنے کے لئے وقت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حوالے سے جو بھی مسائل ہم نے ان کو بتانے ان کو حل کرنے کی بجائے ان میں مشکلات پیدا کی گئیں۔ کیا یہ ان کی پاکستانی سوچ ہے؟ کیا یہ ان کی اسلامی سوچ ہے؟ اسلامی جمہوریہ پاکستان کس لئے بنایا گیا تھا؟ اس کا مقصد کیا تھا؟ انگریزوں اور ہندوؤں نے اپنی غلطی کو تسلیم کیا تھا اور انہوں نے اس چیز کو مانا تھا کہ مسلمانوں کا حق ہے لیکن وہ نہیں چاہتے تھے کہ پاکستان کو بنایا جائے لیکن ان کی مجبوری تھی اور انہوں نے مجبور ہو کر اس ملک کو بنایا۔ یہ ملک اسی لئے بنایا گیا تھا کہ مسلمان دو قومی نظریے کے تحت اپنی زندگیوں میں آسائیاں پیدا کر سکیں لیکن یہاں پر کیا ہو رہا ہے؟ ہم یہاں پر جو بھی حق سچ کی بات کرتے ہیں اس کے لئے ان کے وزراء، ناٹکس اڑاتے ہیں۔ یہ یہاں پر جموت بولتے ہیں کہ ہم مشکلات کو حل کرتے ہیں۔ میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ کی سوچ پاکستانی ہے؟ کیا آپ کی سوچ اسلامی ہے؟ آپ مجھے بتائیں کہ آپ چاہتے ہیں کہ ان سب برائیوں کو ختم کیا جائے؟ اگر حاکم وقت کا حکم ہے تو وزیر اعلیٰ جو اس وقت حاکم وقت ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ اچھائی پھیلانی جائے اور برائی کو روکا جائے۔ کیا بسنت میں کوئی اچھائی کا پہلو ہے؟ اس سے بے حیالی کو فروغ دیا جاتا ہے۔ میں آپ سے یہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ بسنت کو ہمیشہ منایا جاتا رہا ہے۔۔۔

ایک آواز، آپ کے دور میں بھی منائی گئی۔

محترمہ عابدہ جاوید، جموںوں پر تو خدا کی لعنت ہے ہی تو وقت بتانے کا لیکن میں آپ سب سے کہتی ہوں کہ جس گرفت میں آپ آئیں گے اس سے آپ بچ نہیں سکیں گے۔ حق اور سچ کو آپ چھپا نہیں سکتے۔ حق سچ کو آپ بھی ختم نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سب سے زیادہ طاقتور ہے آپ سب اس کی گرفت میں آئیں گے۔ حق سچ نے سامنے آنا ہے لیکن میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ دہشت گردی کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ کیا آپ اس کے لئے رکاوٹیں ڈال رہے ہیں یا واقعی کوئی اقدامات کر رہے ہیں؟ میں آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں، آپ کے منہ کیا کر رہے ہیں؟ ان سے یہ پوچھا جانے کہ ان کا کیا کردار ہے، لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے انہوں نے اب تک کیا اقدامات کئے ہیں؟ وزیر قانون سے میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سڑکوں پر گیٹ کس لئے لگانے جاتے ہیں، صرف راستے روکنے کے لئے، میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ سڑکیں کس لئے بنائی جاتی ہیں اس لئے کہ لوگ آسانی سے آ جا سکیں لیکن ان کا جہاں دل چاہتا ہے سڑکوں پر گیٹ لگا دینے جاتے ہیں، جہاں دل چاہتا ہے دیواریں کھڑی کر دی جاتی ہیں۔ قانون کیا ہے؟ میں کہتی ہوں کہ اس معاشرے میں کبھی ترقی نہیں ہوتی، کبھی امن اور سلامتی پیدا نہیں ہوتی جب تک قانون کی گرفت سخت نہ ہو، جب تک سب کے لئے انصاف مساوی نہ ہو، جب تک قانون کی گرفت میں سب کو نہیں لایا جانے کا تب تک حالات ٹھیک نہیں ہوں گے۔ میں اس کے ساتھ آپ کو یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ آپ نے اپنے رب کو بھی جواب دینا ہے، آپ اس معاشرے کو بھی جواب دہ ہیں۔ آپ یہ نہ کریں کہ حق کے لئے جو آواز اٹھانی جانے اس کے لئے آپ مشکلات پیدا کریں اور جو دہشت گردی کے لئے دندناتے پھریں، بد امنی کے لئے، بے حیائی کے لئے، فحاشی کے لئے اور بے غیرتی کے لئے، آپ راستے ہموار کریں۔ میں آپ کو وہ بات کہنا چاہتی ہوں جو آپ کو رب نے کہا ہے کہ اچھلتی پھیلانی جانے اور برائی کو روکا جائے۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ دہشت گردی کو ختم کرنا آپ سب کا فرض ہے، اجتماعی طور پر دہشت گردی جو یا انفرادی طور پر ہو اس کو ختم کرنا آپ سب کا فرض ہے۔ یہ دہشت گردی کسی علاقے میں ہو یا دنیا کے کسی حصے میں ہو۔۔۔ (قطع کلامیں) نعرہ نکلیں۔

آوازیں، اللہ اکبر۔

محترمہ عابدہ جاوید، تو میں آپ کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ آپ کو اس وقت ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے وہ اقدامات کرنے چاہئیں جو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مفاد ہیں، جس کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا تھا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ محترمہ فرزانہ نذیر!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ نے رٹی رٹائی بڑی اہمی تقریر کر دی ہے۔ یہ اسلام کے متعلق بات کر رہی تھیں۔ اسلام میں تو یہ ہے ہی نہیں کہ کسی پر لنت بھیجے جانے، اپنے گریبان میں بھی جھانکنا پائے۔ انہوں نے اپنے دور میں کیا کیا ہے؟ انہوں نے تو ملک کو لوٹنے کی اتہا کر دی، قرض اٹھا کر ملک سوارو کے نام سے انہوں نے دنیا جہاں کا پینا لوٹا۔ انہوں نے اپنے دور میں مزدوروں کا بیڑہ غرق کیا۔ کیا ایوانوں میں ڈانس کی محفلیں آپ نہیں کرواتے رہے؟ کیا اس وقت وہ سب کچھ جائز تھا؟ یہ ایک تفریح ہے اور تفریح اسلام میں with limitation جائز ہے۔ اسلام کوزے میں بند کر دینے کا نام نہیں ہے بلکہ اسلام رواداری کا مذہب ہے۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت عائشہ کو اپنے کندھوں پر کھڑا کر کے میدد کھلایا تھا۔ اسلام نکل کا نام نہیں ہے۔ یہ اسلام اسلام کرتی رہتی ہیں، دوسروں کے لئے یہ کیا کرتی ہیں؟ محترمہ کبھی اپنے حلقے میں گئی ہیں، کبھی جناح ہسپتال گئی ہیں جو ان کے باطل قریب ہے؟ ان کو تو کچھ چاہی نہیں ہے۔ یہاں بیٹھ کر باتیں کرنا بڑا آسان ہے۔ اسلام تو انسانیت کا نام ہے، اسلام تو خدمت کا نام ہے، اسلام برقیے کا نام نہیں ہے۔ اسلام یہ ہے کہ آنکھوں میں سیاہ جو اور ذہن بھی کچھ کام کرتا ہو۔

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا! میں بھی ان سے اہمی تقریر کر سکتی ہوں۔ یہ غلط بات کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ تشریف رکھیں۔ مہربانی، شکریہ

محترمہ عابدہ جاوید، جناب والا! میں یہ عرض کروں گی کہ یہ جموت بولتے ہیں اور جموتوں پر خدا کی لنت۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، بس۔ بی بی اے بس کافی بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ سید احسان اللہ
وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! ماشاء اللہ ہماری دو ممبران کی بحث سے ہمیں یہ اندازہ
ہوتا ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، سیر حاصل بحث ہوئی ہے۔ (قطعے)

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اتنی اعلیٰ میڈر کی بحث پارلیمانی تاریخ میں کبھی نہیں ہوئی
ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جنرل مشرف صاحب کا خواتین کو اسمبلیوں میں بڑی تعداد میں
بھیجنا بہت ہی احسن قدم تھا۔ (قطع کلامیں)

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے صحت، جناب والا! یہ اپنے الفاظ واپس لیں۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میں نے تو کہا ہے کہ ایک احسن قدم تھا۔ میں نے تو یہ کہا
ہے کہ دونوں کی اعلیٰ میڈر کی گفتگو۔۔۔ (قطع کلامیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، اذان ہو رہی ہے۔ خاموشی اختیار کی جائے۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج ہم نے

Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation)
(Amendment) Bill, 2005.

میں بنیادی طور پر پرائیویٹ اداروں کے لئے ایک سسٹم بنانے کے لئے کچھ تجاویز پیش کی ہیں۔
میں نہیں سمجھتا کہ ہماری پیش کردہ تجاویز تھی ہیں اور ان پر ہم کوئی compromise کرنے کے
لئے تیار نہیں ہیں بلکہ کچھ suggestions ہیں اور ہمارے اسی ہاؤس نے اور ہمارے ایک فاضل
رکن کی تجویز پر پرائیویٹ تعلیمی اداروں کو کسی سسٹم میں لانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی تھی

اور اسی حوالے سے میں نے یہ ایک کوشش کی ہے کہ اسے ایک بل کی شکل میں پیش کیا جائے۔ پاکستان کے اندر سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے پرائیویٹ تعلیمی ادارے ہیں جو گورنمنٹ کے کسی ادارے کے ساتھ رجسٹرڈ ہی نہیں ہیں۔ گورنمنٹ ان کو پوچھ سکتی ہے نہ ان کو چیک کر سکتی ہے، ان کا سلیبس دیکھ سکتی ہے نہ ان کی academy پر نظر رکھ سکتی ہے اور نہ وہاں پر ملازمین کی تنخواہوں کا کچھ خیال کر سکتی ہے، نہ اس بارے میں دیکھ سکتی ہے کہ وہاں پر فیسیں کیا charge کی جاتی ہیں، نہ یہ دیکھ سکتی ہیں کہ قائم کئے گئے ادارے کس طرح کی بلڈنگز کے اندر قائم کئے گئے ہیں، وہاں پر کیا حالات ہیں، وہ امتحانات میں کیا پوچھتے ہیں اور کس طرح کے سوالات پوچھتے ہیں، ان کی promotion policy کیسی ہے، lesson plan کیسی کی جاتی ہے؟ جن اداروں کی حکومت کے ساتھ رجسٹریشن نہیں ہے حکومت ان پر کچھ کرنے کا اختیار ہی نہیں رکھتی ہے اور اس میں پاکستان کے اندر دو تین بڑے معروف تعلیمی ادارے جن میں میکن ہاؤس سکول سسٹم اور سنی سکول سسٹم ہے میرے فاضل وزیر تعلیم یہاں تشریف رکھتے ہیں اور میری اس بات کی تائید فرمائیں گے کہ ان میں سے کسی ایک ادارے کا بھی حکومت پنجاب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، کوئی رجسٹریشن نہیں ہے، اس سلسلے میں کوئی ضابطہ نہیں ہے۔ یعنی کی ساڑھے چار چار ہزار روپے زمری کے ایک بچے کی فیس وصول کر رہے ہیں۔ حکومت ان کو نہیں پوچھ سکتی کیونکہ ان کا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، کوئی رجسٹریشن نہیں ہے اور کوئی انہیں چیک نہیں کر سکتا۔ پرائیویٹ تعلیمی ادارے جو کمرشل تعلیمی ادارے بنے ہوئے ہیں اور ان کی ٹوٹ مار کی وجہ سے پورے ملک اور صوبے کے لوگ پریشان ہیں اور چینی مار رہے ہیں اور وہ بے بس ہیں اور یہاں پر ان کو چیک کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جو کمرشل ادارے قائم کئے گئے ہیں ان کے لئے یہ تجاویز پیش کی گئی ہیں کہ ان کی تین کیٹیگریز بنانی جائیں اور ان کیٹیگریز کے مطابق ان کی رجسٹریشن ہو۔ ہم تو ان سب کو پکڑ کر حکومت کے سامنے اور حکومت کے دائرہ اختیار میں دینا چاہتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوئی ہے کہ ہمارے پڑے گئے وزیر تعلیم نے بھی اس اہم بل کی مخالفت کی ہے۔ ہم اس پر تیار ہیں اور اگر وہ اس بل کو کمیٹی میں نہیں بھیجا چاہتے تو وہ پرائیویٹ سکولوں کے لئے قائم کی گئی کمیٹی

میں بھیج دیں لیکن ان سارے تعلیمی اداروں کو ایک سسٹم کے اندر لانے کے لئے جو تجاویز دی ہیں ان کے متعلق بالکل اس طرح کہ دینا تو مجھے اس بات پر بڑا افسوس ہوا ہے اور میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کا کوئی سسٹم ہو۔ حکومت بل لے آئے تو ہم اس کی تائید کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہماری تمام تجاویز کو گورنمنٹ adopt کرے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ پورے ملک میں ہزاروں کی تعداد میں پرائیویٹ سکولز جو من چاہی فیس وصول کرتے ہیں، جس طرح ایف۔ اے پاس اساتذہ رکھے ہونے ہیں اور بچوں سے چار چار ہزار روپے مہینے کی فیسیں لیتے ہیں اور وہ لوگ جن کو تصوراً سامنے بیٹھا کر کے انگلش بولنی آتی ہے، ان کو وہ پھر رکھ لیتے ہیں اور وہ وہاں پر صرف سپوکن انگلش کا ادارہ بنایا گیا ہے جہاں پر توڑی بہت زبان بولنی سکھا دیتے ہیں اور knowledge deliver کرنے کا کوئی حال نہیں ہے۔

جناب سپیکر! knowledge deliver کرنے کے ادارے ہوتے ہیں لیکن وہاں

knowledge deliver کون کرے گا؟ جو ایف اے پاس استاد ہے؟ یہ سارے فارمولے ہم نے بنائے ہیں۔ آپ سسٹم بنائیں کہ اسے کیٹیگری کے سکول میں اس کیٹیگری کے استاد ہونے چاہئیں، بی کیٹیگری کے سکول میں اس طرح کا سلیبس ہونا چاہئے۔ اس بارے میں ساری تجاویز ہم نے بہت تفصیل کے ساتھ دی ہیں۔ آپ دیکھ لیں کہ ایک پرائیویٹ ممبر کی طرف سے چار صفحے کا بل ذرا فٹ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ ہم نے اس میں محنت کی ہے، لوگوں کو ساتھ لے کر ان سے مشورہ لیا ہے، کچھ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے بہت سے معزز لوگوں سے بھی مشورہ کر کے میں نے یہ ساری چیزیں ذرا فٹ کی ہیں اور ان کی help کے لئے سارا کچھ کیا گیا ہے۔ میں یہ درخواست کروں گا کہ اس کے لئے یہ کوئی positive نقطہ نظر لیں اور انشاء اللہ اس میں ان کے لئے بہت مفید تجاویز ہیں۔ بہت بہت شکریہ

جناب احسان الحق احسن نولایا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب احسان الحق احسن نولایا، ٹکریہ۔ جناب سیکرٹری اس سلسلے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بل move کیا گیا تو اس بارے میں حکومت نے کہا کہ ہم اس کو بحث کے لئے بھی منظور نہیں کرتے اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ کمیٹی کے پاس جائے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی اس بات کو face کرنے سے بھی وہ گھبراتے ہیں حالانکہ کمیٹی میں چلے جانے سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ پاس ہو جائے گا۔ کمیٹی میں under consideration آنے کا کہ whether یہ جو amendments ہیں ان کو شامل کیا جائے یا نہ کیا جائے؟ اسمبلی میں وقت کی کمی کی وجہ سے ظاہر ہے کہ تفصیل سے بات نہیں ہو سکتی اس لئے کسی بھی بل یا amendment کو اس لئے لایا جاتا ہے کہ اس پر تفصیلی بات کرنے کے لئے کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔ جب یہ کمیٹی کے سپرد کیا ہی نہ جائے تو اس کی دو causes ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ ہو سکتی ہے کہ پرائیویٹ اداروں کو پھیلے ہی ہم اتنے احسن انداز سے promote کر رہے ہیں کہ اس کے اندر کسی بھی ترمیم کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم پرائیویٹ اداروں کو promote کرنا ہی نہیں چاہتے اس لئے اس پر زیادہ خدمت ہمارے صوبے یا ملک کے اندر نہیں کر رہے تھے، جتنا اس کے بعد سے ایک لہر آئی ہے جس میں ایجوکیشن کے میڈار اور مقدار کے اندر بھی اچھا خاصا ایجا اثر شامل کیا ہے۔ ہمارا حکومتی نظام تو یہ ہے کہ کوئی بھی طالب علم ڈل کرنے کے بعد اگر کسی بھی غلطی کی وجہ سے اس نے سائنس کی بجائے Humanity گروپ رکھ لیا ہے تو کبھی بھی اس کے لئے سائنس کے دروازے دوبارہ نہیں کھل سکتے کیونکہ اس نے ڈل کے بعد میٹرک میں سائنس نہیں پڑھی ہوئی حالانکہ پوری دنیا کے اندر ترقی یافتہ اقوام کے ہاں کہیں بھی ایسا نہیں ہے۔ گریجویشن کے بعد بھی اگر کوئی فرد فیصد کرنا ہے کہ میں نے میڈیکل میں جانا ہے، انجینئرنگ میں جانا ہے یا management میں جانا ہے تو کچھ ابتدائی کورسز کے بعد اس کو allow کیا جاتا ہے کہ وہ کرے۔ اس کے اندر سب سے زیادہ کام پرائیویٹ اداروں نے کیا ہے۔ میری حکومت سے گزارش یہ ہے کہ دو چیزوں کو promote کریں۔ ایک تو اگر کوئی ایسی بات اپوزیشن کی طرف سے آتی ہے تو اس کو حلوں دل کے ساتھ قبول کریں کہ اپوزیشن نے یہی کہا ہے کہ ان ترمیم کو قبول کیا جائے۔ اگر تین سالوں کی ایسی اس اسمبلی کی تاریخ کو دیکھیں تو یہ

وہ بل سامنے لائیں کہ جو اپوزیشن کی طرف سے آیا ہو اور انہوں نے اس کو مہل ہی شیخ پر bulldoze نہ کیا ہو۔

جناب سپیکر! یہ رویہ بھی پارلیمانی تاریخ کے اندر کوئی پسندیدہ نہیں ہے کہ اگر اپوزیشن کوئی مثبت چیز لے کر آتی ہے تو محض اس لئے کہ یہ اپوزیشن کی طرف سے آیا ہے تو اس کو ہم نے ابتدا ہی میں bulldoze کرنا ہے تو آج اس کو بحث کے لئے منظور کر لیں تاکہ کمیٹی کے اندر جا کر اس کے بارے میں فیصلہ ہو۔ میں دوسری بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ تعلیمی اداروں پر بہت زیادہ پابندیاں نہیں ہونی چاہئیں سوائے دو باتوں کے ایک یہ کہ وہ غریب لوگوں سے فیس کم لیں اور دوسری پابندی یہ ہونی چاہیے کہ وہ واقفانہ میاری تعلیم دے رہے ہوں۔ ان دو پابندیوں کے علاوہ کوئی اور پابندی لگانا تعلیم کے دروازوں کو بند کرنے کے مترادف ہے۔ اس میں کون سا پہاڑ گر جانے کا یا کون سا عذاب آجانے کا کہ اگر یہ بل ایجوکیشن کمیٹی کے اندر چلا جائے اور زیر بحث آجائے؛ اس لئے میری وزیر قانون اور وزیر تعلیم سے استدعا ہے کہ خدا را! اس کو oppose نہ کریں اور اسے کمیٹی میں لازمی جانے دیں۔ وہاں بھی آپ کی اکثریت ہے۔ ظاہر ہے کہ آپ اگر نہیں چاہیں گے تو یہ پاس نہیں ہوگا لیکن کسی بات کو زیر بحث لانے سے ہی روکنا جمہوریت پارلیمنٹ اور اسمبلیوں کی توہین ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ جی، صدیقی صاحب!

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! دو اڑھائی سال کا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ وزیر تعلیم نے ہمیشہ اچھی تجاویز کو قبول کیا ہے اور جب بھی کبھی کوئی اچھی چیز ان کے سامنے آئی ہے تو انہوں نے کبھی بھی قبول کرنے سے انکار نہیں کیا۔ میری بات یہ ہے کہ اس طرف سے بھی اچھی تجاویز آ رہی ہیں۔ دو تین مسائل ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ یہ بل ضرور کمیٹی کے پاس بھیجا جائے۔ ان تجاویز سے یہ فائدہ ہوگا کہ جہاں وہ اربوں کروڑوں روپے کا رہے ہیں تو وہ تعلیم کو ضرور پھیلائیں لیکن پروفیشنلزم سے نکل کر اگر ان کو بعد میں پابند کر دیا جائے لیکن یہ اس وقت ہوگا جب بل کمیٹی کے پاس جائے گا۔ اگر وہ لاہور ہی میں بڑے بڑے سکول بناتے ہیں تو انہیں

کہیں کہ کم فیسیں کر کے ایک سکول برانچ کے لئے جلال پور پیر والا میں بھی پائند کیا جائے۔ ایک برانچ یہ کے لئے بھی پائند کی جائے۔ ایک برانچ ڈی جی خان کے لئے پائند کی جائے تاکہ پسانہ علاقے کے لوگوں کو بھی اس اچھے میٹری تعلیمی ادارے سے فائدہ ہو۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ بل کمیٹی کے پاس جانا اس لئے بھی بہت ضروری ہے کہ میں نے دکھا ہے کہ ہمارے وزیر تعلیم بڑے بااثر وزیر تعلیم ہیں جو اپنے معاملات اور ٹھکے پر پوری گرفت رکھتے ہیں۔ ہمیں اس بات کا بڑا فخر ہے لیکن جب بھی کسی نے انہیں کہا ہے کہ لیکن ہاؤس میں نیچے داخل کروانے ہیں تو یہ کھڑے ہو گئے اور کہا ہے کہ میں ان کو نہیں کہہ سکتا۔ میں نے کہا کہ یہ کیا وجہ ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ انگریزی بولنے والے مالک ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں۔ اب دیکھیں کہ وزیر تعلیم کی بے بسی میں بھی کمی آنے لگی اور وزیر تعلیم کو محسوس ہو گا کہ صوبہ پنجاب کے وزیر تعلیم کا صوبہ پنجاب کے ان اداروں پر بھی کنٹرول ہے جو اب ان کے کنٹرول سے باہر ہیں۔

جناب سپیکر! تیسری اور آخری بات یہ ہے کہ اگر یہ بل کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے تو یقیناً اس میں صوبے کی بھی خدمت ہوگی اور جو خاص کر شرم ہے اس کی بھی جو مدد ملتی ہوگی اور تعلیم بھی بہتر طریقے سے فراہم ہو سکے گی۔ میری استدعا یہی ہے کہ وزیر تعلیم فرائضی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بالکل نہ گھبرائیں کہ آج ٹام کو فون آنا شروع ہو جائیں کہ آپ نے یہ کیا کام کیا ہے؟ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نہ گھبرائیں اور بل کو کمیٹی میں جانے دیں پھر ان کی مشاورت کے ساتھ یہ چیزیں طے ہو جائیں گی جیسا کہ بل پیش کرنے والوں نے کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، شکر۔ جناب سپیکر! میں بگو صاحب اور احسان اللہ و قاص صاحب کی قدر کرتا ہوں۔ ہمیشہ انہوں نے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔ نولایا صاحب نے توڑا سامنی طریقے سے کہا کہ حکومت ہمیشہ oppose کرتی ہے۔ ہر گز ایسی بات نہیں ہے۔ آج تک تعلیم کے حوالے سے جتنی بھی ترامیم آئی ہیں۔ احسان اللہ و قاص اور بگو صاحب زیادہ تر ایجوکیشن سیکٹر کو deal

کرتے ہیں، ہم نے ان کی مشاورت سے ان کے تجربے سے اور ان کی خواہش کو مد نظر رکھ کر پچھلے تین سال میں جتنی بھی ترامیم ہوئی ہیں، ہم نے ان کو adopt بھی کیا تھا اور متفقہ طور پر ہم نے بلوں پر قانون سازی بھی کی تھی۔
جناب سپیکر! مجھے oppose کرنا تھا۔

That is the tradition of the House. If you don't want to accept any new resolution you have to oppose. But there is a reason behind my opposing this resolution...

جناب سپیکر! ہم نے اسی ہاؤس میں consensus built کیا کہ پرائیویٹ سیکٹر لاہ کو ہمیں regulate کرنا پڑے گا۔ There has to be some regulatory body جس کے تحت ہمیں ان کا معیار ان کی effectively اور quality کو چیک کرنا چاہیے۔ 1984 کا ایک آرڈیننس جو کہ Punjab Private Education Institutions Promotion and Regulation Ordinance، 1984 ہے جس کے تحت پرائیویٹ سیکٹر لاہ کا یہ سارا نظام چلتا ہے اور ہمارے بورڈز پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ regulate کرتے ہیں۔ زیادہ تر معاملات رجسٹریشن اور affiliation کے ہوتے ہیں۔ یہ اتنا effective law نہیں ہے۔ میں اس چیز کو ماننا ہوں۔ ہم تین سال سے ہر موضوع پر بحث کرتے آئے ہیں کہ ہمیں کچھ نہ کچھ گرفت مضبوط کرنا پڑے گی۔ میں اسے تسلیم کرتا ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ہم نے اسی رازے کو لے کر اسی ہاؤس نے ایک سپیشل کمیٹی بنائی تھی اور ہم نے تقریباً بارہ آدمیوں کو اس کمیٹی کا ممبر رکھا۔ ہم نے اس کو بڑا بیلنس بنایا تھا۔ میں جلدی سے نام پڑھ دیتا ہوں۔

تک محمد احمد خان اس کے کنوینر ہیں، جناب نذر حسین گوہر، جناب محمد ارشد، جناب الطاف حسین خان، رانا حماد اللہ خان، سید احسان اللہ و قاسم، سردار محسن لغاری، عبدالرشید بھٹی، جناب اجازت احمد سیول، بریگیڈیئر (ر) محمد حسن، محترمہ حمیرا اویس اور ڈاکٹر انجم امجد نے اپنی ایک میٹنگ کی تھی۔ وہ میٹنگ مکمل تھی پورے ممبران بیٹھے اور پورے ٹھکے نے presentation دی۔ ہم نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ ہاؤس نے آپ کو اختیار دیا ہے۔ آپ اپنی اس کمیٹی میں thrash out

اور pros and cons دیکھیں اور کوئی recommendation لے آئیں ہم اس کو adopt کر لیں گے۔ اب اس پرائیویٹ ممبرز ڈسے پرسیڈنٹ صاحب اور بگو صاحب نے ایک چیز ہمارے سامنے پیش کی ہے۔ ایک جگہ وہ کمیٹی بھی بنی ہوئی ہے جو ہاؤس کی ہدایت پر کام کر رہی ہے۔ اب یہ ترمیم بھی آگئی ہے جو کہ بہت اچھی ہے۔ یہ وہ ترامیم ہیں جو ہم خود بھی لانا چاہتے ہیں۔ انھوں نے بڑی اچھی محنت کی ہے۔ میں انھیں شاباش دیتا ہوں کہ یہ مثبت ترامیم ہیں۔ ہم اس کو adopt کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب بات یہ ہے کہ وہ کمیٹی بھی کام کر رہی ہے۔ ہم اگر ان ترامیم کو adopt کر لیں، میری نظر میں ابھی اس میں کچھ کمی ہے۔ وہ اس لئے ہے کہ پرائیویٹ سیکٹر کے تعلیمی اداروں کے ہمارے پاس کوئی اعداد و شمار نہیں ہیں کہ کتنے آئی ٹی سیکٹر ہیں، کتنے میڈیکل کالج ہیں، کتنے پرائیویٹ سکول ہیں، کتنے اونیورسٹی کے ہیں، کتنے مینرک والے ہیں، کتنے مدارس ہیں؟ ہمارے پاس کوئی اعداد و شمار نہیں ہیں۔ ہمارے پاس ایک rough figure ضرور ہے لیکن تمام اعداد و شمار کو حاصل کرنے کے لئے وفاقی حکومت نے ہمیں ایک ہدایت دی ہے کہ چاروں صوبے اپنے پرائیویٹ اداروں کا consensus کروائیں اور وفاقی حکومت نے ہی چاروں صوبوں کو ایک task دیا ہے۔ اس پر تقریباً تیس کروڑ روپے کا بجٹ مختص کیا گیا ہے اور ہم نے یہ کام Federal Bureau Statistics کو دے دیا کہ چاروں صوبوں میں کتنے مدارس ہیں، کتنے پرائیویٹ سکول ہیں، کتنے ہائر سیکنڈری ہیں، کتنے ایجنٹری ہیں، کتنے پرائیویٹ ہیں۔ وہ ساری figures ہمیں دے دیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے اب categories کا ذکر کیا ہے کہ category 'A' جا دیں، category 'B' جا دیں، category 'C' جا دیں۔ ٹھیک ہے بنی چاہئیں لیکن آیا ہم نے سکول کو جا کر دیکھا بھی ہے، verify بھی کیا ہے۔ میری یہ خواہش ہوگی اور ان سے درخواست ہوگی کہ ہم پہلے consensus کروالیں۔ ہم ان کی ترامیم کو take up ضرور کریں گے۔ اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں اور آپ کا اختیار ہے کہ ہم ان کی ترامیم کو ہاؤس کی اس سیشنل کمیٹی کو بھیج دیں۔ اگر انہوں نے مزید کوئی چیزیں adopt کرنی ہیں تو وہاں پر رکھ دیں

تاکہ ایک متفقہ بل کی صورت میں ان کی ترامیم اور اس کمیٹی کی ترامیم ایک ساتھ آجائیں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ میں اس کو ماننا ہوں کہ یہ ترامیم بہت اچھی ہیں، آپ اس کو pending کر لیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس کو oppose نہ کریں۔ میں نہیں جانتا کہ اس کے بارے میں law کیا کتا ہے لیکن اگر ہاؤس اجازت دیتا ہے تو آپ اس کو pending فرمائیں۔ سید احسان اللہ وقاص صاحب کمیٹی کے بھی ممبر ہیں، یہ وہاں پر لے جائیں اور ان کی طرف سے ترامیم آئی ہوتی ہیں۔ میرے پاس میٹنگ کے minutes ہیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ

Only one member has come up with some amendments that was honourable Syed Ihsanullah Waqas Sahib

جناب سپیکر! میں نے ساری چیزیں آپ کے سامنے رکھ دی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: I think it is very positive approach.

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں عمران مسعود صاحب کا بڑا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے بڑی اچھی approach اور بڑی ہی خوبصورتی کے ساتھ یہ کیا ہے۔ ہمیں ان کی دونوں تجاویز سے اتفاق ہے۔ میری رائے ہے کہ اس کو اسی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے کیونکہ یہ سارا سلسلہ کمیٹی میں thrash out ہونا ہے، وہاں کمیٹی اس کو جس طرح دیکھنا چاہے دیکھ لے گی اور جس طرح اس کو adopt کرنا چاہے گی وہ کرے گی، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، کمیٹی کا تو کوئی اجلاس ہی نہیں ہوتا۔ پہلے صرف ایک اجلاس ہوا ہے۔ اس پر اجلاس کریں تو ٹھیک ہے، مجھے بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

جناب نجف عباس سیال، شکر ہے۔ جناب سپیکر! میں احسان اللہ وقاص صاحب کی تائید کرتا ہوں کہ جو انہوں نے کہا ہے کہ اس کمیٹی کا اجلاس ہی نہیں ہوتا کیونکہ منسٹر صاحب نے کمیٹی کے ممبران کے جو نام پڑے ہیں وہ اجلاس میں ہی بہت کم آتے ہیں۔ میں کتا ہوں کہ کمیٹی کو

تبدیل کیا جانے تاکہ یہ کمیٹی proper چل سکے۔
 وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر ا میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا اور اپنے دونوں بھائیوں
 سے یہ استدعا کروں گا کہ اس بل کو آپ dispose of ہونے دیں لیکن جو کمیٹی already بنی
 ہوئی ہے اس میں احسان اللہ وقاص صاحب پہلے سے ہی موجود ہیں، ارشد بگو صاحب کو بھی اس کا
 ممبر بنایا جائے اور وہی کمیٹی یہ سارے معاملات take up کرے تو گورنمنٹ اپنا بل لے آئے
 گی۔ منسٹر صاحب ensure کریں گے کہ اس کی regular مینٹننس ہوں۔
 وزیر تعلیم، جناب سپیکر ا سارے ہاؤس کی رائے آپ کے سامنے آچکی ہے

But we are bound by law. The motion of the resolution has to be either
 accepted or has to be opposed/rejected.

لیکن جس طرح لاہ منسٹر صاحب نے کہا کہ

We are going to accept these amendments. We are going to take it to the
 Committee whose convener is Malik Muhammad Ahmad Sahib and I
 think the ball is in their court.

میں اس کو head نہیں کر رہا اور میں نے جان بوجھ کر اس پر head نہیں کیا تھا کیونکہ یہ ہاؤس کی
 ایک کمیٹی ہے۔ اب یہ جتنی جلدی finalize کریں گے، جتنی جلدی لاہ بنا کر ہاؤس میں لائیں گے
 ہم سارے لوگ unanimously اس کو accept کریں گے۔ شاید یہ واحد ایسا لاہ ہو گا جس کے
 خلاف ایک ووٹ بھی نہیں جائے گا۔ آپ نے اگر اس کو time-bar کرنا ہے تو یہ آپ کی
 صوابدید ہے لیکن مجھے یقین ہے کہ اب چونکہ وقت آ گیا ہے اور ہمیں اس کی ضرورت پڑ گئی ہے
 تو میں اس مینٹننگ کو دوبارہ خود سے بلا لیتا ہوں if you instruct me and I am going to
 make sure کہ بگو صاحب بھی اس کمیٹی میں آجائیں اور پھر ہم اس کو item wise
 amendment wise جو ہماری اپنی بھی ریسرچ ہے جو ہم خود لانا چاہتے ہیں پھر اس کو ایک
 collective unanimous بل کی شکل میں لے آئیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، گو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری تجویز یہ ہے کہ جس طرح سیال صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ ہمارے جن دوستوں، بھائیوں کو اس کمیٹی میں شامل کیا گیا ہے وہ تو اجلاس میں بھی بہت کم تشریف لاتے ہیں۔ اگر اس میں amend کر کے کمیٹی نئی بنا دی جائے اور ان سے معذرت کے ساتھ اس کمیٹی کا سربراہ وزیر تعلیم کو ہی بنا دیا جائے تو اس سے یہ effective کمیٹی بن جائے گی اور اس سے کام کی رفتار بھی بڑھے گی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ میرا نام بھی اس کمیٹی میں شامل ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ کا نام ضرور ہونا چاہئے۔ بات یہ ہے کہ چونکہ already کمیٹی بن چکی ہے اور میں وزیر تعلیم صاحب سے کہوں گا کہ وہ اس کو initiate کریں

I will give a time-limit and within that time-limit, the Committee should meet and bring these amendments back by the next session. Meanwhile this is being disposed of.

ارشد بگو صاحب کو بھی اس میں include کر لیا جائے اور اگر ایک دو اور ممبرز کو بھی شامل کرنا چاہتے ہیں تو وہ بھی کر لیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! already ایک مینڈنگ کمیٹی موجود ہے جس نے اتنے زیادہ بل دیئے ہیں تو اسی کمیٹی سے کام کیوں نہیں لیتے؛ جو نئی بناتے ہیں وہ آتے ہی نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! یہ سپیشل کمیٹی اس ہانک کے لئے بنی تھی It was with the agreement of the House. چونکہ وہ کمیٹی بن چکی ہے اب ہم اس کو dispose of نہیں کر سکتے۔ اس میں اصلاح تو کر سکتے ہیں لیکن dispose of نہیں کر سکتے۔ میں نے time-limit دے دیا

ہے کہ اگلے سیشن تک آپ اس کو convene کریں اور یہ آپ کا بہت اچھا idea ہے

I think it is a positive idea from there side and from your side as well. I congratulate both of you and the House for all of this.

وزیر تعلیم میں اسی ضمن میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ

I just want to be on record and would like to make a statement here. The entire law which is in a crux which we want to bring up to this Assembly

اس کی background یہ ہے کہ ہم پرائیوٹ سیکٹر کو discourage نہیں کرنا چاہتے بلکہ ہم encourage and strengthen کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری اس بحث میں آج اسے ہرگز نہ سمجھا جائے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: But not at the cost of the poor people.

وزیر تعلیم، جی جناب! یہ ہمارے پریس کے دوست بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہماری پالیسی یہ ہے کہ

We have to promote education. We have to enhance the literacy of Punjab and Pakistan and we have to strengthen the private sector also and we want to invite them to open up new more schools. But we want to identify between the good schools and the bad schools. We want to strengthen the good schools and we want to get rid of the bad schools,

sir!

We want to strengthen the private sector. ہماری ہاؤس کی بحث کی خلاصی یہ ہے کہ

مسودہ قانون (ترمیم) انجمن ہائے امداد باہمی مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Next Bill No. 10 of 2005. The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005. Mover is Syed Ihsan Ullah Waqas.

SYED IHSAN ULLAH WAQAS: I move:

"That leave be granted to introduce the Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2005."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to introduce the Co-operative Societies (Amendment) Bill, 2005."

جی، احسان اللہ وقاص صاحب!

سید احسان اللہ وقاص، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ہمارا کوآپریٹو ایکٹ بنیادی طور پر 1860 میں جاتا تھا اور اس میں مختلف مواقع پر amendments ہوتی رہیں، کچھ مثبت ہوئیں اور کچھ نہ ہو سکیں۔ اس کوآپریٹو ایکٹ میں اتنی زیادہ خامیاں ہیں کہ جن کے نتیجے میں ہمارے صوبے نے دو بہت بڑے عمران دیکھے ہیں۔ ایک عمران کوآپریٹو فنانس کارپوریشن کی صورت میں آیا جس میں ہزاروں نہیں لاکھوں افراد کے سترہ ارب روپے کے قریب رقم ڈوب گئی اور کئی حکومتیں اس عذاب کو بھگت چکی ہیں، سابقہ حکومت نے بھی کوشش کی کہ کوآپریٹو کے سٹارٹ اپ کو پیسے دلانے جائیں۔ اس کے بعد اعلیٰ حکومت نے بھی کوشش کی اور موجودہ حکومت بھی اس بات کی دہمچا رہی ہے کہ وہ بھی یہ کوشش کر رہی ہے کہ کوآپریٹو کے سٹارٹ اپ کو پیسے دلوانے جائیں۔ اسی طرح دوسرا بڑا عمران کوآپریٹو کے اس قانون میں خامیوں کی وجہ سے یہ آیا کہ اس ملک میں مختلف لینڈ مافیا کے لوگوں نے کوآپریٹو سوسائٹیز کے نام پر مختلف زمینوں پر قبضے کر کے، مختلف ہاؤسنگ سوسائٹیوں پر قبضے کر کے، ناجائز قبضے کر کے اس ملک میں زمینوں کا ریت زمین سے اٹھا کر آسمان تک پہنچا دیا اور آج اس ملک اور صوبے میں یہ حالت ہے کہ کوئی سرکاری ملازم جس نے

حق حلال کی نو کری کی ہے تو وہ اپنی ساری زندگی کی نو کری کرنے کے بعد اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ کسی جگہ پر پانچ مرلے کا پلاٹ خرید سکے اور اس پر گھر بنا سکے۔ کوآپریٹو قوانین کی غامیوں کی وجہ سے ایسا ہوا کہ لینڈ مافیا اس کے نام پر اس میں گھس آیا اور انہوں نے چند روپوں کی جو زمینیں خریدیں اس سے کروڑوں اربوں روپے یسٹنے اور اس کے نتیجے میں نہ صرف ہمارا معاشی کچھرتاہ ہوا بلکہ ہمارا سیاسی کچھرتاہ بھی تباہ ہو کر رہ گیا۔

جناب ذمئی سپیکر، اجلاس کا وقت مزید آدھ گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، اسی لینڈ مافیا اور کوآپریٹو قوانین کی غامیوں کی وجہ سے لوٹ مار کرنے والے لوگ ہماری سیاست میں گھس آنے اور انہوں نے اپنے پیسے کی بنیاد پر سیاست کو بھی تباہ و برباد کرنا شروع کر دیا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ یا ہم اس بات کا مزید انتظار نہیں کر سکتے کہ مزید ایک دھڑ لوگوں کے 17- ارب روپے بھی ڈوبیں اور اس سے کئی گنا پیسے بھر ڈوبیں اور اس کے علاوہ یہاں پر لینڈ مافیا کی وجہ سے کوآپریٹو کے قوانین کی غامیوں سے کاہرہ اٹھاتے ہوئے لوٹ مار کے لئے جو کچھ ہو رہا ہے اس کی انہیں آئندہ بھی کھلی اجازت مل ہی جانے گی اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ کوآپریٹو کے قوانین کی اصلاح کی جانے ان کو ٹھیک کیا جانے ان کو update کیا جائے۔ پوری دنیا میں اس طرح غامیوں سے بھرا ہوا کوآپریٹو کا قانون نہیں ہے ہمارے کوآپریٹو قوانین کے اندر رستے ہونے کوئی بھی جو کچھ کرنا چاہے کوئی اس کو پوچھنے والا نہیں ہے، کوئی چیک کرنے والا نہیں ہے۔ ان قانون کی غامیوں کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں لوگ در بدر اور محتاج ہونے ہیں۔ لوگوں نے اپنی پوری پٹن کی رقوم یا تمام جمع پونجی فنانس کوآپریٹو کارپوریشنوں کے پاس جمع کروا رکھی تھیں جو لوٹ لی گئیں، جو کھالی گئیں۔ اسی طرح مختلف لینڈ مافیائے بھی کوآپریٹو ہاؤسنگ سوسائٹیز کے نام پر پورے ملک کے لوگوں کے لئے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اگر اب اس دروازے کو بند نہ کیا گیا اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے کئی دھڑ اس بات کے بند و بانگ دھوے کئے ہیں اور خود وفاقی حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ ہم لینڈ مافیا کے خلاف کارروائی کریں گے لیکن جو حکومتیں خود

لینڈ مافیا کی بلیک منی کے سہارے چل رہی ہوں ان سے یہ توقع کرنا کہ وہ اس لینڈ مافیا کے خلاف کوئی کارروائی کریں گی یہ بہت ناممکن بات ہے لیکن اس کے باوجود میں نے بڑی اہم ترامیم اس قانون میں ہمیش کی ہیں تاکہ اس قانون کو بہتر بنایا جاسکے۔ ان کی مختلف چیزوں کو improve کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کے اجلاس عام کے حوالے سے کچھ ترامیم ہیں۔ ان کے اثاثوں کی ٹرانسفرز کے حوالے سے کچھ ترامیم ہیں۔ کوآپریٹو ڈیپارٹمنٹ میں سب سے بڑے اثر کام inquiries کا ہے۔ اس کو میں systemize کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے سٹے میں نے ترامیم دی ہیں۔ محبت ہو جاتا ہے، پکڑے جاتے ہیں، ریکارڈ پر آ جاتا ہے کہ اتنے کروڑوں روپے کی بے ایمانی کی ہے، اتنی لوٹ مار کی ہے اس کے باوجود کوئی نہیں پوچھتا پھر وہی کی وہی حالت رہتی ہے۔ اس کی اصلاح کرنا چاہتا ہوں۔ پھر اس میں liquidator مقرر کرنے کا جو تصور ہے وہ بھی اپنی مرضی سے کرتے ہیں اس لئے کہ انہوں نے خود لوٹ مار کرنی ہوتی ہے اس لئے اپنے کسی عزیز، رشتہ دار کو liquidator مقرر کرتے ہیں اور باقی کے اثاثہ جات بھی کھالے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے بھی میں نے کچھ ترامیم دی ہیں۔ اس میں یہ چیز بھی لکھی ہے کہ اگر کسی سوسائٹی پر پابندی لگانے جا رہی ہو اس کے حوالے سے بھی ان لوگوں کو سننے اور بات کرنے کا موقع ملنا چاہئے اور اس چیز کا اہتمام کیا جانے کہ جو سوسائٹی کے ممبر ہیں ان کے ملاقات کو نقصان نہ پہنچے، وہ بچ جائیں۔ کچھ مخصوص لوگ ہوتے ہیں یہ سارا کچھ سوسائٹی کالون مار کر کے کھا جاتے ہیں۔ عام ممبر اور اس معاشرے کے عام سفید پوش لوگ اپنی جمع پونجی سے محروم ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے کوآپریٹو کے قوانین میں اصلاح اور انہیں ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔ 1860 کا ایکٹ بنا ہوا ہے اور زمانہ 2005 تک پہنچ گیا ہے اس میں بہت زیادہ ترامیم کی ضرورت ہے۔ کئی دفعہ یہاں پر حکومت نے بھی اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ ہم اس ایکٹ کو بہتر کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس ایکٹ کو بہتر کرنے کے لئے یہ تجاویز دی گئی ہیں۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس کو کمیٹی میں لے کر جائیں۔ کوآپریٹو کی سینیٹنگ کمیٹی نے تین سال میں ایک اجلاس بھی نہیں کیا۔ میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس کو سینیٹنگ کمیٹی کے پاس بھیجیں۔ یہ کمیٹیاں کس لئے بنائی گئی ہیں؟ صرف سینیٹنگ کمیٹیوں کے چیز میوں کو

کازیاں دینے کے لئے یہ بنی ہوئی ہیں اور سینڈنگ کمیٹی کا کوئی اجلاس بھی نہ ہو۔ سینڈنگ کمیٹی کا جینرل میٹنگ لے کر گھومتا رہے، اس کو پٹرول بھی مفت مل جائے، اس کو ڈرائیور بھی مفت مل جائے اس کام کے لئے یہ کمیٹی نہیں بنی ہیں۔ اگر حکومت ان کے لئے بزنس نہیں دیتی ہے تو ہم اس کے لئے بزنس دیتے ہیں تو ہا کے لئے اس بل کو وہاں بھیجیں۔ وہاں بھی اکثریت حکومت کی ہے۔ اس میں discuss کریں، اس میں بات کریں اور اس پر سوچیں اور ہم نے اپنے دروازے بند نہیں کئے ہونے۔ ہم کھلے دل کے ساتھ یہ بات کرتے ہیں کہ یہ وہاں پر discuss کریں اور اگر اس بل میں کچھ غامیوں ہیں تو اس کو improve کریں۔ انشاء اللہ ہم ان غامیوں کو دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے لوگوں کو آئندہ کے لئے تحفظ دیا جائے۔ اس ملک کو لیروں سے بچایا جائے۔ صوبے کے محام کو بچایا جائے۔ میں نے یہ ترامیم اصلاح کے لئے پیش کی ہیں۔ میں وزیر کو آپریٹو سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اذراہ نوازش ان چیزوں کو مثبت سینڈنگ کمیٹی میں جانے دیں۔ پورے تین سال میں اس کمیٹی کا ایک اجلاس بھی نہیں ہوا۔ اس اجلاس میں یہ تجاویز جائیں گی، ممبران اس پر غور و غوض کریں گے۔ اگر اس بل میں کوئی غامی ہوگی تو وہ مجھے بتائیں گے میں ان کو واپس لے لوں گا اور وہاں پر بھی کثرت رائے سے حکومتی پارٹی کے لوگ موجود ہیں وہ جو فیصلہ کریں گے وہ منظور ہو گا لیکن ان اداروں کو مستحکم کریں۔ ان اداروں کو بنائیں اور اس کا طریقہ یہی ہے کہ جو کچھ ہم لوگ پرائیویٹ ممبرز محنت کر کے کوئی چیز تیار کرتے ہیں اس کے لئے ہماری حوصلہ افزائی بھی اسی طرح ہو سکتی ہے کہ ان چیزوں کو آگے بڑھایا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ذمہ سیکر، جی، وزیر امداد باہمی!

وزیر امداد باہمی، شکریہ۔ جناب سیکر! میں سید احسان اللہ و قاص صاحب کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اہم مسئلہ کی طرف ایوان کی توجہ دلائی ہے۔ سب سے پہلے تو میں یہ گزارش کروں گا کہ انہوں نے سہ ماہی کو آپریٹو کا جو 1905 کا ایکٹ ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک پرانا قانون ہے اور چونکہ اس میں ایک صدی گزر چکی ہے اس لئے اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے جو کو آپریٹو

سکینڈل کا ذکر کیا ہے اس کے متعلق میں یہ گزارش کر دوں کہ یہ پچھلے حکومتوں کا بھی ذکر کر رہے تھے اور ہمیں بھی ان کے ساتھ تھی کیا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ واحد حکومت ہے کہ جس نے تقریباً 68 فیصد متاثرین میں وہ رقوم تقسیم کر دی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس سال دسمبر تک یا جون 2006 تک ہمارا بلاگٹ یہ ہے کہ لیکچوزیشن بورڈ ان کے تمام اثاثے بیچ کر متاثرین کو ان کی رقوم واپس کی جائیں۔

دوسری چیز سید احسان اللہ وقاص صاحب نے لینڈ مافیا کے متعلق فرمائی تھی اور اس میں بھی انہوں نے حکومت کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ لینڈ مافیانے جو کچھ کیا اور حکومت نے اس کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ اس سلسلے میں عرض کر دوں کہ ہم نے پچھلے تقریباً چھ ماہ میں 13 سوسائٹیز جو کہ فراڈ میں ملوث تھیں ان کے کیسز نیب کو بھجوانے ہیں۔ ان کے آدمیوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جا رہی ہے اور 45 کے قریب ایسی سوسائٹیز ہیں جن کے خلاف ہم نے ڈیپارٹمنٹل ایکشن لیا اور ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس کو اپنے ٹریک پر ڈال کر اور جن لوگوں کا یہ ذکر کر رہے ہیں کہ ان کا سرمایہ ڈوب جاتا ہے اس چیز کا حکومت کو احصا ہے۔ جو سوسائٹیز قدرے کم خراب تھیں ان کو ٹھیک کر کے ٹریک پر ڈال دیں تاکہ ان لوگوں کا نقصان بھی نہ ہو اور لیکچوزیشن میں نہ جائیں۔ جہاں تک اس بل کا تعلق ہے جو سید احسان اللہ وقاص صاحب نے پیش کیا ہے یہ بل ایک limited scope کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ کو آپریٹو کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ تو صرف ہاؤسنگ کو touch کر رہے ہیں اس میں ایگریکلچر ایک اہم فیڈ ہے انڈسٹریل ہے اور دوسری چیزیں ہیں جس کے اندر ہم نے کو آپریٹو کا بہت سارا کام کرنا ہے۔ میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس چیز کا نوٹس لیا تھا اور تقریباً ایک ڈیڑھ سال قبل ایک کمیٹی بنائی تھی کہ جو اس پورے قانون کو جامع طور پر دیکھ کر اور تمام اسٹیٹ ہولڈرز کو بھلا کر ان کو ممبر شپ دے کر ہم نے یہ کیا ہے۔ اس بل میں 1925 کے ایکٹ میں تقریباً پوری طرح ترامیم تجویز کی ہیں اور لاء ڈیپارٹمنٹ سے vet ہو کر اس وقت کابینہ کے اجنڈا پر ہے اور کینٹ کی اگلی میٹنگ میں وہ بل پیش ہو جانے کا اور پھر کینٹ سے منظوری کے بعد ہم آئندہ سیشن میں اسے اسمبلی میں لے آئیں گے۔ تو میری یہ گزارش ہے کہ احسان اللہ وقاص صاحب اپنی تجاویز واپس

لے لیں اور جب بل یہاں پر آنے کے بعد پھر کمیٹی میں جانے کا تو یہ اپنی تجاویز کمیٹی کو دیں تو ہم اس میں شامل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ بہت شکریہ

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! اگر یہ اس بات کا وعدہ میرے ساتھ کرتے ہیں کہ جب بل آنے کا اور وہ کمیٹی کے سامنے پیش ہو گا اور اس وقت مجھے بھی اپنی ترمیم پیش کرنے کی اجازت ہو گی تو میں اس پر اصرار نہیں کرتا۔

وزیر امداد باہمی، ٹھیک ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب بھی کمیٹی کے ممبران میں شامل ہیں۔

وزیر امداد باہمی، جناب سپیکر! انہیں بھی سیشنل کو آپریٹ ممبر ڈال دیں اور یہ اپنی تجاویز کمیٹی کو دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، شاہ صاحب! ٹھیک ہے؟

سید احسان اللہ وقاص، جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چونکہ دونوں طرف سے مثبت تجاویز آئی ہیں لہذا اس بل کو اس وقت dispose of کیا جاتا ہے اور اس assurance کے بعد کہ جب گورنمنٹ کا بل put up کیا جانے کا تو اس وقت سید احسان اللہ وقاص صاحب کو co-opt کر کے ان کی تجاویز بھی شامل کر کے سینیڈنگ کمیٹی کو بھیجی جائیں گی۔

جناب تنویر اشرف کاثر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب تنویر اشرف کاثر، شکریہ۔ جناب سپیکر! لا، منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ ٹائم ختم ہونے سے پہلے میرا بل take up کر لیا جانے کا تو میری یہ request ہے کہ اسے take up کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کون سا بل ہے؟

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری! Arid University Rawalpindi والا بل ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، لا، منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! یہ میرے متعلقہ نہیں ہے۔ چونکہ پرائیویٹ ممبرز ڈسے ہے اور متعلقہ وزیر موجود نہیں ہیں تو اگر یہ ان کی عدم موجودگی میں کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن متعلقہ وزیر نہیں ہیں یہ آپ دیکھ لیں۔

چیف وھپ، جناب سیکرٹری! یہ کر دیں۔ یہاں پر پہلے بھی اسی طرح حتمی طور پر فیصلہ ہوا ہے اور سینڈنگ کمیٹی میں بھی حتمی طور پر فیصلہ ہوا ہے۔ یہ ہماری request ہے کہ اسے آپ ہر صورت کر دیں۔ مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس میں لا، منسٹر صاحب کی رائے تو ضروری ہے؟

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری! لا، منسٹر صاحب نے تو کہہ دیا ہے کہ ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، تو میں یہ سمجھوں کہ لا، منسٹر صاحب کی اس میں consent ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹ کا view آنا ضروری ہے چونکہ متعلقہ وزیر نہیں ہیں تو اگر آپ ان کی موجودگی میں کریں گے تو میں oppose نہیں کروں گا کیونکہ میرے پاس اس کا جواب ہے اور نہ ہی اس سے متعلقہ میرے پاس کائل ہے۔ میں تو صرف خاموشی سے بیٹھ ہی سکتا ہوں لیکن میری ذاتی تجویز یہ ہے کہ اگر متعلقہ وزیر کی موجودگی میں ہو تو زیادہ مناسب رہے گا۔

چیف وھپ، جناب سیکرٹری! یہ پورے ہاؤس کا حتمی فیصلہ ہے اور سینڈنگ کمیٹی کا بھی حتمی فیصلہ ہو چکا ہے اور وزیر زراعت اس وقت موجود تھے تو میرا مقصد یہ ہے کہ یہ پاس ہونے دیں۔ آپ ہر صورت میں یہ مہربانی کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری! میں صرف اس لئے استعما کر رہا ہوں کہ انہوں نے چونکہ پہلے اس کو oppose کیا تھا تو اس لئے میری استعما ہو گی کہ ان کی موجودگی میں کیا جانے

تو زیادہ مناسب رہے گا۔

جناب تنویر اشرف کاٹرو، جناب سیکرٹری جنرل صاحب نے بھی میٹنگ میں اس سے اتفاق کیا تھا تو میری request ہے کہ آپ اسے کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، کاٹرو صاحب! اگر اس کو ایک دو دن کے لئے pending کر دیا جائے تو کیا فرق پڑے گا کیونکہ وزیر صاحب کا ایک لیٹر آ گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ

I am directed by the Minister for Agriculture to request you that due to some official commitments, the Minister for Agriculture will not be able to attend the ongoing session of Punjab Assembly on 21st September 2005. It is, therefore, requested that the discussion on Amendment Bill "University of Arid Agriculture Rawalpindi" may kindly be postponed.

چیف وچ، جناب سیکرٹری جنرل صاحب نے میٹنگ میں اتفاق کیا تھا کہ اس کو پیش کر دیا جانے کا تو آپ مہربانی کر دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، سیکرٹری صاحب فرما رہے ہیں کہ وزیر زراعت کی طرف سے تحریری لیٹر آیا ہے کہ اسے pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ دو دن کے لئے pending کر دیتے ہیں اور اس کے بعد take up کر لیں گے۔

چیف وچ، جناب سیکرٹری مہربانی کر کے بسم اللہ کریں اور ہماری آپ سے یہ request ہے کہ آپ اسے ہر صورت میں کریں۔ ہم سب کہہ رہے ہیں۔

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، جناب سیکرٹری! یہ ایک اتھارٹی اہمیت کا حامل بل ہے جو ایگریکلچر کا subject ہے اور خصوصاً Arid Agriculture ٹیکنیکل subject ہے اور اس

میں ڈیپارٹمنٹ اور متعلقہ وزیر کا view آنا نہایت ضروری ہے۔ ان کی موجودگی میں پیش کیا جانے تاکہ وہ اس پر clause by clause اپنا view دے سکیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، سٹینڈنگ کمیٹی اگر اسے متعلقہ طور پر پاس کر دے تو ٹھیک ہے لیکن یہاں پر منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں اور ان کی حاضری ضروری ہے۔

چیف و سب، جناب سیکرٹری اہم سب آپ سے request کر رہے ہیں لہذا آپ مہربانی کریں۔ وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، جناب سیکرٹری منسٹر صاحب نے آپ سے request بھی کی ہوئی ہے اور تحریری request کے بعد میرا نہیں خیال کہ اس کو take up کرنا چاہئے۔ جناب ڈپٹی سیکرٹری میں اس کو take up نہیں کر رہا بلکہ میں تو یہ بات لاء منسٹر صاحب کے نوٹس میں لیا ہوں۔

وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم، لاء منسٹر صاحب نے بھی یہی فرمایا ہے کہ متعلقہ وزیر صاحب کے آنے تک اس کو pending کر دیا جائے تو ہماری یہی گزارش ہے ورنہ آپ consensus لے لیں۔

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سیکرٹری میری استدعا یہ ہے کہ جس طرح سارے ہاؤس کا consensus بھی ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی نے بھی already approve کیا ہے تو منسٹر صاحب ایک دو دن میں آجائیں گے لہذا اس کو pending کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اس کو pending کر دیں اور منسٹر صاحب آجائیں تو پھر کر دیں۔ میری یہی گزارش ہے۔ ہم اس نام کے خلاف نہیں ہیں۔ گزارش یہ ہے کہ اس نام سے ہم سب کی متعلقہ روحانی وابستگی ہے اور ہماری بھی وابستگی بہت زیادہ ہے لیکن as a matter of fact جب متعلقہ وزیر نہیں ہیں تو آنے والے ایک دو دن دیکھ لیں اور اسے منسٹر صاحب کے آنے تک pending کر لیں۔

چیف و سب، جناب سیکرٹری! آئندہ مثل تک ہو تو پھر ٹھیک ہے لیکن ایک دو دن میں تو ویسے ہی یہ اجلاس ختم ہو رہا ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ اسے ہر صورت کریں اور اس وقت پورے ہاؤس نے اس کو پاس کیا ہوا ہے۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! رانا قاسم نون صاحب نے بڑی اچھی وضاحت کی ہے۔ ایک آدمی کے پاس تیر تھا جو بہت اچھا بولتا تھا تو اس کے پاس ایک دوست گیا جس نے کہا کہ یہ تیر مجھے دے دو۔ اس نے کہا کہ جان حاضر اسے پر تیر بھتیجے دا اسے۔ پہلے انہوں نے بڑی خوبصورتی سے وضاحت کی ہے اور بعد میں انہوں نے کہا کہ اسے دو چار دن کے لئے pending کر دیں۔ آپ اس کو منظور فرمائیں کہ نام change کرنا یا پھر نا منظور کر دیں۔ (قتضے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی لاہ منسرا!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب یہ قرارداد پیش ہوتی تھی تو پورے معزز ایوان میں سے کسی نے اس کو oppose نہیں کیا تھا اور پھر جب سینیٹنگ کمیٹی میں معاملہ گیا تو انہوں نے بھی اس کو approve کر دیا اور اب بھی میں اپنے معزز بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو oppose نہیں کریں گے۔ متعلقہ وزیر کا opinion اس لئے ضروری ہے کیونکہ اس میں نام تبدیل کرنے کے لئے Arid University Board of Governors کے پاس بات گئی تو انہوں نے اسے oppose کیا تھا۔ اس کے بعد یہ فائل گورنر منجانب کے پاس گئی تو انہوں نے بھی اس پر ایک اختلافی نوٹ لکھا تھا۔ پھر یہ وزیر اعلیٰ کے پاس معاملہ گیا تو انہوں نے بھی فی الحال اس کو زیر غور رکھا ہوا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب ایک معاملہ وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس زیر غور ہے اور اس صورت میں متعلقہ وزیر کی opinion ہونا ضروری ہے لیکن میں اپنے بھائی کو یقین دلاتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے بھی request کریں گے اور معزز ایوان کی طرف سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس کو oppose نہیں کریں گے اور صرف ایک formality ہے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کے منسٹر کا ہونا اس لئے بھی ضروری ہے کہ انہوں نے پہلے ہی آپ کو تحریری طور پر

بھیجا ہوا ہے تو اگر اس کو pending فرمایا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یہ ہو جائے گا۔

وزیر تعلیم، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیں!

MINISTER FOR EDUCATION: Thank you, Mr. Speaker! I think the most important thing is to honour the request of the concerned Minister

جس طرح راجہ صاحب نے کہا ہے تو it may be kept pending. شکریہ

House is with جناب ڈپٹی سپیکر، میرا خیال ہے کہ اس میں آپ کو بھی سوچنا پڑے گا کہ

Since it is a matter of few days let the consensus یہی ہے۔ you سب کی pending Minister be there and it will be passed. اس کو اگلے پرائیویٹ ممبر ڈے تک

کیا جاتا ہے and priority should be given as number one and ٹھیک ہے جی۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! اس بات کو ensure ہونا چاہئے کہ منسٹر صاحب تشریف لائیں گے کیونکہ ان کے volve تبدیل ہونے ہیں 'اللہ انہیں زندگی دے اور اس کے بعد کوئی اور چیز تبدیل ہو جائے تو چستی صاحب کو پھر چھ ماہ کی تاریخ دے دی جائے تو یہ بات ٹھیک نہیں ہے۔ کوئی نام fix کر دیا جائے۔ اگر وزیر زراعت نہ آئیں تو معمولی منسٹر اگریکچر مارکیٹنگ act کر لیں گے۔ مہربانی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Pending for next Private Members Day and priority will be given on that day

اس کو pending کیا جاتا ہے اور اس کو priority پر لیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہذا اجلاس بروز بدھ مورخہ 21-ستمبر 2005 صبح دس بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ '21-ستمبر 2005

- 1- سوالات (حکمرات مال و کالونیز)
نظن زدہ سوالات اور ان کے جوابات
- 2- سرکاری کارروائی
مسودات قانون (جو پیش کئے جائیں گے)
- 1- مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور، صدرہ 2005
(مسودہ قانون 14 بابت 2005)
- 2- آرڈیننس (ترمیم) سوسائٹیز رجسٹریشن مجریہ 2005
(آرڈیننس نمبر 5 بابت 2005)

صوبائی اسمبلی پنجاب (چودھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس)

بدھ 21 - ستمبر 2005

(یوم الاربعاء، 16 - شبان العظم 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی جمیبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شوکت حسین مزاری منہ ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله

بسم الله الرحمن الرحيم

سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا
لَا تَفْعَلُونَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا
تَفْعَلُونَ ۝ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقِيلُونَ فِي سَبِيلِهِ
صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُتَيْنٌ مَرْصُوصٌ ۝

سورہ الصفا آیات 4۲۱

جو چیز آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے سب ہذا کی تزیہ کرتی ہے اور وہ غالب حکمت والا ہے ۝ مومنو! تم ایسی باتیں کیوں کہا کرتے ہو جو کیا نہیں کرتے ۝ ہا اس بات سے سخت بیزار ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں ۝ جو لوگ ہذا کی راہ میں (ایسے طور پر) پرے جا کر لڑتے کہ گویا سیر پلانی ہونی دیوار ہیں وہ بے شک محبوب کر دگار ہیں ۝ وما علینا الالبلاغ ۝

سوالات (حکمہ جات مال و کالونیز)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سیکرٹری، بِنِمْ اللہُ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اب وقت سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج حکمہ مال و کالونیز سے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔

چودھری جاوید احمد (یڈوو کیٹ)، جناب سیکرٹری! میرا سوال نمبر 2051 ہے اور جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

پاکستان میں صوبائی اور وفاقی حکومت کی اراضی

اور ناجائز قابضین کی تفصیل

* 2051، چودھری جاوید احمد (یڈوو کیٹ)، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) ضلع پاکپتن میں صوبائی اور وفاقی حکومت کا رقبہ کتنا اور کس کس جگہ واقع ہے ان پر کون کون افراد قابض ہیں اور کب سے اجتماعی عوامی مغل میں اس رقبہ کو حاصل کرنے کا کیا طریق کار ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں حکمہ مال کے کتنے ملازمین کے خلاف زیر دفعہ 6/3 کے تحت کارروائی ہوئی ہے اور کب تک۔

(ج) کیا ای۔ ڈی۔ او (آر) کو چھاپے مارنے کا اختیار ہے، کیا وہ اپنا اختیار اپنے ماتحتوں کو منتقل کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

(د) ضلع پاکپتن کے ای۔ ڈی۔ او (آر) نے اس سلسلہ میں کتنے پرچے درج کروانے ہیں اور ان پر کیا کارروائی ہوئی ہے، کیا یہ اختیار جوڈیشل مجسٹریٹ کے پاس نہیں ہے؟

وزیر کالونیز،

(الف) ضلع پاکپتن میں وفاقی حکومت کا رقبہ نہ ہے، صوبائی حکومت کے رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- بھایا سرکار	2700 ایکڑ 4 کنال 9 مرے
2- چڑاگاہ	6420 ایکڑ 4 کنال 6 مرے
3- زیر پند عارضی کاشت بھایا سرکار	1403 ایکڑ
4- زیر پند چڑاگاہ	5644 ایکڑ
5- غاص بھایا سرکار	1297 ایکڑ 3 کنال 12 مرے
6- غاص چڑاگاہ	776 ایکڑ 3 کنال 18 مرے
7- زیر قبضہ نابائز	205 ایکڑ 4 کنال

نابائز کا قبضہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- تحصیل پاکپتن	19	تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز
2- تحصیل عارف والا	10	پر رکھ دی گئی ہے۔

اگر کوئی رقبہ اجتماعی عوامی حوالہ کے لئے درکار ہو تو اس کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور بلا قیمت مختص کرنے کا مجاز ہے۔

(ب) ضلع پاکپتن شریف میں عرصہ 15-8-2001 تا حال محکمہ مل کے کل 6 ملازمین کے خلاف بدعنوانی، غیر حاضری و بے ضابطگی کے الزامات کے تحت زیر دفعہ 6/3 E&D روز 1999 کے تحت کارروائی کی گئی۔

(ج) ای۔ ڈی۔ او (آر) کو چھاپے مارنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی ماتحتوں کو مشغل کرنے کا اختیار ہے۔ تاہم محکمہ انڈسٹریز، مائنیز اور منرل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی چٹھی نمبری S.T.O(P-1)3-1/02-(PSB) مورخہ 1-7-2002 کی رو سے پٹروئیم کی مصنوعات میں ملاوٹ وغیرہ کی روک تھام کے سلسلہ میں چیکنگ کے لئے ای۔ ڈی۔ او (آر) کا نام تجویز کیا گیا ہے اور ماہانہ پراگرس رپورٹ ارسال کرنے کی ہدایت ہوئی ہے۔

(د) گورنمنٹ کی متذکرہ بالا ہدایت کی روشنی میں ضلع پاکپتن میں کل 26 مقدمات تحت 44 پروہیم ایکٹ درج کروانے میں جن کی سماعت جوڈیشل مجسٹریٹ پاکپتن اعداف والا نے کی۔ کل مقدمات میں سے 11 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے جرم کے مرتکب افراد کو مجموعی طور پر مبلغ -/10,750 روپے جرمانہ کی سزا دی گئی۔ 15 مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں ان مقدمات کی سماعت کے اختیارات سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کو حاصل ہیں۔

جناب ذمہ سیکر، کوئی ضمنی سوال؟

چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکر! میں نے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ ان پر کون کون قابض ہیں یہ سوال پہلے بھی ایوان میں پیش ہوا تھا اور ان کی تفصیلات مجھے ابھی تک میا نہیں کی گئی ہیں۔ میں نے ناجائز قابضین کے بارے میں نہیں پوچھا بلکہ یہ پوچھا ہے کہ اس رقبے پر کون کون قابض ہے وہاں پر رقبہ کتنا ہے اور اس پر قابض کون کون ہیں؟ اس کے جواب میں ہمیشہ یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ وہاں پر ناجائز قابضین اتنے ہیں۔ میں نے تو قابضین کا پوچھا ہے نہ کہ ناجائز قابض کا۔ جواب میں ہمیشہ یہی بتایا جاتا ہے کہ وہاں پر 19 ہیں یا 10 ہیں۔ یہ سوال کئی دفعہ بھی pending ہو کر پھر اس session میں آیا ہے یہ آج سے چھ ماہ پہلے بھی پیش ہوا تھا اور اس کی تفصیلات بھی مجھے میا نہیں کی گئیں۔

جناب ذمہ سیکر، جی وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سیکر! گزارش یہ ہے کہ ان کا سوال یہ ہے کہ ضلع پاکپتن میں صوبائی اور وفاقی حکومت کا رقبہ کتنا اور کس کس جگہ واقع ہے، ان پر کون کون افراد قابض ہیں اور کب سے ہیں، اسی عوامی مفاد میں اس رقبہ کو حاصل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ضلع پاکپتن میں وفاقی حکومت کا رقبہ نہ ہے صوبائی حکومت کے رقبے کی تفصیل درج ذیل ہے بتایا سرکار۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ یہ سرکار کے اپنے قبضے میں ہے کسی اور آدمی کے پاس اس کا ناجائز قبضہ نہیں ہے، جو ناجائز قبضہ ہے اس کی تفصیل ہم نے فراہم کر دی ہے، بتایا جو زمین ہے

وہ گورنمنٹ آف پنجاب کے قبضہ میں ہے اور وہی اس سے قلمہ حاصل کر رہی ہے، وہ ناجائز قابضین کے پاس نہیں ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری ضمنی سوال۔ چونکہ یہ سوال جاوید صاحب کی طرف سے ہے انہوں نے ناجائز قابضین کے متعلق نہیں پوچھا، انہوں نے پوچھا ہے کہ جو قابضین ہیں ان کی لسٹ اور ان کے نام کیا کیا ہیں یہ منسٹر صاحب بتادیں؟

جناب ڈپٹی سیکرٹری منسٹر کالونیز کہہ رہے ہیں کہ سرکار کا قبضہ ہے۔ اب یہ پوچھنا چاہ رہے ہیں کہ سرکار کی زمین پر قبضہ کس کا ہے؟ یہی آپ کا سوال ہے؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میرا سوال یہ ہے کہ وہاں پر جو سرکاری رقبہ ہے۔۔۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری سرکار کی زمین پر لوگ قابض ہیں۔ اس پر کون کون آج کل قابض ہیں؟

وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری گورنمنٹ اس سے خود محاذ اٹھا رہی ہے اگر وہ پڑے پڑے دی ہوئی ہے تو گورنمنٹ اس کی مالک ہے ناجائز قابضین اس میں شامل نہیں ہیں۔ گورنمنٹ آف پنجاب اس کی مالک ہے اور قبضہ بھی اسی کا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری میں نے ملکیت کا نہیں پوچھا، میں نے قبضے کا پوچھا ہے۔ یہ گورنمنٹ آف پنجاب کی ملکیت ہے۔

وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری اس پر کوئی dispute نہیں ہے۔ گورنمنٹ پنجاب قابض ہے اور اسی نے اس کو پڑے پڑے یا لیز پر دیا ہوا ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، گورنمنٹ پنجاب وہاں پر کاشت تو خود نہیں کر رہی۔

وزیر کالونیز، میں عرض کر رہا ہوں کہ ایک رقبہ ہر ضلع میں وہ ہوتا ہے جو کہ گورنمنٹ کے اپنے قبضے میں ہوتا ہے اس کو خاص بتایا سرکار کہتے ہیں اور جو disputed ہو، جس پر ناجائز قابضین

اصنافی رقبہ کا کیس بورڈ آف ریونیو میں چل رہا تھا کہ یہ رقبہ جن کے قبضہ میں ہے تو کچی آبادی سکیم کے تحت دسے دیا جائے۔ بعد ازاں یہ برائے منتقل رقبہ ہذا لوکل کونسل ترقیاتی ادارہ جات بورڈ آف ریونیو کی کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا جس نے ریکارڈ چھان بین کے بعد یہ رقبہ 2 کنال 10 مرلے بذریعہ چٹھی نمبری (1) IIC-2000/792-548 مورخہ 29-09-2000 کو منتقل کر دیا جس کی فوٹو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں کسی بھی کچی آبادی کو یا اصنافی رقبہ کی آبادی کو ڈیکلیریشن کرنے کا اختیار صرف اور صرف ڈائریکٹوریٹ کچی آبادی لوکل گورنمنٹ کو ہے۔ اس کی منظوری کے بعد صرف کالونیز محکمہ رقبہ ٹرانسفر کرتا ہے۔ اگر یہ رقبہ نہایت قیمتی تھا تو لوکل گورنمنٹ نے اصنافی کالونی کا کیس بورڈ آف ریونیو کیوں بھیجا اس کی حکمانہ طور پر انکوائری کی جا رہی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ سابقہ دور میں یہ اصنافی رقبہ کمیٹی کے پاس پیش ہوا مگر انہوں نے ایک کمیٹی قائم کی جس نے موقع دیکھ کر اپنی رپورٹ پیش کرنی تھی جو کہ پنجاب کی مختلف آبادیوں پر مشتمل تھی۔ مورخہ 25-09-2000 کو یہ کیس بھی دوسری آبادیوں کے ساتھ پیش ہوا اور کمیٹی نے رقبہ ٹرانسفر کر دیا۔ بعد ازاں ڈی سی او وہاڑی نے اس رقبہ کے متعلق بورڈ کو لکھا کہ یہ رقبہ نہایت ہی قیمتی ہے اسے کچی آبادی کے زمرے سے خارج کیا جائے۔ تاہم بورڈ آف ریونیو پنجاب نے ڈی سی او (آر) وہاڑی سے رپورٹ طلب کرنے کے بعد یہ رقبہ جو کہ مورخہ 29-ستمبر 2000 کے سرگرم میں تھا کو بذریعہ چٹھی نمبری (11) H/224/2004-46 مورخہ یکم جون 2004 کو واپس لے لیا ہے اور قاضین کو کہا ہے کہ وہ ڈی سی او (ریونیو) کے پاس پیش ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی اطلاع کرتے جاتیں کہ بورڈ آف ریونیو میں ایک انکوائری کی جا رہی ہے اور اس ضمن میں کیس کو اتوار ^{*p827X} W

پورے پنجاب کے اندر لاکھوں ایکڑ سرکاری زمین بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر اس میں یہ تھا کہ اگر گورنمنٹ اپنی farming کر رہی ہے، گورنمنٹ نے اپنے ایگریکلچر ڈرام بنانے ہونے ہیں تو پھر تو ہمیں اس کو ملاکہ حقوق پر دینا نہیں چاہیے۔ وہ گورنمنٹ پنجاب کی ملکیت ہے، ہمارے صوبہ کی ملکیت ہے۔ اگر وہ لوگ جو ناجائز طور پر قابض ہو کر یا پندرے کر ساہا سال سے وہ کاشت کر رہے ہیں یا جس کو انھوں نے آباد کرنے کے لئے محنت کی ہے تو پھر ہمیں اس سلسلے میں کوئی اقدامات اٹھانا ہوں گے۔ میرا ان سے اسی لئے یہ سوال تھا کہ مجھے یہ تفصیل مہیا کر دیں کہ اس پر کون کون قابض ہیں اور کب سے ہیں؟ اس کی تفصیلات مجھے نہیں مل رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جاوید صاحب! یہ تو ایک بہت لمبا سوال ہے اس پر اتنی تفصیل کون جاسکتا ہے؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! آپ دیکھیں کہ اس سوال کو کئے ہوئے اڑھائی سال ہو گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، لاکھوں ایکڑ زمین سرکار کی ہے اور لاکھوں لوگ اس پر کاشت کر رہے ہیں اب یہ کس کس کی تفصیل دے دیں؟

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ) یہ 12700 ایکڑ کے بارے میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں، آپ کی 12700 ایکڑ ہو گی لیکن یہ تو پنجاب میں every way is

the same thing وہ یہ ہے کہ وہ اس پر دس گناریونیو لگاتے ہیں اور ان سے وہ پیسے وصول کرتے ہیں جو لوگ قابض ہیں، ان کے لئے طریق کار یہی ہوتا ہے۔

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! یہ جواب دیا گیا ہے کہ "ناہائز قابضین کچھ رقبے پر ہیں" تو میرے حلقے میں بھی جو سرکار کی زمین ہے وہاں پر خاص طور پر ایک کاؤں 50 G ہے وہاں پر لوگوں نے بڑی بڑی حویلیاں سرکاری زمین پر بنانا شروع کر دیں، تحصیلدار وہاں موقع پر گیا تو اس پر انہوں نے مدد کیا اور اس کا پرچہ درج کیا گیا لیکن اس پر کوئی گرفتاری نہیں ہوئی چونکہ جو لوگ قبضہ کر رہے ہیں وہ اتنے ہائز ہیں کہ تحصیلدار ایک سرکاری افسر ہے اس کا پرچہ 324 کا ہونے کے باوجود کوئی گرفتاری نہیں ہوئی تو میں پوچھنا یہ چاہوں گا کہ جو ناہائز قابضین ہیں ان کے خلاف 32، 34 کی کارروائی کی گئی ہے اور انہیں وہاں سے نکالنے کے لئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟ سرکار کی زمین پر یہ جو رجحان ہے کہ لوگ قبضے کر کے وہاں حویلیاں بنا رہے ہیں پہلے کاشت کرتے تھے تو اس پر ناہائز کاشت ان کو پڑ جاتی تھی وہ ناہائز کاشت کے پیسے دیتے تھے وہ ایک طرح سے نکان ادا کرتے تھے لیکن جو لوگ اب ساری سرکاری زمینوں پر قابض ہو رہے ہیں، جو حقدار لوگ ہیں، جو بے زمین لوگ ہیں جن کو پانچ مرلے یا سات مرلے ملنے چاہئیں ان کی بھانے جو زمیندار ہیں جن کے پاس زمینیں ہیں وہ وہاں پر سرکاری رقبے پر بڑی بڑی حویلیاں بنا رہے ہیں اس بارے میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں، ناہائز قابضین کے بارے میں کیا اقدامات کئے جا رہے ہیں؟ میں یہ پوچھنا چاہوں گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: Although this is a separate question.

اس پر fresh question دیا جائے لیکن اگر آپ for information پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ اس کا جواب دے سکتے ہیں but this is not a question.

جناب ارشد محمود بگلو، جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ سے متعلق ہے۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیتے ہیں تو میں اس کا جواب دے دیتا ہوں۔ میں ملک صاحب کا ممنون ہوں جنہوں نے ایک بڑا relevant question put کیا ہے۔ پہلی گزارش یہ ہے کہ جس طرح آپ نے فرمایا ہے کہ موجودہ سوال کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ fresh question ہونا چاہیے لیکن جہاں تک ناہائز قابضین سے سرکاری زمین کو واگزار کرانے کا

تعلق ہے تو حکومت پنجاب اس سلسلے میں انتہائی اہم اقدامات اٹھا رہی ہے انتہاء اللہ تعالیٰ آئندہ جو اسمبلی کا سیشن ہو گا ہم اس سلسلے میں نیا قانون لے کر آئیں گے اور آپ کی منظوری سے ہم کوشش کریں گے کہ پنجاب کے اندر جتنی بھی سرکاری زمین ہے، ایک ایک آرچ کو ناجائز قابضین سے واگزار کرایا جانے اور اس چیز کو ختم کیا جانے کہ لوگ اپنی مرضی اور اپنی پسند سے جمل بھی جاتے ہیں سرکاری زمین پر قبضہ کر لیتے ہیں اس چیز کو condemn کیا جانے اور اس کے بارے میں صحیح طور پر اس کا سدھار کیا جانے۔ شکریہ

جناب احسان الحق احسن نولایا، جناب سپیکر! آج جتنے بھی سوالات ہو رہے ہیں ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب ہے کہ کارروائی کر رہے ہیں، جواب دے رہے ہیں اور طریق کار جاری ہے۔ تمام سوالوں کے لئے general سی ایک سیٹیفکٹ ہے اور ان سوالوں کے جوابات آج سے اٹھارہ اٹھارہ ماہ پہلے کے ہیں لیکن یہ نہیں ہے کہ یہ کوئی آج کی بات ہے۔ اٹھارہ ماہ پہلے دس سوالوں کا ایک ہی جواب ہے کہ ہم ناجائز قابضین کو وہاں سے نکال رہے ہیں، قبضہ لے رہے ہیں، کارروائی کر رہے ہیں۔ to the point general تمام سوالوں کے متعلق یہ بتادیں کہ اٹھارہ ماہ میں کیا ہوا ہے کیونکہ یہ بات تو اٹھارہ ماہ پہلے کی ہے نہ کہ ہم کارروائی کر رہے ہیں اور اس کے لئے قانون کا سدھار لے رہے ہیں، ہم نے آرڈر کر دیا ہے، ہم نے جتنی جاری کر دی ہے، اب یہ بتادیں کہ جو چٹھیں انھوں نے اٹھارہ ماہ پہلے پندرہ سوالوں کے جوابات کی روشنی میں جاری کی ہیں ان آرڈروں پر کیا عملدرآمد ہوا ہے؟

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، آپ بھی پوچھ لیں۔

جناب نجف عباس سیال، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ نہ ابھی تک سمجھا پارہے ہیں جاوید صاحب اور نہ ہی proper جواب محترم منسٹر کالونیز دے پارہے ہیں۔ ان کا سوال یہ ہے کہ کتنے ناجائز قابض گورنمنٹ کی سٹیٹ لینڈ پر ہیں؟ منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ کچھ حکومت پنجاب کا رقبہ ہے اس پر اریگیشن ہے، کوئی سی اینڈ ڈیمو ہے۔ اریگیشن کا اپنا رقبہ ہے جو

شروع سے ہی مجمع بندی میں اریگیشن کے نام آ رہا ہے، جو ہائی وے کا رقبہ ہے وہ ہائی وے کے نام ہے، لکھا ہوتا ہے کہ متبوض ہائی وے ملکیت حکومت پنجاب۔ جاوید صاحب کا جو سوال ہے وہ یہ ہے کہ جو سٹیٹ لینڈ فاصلتاً پنجاب حکومت کی ہے اور جس پر ناجائز قابضین ہیں مثلاً میں اپنی تحصیل کی بات کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکر، ناجائز نہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ قابضین۔

جناب نجف عباس سیال، جو قابضین ہوتے ہیں وہ ناجائز ہوتے ہیں کیونکہ رقبہ تو حکومت پنجاب کا ہے وہ مالک نہیں ہیں، مالک تو حکومت پنجاب ہے تو وہ ناجائز قابضین ہی ہو گئے تو اس میں ناجائز قابضین یا قابضین آپ جو بولیں اس میں آپ دیکھیں مثلاً میری تحصیل ہے ایک، دو، تین چار، پانچ، چھ، سات، آٹھ، نواک ہیں وہاں پر مینڈر ہیں وہاں پر لوگ قبضہ کر کے بیٹھے ہونے ہیں اور 32 اور 34 کی کارروائی ریونیو بورڈ کے حکم سے پچھلے سال ان کے خلاف ہوئی ہے لیکن وہ ناجائز قبضہ نہیں محمود رہے۔ ان کا تاوان بنتا ہے اور وہ بخواری کی ملی بھگت سے چار ہزار روپے یا آٹھ ہزار روپے ایکڑ کا ٹیکہ ہوتا ہے وہ سو، دو سو روپے میں تاوان بنا کر داخل کر دیتے ہیں اور یہ سلسلہ چل رہا ہے۔ میری humble submission یہ ہے کہ وزیر صاحب اگلے اجلاس میں E D سے ایک O(R), D, D O(R), D C Os سے باقاعدہ فرسٹیں منگوائیں۔ یہ کوئی مشکل نہیں ہے کہ ایک تحصیل میں حکومت کی کتنی زمین ہے اور اس پر کتنے قابضین ہیں ہر بخواری کے علاقے میں دو، چار چار یا پانچ پانچ ہوتے ہیں۔ تو یہ فرسٹ بنالیں اور پچھلے سال already جو 32/34 کی کارروائی حکم ریونیو بورڈ کی گئی ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس پر سختی سے عمل درآمد کروایا جائے۔ شکریہ

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! (ج) پر جانے سے پہلے میں جڑ (الف) کے بارے میں صرف اتنا عرض کروں گا، مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ محکمہ کو قابضین کی فرسٹ دینے میں کوئی پیچھا ہٹ ہے۔ شاید کوئی بااثر افراد ہوں گے یا کچھ پردہ نشینوں کے نام آتے ہوں گے۔

اب میں ج (ج) کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ E.D.O(R) کو کوئی اختیار نہیں ہے کہ وہ جا کر کسی جگہ پر چھلپے مارے یا ملاوٹ شدہ اشیاء کو پکڑے۔ تاہم جواب میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "چیکنگ کے لئے ای۔ ڈی۔ او (آر) کا نام تجویز کیا گیا ہے۔" آج کل کے دور میں ملاوٹ ایک لغت بن چکی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف اشیاء خوردنی میں ملاوٹ ہو رہی ہے بلکہ زمینداروں کو جو تیل وغیرہ مل رہا ہے اس میں بھی ملاوٹ کا دھندا شروع ہو گیا ہے۔ اس کے لئے کوئی قانون سازی نہیں ہوئی ہے۔ اختیارات E.D.O(R) کو دینے گئے ہیں اور نہ ہی اس کے تدارک کے لئے کوئی دوسری ایجنسی ہے۔ میرے نقطہ نظر سے نئے نظام میں یہ ایک غامی ہے تو اس کی اصلاح کے لئے محکمہ مال یا ہماری حکومت کیا کرنا چاہ رہی ہے؟

وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری سب سے پہلے میرے معزز بھائی نے کہا ہے کہ 18 ماہ سے ایک ہی جواب آ رہا ہے۔ اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ زمینوں کے معاملات سول کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک جاتے ہیں۔ اس میں مجاز عدالت کی طرف سے status quo ہو جاتا ہے اور پھر محکمہ helpless ہو جاتا ہے اور جب تک عدالت کا فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک کوئی کارروائی محکمہ نہیں کر سکتا۔ زیادہ تاخیر ہونے کا باعث یہی ہوتا ہے کہ معاملات کورٹ میں ہوتے ہیں۔

میرے بھائی نے جو دوسری بات فرمائی ہے اس سلسلے میں عرض کرتا ہوں مجھے بالکل یہ بھی احساس ہے کہ سیال صاحب کا محکمہ ریونیو بورڈ سے گہرا تعلق رہا ہے، ان کی معلومات بہت زیادہ ہیں۔ چونکہ سوال صوبائی حکومت کی ملکیت کے حوالے سے کیا گیا تھا اس لئے اسی حوالے سے جواب دیا گیا ہے۔ ہم نے جو تفصیل فراہم کی ہے وہ صوبائی حکومت کی ملکیتی رقبہ کی بات ہی کی ہے۔ شکریہ

چو دھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سیکرٹری ج (ج) میں یہ لکھا ہوا ہے کہ "ای۔ ڈی۔ او (آر) کو چھلپے مارنے کے اختیارات نہ ہیں اور نہ ہی ماتحتوں کو قتل کرنے کا اختیار ہے۔ تاہم محکمہ انڈسٹریز، مائنرز اور منرل ڈویلپمنٹ پنجاب کی مہمئی نمبری (PSB)-1/02-3-(P-1) STO مورڈ 1-7-2002 کی رو سے پروہیم کی صوملت میں ملاوٹ وغیرہ کی روک تھام کے سلسلہ میں چییکنگ

کے لئے ای ڈی او (آر) کا نام تجویز کیا گیا ہے۔ "یہاں پر یہ کہا جا رہا ہے کہ "نام تجویز کیا گیا ہے" نہ کہ اختیارات تفویض کئے گئے ہیں۔" میرا سوال یہ ہے کہ اگر ای۔ ڈی۔ او (آر) کو اختیارات نہیں ہیں تو پھر کس ایجنسی کے پاس ہیں اس ملاوٹ کی نعت کو ہم اپنے معاشرے سے کیسے ختم کریں گے، خاص طور پر ہمارے زمینداروں کا جو نقصان ہو رہا ہے حکومت اس کا کیا سدباب کر رہی ہے؟ وزیر کالونیز، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جزی (ج) کا جواب جزی (د) میں موجود ہے۔ ای۔ ڈی۔ او (آر) کو اور کوئی اختیارات نہیں ہیں محکمہ انڈسٹریز، ٹرانزیشن اور منرل ڈویلپمنٹ نے کچھ اختیارات اسے سونپے ہیں جنہیں وہ استعمال کر کے معاملات کو جوڈیشل مجسٹریٹ کو بھیجتا ہے۔ سزز رکن جزی (د) بھی پڑھ لیں اس میں یہ ساری تفصیل دی ہوئی ہے کہ کل 26 مقدمات 44 ٹرو لیم ایکٹ کے تحت درج کروانے گئے ہیں جن کی سماعت جوڈیشل مجسٹریٹ پاکستان اعداف والا نے کی ہے۔ کل مقدمات میں سے 11 مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ جرم کے مرتکب افراد کو مجموعی طور پر مبلغ 10,750 روپے جرمانے کی سزا دی گئی ہے۔ 15 مقدمات ابھی تک زیر سماعت ہیں ان مقدمات کی سماعت کے اختیارات سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کو حاصل ہیں۔

جناب والا! چونکہ یہ محکمہ ہمارے ماتحت نہیں ہے۔ ای۔ ڈی۔ او (آر) صاحبان کو جو اختیارات ملتے ہیں انہی کو ہم exercise کرتے ہیں اور ان کے تحت ہی کارروائی آگے بڑھاتے ہیں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جزی (د) میں لکھا ہوا ہے کہ 26 مقدمات درج ہونے جن میں سے 11 میں سزا ہوئی اور سزا کی مالیت، جرمانے کی شکل میں جو وصول کی گئی ہے وہ صرف 10,750 روپے ہے۔ وہ لوگ لاکھوں کروڑوں کا بزنس کرتے ہیں جبکہ سزا صرف 10,750 روپے ہوتی ہے۔ یہ تو معاشرے کو لوٹ رہے ہیں زمینداروں کو لوٹ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر! اب یہ فیصلہ تو عدالت نے کرنا ہے کہ کتنی سزا دینی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! جب ان کے پاس کوئی اختیارات ہی نہیں ہیں تو پھر کس role کے تحت یہ کارروائی کرتے ہیں؟ اپنے جواب میں محکمہ خود لکھ رہا ہے کہ ان کے

پاس کوئی اختیارات نہیں ہیں۔ اس میں تو ایک بڑی ambiguity ہے۔ یہ اختیارات جو ڈپٹی کے پاس ہیں اور نہ ہی ہماری Executive کے پاس ہیں اس کی وجہ سے معاشرے میں لوٹ کھسوٹ ہو رہی ہے 'زمیندار پریشان ہو رہے ہیں' ان کا تدارک کون کرے گا؟
جناب ڈپٹی سیکرٹری: اگر اختیارات ہیں تو تب ہی انہوں نے 10,750 روپے جرمانے کی سزا دی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)؛ جناب سیکرٹری: یہی تو میں پوچھ رہا ہوں کہ کس rule اور قاعدے کے تحت انہوں نے یہ اختیارات استعمال کئے ہیں، کس rule کے تحت مقدمت درج کروانے گئے؟

وزیر کالونیز: جناب سیکرٹری گزارش یہ ہے کہ اگر داخل ممبر سوال کا جواب پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائے گا۔ ہمیں جو اختیارات دوسرے محکمے کی طرف سے ملے ہیں ہم نے انہی اختیارات کو exercise کرنا ہے۔ ہم نے ان اختیارات کو exercise کر کے 26 مقدمت درج کئے ہیں اور ان کا چالان عدالت میں جمع کروایا ہے۔ اب عدالت سزا تموزی دے یا زیادہ یہ عدالت کا کام ہے۔ یہ ای۔ ڈی۔ او (آر) کا کام نہیں ہے۔ عدالت ہائیکورٹ کے ماتحت ہے ای۔ ڈی۔ او (آر) کے ماتحت نہیں ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب والا! ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں جبکہ دوسری طرف سزا کی بات کر رہے ہیں۔
جناب ڈپٹی سیکرٹری: اختیارات ہیں تو تب ہی کارروائی ہوتی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): جناب سیکرٹری جواب میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ ہمارے پاس اختیارات نہیں ہیں اگر ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں تو پھر کس rule کے تحت مقدمت درج کر رہے ہیں؟

وزیر کالونیز: جناب سیکرٹری معزز ممبر آدھا جواب پڑھ رہے ہیں یہ مرہانی کر کے اس کا اگلا حصہ بھی پڑھیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ محکمے نے ایک notification کے ذریعے ان کو بااختیار بنایا

ہے۔ اسی اختیار کو استعمال کر کے انہوں نے 26 مقدمات قائم کئے ہیں۔ آپ تموز اساجواب پڑھنے کی زحمت گوارا کر لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مطمئن ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری جاوید صاحب امیر سے فیمل میں اگر آپ وزیر موصوف کو ان کے چیئرمین میں مل لیں تو بستر ہو گا وہ آپ کو ساری معلومات تفصیل کے ساتھ فراہم کر دیں گے۔

وزیر کالونیز: جناب والا! اگر معزز ممبر کسی خاص پٹرول پمپ کے خلاف کارروائی کروانا چاہتے ہیں تو مجھے جادیں اگر rule کے تحت بننا ہوا تو ضرور مدد کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں آپ نے دو سوال کئے۔ ایک سوال کیا کہ قبضہ کس کا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ صوبائی حکومت کی زمین ہے چونکہ صوبائی حکومت ہی قابض ہے لہذا انہوں نے یہی جواب دیا ہے۔ دوسرا آپ نے E.D.O(R) کے اختیارات کی بات پوچھا ہے تو انہوں نے اس کا جواب دیا ہے کہ ایک notification کے ذریعے انہیں یہ اختیارات دینے گئے ہیں کہ وہ ان کے خلاف ایکشن لیں لیکن فیصد عدالت نے کرنا ہے۔ اب فیصد کرنے کی مجاز تو عدالت ہی ہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا "ای ڈی او (آر) کو چھاپے مارنے کا اختیار ہے؟ اس کے جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ نہیں اور اس کے بعد فرما رہے ہیں کہ محکمہ انڈسٹریز، مینیز اور منرل ڈویلپمنٹ نے ایک چٹھی لکھی ہے جس کے مطابق انہیں یہ

اختیارات دینے کی تجویز ہے نہ کہ اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔ It has been proposed.

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز کن کہہ رہے ہیں کہ اختیارات تجویز کئے گئے ہیں and power has

not been delegated to him.

وزیر کالونیز: جناب سپیکر! سوال کے (ج) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ "کیا ای ڈی او (آر) کو

چھاپے مارنے کا اختیار ہے؟ کیا وہ اپنا اختیار اپنے ماتحتوں کو منتقل کرنے کا اختیار رکھتا ہے؟" اس

کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ "ای ڈی او (آر) کو چھاپے مارنے کے اختیارات اور نہ ہی ماتحتوں کو منتقل

کرنے کا اختیار ہے تاہم محکمہ انڈسٹریز، مینیز اور منرل ڈویلپمنٹ پنجاب کی چٹھی نمبری

STO(P-1)3-1/02-(PSB) مورخہ 1-7-2002 کی رو سے پٹرولیم کی مصنوعات میں ملاوٹ وغیرہ

کی روک تھام کے سلسلہ میں چیکنگ کے لئے ای۔ڈی۔او۔(آر) کا نام تجویز کیا گیا ہے اور ماہانہ رپورٹس رپورٹ ارسال کرنے کی ہدایت ہوتی ہے۔ " آگے جز (د) میں ہے کہ " گورنمنٹ کی متذکرہ بلا ہدایات کی روشنی میں ضلع پاکپتن میں کل 26 مقدمات 44 پٹرولیم ایکٹ کے تحت درج کروائے ہیں جن کی سماعت جوڈیشل مجسٹریٹ پاکپتن اعداف والا نے کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ مقدمات کس نے درج کروائے ہیں؟

چوہدری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب والا! یہ مقدمات کس rule اور قاعدے کے تحت درج ہونے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، If he does not have power تو انہوں نے مقدمات کیسے درج کرانے ہیں؟ کیا as a Pakistani یہ مقدمات درج کرانے ہیں؟

وزیر کالونیز، جناب والا! 26 مقدمات قائم کئے ہیں اور ان کے چالان عدالتوں میں جمع کرانے ہیں۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

جناب نجف عباس سیال، شکریہ۔ جناب سپیکر! محترم منسٹر صاحب نے فرمایا اور میرا بھی ریویو سے واسطہ رہا ہے۔ کھیتی باڑی کرنے والا ہر زمیندار جو اس اسمبلی میں بیٹھا ہے اسے روز آتے

ہیں۔ devolution کے بعد D.D.O(R) اور اس کے اوپر D.O(R) پہلے جو powers گلنٹر کے پاس

تھیں اب وہ D.O(R) کے پاس ہیں۔ پہلے جو powers گلنٹر کے پاس تھیں اب وہ E.D.O(R)

کے پاس ہیں۔ پہلے یہ powers ڈویژن level پر ہوتی تھیں لیکن اب ہر ضلع میں E.D.O(R) وہ

power استعمال کرتا ہے تو محترم بھائی کو میں جواب دے دیتا ہوں کہ یہ مقدمات D.O(R) کی

طرف سے being a District Collector درج ہوتے ہیں۔ اس میں جوڈیشل مجسٹریٹ کا کوئی

عمل دخل نہیں ہوتا اور 32/34 کا اختیار بھی D.D.O(R) کو ہے جو A.C کی جگہ پر ہوتا ہے۔ میرا

نیال ہے کہ چونکہ ابھی منسٹر صاحب کے جواب سے میرے بھائی کی تفتی نہیں ہو رہی اس لئے

میرے بھائی جاوید صاحب اور میں رانجھا صاحب کے ساتھ پیجیمر میں بیٹھ کر اس پر بات کر لیں گے۔ میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ منسٹر صاحب بھی صبح جواب نہیں دے رہے۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، میرے بھائی سیال صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے میرا وہ مطلب نہیں ہے اور نہ ہی ان کا اس سے کوئی تعلق ہے۔ E.D.O(R) کے اختیارات کے متعلق جو یہ فرما رہے ہیں وہ سارے قواعد و ضوابط میں لکھے ہوئے ہیں لیکن ایوان میں officially کہا جا رہا ہے کہ ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں۔ جب حکومت مان رہی ہے کہ ان کے پاس اختیارات نہیں ہیں تو یہ قانون ساز ادارہ ہے اور ہم سب قانون سازی کے لئے بیٹھے ہیں تو ہمیں چاہئے کہ ان کو یہ اختیارات دیں اس حوالے سے جو کارروائی بھی ہو وہ قانون اور ضابطے کے تحت ہونی چاہئے۔

جناب نجف عباس سیال، جناب سیکرٹری لینڈ ریونیو ایکٹ کے تحت D.O(R) کے پاس یہ اختیارات ہیں۔ جواب میں جو ڈپٹیل مجسٹریٹ کے حوالے سے غلط لکھا ہوا ہے۔ جہاں تک ریونیو powers کا تعلق ہے وہ مکمل طور پر D.O(R) کو convert ہو چکی ہیں۔ regarding land 32/34 بے دخلی نکلان اور تادان کے اختیارات D.O(R) اور D.D.O(R) کے پاس ہیں۔

وزیر کالونیز، جناب سیکرٹری میری گزارش ہے کہ سوال کے متعلق جو قانونی جواب تھا وہ پہلے ہی دیا گیا ہے اور معزز ممبران نے ضمنی سوالات میں جو پوچھا ہے میں نے وہ بھی عرض کر دیا ہے اگر مزید بھی ان کی کوئی تشکی رہ گئی ہے تو میں پھر بھی حاضر ہوں۔ میرے پاس تشریف لائیں اگر ان کا کوئی جائز مسئلہ ہے اور وہ قانون اور اختیارات کے دائرے میں آتا ہے تو انشاء اللہ ان کی بھرپور مدد کریں گے اور پاکستان کا جو بھی مسئلہ ہے میں ذاتی طور پر اسے حل کرانے کی کوشش کروں گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس کے علاوہ powers کے بارے میں جو سوال اٹھایا گیا ہے اور یہاں لکھا ہے کہ powers نہیں ہیں۔ اگر اس میں تھوڑی بہت کوئی غلطی ہے تو اسے درست کروا دیجیے۔

وزیر کالونیز، جناب والا جو powers ہیں وہ تو ہم exercise کر رہے ہیں لیکن as such تو ہمارے پاس کوئی نہیں ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Then they should not write that they have not powers.

وزیر کالونیز، میں نے عرض کیا ہے کہ وہ legal نہیں ہیں بلکہ ایک نوٹیفیکیشن کے تحت powers دی ہیں کہ آپ چیکنگ کر سکتے ہیں تو اس میں جو اختیارات ہیں وہ ہم استعمال کرتے ہیں اور اسی سلسلے میں ہم نے مقدمات بھی درج کروانے ہیں اگر مزید اختیارات دلوادیں تو ہم اس کے مطابق کریں گے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ابھی یہ پہلا سوال ہے اور اس پر کئی ٹائم گزر چکا ہے۔ میں صرف یہی گزارش کروں گا کہ جب سوال کرنے والے محرک ایوان میں موجود ہیں اور جواب دینے والے منسٹر بھی موجود ہیں اس کے باوجود اس سوال کے interpreter بہت زیادہ پیدا ہوئے ہیں 'سوال اٹھوں نے کیا ہے' انھوں نے زبانی سوال نہیں کیا بلکہ سال ڈیڑھ سال پہلے کا لکھ کر دیا ہوا ہے۔ وہ خود اس کی interpretation کیوں نہیں کر سکتے؟ کبھی کہیں سے interpretation آتی ہے کہ اس کا یہ مطلب ہے 'جب محرک موجود ہیں تو وہ خود اس کو explain کیوں نہیں کر سکتے؟ میں یہی عرض کروں گا کہ اس طرح interpretation سے ایوان کا وقت ضائع نہ کیا جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، سوال نمبر 255۔ جناب والا اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ انہار فیصل آباد کے ریست ہاؤس

کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

- *2255، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ فیصل آباد کے ریست ہاؤس، محکمہ انہار کی اراضی تعدادی 576 کنال جس کی مالیت ساڑھے چار کروڑ روپے ہے کی فروخت کے لئے open auction ہوتا تھی۔
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ قیمتی اراضی کو سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب نے مورخہ 17- فروری 2003 کو محمد سرور ڈوگر نامی شخص جو چک نمبر 208 ر-ب فیصل آباد کا رہائشی ہے کو الاٹ کر دی ہے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو اور سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کو گورنر پنجاب نے ریست ہاؤسز کی زمین کسی شخص کو الاٹ نہ کرنے کی ہدایت جاری کی ہوئی تھی۔
- (د) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اثبات میں ہے تو محکمہ انہار کی قیمتی اراضی کی الاٹمنٹ کس میرٹ پر ہوئی، فی مرد ریٹ کیا تھا اور آیا open auction کے ذریعے کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز،

- (الف) اس حد تک درست ہے کہ خسرہ نمبر 127,143,70,87 بالترتیب واقع چکوں کے نمبر ان 139 گ-ب، 166 گ-ب، 103 گ-ب، 233 گ-ب تحصیل جڑانوالہ میں محکمہ انہار نے فالتو قرار دیا ہے تاکہ اسے بذریعہ نیلام عام فروخت کیا جاسکے۔ تامل مذکورہ اراضی فروخت نہ کی گئی ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے۔ متذکرہ سرکاری اراضی کسی شخص کو الاٹ نہ کی گئی ہے اور تامل چھایا سرکار ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ایسی کوئی ہدایات منجانب گورنر صاحب موصول نہ ہوئی ہیں۔

(د) مذکورہ اراضی حامل فروخت نہ کی گئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میں اگلے ہی دو تین ضمنی سوال کر دیتا ہوں تاکہ منسٹر صاحب ایک ہی بار جواب دے دیں۔

وزیر کالونیز، علیحدہ علیحدہ کر لیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔

جناب سمیع اللہ خان، مجھے ان سوالوں میں صرف آپ کی یقین دہانی چاہئے۔ یہ جو جواب دینے گئے ہیں کیا آج ہی یہی جواب کھے جائیں؟

وزیر کالونیز، جو جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، آج کی تاریخ تک درست ہے؟

وزیر کالونیز، مجھے نے بتایا ہے کہ وہ درست ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری اس سوال میں جس رقبے کی نشاندہی کی گئی ہے مجھے یہ یقین دہانی چاہئے کہ واقعی وہ الاٹنٹ نہیں ہو گی بلکہ جس طرح کھا ہے نیلام عام کے ذریعے فروخت کیا جائے گا۔ چونکہ میرے سوال کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ درست نہیں ہے اگر درست نہیں ہے تو میں اس پر مطمئن ہوں۔ مجھے یہ یقین دہانی چاہئے کہ اس کے لئے جو طریقہ کھا گیا ہے کہ یہ نیلام عام کے ذریعے فروخت ہو گی نہ کہ کسی فرد واحد کو پسند یا ناپسند کے تحت یہ رقبہ دیا جائے گا۔

وزیر کالونیز، جناب والا میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ جو رقبہ دیا گیا ہے وہ کسی ایگزیکٹو آرڈر کے تحت نہیں دیا گیا بلکہ ممبر کالونیز کا ایک جوڈیشل آرڈر تھا۔ جوڈیشل آرڈر کے تحت اس نے یہ رقبہ دیا اور اب نظر ثانی کے ذریعے اس نے اپنا پہلا آرڈر set aside کر دیا ہے۔ اب یہ رقبہ حکومت منجانب کی ملکیت میں ہے اور اسی کے قبضے میں ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ حکومت منجانب کے اس کروڑوں روپے کے ملکیتی رقبہ کو انشاء اللہ کوئی آدمی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، سوال نمبر 2412 جناب سیکرٹری میری گزارش ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی 'اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں مویشی پال سکیم کے تحت الاٹ شدہ رقبہ،

الائیز اور مویشیوں کی تفصیل

*2412. سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) صوبہ میں مویشی پال سکیم کے فارموں کی تعداد کیا ہے، کتنا رقبہ اس سکیم کے لئے کن افراد کو کن شرائط کے تحت الاٹ کیا گیا ہے؟ رقبہ حاصل کرنے والے کا نام اور فراہم کردہ رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے، ان سے یہ سرکاری رقبہ کب واپس لیا جائے گا؟ اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ رقبہ اسی مہد کے لئے استعمال ہو رہا ہے جس کے لئے الاٹ ہوا تھا؟

(ب) ان فارمز میں کون کون سے مویشی کس تعداد میں موجود ہیں؟ ہر فارم کی الگ تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کیا مویشی پال سکیم کے لئے الاٹ شدہ رقبہ پر الٹی عود قابض ہیں یا یہ رقبہ کسی اور کے زیر استعمال ہے؟

وزیر کالونیز

(الف) مویشی پال سکیم کے تحت فارموں کی تعداد 32 ہے اور رقبہ تعدادی تقریباً 300 ایکڑ ہر فارم کے لئے دیا گیا۔ یہ رقبہ الایان کو مویشی پال سکیم کے تحت بورڈ آف ریونیو کے جاری کردہ نوٹیفکیشن 03-05-1960 کے تحت سال 1960 میں الاٹ کیا گیا ہے۔ الایانوں کی لسٹ "A" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان 32 کیپٹل فارموں کے لئے 7369-1 ایکڑ 5 کنال 16 مردہ رقبہ الاٹ کیا گیا ہے۔ ابتداء میں یہ رقبہ عرصہ 20 سال

کے لئے الٹ کیا گیا جس میں ہر دس سال بعد توسیع ہوتی رہی۔ اب 30-06-2000 کے بعد مزید توسیع نہ کی گئی ہے۔ تاہم کابینہ کے فیصلے کے تحت الایوں کو حقوق ملکیت دینے کی پالیسی زیر غور ہے۔

(ب) ان کیٹل فارموں میں بھینسیں، گائے، بھیر، بکریاں پال رکھی ہیں۔

(ج) ان کیٹل فارموں میں سے چند الٹی ٹوٹ ہو چکے ہیں جن کے وارنٹن ان فارموں پر قابض ہیں۔ یہ رقبہ مویشی پال سکیم کے تحت استعمال ہو رہا ہے اور خلاف ورزی کی شکایت تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جیسے تسلیم کیا گیا ہے کہ ساڑھے سات ہزار ایکڑ کے قریب رقبہ مویشی پال سکیم کے تحت کیٹل فارم کے لئے الٹ کیا گیا تھا۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ اس میں بیشتر رقبے پر بلکہ کسی ایک جگہ پر ہی کوئی proper کیٹل فارم موجود نہیں ہے اور بیشتر لوگ اس کو اپنے زرعی، رہائشی اور مختلف مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں بلکہ الٹ کے سالانہ پیسے بھی حکومت کو ادا نہیں کرتے۔ یعنی جس مقصد کے لئے یہ زمین دی گئی اس کے لئے استعمال نہیں ہو رہی بلکہ یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اب حکومت یہ سوچ رہی ہے کہ کابینہ کے فیصلے کے تحت الایوں کو حقوق ملکیت دینے کی پالیسی زیر غور ہے۔ یعنی ایک رقبہ مویشی پال سکیم کے لئے دیا گیا لیکن وہاں پر کوئی مویشی نہیں پالے جا رہے اگر کسی نے اپنے دودھ پینے کے لئے دو چار بھینسیں رکھ لی ہیں تو اسے کیٹل فارم نہیں کہہ سکتے۔ اب بجائے اس کے کہ وہ رقبہ کینسل کر کے proper کیٹل فارم بنائے جائیں لیکن ان کے زیر غور یہ تجویز ہے کہ ان کو حقوق ملکیت دے دینے جائیں۔ لہذا منسٹر صاحب اس بارے میں وضاحت فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، منسٹر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! جہاں تک سوال کا جواب ہے وہ محکمے نے بڑی تفصیل کے ساتھ عرض کر دیا ہے لیکن جہاں تک شاہ صاحب کا یہ فرمانا ہے کہ یہاں پر کیٹل فارم نہیں ہیں۔ چو کہ ان کی

جو میعاد تھی وہ ختم ہو چکی ہے۔ اب اس بارے میں حکومت پنجاب کی نئی پالیسی وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری کے بعد نافذ العمل ہو جانے کی۔ ان لوگوں کو option دی جانے گی کہ اگر وہ market value کے مطابق خریدنا چاہتے ہیں تو خرید لیں۔ وہ رعایتی نرخوں پر نہیں ہو گی اگر وہ market value کے مطابق خریدنا چاہیں تو خرید لیں گے ورنہ سارا رقبہ حکومت پنجاب کے قبضہ میں آجائے گا۔

سید احسان اللہ وقاص، یہ درست ارشاد نہیں فرمایا جا رہا ہے۔ مجھے سوال کے جواب کی جو تفصیل فراہم کی گئی ہے اس میں سے کافی بڑی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو rent pay ہی نہیں کر رہے۔ اس میں ایک لمبی لسٹ فراہم کی گئی ہے اور کئی جگہوں پر قانونی موٹکافیاں حامل ہیں۔ زیادہ پر انہوں نے مجھے یہ کھ کر دیا ہے کہ اس پر غیر قانونی طور پر لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس وقت پورے ملک میں دودھ اور گوشت کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔ لاہور میں دودھ کی قیمت بائیس تین روپے کو ہو گئی ہے۔ مویشی پال سکیم کے تحت جو زمینیں دی گئی ہیں اور ایسے لوگ موجود بھی ہیں جو واقعی وہاں پر کیٹل فارم بنانا چاہتے ہیں۔ ایسی زمینوں کو openly اجازت میں مشترک کیا جانے اور اس کے ذریعے وہاں پر جو proper طریقے سے کیٹل فارم بنانا چاہتا ہو اس کو وہ رقبہ دے دیں۔ اندر ہی اندر یہ جو کام ہوتا رہتا ہے اس کے ذریعے سے ملک کو بھی نقصان پہنچتا ہے جھکے کو بھی کوئی عزت حاصل نہیں ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو آدمی کیٹل فارم کے لئے apply کرتا ہے اور اس کو کیٹل فارم کے لئے جگہ یا زمین دے دی جاتی ہے، کیا حکومت کیٹل فارم کی چیکنگ کے لئے کہ وہاں پر کیٹل فارم بنا ہے یا نہیں، بیئر چیکنگ کا کوئی طریقہ کار adopt کیا ہوا ہے؟

جناب نجف عباس سیال، پروانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ضمنی سوال ہے؟

جناب نجف عباس سیال، جناب والا جو میرے محترم دوست اور بزرگ پارلیمنٹیرین عبداللہ یوسف صاحب نے بات کی ہے کہ ہم interpreter ہیں تو میں اس سلسلے میں قموزی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بس ہو گئی۔

جناب نجف عباس سیال، جناب والا نہیں۔ اس پر میں آپ کی رونگ چاہتا ہوں۔ رولز اور پرویجر میں سوالات کا جو صفحہ ہے اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ اگر کوئی معزز رکن جواب سے مطمئن نہ ہو تو وہ اس سلسلے میں ضمنی سوال کر کے اس کی وضاحت کر سکتا ہے۔ میں کوئی عدا نخواستہ interpreter نہیں ہوں بلکہ آپ کو یہ رونگ دینی چاہئے کہ ان کا سوال غلط تھا جو انہوں نے کیا ہے۔ جیسا کہ جو صاحب اب ضمنی سوال کر رہے ہیں جاوید صاحب جب سوالات کر رہے تھے تو اس کا کوئی proper جواب نہیں تھا۔ میں نے بھی مطمئن ہونے کے لئے ضمنی سوالات کئے اس سے میں کوئی interpreter تو نہیں بنا اور نہ ہی جاوید صاحب کو اور ان کو کوئی guideline دی ہے۔ یہ تو ہمارا حق ہے اور رولز اور پرویجر میں لکھا ہوا ہے اس لئے مہربانی فرما کر آپ اس پر رونگ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نہیں سمجھتا کہ اس stage پر کوئی رونگ کی ضرورت ہے۔ آگے چلیں۔

وزیر کالونیز، جناب والا ہمارے معزز اراکین نے جو ضمنی سوالات کئے ہیں اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ یہ رقبہ جو 1960 میں مویشی پال سکیم کے تحت دیا گیا تھا 1960 میں یہ رقبہ ان لوگوں کو دیا گیا تھا اور آج ہماری حکومت نے یہ نہیں دیا۔ اسی وقت سے یہ ان لوگوں کے قبضے میں ہے۔ ہم تو اس سلسلے میں ایک uniform policy بنانا چاہتے ہیں تاکہ اس سے گورنمنٹ کو آمدنی بھی ہو اور وہاں پر جو زمین ہے اس کا کوئی بہتر اور اچھا مقصد حاصل ہو سکے اگر ان کے پاس کوئی ایسی سکیم ہے جس سے یہ کیٹل فارم بنانا چاہتے ہوں تو اس سلسلے میں یہ کوئی application move کریں ہم اس پر مدد کر کے وزیر اعلیٰ کے پاس بھجوا دیں گے اگر ان کے پاس کوئی proper آدمی ہو تو ہم اس کی بھی مدد کر کے وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس بھجوا

دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دوسرا یہ پوچھ رہے تھے کہ آپ نے جو کیٹل فارم منظور کئے تھے ان کی جلدی پڑتال کے لئے آپ کی طرف سے کوئی ---

وزیر کالونیز، جناب والا! کیٹل فارم کی معاش ہی ہوتی ہے اور محکمہ لائیو سٹاک اس کو supervise کرتا ہے۔ ہمارا کام تو صرف زمین دینا ہے اس کی supervision کرنا، چیکنگ کرنا یہ محکمہ لائیو سٹاک اور ڈیری ڈویلپمنٹ کا کام ہے۔ ہم ان سے یہ گزارش ضرور کریں گے کہ آپ اس کی موقع پر جا کر تصدیق کریں اور دیکھیں کہ آیا جس مقصد کے لئے زمین حاصل کی گئی تھی اس کے لئے استعمال ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب یہ زمین آپ کی ہے یا محکمہ لائیو سٹاک کی ہے؟

وزیر کالونیز، جناب والا! زمین تو حکومت پنجاب کی ہے اور جو project چل رہا ہے اس کی supervision محکمہ لائیو سٹاک کرتا ہے۔ ہمارا کام صرف زمین دینا ہے باقی کام محکمہ لائیو سٹاک کا ہے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! ٹھیک ہے۔ ان کے پاس اس وقت کیٹل فارم کے لئے جو زمین available ہے اور جو یہ سابقہ پٹے منسوخ کر رہے ہیں یہ ان کو کیوں نہیں open کرتے، اجراءات میں اشتہار کیوں نہیں دیتے؟ اجراء میں اشتہار دیں کہ اتنی زمین موجود ہے اس کی شرائط طے کریں کہ اتنے جانور رکھنے ہوں گے اس طرح کا کیٹل فارم بنانا ہوگا۔ ایک open policy بنائیں اور open policy بنا کر لوگوں کو دیں۔ اس سے گورنمنٹ کے ریونیو میں بھی اضافہ ہوگا اور ملک کے اندر دودھ اور ڈیری کی جو ضروریات ہیں وہ بھی پوری ہوں گی۔ ہمیں شرم آتی چاہئے کہ ہم ہندوستان سے بھیڑ بکریاں منگوا رہے ہیں۔ 7 ہزار ایکڑ زمین ہم نے لوگوں کو کیٹل فارم بنانے کے لئے دی ہوئی ہے اور بھیڑ بکریاں انڈیا سے درآمد کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج ہم اس کا یہ نتیجہ بھگت رہے ہیں۔ میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ ان کے پاس جتنی زمین available ہے اس کو کیٹل فارم کے لئے openly advertise

کریں۔ لوگوں کو invite کریں اس کے لئے شرائط طے کریں کہ اتنے مویشی اس میں رکھنے لازمی ہوں گے، جو شرائط پورا اترے گا اس کو openly الاٹ کر دیں گے۔

وزیر کالونیز، معزز ممبر کی تجویز بڑی مستول ہے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ ان کی تجویز کی روشنی میں اقدامات اٹھائیں گے اور یہ کوشش کریں گے کہ open auction کے ذریعے کینٹل فارم بنانے کے لئے لوگوں کو ترغیب دیں۔ بہت مہربانی۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب والا! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو الاٹی فٹ ہو چکے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے جواب میں عود تسلیم کیا کہ کچھ الاٹی فٹ ہو چکے ہیں۔ کیا یہ ان کو نوٹس دینے کے لئے تیار ہیں تاکہ legal process پورا ہو یا انہوں نے اس سلسلے میں کوئی نوٹس دیا ہے؟

وزیر کالونیز، جن معاملات میں recovery نہیں ہو سکی وہ کورٹ میں pending ہیں وہاں پر لوگوں نے stay order لئے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے محکمہ helpless ہے، ان سے recovery نہیں کروا رہا۔ اس کے علاوہ جو لوگ نامہ ترقی کا ضمیمہ ہیں ان کا معاملہ بھی اصل عدالتوں میں زیر سماعت ہے، stay order چل رہے ہیں۔ محکمہ اس کو pursue کر رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ عدالتوں سے فیصلہ کروا کر ان سے وہ زمین واگزار کروائی جائے گی۔

جناب ذمٹی سیکرٹری، اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص۔ سوال نمبر 2413۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا اگلا سوال نمبر 2413 ہے۔

موضع بنگلہ منٹھار تحصیل صادق آباد کے عارضی

کاشتکاروں کو زمین کی الاٹمنٹ کا مسئلہ

*2413، سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ آج سے سات سال قبل عارضی کاشت کاروں کو نیلام عام کے

ذریعہ بنگلہ منٹھار تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں زمین الاٹ ہوئی اور قیمت کا

جو تعلق حصہ بھی الاٹ شدہ کن سے وصول کر لیا گیا۔

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تامل نہ تو انہیں زمینوں کا دخل ملانے حقوق ملکیت اور بھٹیاری قم بھی الٹ شدگان کی طرف سے بار بار اصرار کے باوجود وصول نہیں کی جارہی۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب جبکہ کاشتکار بھاری سرمایہ صرف کر کے ان زمینوں کو ہموار کر چکے ہیں ان سے زمینیں واپس لینے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر کالونیز،

- (الف) جزا درست نہ ہے کہ سات سال قبل بنگہ مندر تحصیل صادق آباد میں کاشت کاروں کو نیلام عام کے ذریعے کوئی زمین الٹ نہ ہونی تاہم تحصیل صادق آباد کے چند کالونی چلوک جن میں رقبہ سرکار موجود تھا بذریعہ نیلام عام 5 سالہ عارضی کاشت سکیم پر 1AC کلکٹر سب ڈویژن صادق آباد نے رقبہ جات نیلام کر کے نیلام کنندگان سے زر ضمانت مستاجری کا 1/4 حصہ ضمانت میں جمع کرایا اور اضلاع جات بغرض کنفرمیشن کلکٹر ضلع کو بھجوائیں۔ اس دوران بورڈ آف ریونیو پنجاب نے انسپکشن ٹیم کی رپورٹ پر کلکٹر سب ڈویژن رحیم یار خان نے ایک فائدہ ان کے ایک سے زائد اشخاص کو نیز ملحقہ چلوک کے اشخاص کو بھی پالیسی شرائط کے برعکس رقبہ جات تقسیم کئے ہیں۔ نیلام عام مطابق پالیسی شرائط نہ ہوا ہے لہذا تحت چٹھی CIII-97/21-43-17 مورخہ 6-1-98 کنفرمیشن refuse کرنے کی ہدایات جاری کیں۔ اس بنا پر نیلام کنندگان سے زر لگان داخل نہ کرایا گیا ہے بلکہ جمع شدہ رقم بھی تامل ضمانت میں جمع ہے جو کہ کنفرمیشن رقبہ نہ ہونے کی صورت میں قابل واپس ہے۔

- (ب) مذکورہ بالا چٹھی بورڈ آف ریونیو کی ہدایت پر عملدرآمد کرتے ہوئے ان کو دخل قبضہ اراضی بھی نہ دیا گیا ہے ایسی صورت میں کسی قسم کی رقم زر لگان وصول نہ کیا جاسکتا ہے۔

- (ج) ان کاشتکاروں کو بغیر کنفرمیشن الاٹمنٹ ہوئی ہے اور نہ ہی دخل قبضہ دیا گیا ہے۔ اس رقبہ پر اگر کوئی قبضہ ہے تو یہ 1912 CGL Act (3) 610(4) کی رو سے غیر قانونی ہے۔

جناب ڈپٹی سیکر، ضمنی سوال۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس میں جز (الف) کے جواب میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس مقام کا میں نے لکھا تھا اس کی بجائے انہوں نے کچھ اور کالونیز اور چکوک کا حوالہ دیا ہے کہ وہاں پر یہ زمین الٹ کی گئی تھی۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ زمین کب الٹ کی گئی اور کتنے عرصے کے بعد اس کو دوبارہ منسوخ کر دیا گیا کیونکہ اگر سات سال کے بعد اس کو منسوخ کیا گیا ہے تو یہ جن کو الٹ کی گئی تھی ان کے ساتھ بڑی زیادتی ہوگی کیونکہ انہوں نے محنت کر کے اس زمین کو ٹھیک کیا، اس کی levelling کی اس کا سارا انتظام کیا اور سات سال کے بعد انہوں نے انتظامی وجوہات کی بنیاد پر کہ پالیسی کے مطابق شرائط کو پورا نہیں کیا گیا اس لئے ان کی زمین کو cancel کر دیا گیا اور وہ بچارے لوگ جنہوں نے چھ سات سال محنت کر کے زمین کا سارا انتظام کیا تھا وہ وہاں سے دوبارہ بے گھر ہو گئے ہیں۔ میں اس میں مت کا پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب الٹ کی گئی اور کتنے عرصے کے بعد اس کو منسوخ کیا گیا؟

وزیر کالونیز، جناب والا! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ جو انہوں نے سوال بھیجا تھا ہم نے اسی کا جواب دیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا جو متعلقہ اے۔ سی تھا اس نے غلط الاٹمنٹ کی تھی۔ الاٹمنٹ نہیں کی تھی بلکہ پڑ پر زمین دی تھی اس کے پٹے کی جو رقم تھی اس کا ایک چوتھائی اس نے جمع کروایا تھا۔

جناب ڈپٹی سیکر، یہاں یہ بھی تصحیح کرنی چاہئے کہ بھگت ملہا نہیں بھگت منگرا ہے کیونکہ ہم اس علاقے سے تعلق رکھتے ہیں۔

وزیر کالونیز، اس میں متعلقہ اے۔ سی نے اس وقت غیر قانونی کام کیا تھا جس کا جب بورڈ آف ریونیو کو پتا چلا تو انہوں نے انکوٹری کی اور تمام کام کو null and void کر دیا۔ شاہ صاحب کا نقطہ نظر درست ہے۔ شاہ صاحب میرے پاس تشریف لے آئیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ بیٹھ کر ان لوگوں کے لئے جنہوں نے پیسے جمع کروانے ان کے لئے بہتر سوچیں گے اور اس کا کچھ نہ کچھ علاج کیا جائے گا کیونکہ انہوں نے زمین کو level کیا ہے اس پر کام کیا ہے زمین پر اثراہات

کئے ہیں تو اس کی آمدنی بھی وصول کی ہے اور آج تک وہ وصول کر رہے ہیں۔ بہر حال اس کا جو بہتر علاج ہے ہم کو شش کر رہے ہیں کہ اس کا کوئی راستہ نکالا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اگلا سوال نمبر 2673 چودھری بلال اصغر و زانج۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3059 ملک محمد اقبال چتر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3311 محترمہ سمینہ نوید۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ سمینہ نوید کا ہے۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 344 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3456 ڈاکٹر احمد مصطیٰ۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے، لہذا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3493 جناب تنویر اشرف کاٹھ صاحب کا ہے۔

پی پی۔ 112 گجرات میں سرکاری اراضی پر ناجائز قبضہ

اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

- *3493، جناب تنویر اشرف کاٹھ، کیا وزیر کالونیز ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) علاقہ پی پی۔ 112 گجرات میں حکومت پنجاب کی کتنی اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟
- (ب) اس اراضی میں کتنی اراضی ناجائز قبضین کے پاس ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟
- (ج) کیا ناجائز قبضین سے حکومت اراضی واگزار کروانے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) مذکورہ علاقہ میں حکومت پنجاب کی 1102۔ ایکڑ زمین واقع ہے جو کہ درج ذیل مواضع میں ہے: بوسل، پیک مرتضیٰ، پنجن کسان، چوہو، دڈ، پکوڑی، شیر خازی، جھنڈے والی، لادھ موسیٰ اور موضع کاٹھ۔

(ب) 45 کنال 17 مرے رقبہ صوبائی حکومت پر ناجائز قبضہ ہے، جن میں موضع سوہیت گڑھ 19 کنال 17 مرے، منڈ 17 کنال 15 مرے، دھدر رائے غربی 8 کنال 3 مرے شامل ہیں۔ ناجائز قابضین کے نام درج ذیل ہیں۔

غلام حیدر، رحمت خان، پسران سردار خان، قادر ولد محمد حسین، قیصر محمود ولد یاسر محمود، ناصر محمود، محمد اقبال پسران محل خان، محمد اشرف، محمد افضل، مرزا خان، صلاح پسران الہی، غیاث افتخار احمد، محمد خان ولد حسن محمد، قاسم، سردار، نواز شاد، احمد خان محمد افضل ولد سلطان احمد، نظام دین، ولد احمد دین، غلام رسول، ولد غوشی محمد، تادار خان، ولد بہادر خان، قاسم ولد غوشی محمد

(ج) حکومت پنجاب نے ناجائز قابضین سے رقبہ واکزار کروانے کی مہم شروع کر رکھی ہے اور تمام اضلاع کو اس سلسلے میں ہدایت جاری کی گئی ہیں۔

جناب تنویر اشرف کاٹروہ، میراٹنر صاحب سے ضمنی سوال ہے کہ ج (ب) میں یہ جو قابضین ہیں انہوں نے کب سے غیر قانونی قبضہ کیا ہوا ہے اور میرے پورے حلقے میں یہ وہ گاؤں ہیں جو پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب کا حلقہ تھا اور صرف انہی تین چار گاؤں میں یہ غیر قانونی قبضے ہیں اس میں ذرا وضاحت کریں کہ یہ کب سے قابض ہیں؟

وزیر کالونیز، جناب والا انہوں نے ج (ب) میں یہ سوال پوچھا تھا کہ اس اراضی میں کتنی اراضی ناجائز قابضین کے پاس ہے اور ان کے نام کیا ہیں؟ ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ اب اگر یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کب سے وہیں پر ناجائز قابضین کی حیثیت سے بیٹھے ہیں تو اس کے لئے fresh question دے دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جواب مل جائے گا۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سیکرٹری انہوں نے ج (ج) میں کہا ہے کہ حکومت پنجاب نے ناجائز قابضین سے رقبہ واکزار کروانے کی مہم شروع کر رکھی ہے اور تمام اضلاع کو اس سلسلے میں ہدایت جاری کی گئی ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کتنے ناجائز قابضین سے زمین واکزار کروائی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ بھی ایک fresh question ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ج (ج) میں انہوں نے خود کہا ہے کہ ہم نے ایم شروع کر رکھی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، لیکن اس کی information تو وہ اس وقت نہیں دے سکتے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ج (ج) میں انہوں نے خود یہ لکھا ہے۔

وزیر کالونیز، بگو صاحب! آپ ذرا سوال پڑھ لیں کہ ”کیا ناجائز قابضین سے حکومت اراضی واگزار کروانے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں۔“ جواب ہم نے یہ دیا ہے کہ ”حکومت پنجاب نے ناجائز قابضین سے رقبہ واگزار کروانے کی مہم شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلہ میں تمام اضلاع کو ہدایت جاری کی گئی ہیں۔“ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہم انشاء اللہ تعالیٰ کوشش کریں گے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے حکومت پنجاب کا وہ رقبہ جو ناجائز قابضین کے پاس ہے ان سے واگزار کروایا جائے اور اس کو عوامی مفاد میں کسی مفید کے لئے استعمال کیا جائے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! اس حکومت کو تین ساڑھے تین سال تو ہو گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ابھی تین سال بھی نہیں ہونے اور ساڑھے تین سال بھی نہیں ہونے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میرا سوال صرف یہ ہے کہ یہ بتادیں کہ پنجاب میں کتنے ناجائز قابضین کے خلاف انہوں نے کوئی ایکشن لیا ہے اور ان سے زمین واگزار کروانی ہے۔ یہ کوئی ایک مطال بتادیں۔

وزیر کالونیز، اس کے لئے بگو صاحب سے میری درخواست ہے کہ fresh question دے دیں

ہم نے پورے پنجاب کے اندر ان تین سالوں میں سرکار کی جو زمین واگزار کروانی ہے اس کا جواب ہم انہیں دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہی گزارش تو میں نے پہلے انہیں عرض کر دی ہے۔ in any case اگر آپ ان کو مجیبر میں مل لیں تو یہ مزید معلومات بھی آپ کو فراہم کر دیں گے۔

وزیر کالونیز، جناب! وہ ملتے رستے ہیں کوئی ایسی بات نہیں میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ ہمارے لئے معزز ہیں اور ہمارے بھائی ہیں چونکہ یہ معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ لوگ مدتوں میں چلے جاتے ہیں۔ لوگ سول کورٹ سے لے کر ہائر کورٹس تک سٹے آرڈر بھی لے لیتے ہیں اس لئے helpless ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، سوال نمبر 3547۔ محترمہ صفیرہ اسلام!

ضلع شیخوپورہ۔ کاشتکاروں میں تقسیم اراضی کی تفصیلات

3547*، محترمہ صفیرہ اسلام، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
1997 سے اب تک ضلع شیخوپورہ میں کتنی سرکاری زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی۔ ان لوگوں کے نام اور ایڈریس بتانے جائیں؟

وزیر کالونیز،

1997 سے اب تک ضلع شیخوپورہ میں درج ذیل افراد کو سرکاری اراضی تقسیم کی گئی۔
1۔ بشیر احمد ولد دین محمد قوم گجر 100 کنال چک نمبر 12/R.B تحصیل صدر آباد
2۔ تاج دین ولد غلام محمد قوم گجر 100 کنال چک نمبر 13/R.B تحصیل صدر آباد
محترمہ صفیرہ اسلام، میں منسٹر صاحب سے یہ کسنا چاہوں گی کہ کہتے لوگوں نے زمین کی الاٹمنٹ کے لئے انہیں درخواست دی تھی اور انہوں نے اس کا criteria کیا رکھا تھا؟ جنہوں نے زمین الاٹ کروانی ہے کیا انہیں دو ہی آدمیوں نے درخواست دی تھی یا جن لوگوں کو زمین دی گئی ہے میں وہ اداریاں بدلنے کے سلسلے میں دی گئی ہے یا کوئی اور طریقہ تھا؟

زیر کالونیز، محترمہ سے میری گزارش ہے کہ آپ نے جو سوال کیا تھا، آپ اس کو ازراہ نوازش مل لیں اور ہمارے جواب کو بھی پڑھ لیں تو شاید آپ کو تسلی ہو جائے گی۔ آپ نے سوال یہ

کیا تھا کہ 1997 سے لے کر اب تک ضلع شیخوپورہ میں کتنی سرکاری زمین کاشت کاروں میں تقسیم کی گئی ان کے نام اور ایڈریس جانتے جائیں؟ ہم نے یہ جواب دیا ہے کہ 1997 سے اب تک ضلع شیخوپورہ میں درج ذیل افراد کو سرکاری زمین تقسیم کی گئی ہے۔ ایک بشیر احمد ہے اس کا پتا بھی لکھا ہوا ہے۔ دوسرا تلج دین ہے۔ ہم نے جو زمین دی ہے اور جو آپ نے سوال کیا تھا اس کا جواب عرض کر دیا ہے۔ اب جو آپ فرماری ہیں کہ کتنے لوگوں نے درخواستیں دی ہیں تو میری آپ سے درخواست یہ ہے کہ ہم نے انہیں کسی سیاسی یا کسی اور وابستگی سے نہیں بلکہ ڈی۔ او (آر) نے میرٹ پر اس کا decision کیا ہے اس میں قطعاً کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، آپ نے ان میں سے دو کو دی ہے اس کے لئے criteria کیا رکھا گیا تھا؟ کیا ان کے پاس بالکل زمین نہیں تھی یا انہیں زمین دینے کی کوئی خاص وجہ تھی؟

وزیر کالونیز، محترمہ سے میری درخواست ہو گی کہ یہ اس کے لئے fresh question دیں جو معلومات حاصل کرنا چاہتی ہیں وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کی خدمت میں عرض کر دیں گے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! انہیں کسی سوال کا جواب نہ آنے تو یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کے لئے fresh question دے دیں۔ کل یہاں فرزانہ نذیر صاحبہ تیار کر کے آئی تھیں تو کم از کم سوالوں کے جواب تو دے رہی تھیں۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! میں نے آپ کی وساطت سے ان کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ جو آپ پوچھنا چاہتے ہیں یہ تو اللہ تبارک و تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ میں تو صرف اسی کا جواب دے سکوں گا جو آپ مجھ سے پوچھیں گے۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں آپ کی رہنمائی چاہتا ہوں کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ ہمارے سوالوں کے جوابات ڈیزہ پونے دو سال کے بعد ملتے ہیں۔ اب اس وقت ہم کوئی سوال دیں گے تو اس کا جواب تو اس اسمبلی کی مدت کے اندر نہیں آنے کا تو ہمیں اس کا کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے کہ ڈیزہ پونے دو سال تو یہ اسمبلی اب چلتی نظر نہیں آتی؟

جناب ڈپٹی سپیکر، انشاء اللہ ان کا جواب آجانے کا گھبراہٹیں مت۔

سید احسان اللہ وقاص، جناب والا! اس صورتحال میں ہم کیا کریں، سوالات جمع کرائیں نہ کرائیں، کیا کیا جائے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Ranjha Sahib, will make sure that you will get a reply at once. Insha Allah.

سید احسان اللہ وقاص، جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ صفیرہ اسلام، جناب سپیکر! اتنے عرصے بعد میرے سوال کی باری آئی ہے اور منسٹر صاحب یہ فرما رہے ہیں کہ fresh question دیا جائے۔

وزیر کالونیز، اگر آپ نے نیا سوال نہیں دینا تو مجھے کھ کر بتادیں کہ آپ کا مسند کیا ہے، جو آپ کا حکم ہو گا میں اس کی تعمیل کروں گا۔ دس دن کے اندر اس کی تعمیل کروں گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر، سوال نمبر 3581- ملک محمد جاوید اقبال اعوان کا تھا۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! On his behalf۔

جناب ڈپٹی سپیکر، وہ بیٹھے ہیں نل۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب ملک صاحب نہیں بیٹھے۔ On his behalf میں حاضر ہوں۔

سوال نمبر 3581۔ اس میں میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، یہ سوال تو غوثاب کا ہے آپ ادھر کہاں پہنچ گئے ہیں؟

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب ایہ غوثاب، بھکر، یہ، میانوالی وغیرہ مدے اصلاح پیمانہ گی میں آتے ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان، جناب والا! میں بیٹھا ہوں۔ میرے سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دریائے جہلم کے کٹاف سے ضلع خوشاب میں ہونے والے

تقصانات اور حکومتی کارروائی کی تفصیل

*3581 ملک محمد جاوید اقبال اعوان، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع کوزہ، موضع گلہ اور بانس بوال یونین کونسل سدرال خوشاب

میں دریائے جہلم کے کٹاف کی وجہ سے اکثر لوگوں کی اراضی اور مکانات دریا برد ہو گئے

ہیں جس کی وجہ سے لوگ سخت پریشانی میں مبتلا ہیں اور بے گھر ہو گئے ہیں؟

(ب) اگر جزی (الف) کا جواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت دریا برد ہونے والی زمینوں اور

گھروں کی متبادل جگہ دینے اور مزید کٹاف کو روکنے کے لئے کوئی بند تعمیر کرنے کا

ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) دریائے جہلم صدیوں سے اس ضلع سے گزر رہا ہے، دریا کے کٹاف کی وجہ سے تقریباً

135 ایکڑ زرعی رقبہ دریا کی زد میں آچکا ہے اور کچھ رقبہ درآمد بھی ہوتا رہتا ہے۔

یہ درست ہے کہ گزشتہ کئی برسوں سے دریا کا رخ موضع جوڑا کلاں مشرق دریائے جہلم

کی طرف ہے جس کی وجہ سے ملحقہ مالکان کا نقصان ضرور ہوا ہے۔

(ب) ہر پانچ مواصلات میں سیلاب 1992 کے بعد کوئی جدید رقبہ دریا برد نہ ہوا ہے اور نہ ہی

ذیرہ جات کا نقصان ہوا ہے۔ موضع کوزہ دریائے جہلم کے مغربی کنارہ پر واقع ہے جس

پر بند کی صورت ناممکن ہے۔ دریا کے کٹاف سے مواصلات مذکورہ کو بچانے کے لئے

مناسب انتظام محکمہ واٹھا کر رہا ہے۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان، جناب والا! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Question hour is close now.

وزیر کالونیز، بغیر سوالات کے جوابات میں ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، بغیر سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ مال کئے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کی صورتحال

*2673، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
صوبہ بھر میں محکمہ مال کا کتنا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے۔ تحصیل وار
صورت مال سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر مال،

صوبہ پنجاب میں صرف ایک ضلع قصور میں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا گیا ہے
اور دوسرے مرحد میں ضلع لاہور کی تحصیل لاہور سٹی میں کام شروع کیا گیا ہے۔
تحصیل وار تفصیل حسب ذیل ہے۔

ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ	کل مواضعات
291	قصور 314
134	بتو کی 141
176	چونیاں 186
22	لاہور سٹی 15

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں سرکاری زرعی اراضی

کی الاٹمنٹ کی تفصیلات

*2674، چودھری بلال اصغر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
یکم جنوری 2000 سے آج تک ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنی سرکاری زرعی اراضی کن
افراد کو کن شرائط پر الاٹ کی گئی، تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کالونیز،

رقبہ الاٹ شدہ

تعداد الاٹیاں

8853K-0M

57

ناموں اور زمین کی تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

موضع روشن پور بھلوال، سرگودھا۔ قبرستان کی اراضی

اور تجاوزات کی تفصیل

*3059، ملک محمد اقبال چٹرا، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) موضع روشن پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں قبرستان کا رقبہ کتنا ہے اور یہ رقبہ کن

کن مالکان اراضی نے اس مقصد کے لئے مختص کیا تھا، ان کے نام، ولدیت اور

donate کردہ رقبہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) اس وقت مذکورہ قبرستان پر اس موضع کے کن کن لوگوں نے ناجائز قبضہ کر رکھا

ہے؟ ان کے نام، ولدیت کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ج) کیا اس قبرستان کو استعمال کرنے کا حق صرف ان افراد کا ہے، جنہوں نے اس کے

لئے اراضی دی تھی یا اس موضع کے تمام رہائشی افراد اس سے مستفید ہوتے ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) موضع روشن پور تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا میں قبرستان کا کل رقبہ تعدادی 37 کنال

10 مرے ہے جو مطابق جمع بندی سال 1941-42 قبرستان کے لئے مختص شدہ ہے

اور بوقت اشغال سال 1967-68 یہ رقبہ بدستور قبرستان کے لئے مختص چلا آ رہا ہے،

البتہ اشغال کے بعد حشرہ نمبر 151 سے 22 میں تبدیل ہوا ہے، مگر رقبہ میں کوئی

تبدیلی نہ ہوئی ہے۔ اس وقت کے مالکان کی فہرست کی فونو سنیت کاپی ضمیر (الف)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اب موجودہ مالکان دیرہ بڈا کی تفصیل درج ذیل ہے

- جو بلور حصہ داران قبرستان مذکورہ کو استعمال کر سکتے ہیں۔
- (ب) اس وقت مذکورہ قبرستان پر کسی آدمی کا ناجائز قبضہ نہ ہے۔
- (ج) اس قبرستان کو استعمال کرنے کا حق تمام اہلین دیرہ کو حاصل ہے۔ اس موضع کے تمام رہائشی افراد مستفید ہو سکتے ہیں۔

تحصیل چشتیاں بہاول نگر میں سرکاری اراضی

ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

- 3311* محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں سرکاری زمین موجود ہے۔ اگر ہے، تو کتنے ایکڑ؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تحصیل میں سرکاری زمین پر کچھ افراد نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے، قابضین کے نام اور چاجات کیا ہیں اور کب سے قابض ہیں، کتنی زمین متبوضہ ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عہد کی ٹی بھگت سے ریکارڈ میں ردوبدل کر کے قبضہ کروایا جاتا ہے؟
- (د) اگر جڑ ہانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ تحصیل کی متبوضہ زمین علی کروا کر بے زمین اور بے گھر افراد میں تقسیم کرنے، قابضین کے خلاف قانونی کارروائی کے ساتھ ساتھ تاوان وصول کرنے اور ٹی بھگت میں طوٹ عہد کے خلاف بھی تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) سرکاری زمین موجود ہے جو کہ 15963-1 ایکڑ ہے۔

(ب) یہ بات درست ہے۔ سرکاری زمین پر ناجائز قبضہ تھا اور اب بھی ہے۔ جس میں سے قبل ازیں 5111 کنال واگزار کروایا جا چکا ہے۔ جب کہ 858 کنال 12 مرے رقبہ زرعی زیر ناجائز قابضین ہے جن کی تعداد 29 ہے۔ جس میں سے کچھ افراد نے عدالت دیوانی/ عدالت ریونیو میں حکم انتقامی کروایا ہوا ہے اور کچھ اسمیں کو تاون ناجائز کاشت قائمی ہو کر اور بے دخلی کی ہے۔ وصولی تاون کارروائی جارہی ہے۔ فصل خریف 2002 کا تاون ناجائز کاشت مبلغ -/4000 روپے اور فصل ربیع 2003 کا تاون ناجائز کاشت مبلغ -/31,725 روپے کل مبلغ -/35,725 روپے داخل خزانہ سرکار ہوا ہے۔ ناجائز قابضین اور ان کے زیر قبضہ رقبہ کی تفصیل علیحدہ جھنڈی (الف) اور حکم انتقامی کی نقول جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

(د) متبوعہ زمین کو علی کروانے کے لئے حکومت بھرپور کوشش کر رہی ہے اور عدالتوں میں مقدمات کی بیروی کی جارہی ہے۔ اگر کوئی بھی ایسا قبضہ گروپ کے ساتھ ملوث پایا گیا تو اس کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کی جائے گی۔ ناجائز قابضین سے تاون وصول کیا جا رہا ہے۔ رقبہ کو واگزار کروانے کے بعد بے زمین اور بے گھر افراد میں تقسیم کردی جانے گی۔

تحصیل منچن آباد، بہاولنگر میں سرکاری اراضی

ناجائز قابضین اور حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3312، محترمہ شہینہ نوید، کیا وزیر کلونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں ریونیو ریکارڈ کے مطابق کتنی زمین سرکاری ہے اور

کس کس حلقہ کی ہے؟

- (ب) مندرجہ تحصیل میں کتنی سرکاری زمین مقبوضہ ہے اور کن کن محکموں کی ہے۔
قاضین کے نام و پتاجات کیا ہیں اور کتنی کتنی زمین پر کب سے قبضہ ہیں؟
- (ج) کیا حکومت نے مقبوضہ سرکاری زمین واگزار کروانے کی سعی کی ہے۔ اب تک
قاضین کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟
- (د) اگر جزو ہانے والا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مقبوضہ سرکاری زمین واگزار
کروانے، قاضین کے خلاف قانونی کارروائی کرنے، قاضین سے قانون کے مطابق
تاوان وصول کرنے اور ذمہ دار افسران و اہل کاران کے خلاف بھی قانونی کارروائی
کرنے کو تیار ہے؟ اگر نہیں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟
وزیر کالونیز،

(الف) تحصیل منگن آباد میں 14662-1 ایکڑ 4 کنال سرکاری زمین موجود ہے۔ جس میں سے
2199-1 ایکڑ بارڈر ایریا کے پاس ہے۔

(ب) تحصیل منگن آباد ضلع بہاولنگر میں رقبہ تعدادی 178-1 ایکڑ ملکیت صوبائی حکومت پر
16-1 افراد ناجائز طور پر قبضہ ہیں۔ یہ قبضہ انہوں نے گزشتہ 30 سال سے کیا ہوا ہے۔
جنہوں نے مختلف عدالت ہانے میں مقدمات دائر کر کے حکم انتظامی حاصل کیا ہوا
ہے۔ ناجائز قاضین کے نام اور رقبہ کی تفصیل جمنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی
گئی ہے نیز حکم انتظامی کی نقول بھی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) ناجائز قاضین کے خلاف مسل تاوان مرتب کی جا چکی ہے اور تاوان کی رقم مبلغ
24,56,219/- روپے بنتی ہے جو کہ قابل وصولی ہے۔ حکم انتظامی کی وجہ سے
کارروائی وصولی تاوان ملتی ہے۔

(د) سرکاری زمین کو واگزار کروانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے اور ضلعی
افسران کو یہ ہدایات دی جا رہی ہیں کہ وہ اس قسم کے کیسوں کی پیروی کریں اور
عدالتوں سے جلد از

بوریوالہ میں قیمتی کمرشل سرکاری اراضی کی بحیثیت

کچی آبادی ڈیکلیریشن

*3344 ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ چونگی نمبر 5 بوریوالہ شمالی چوک کی طرف واقع کمرشل جگہ محکمہ مال کے ریکارڈ میں سرکاری اراضی تھی مگر اب یہ جگہ تحصیل ناظم نے اعلیٰ شاہ نواز میں شامل کروا کر اس کو سروے رپورٹ میں شامل کر کے اسے کچی آبادی declare کروا دیا ہے اور اس کی الاٹمنٹ کر دی گئی ہے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی کروڑوں روپے کی کمرشل جگہ ملی بھگت سے کچی آبادی میں شامل کر لی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہتہ دور میں بھی اس جگہ کو کچی آبادی میں شامل ڈیکلیر کرانے کی کوشش کی گئی تھی مگر اس وقت کے ڈی۔سی و ہاڑی اور اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریونیو نے رپورٹ دی تھی کہ یہ جگہ کمرشل ہے اور کچی آبادی میں شامل نہیں ہو سکتی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ موجودہ اے۔ڈی۔(آر) بوریوالہ نے بھی یہ رپورٹ دی تھی کہ یہ جگہ کمرشل ہے اور کچی آبادی میں شامل نہ ہے اور بددیانتی سے اس جگہ کو کچی آبادی میں شامل کر کے حکومت کے خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا جا رہا ہے؟

(ه) اگر جڑ ہانے والا کاجوب اجہت میں ہے تو اس طرح حکومت کی کمرشل اراضی کو کچی آبادی میں شامل کر کے سرکاری خزانہ کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچانے کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے اور اس کو دوبارہ کمرشل اراضی declare کروانے کے لئے حکومت کیا اقدامت کر رہی ہے؟

وزیر کالونیز،

(الف) اس ضمن میں گزارش ہے کہ کچی آبادی فئیر والی جو کہ چک نمبر 939/EB تحصیل بوسے والا ضلع و ہاڑی حدود کمیٹی میں واقع ہے۔ اس آبادی میں 2 کنال 10 مرے

اصلی رقبہ کا کس بورڈ آف ریونیو میں چل رہا تھا کہ یہ رقبہ جن کے قبضہ میں ہے تو کچی آبادی سکیم کے تحت دے دیا جائے۔ بعد ازاں یہ برائے منتقل رقبہ بذالوکل کونسل ترقیاتی ادارہ جات بورڈ آف ریونیو کی کمیٹی کے روبرو پیش کیا گیا جس نے ریکارڈ چھان بین کے بعد یہ رقبہ 2 کنال 10 مرے بذریعہ چٹھی نمبری (1) IIC-2000/792-548 مورخہ 29-09-2000 کو منتقل کر دیا جس کی فونو کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب میں کسی بھی کچی آبادی کو یا اصلی رقبہ کی آبادی کو ڈیکلین کرنے کا اختیار صرف اور صرف ڈائریکٹوریٹ کچی آبادی لوکل گورنٹ کو ہے۔ اس کی منظوری کے بعد صرف کالونیز حکم رقبہ ٹرانسفر کرتا ہے۔ اگر یہ رقبہ نہایت قیمتی تھا تو لوکل گورنٹ نے اصلی کالونی کا کس بورڈ آف ریونیو کیوں سمجھا اس کی محکمہ طور پر انکوائری کی جا رہی ہے۔

(ج) اس ضمن میں عرض ہے کہ ساہو دور میں یہ اصلی رقبہ کمیٹی کے پاس پیش ہوا مگر انہوں نے ایک کمیٹی قائم کی جس نے موقع دیکھ کر اپنی رپورٹ پیش کرنی تھی جو کہ پنجاب کی مختلف آبادیوں پر مشتمل تھی۔ مورخہ 25-09-2000 کو یہ کس بھی دوسری آبادیوں کے ساتھ پیش ہوا اور کمیٹی نے رقبہ ٹرانسفر کر دیا۔ بعد ازاں ڈی سی او واہڑی نے اس رقبہ کے متعلق بورڈ کو لکھا کہ یہ رقبہ نہایت ہی قیمتی ہے اسے کچی آبادی کے زمرے سے خارج کیا جائے۔ تاہم بورڈ آف ریونیو پنجاب نے ڈی۔ او (آر) واہڑی سے رپورٹ طلب کرنے کے بعد یہ رقبہ جو کہ مورخہ 29-ستمبر 2000 کے سرکل میں تھا کو بذریعہ چٹھی نمبری (II) H/224/200-46 مورخہ یکم جون 2004 کو واپس لے لیا ہے اور قابضین کو کہا ہے کہ وہ ڈی۔ او (ریونیو) کے پاس پیش ہوں۔ اس ضمن میں یہ بھی اطلاع کرتے جائیں کہ بورڈ آف ریونیو میں ایک انکوائری کی جا رہی ہے اور اس ضمن میں کس کو اتوا کرنے والے کو بھی معاف نہ کیا جائے گا۔

(د) اس ضمن میں اطلاع ہے کہ بورڈ آف ریونیو چٹھی ہذا میں واضح طور پر لکھا ہے کہ قیمتی رقبہ ہذا ٹرانسز نہیں کیا جانے گا۔ اگر اس کی کوئی غلاف ورزی کرتا ہے تو وہ محکمہ لوکل گورنمنٹ ہے جو کہ کسی آبادی یا اضلاع آبادی کو بطور کچی آبادی declare کرتا ہے۔

(ه) اس ضمن میں عرض ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے رقبہ ہذا واپس لے لیا ہے اور جو ذمہ دار محکمہ افراد ہیں ان کے غلاف سخت کارروائی کا حکم صادر فرما دیا ہے۔

فیصل آباد خالصہ کالج سے ملحقہ قبرستان پر قبضہ

اور حکومتی اقدامات

* 3456 ڈاکٹر اسد معظم، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا یہ درست ہے کہ سندر سنگھ والا محمدیہ کالونی محلہ خالصہ کالج فیصل آباد سے ملحق مسلمانوں کے قبرستان کی تقریباً 15 مرے اراضی پر گویا مسیح نے سرکاری منظور شدہ ذیوار اور کچھ قبروں کو گرا کر قبضہ کر کے ایک عمارت تعمیر کر لی جس پر بعد ازاں ڈسپنسری کا بورڈ آؤٹ لیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 224 فیصل آباد سٹی نے اپنے ماہانہ اجلاس مورخہ

31 جولائی 2002 میں ایک قرارداد کے ذریعے مذکورہ جگہ کو خالی کروانے کا حکم دیا؟
(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی۔ ڈی۔ او (ریونیو) فیصل آباد سٹی نے اپنی چٹھی نمبر 5381

مورخہ 9 ستمبر 2002 کے ذریعے مذکورہ جگہ پر قبضہ کرنا درست ثابت کیا ہے اور اس جگہ پر ڈسپنسری کی تعمیر کو ناجائز قرار دیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی۔ سی۔ او فیصل آباد نے ای۔ ڈی۔ او (ریونیو) فیصل آباد کو

اپنی چٹھی نمبر 15170 مورخہ 30 ستمبر 2002 کے بذریعہ ڈسٹرکٹ ناظم فیصل آباد کو مذکورہ جگہ خالی کروانے کے لئے کہا ہے اور اس بارے ڈی۔ پی۔ او فیصل آباد کو

ای۔ ڈی۔ او فیصل آباد (ریونیو) کے لئے پولیس مہیا کرنے کے لئے کہا تا کہ ڈسٹرکٹ ناظم مذکورہ جگہ غالی کروائے؛

(۵) اگر جڑ ہٹانے والا کاجواب اجابت میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ جگہ غالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) چک نمبر 213۔ ر۔ ب کے مرہہ نمبر 17 کید نمبر ۱۰ رقبہ 8 کنال 18 مرے ٹکیتی صوبائی حکومت مقبوضہ اہل اسلام غیر ممکن قبرستان ہے۔ موقع پر رقبہ ہذا پر غیر ممکن قبرستان تعمیر شدہ ہے۔ اس کے ٹکٹ آبادی سندر سنگھ والا ہے۔ یہ ڈسپنری محکمہ صحت کی تحویل میں ہے جبکہ رقبہ مذکورہ ٹکیتی صوبائی حکومت ہے۔ یہ غلط ہے کہ گویا مسیح نے اس پر کوئی عمارت تعمیر کی تھی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست ہے کہ ماہد ای۔ ڈی۔ او صحت کی تحریری چٹھی مورخہ 10-4-2003 برقبہ تعدادی تین مرہہ برائے ڈسپنری N.O.C ڈی۔ او (آر) نے بحق محکمہ صحت جاری کیا۔ درست ہے۔

(۵) رقبہ مذکورہ غالی نہ کروایا جا سکتا ہے کیونکہ محکمہ صحت نے ڈسپنری باقاعدہ منظوری سے بنائی ہے۔

تحصیل بہاولپور، مستحقین کو سرکاری اراضی

کی میرٹ پر الاٹمنٹ

3617* ملک محمد اقبال چتر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) اس وقت تحصیل بہاولپور میں کتنی سرکاری زمین کس کس چک اور موضع میں ہے؟
تفصیل الگ الگ دی جائے۔

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے بے زمین کسانوں کو سرکاری اراضی الاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابقہ دور میں بھی حکومت نے بے زمین کسانوں کو سرکاری اراضی الاٹ کی تھی مگر یہ اراضی صرف بااثر افراد کو ہی الاٹ کی گئی جبکہ غریب اور بے زمین کاشتکار اس سے محروم رہ گئے؟
- (د) حکومت نے اس سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے کیا طریق کار اور اصول اپنائے ہیں؟
- (ه) کیا حکومت یہ سرکاری اراضی صرف اور صرف مستحق افراد کو الاٹ کرنے کو تیار ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

- (الف) تفصیل اراضی چلوک اموضع جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) سابقہ دور میں بھی حکومت نے بے زمین اور کم از کم چار ایکڑ مالکن اراضی خود کاشت کو بمطابق استحقاق جنہوں نے برائے الاٹمنٹ رقبہ درخواستیں گزاری تھیں کو بعد از پڑتال جملان بین مطابق شرائط اپالیسی بورڈ آف ریونیور قبہ الاٹ کیا تھا جبکہ غیر مستحق افراد کو الاٹمنٹ نہ کی گئی تھی۔
- (د) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے الاٹمنٹ پالیسی انویٹیشن مورخہ 01-09-2003 قابل ملاحظہ ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔
- (ه) مطابق پالیسی انویٹیشن آمدہ بورڈ آف ریونیو مورخہ 01-09-2003 کے مطابق اہل افراد کو ہی الاٹمنٹ کی جا رہی ہے۔

ضلع ناظم مظفر گڑھ۔ کرپشن کے مقدمات کی تفصیل

*3925، جناب احسان الحق احسن نولامیا، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلعی ناظم مظفر گڑھ پر کرپشن کے مہدمت درج ہونے ہیں اگر ہاں تو تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ناظم کے خلاف درج مقدمات کی انوسٹی گیشن کی گئی ہے اگر ہاں تو رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ناظم کو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا، گرفتار نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

- (الف) بمطابق ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر مظفر گڑھ کہ ضلع ناظم مظفر گڑھ ملک سلطان محمود بھرا کے خلاف مہدمت نمبر 134/2000 تھانہ اے سی ای ملتان رینج میں درج ہوا تھا۔ جس پر جوڈیشل ایکشن منظور ہوا۔ بعد ازاں مہدمت ہذا کی تفتیش لاہور انٹی کرپشن بیڈ کوآرڈر پر ہو رہی ہے۔
- (ب) بمطابق ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن مظفر گڑھ یہ درست ہے کہ مہدمت ہذا کی تفتیش ملتان رینج میں کی گئی بعد ازاں ملتان کی درخواست پر تفتیش لاہور بیڈ کوآرڈر منتقل ہوئی۔ بورڈ آف ریویو نے ڈسٹرکٹ آفیسر (ریویو) مظفر گڑھ کو بروئے چٹھی نمبر 232-2002/431-csiii بتاریخ 20-02-2000 ہدایات جاری کی ہیں کہ وہ ناظم سے قیمت وصول کرے مگر تاحال اس کی طرف سے جواب موصول نہ ہوا ہے۔
- (ج) بورڈ آف ریویو کا کوئی تعلق نہ ہے۔

پی پی۔ 69 فیصل آباد میں سرکاری اراضی کے استعمال

اور قابضین کی تفصیل

*4000، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ملحقہ پی پی۔ 69 فیصل آباد میں صوبائی حکومت کا کتنا رقبہ غالی پڑا ہے اور کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ رقبہ کسی قبضہ گروپ کو الٹ نہیں کیا گیا اور نہ ہی حکومت ایسا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، کیا حکومت مذکورہ رقبہ صرف 'لاجی' تسلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے لئے مختص کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کالونیز،

(الف) ملحقہ پی پی۔ 69 میں چار چکوک شامل ہیں جن کی چک وار تفصیل درج ذیل ہے۔

چک نمبر 223۔ ر۔ب 78 کنال 3 مردہ رقبہ ہذا میں کید نمبران 21 تا 25 کی تجویز برائے منظوری پارک بورڈ آف ریونیو میں زیر سامت ہے اور کید نمبران 2 اور 20 موقع پر غالی پڑا ہے۔ رقبہ ہذا کے بارے میں بدعات سول جج فیصل آباد بنوان عبدالعزیز بنام صوبہ پنجاب برائے الائنٹ رقبہ بطور متروکہ جائیداد دائر ہے اور حکم انتظامی جاری شدہ ہے جس میں آئندہ پیشی 24۔ جون 2005 مقرر ہے۔

چک نمبر 224۔ ر۔ب 203 کنال 4 مردہ موقع پر غالی پڑا ہے رقبہ ہذا کے بارے میں محمد یعقوب ولد نواب دین ساکن چک نمبر 220۔ ر۔ب نے اپنے حکیم کے عوض رقبہ حاصل کرنے کے لئے سپریم کورٹ آف پاکستان اور ممبر کالونیز بورڈ آف ریونیو کی عدالت سے حکم انتظامی شدہ ہے۔ چک نمبر 225۔ ر۔ب اور 235۔ ر۔ب میں رقبہ سرکاری ملکیتی صوبائی حکومت غالی نہ ہے۔

(ب) رقبہ مذکورہ کسی قبضہ گروپ کے قبضہ میں ہے اور نہ ہی کسی قبضہ گروپ کو الٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے بلکہ رقبہ واقع چک نمبر 223۔ ر۔ب میں مردہ نمبر 31 کید نمبر 21 تا 25 برائے پارک (رنگاہ ملہ) تجویز بورڈ آف ریونیو کو برائے منظوری پیش کی گئی ہے جو کہ زیر کارروائی ہے۔

میں اشتغال اراضی کا مسئلہ

- *4441، رانا سر فرزا احمد خان، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) یونین کونسل مانگے موڑ اور یونین کونسل ممبر خورد اکلاں میں محکمہ نے کب اشتغال کیا تھا؟
 (ب) کیا محکمہ ہذا اس سال اشتغال اراضی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟ اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟
 وزیر مال،

- (الف) یونین کونسل مانگے موڑ کا اشتغال شامل نہ ہوا ہے جبکہ ممبر خورد اکلاں کا اشتغال سال 1959-60 میں شروع ہوا جو کہ سال 1964-65 میں مکمل ہو کر محکمہ مال کی تحویل میں جا چکا ہے۔
 (ب) قواعد اشتغال اراضی پنجاب 1998 کے تحت اگر 15 فیصد سے زائد مالکان اراضی جو دیر ہذا میں 15 فیصد سے زائد زمین کے مالک بھی ہوں۔ رضامند ہوں اور اس ضمن میں مالکان اراضی درخواست بغرض اشتغال روبرو مسئلہ افسر (اشتغال) گزاریں تو دیر ہذا کا اشتغال ہو سکتا ہے لیکن گورنر پنجاب کے حکم کے مطابق بروئے دفتری چٹھی نمبری 151-2002/83-CH(G)IV مورخہ 30-03-2002 آئندہ دس سال کے لئے نئے مواضع کا اشتغال نہیں کیا جاسکتا۔ (کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) البتہ قانون و قواعد اشتغال میں ترامیم زیر غور ہیں۔ جن پر حتمی فیصلہ کے بعد اشتغال کے بارے میں حکومت پنجاب فیصلہ کرے گی۔

تاج پورہ لاہور، حاجی کیمپ کے قیام میں حائل رکاوٹیں

اور حکومتی اقدامات

- *4505، جناب افتخار حسین پٹھنجر، کیا وزیر مل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع تاج پورہ میں ٹکڑے اوٹاف کی ٹکیتی زمین پر وزیر اعلیٰ پنجاب نے حاجی کیمپ قائم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹکڑے بندوبست کے افسران 'ایس۔ او' ای۔ اے 'ایس۔ او کینٹ و تحصیل کینٹ نے مذکورہ سرکاری زمین پر انیویٹ اجناس کے نام نقل کر دی ہے؟
- (ج) کیا حکومت ٹکڑے اوٹاف کی یہ زمین واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک 'ا' گر نہیں تو وجہ بیان کی جانے؟
- (د) کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ جو افسران بندوبست جل سازی میں ملوث ہیں ان کے خلاف کارروائی کی جانے۔ اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک 'ا' گر نہیں تو وجوہات بتانی جائیں؟

وزیر مال،

- (الف) غلط ہے۔ جناب وزیر اعلیٰ کی طرف سے کوئی ایسا حکم موصول نہ ہوا ہے جس کی بناء پر تاج پورہ میں رقبہ حاجی کیمپ کو دیا گیا ہو۔ خانقاہ حضرت محمد خوت کی ملکیت میں 229K-16M مطابق ریکارڈ ہے لیکن بمطابق موقع 172K-12M پر ٹکڑے اوٹاف کی رضامندی سے موقع پر L.D.A نے باقاعدہ رہائشی سکیم (تاج پورہ سکیم) جلائی ہے جس پر 571 پختہ مکانات / کوٹھیوں کی صورت میں L.D.A کی طرف سے الٹی قبض ہیں۔
- باقی رقبہ 57K-4M موقع پر جلا ہے جو رج زمینل کے لئے نہایت ناکافی ہے۔
- (ب) یہ غلط ہے۔ کوئی سرکاری اراضی پر انیویٹ لوگوں کے نام مستقل نہیں ہوئی۔
- (ج) یہ ٹکڑے اوٹاف سے متعلق ہے۔

(د) کوئی جلسہ نہیں ہوئی۔ موضع تیج پورہ میں مطابق مسل حقیقت سال 1939-40 رقبہ تعدادی 229K-16M ملکیتی مانناہ حضرت شاہ محمد غوث باہتمام سید جان وغیرہ کا اندراج ہے۔ ویسے یہ معاملہ مختلف مراحل میں کئی عدالتوں میں زیر سماعت رہا ہے۔ اب بھی یہ معاملہ عدالت عالیہ لاہور میں بروئے رٹ پٹیشن نمبر 2976/2004 بعنوان سید سید احمد شاہ کیلانی نام D.C.O لاہور وغیرہ زیر سماعت ہے۔

تحصیل فنکانہ، چک نمبر 14'9-گ ب اراضی برائے چراگاہ

اور ناجائز قابضین کی تفصیل

4832، جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) چک نمبر 14-گ ب اور چک نمبر 9 تحصیل نکلاہ میں حکومت کی گنتی اراضی برائے چراگاہ مخصص کی گنتی تھی؟

(ب) مذکورہ اراضی پر جن افراد نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے ان کے نام اور ولایت کی تفصیل نیز یہ کب سے ناجائز قابض ہیں؟

(ج) کیا حکومت اس سرکاری اراضی کو ناجائز قابضین سے واگزار کرانے اور ان سے تاوان حاصل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

سوال پنجاب ممبر صوبائی اسمبلی، مندرجہ کی پرنٹل D.O.R چیئرمین پورہ سے کرانی گنتی ہے، جس کی رپورٹ کے مطابق جواب تیار کیا گیا ہے۔

(الف) بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال 2002، 2003 چک نمبر 14-گ ب میں اراضی

تعدادی 337 کنال، 17 مرے ملکیتی صوبائی حکومت چراگاہ مخصص ہے۔

چک نمبر 9 میں 293 کنال 11 مرے چراگاہ مخصص ہے۔

(ب) مذکورہ اراضی پر درج ذیل المراد نے قبضہ کر رکھا ہے۔

ناجائز قابضین چک نمبر 14-گب

دلشاد احمد ولد خوشی محمد 97 کنال 14 مرے

مخدوم حسین ولد فضل حسین 56 کنال 15 مرے

شیر حسین وغیرہ (آبادی) 15 کنال 4 مرے

ڈسٹرکٹ کونسل (سڑک) 32 کنال 8 مرے

مسماۃ عمیدہ بیوہ وغیرہ 79 کنال 3 مرے

ناجائز قابضین چک نمبر 9-گب

محمد اسود ولد ایاس 77 کنال 3 مرے

محمد علی وغیرہ 36 کنال 9 مرے

قبرستان 32 کنال 19 مرے

غیر ممکن سکول 13 کنال 5 مرے

(ج) ناجائز قابضین سے سرکاری رقبہ واکزائر کروانے اور وصولی تاوان کے لئے حسب ضابطہ کارروائی جاری ہے۔

پی پی۔ 157 لاہور، سرکاری اراضی پر قائم ادارہ جات

اور دیگر قبضہ جات کی تفصیل

*5070، رانا بھل حسین، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 157 لاہور میں سرکاری اراضی میں کتنے سکول، ہسپتال، ڈسپنسری، دستکاری سکولز اور قبرستان بنائے گئے ہیں؟

(ب) پی پی۔ 157 میں جو اراضی ادارہ جات کے علاوہ افراد کے ذاتی قبضہ میں ہے کیا حکومت

ان سے اراضی واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس اراضی کو قبرستان کے ہسپتال یا کالج کے لئے استعمال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان کی جائے۔

وزیر کالونیز،

(الف) پی پی۔ 157 اور میں سرکاری اراضی میں سکول تعدادی چار عدد رقبہ تعدادی 57 کنال 13 مرز، محکمہ ہیلتھ تعدادی ایک رقبہ تعدادی 48K---14M غیر ممکن یونین کونسل تعدادی ایک رقبہ 9M---1K، غیر ممکن قبرستان متبوضہ اہل اسلام صوبائی حکومت سابقہ متروکہ تعدادی 12 رقبہ (3M---225K) غیر ممکن قبرستان متبوضہ اہل عیسائیاں تعدادی تین رقبہ (16K--18M) جانے لگے ہیں۔

(ب) پی پی۔ 157 میں اراضی تعدادی (676K---18M) ادارہ جات کے علاوہ افراد تعدادی 285 کے ذاتی قبضہ میں ہے، حکومت قانون کے مطابق ناجائز قابضین سے اراضی واگزار کرانے کے لئے اقدامات اٹھادی ہے، بہت جلد متذکرہ اراضی کا قبضہ ناجائز قابضین سے واگزار کرایا جائے گا۔

(ج) اگر اراضی کو قبرستان، ہسپتال یا کالج کے لئے مخصوص کرنے کے لئے متحرک کیا گیا تو مقامی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے پالیسی کے تحت اراضی مختص کی جائے گی۔

تحصیل مری، 2002 تا حال، رجسٹری و اشتیقات

اور آمدن کی تفصیل

*5117، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

جنوری 2002 سے اب تک تحصیل مری میں رجسٹری و اشتیقات سے حاصل ہونے والی آمدن کی تفصیل مل وار اور اس عرصہ میں ہونے والے اشتیقات و رجسٹریوں کی تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر مال،

آمدن انتقال فیس	آمدن رجسٹریشن فیس	سال
1,86,831/-	12,13,770/-	2002
11,33,180/-	11,76,910/-	2003
3,61,647/-	8,42,907/-	2004
16,81,658/-	32,33,587/-	کل آمدن

جہاں تک اشتہالات کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ صرف ایک موضع "پریمان" زیر غور ہے لیکن جب تک سکیم اشتہال کی منظوری نہ ہو گی فیس اشتہال وصول نہ ہو گی۔

تحصیل مری و کوٹلی ستیاں میں تعینات نائب تحصیلداروں

گرداوروں اور پشواڑیوں کی تفصیلات

*5118، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

جنوری 2002 کے بعد حلقہ پی پی۔ 1 (مری و کوٹلی ستیاں) میں تعینات نائب تحصیلداروں گرداوروں پشواڑیوں کے نام، عرصہ ملازمت، جگہ تعیناتی اور ڈومیسائل کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر مال،

جنوری 2002 کے بعد حلقہ پی پی۔ 1 (مری و کوٹلی ستیاں) میں تعینات نائب تحصیلداروں گرداوروں اور پشواڑیوں کے نام، عرصہ تعیناتی اور ڈومیسائل کی تفصیل جھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع خوشاب میں سیلاب زدگان کی مالی امداد میں تاخیر

*5197، ملک محمد جاوید اقبال احوان، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 29-9-02 کو ضلع خوشاب کے موضع بات تفرزی، سوڈھی بے وال، بھیاں، کھوڑا اور احمد آباد (سون ویلی) میں طوفانی بارش اور زائد باری کی وجہ سے سیلاب آ گیا جس وجہ سے لاکھوں روپے کا جانی و مالی نقصان ہوا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس طوفانی بارش اور زائد باری کی وجہ سے دو قیمتی جانیں ضائع ہو گئیں جن کے لئے ڈی۔سی۔ او خوشاب نے ایک لاکھ تیس ہزار روپے کی رقم مختص کی جو تاحال ادا نہیں کی گئی؟
- (ج) اگر جڑھانے بالا کا جواب "ہاں" میں ہے تو حکومت مذکورہ بالا جانی و مالی نقصانات کا معاوضہ کب تک دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر مال،

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر (رہنویو) خوشاب کی سروے رپورٹ کے مطابق یہ درست ہے کہ ضلع خوشاب کے موضع تفرزی، سوڈھی بے وال، بھیاں، کھوڑا اور احمد آباد (سون ویلی) میں مورخہ 29-9-2002 کو شدید بارش اور زائد باری کی وجہ سے فصلوں کو معمولی نقصان پہنچا۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس طوفانی بارش اور زائد باری کی وجہ سے دو بچے فوت ہوئے۔ جن میں مسماہ رضانہ پروین دختر شاہ محمد ساکن اوچھالی بھر 12 سال اور مسمیہ تصدق حسین ولد محمد حنیف ساکن تزدی داخل کھوڑا بھر 12 سال جاں بحق ہو گئے تھے۔ ریلیف ڈیپارٹمنٹ نے ان افراد کے وارمان کے لئے رقم مبلغ 130,000/- روپے فی کس مبلغ 65,000/- روپے منظور فرمائے جن کی ادائیگی ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر نے متوفیہ رضانہ پروین کے والد شاہ محمد ولد غلام محمد قوم آرائیں ساکن اوچھالی کو بذریعہ چیک نمبر 224950 مورخہ 9-5-2003 اور متوفی تصدق حسین کی حقیقی والدہ مسماہ زینب بی بی بیوہ کو رقم مبلغ 65,000/- روپے بذریعہ چیک نمبر 217776 مورخہ 9-5-2003 ادا کر دی گئی ہے۔ اس طرح منظور شدہ رقم مبلغ 1,30,000/- روپے جمع متوفیان کے وارمان کو ادا کر دی گئی ہے۔

(ج)۔ ایضاً۔

موضع ڈگر اولکھ، بھکر، اشتمال نہ ہونے پر

پیدا شدہ مسائل اور حکومتی اقدامات

*5430. محترمہ فرزانہ راجہ، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ، (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بھکر کے موضع ڈگر اولکھ کا 1945 سے آج تک اشتمال اراضیات نہ ہو سکا ہے جس وجہ سے چند مقامی اور انتہائی بااثر قبضہ گروپوں نے ہزاروں ملاکن کی تقریباً ایک لاکھ اور حکومت کی تقریباً بیس ہزار کنال زمین پر عرصہ دراز سے قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مال متاثرین کی درخواستوں پر کوئی خاطر خواہ کارروائی عمل میں نہیں لاتا اور مختلف جیلے بہانوں سے ٹرلا دیا جاتا ہے نیز اس بھیانک صورت حال سے موضع ڈگر اولکھ کے غریب کاشتکار عرصہ 50 سال سے اپنی زمینوں سے محروم ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مورچہ 3۔ دسمبر 2003 کے روزنامہ "نوائے وقت" میں متذکرہ متاثرین کی تفصیلات کی اشاعت پر وزیر مال نے ڈسٹرکٹ آفیسر ریونیو بھکر کو حکم لکھا کہ

Please enquire into the matter and take action according to law and also submit the report within one month positively.

مندرجہ بالا احکامات کی روشنی میں محکمہ مال بھکر کے آفیسران نے کیا action لیا۔ اب تک ہونے والی پیشرفت کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

وزیر مال،

- (الف) یہ درست ہے کہ موضع ذکر اوکھ کا اشتہال اراضی کا کام مورخہ 17-01-1962 کو اجراء ہوا تھا۔ اس موضع کی سکیم اشتہال مورخہ 12-08-1969 کو confirm ہوئی بعد بوجہ مقدم بازی صل حقیقت تیار نہ ہو سکی اور موضع محکمہ مال کو واپس کر دیا گیا اس موضع میں ٹالٹات کا رقبہ واقع تھا جس کی تقسیم ہو چکی ہے اور اس بارے میں اپیل بعدالت جناب شوکت اقبال صاحب ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور میں R.O.R. مقدمہ عنوان حاجی لادھو خان وغیرہ بنام رمن وغیرہ دائر شدہ ہے جس کی آمدہ تاریخ پیشی مورخہ 14-09-04 مقرر ہے۔ حکم انتظامی جاری شدہ ہے۔
- (ب) درست نہ ہے بوجہ اپیل بعدالت جناب ممبر بورڈ آف ریونیو حکم انتظامی ٹالٹات کی تقسیم کے بعد مطابق تقسیم قبضہ جات کی تبدیلی پر عمل درآمد نہ ہو سکا۔ بوجہ حکم انتظامی اس پر مزید کارروائی نہ ہو سکی ہے۔
- (ج) جملہ ٹیک اعلیٰ ترانہ اور مختلف درخواست ہانے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں اتھس ہے کہ بوجہ مقدمہ بازی و حکم انتظامی مزید کارروائی نہ ہو سکتی ہے۔

تحصیل ملتان میں سرکاری اراضی اور پٹہ داران کی تفصیلات

5434^ا ملک محمد ارشد ران، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 تحصیل ملتان میں کل کتنی سرکاری اراضی ہے اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔ اگر پٹہ پر دی گئی ہے تو پٹہ داران کے نام پتے فراہم کئے جائیں نیز ان کو کتنے عرصہ اور کس مالیت پر دی گئی ہے؟

وزیر کالونیز،

تحصیل ملتان سنی اور صدر میں کل 1452-1 ایکڑ زمین صوبائی حکومت کی ملکیت ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں دی گئی ہے۔

A	K	M	
46	6	7	رقبہ اندرون ممنوعہ حدود
679	4	1	رقبہ بیرون ممنوعہ حدود
4	4	9	وفاقی رقبہ اندرون ممنوعہ حدود
179	5	8	وفاقی رقبہ بیرون ممنوعہ حدود
0	3	0	چراگاہ اندرون حدود
541	2	01	چراگاہ بیرون حدود

558۔ ایکڑ 5 کنال ایک مردہ سرکاری زمین پڑ پر دی گئی ہے۔ ناموں اور رقبہ کی تفصیل مھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرکٹ ہاؤسز کے ورک چارج ملازمین کے لئے

قواعد و ضوابط اور عملدرآمد کی تفصیلات

*5465، ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرکٹ ہاؤس بہاول پور میں ورک چارج ملازمین عرصہ پندرہ تا بیس سال سے مسلسل خدمات انجام دے رہے ہیں؟

(ب) بہاول پور کے علاوہ صوبہ کے کون کون سے سرکٹ ہاؤسز میں ورک چارج ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کی تعداد، تنخواہ اور عرصہ ملازمت کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) ورک چارج ملازمین کے لئے سروس کے قواعد و ضوابط کی ایک کاپی ایوان کی میز پر رکھی جائے۔

(د) کیا پندرہ سال سے زائد سروس کے ورک چارج ملازمین کو حکومت مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) ورک چارج ملازمین کو پندرہ یا بیس سال کی سروس کے بعد ملازمت سے فارغ کرتے وقت کیا ان کو Hand shake یا دیگر کوئی مراعات دی جاتی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھی جانے؟

وزیر مال،

(الف) سرکٹ ہاؤس بہاولپور میں اس وقت کوئی ورک چارج ملازم کام نہیں کر رہا، ورک چارج ملازمین کو 3 ماہ کے لئے منظوری دی جاتی ہے بشرطیکہ فنڈز بھی موجود ہوں۔

(ب) بہاولپور کے علاوہ صوبہ پنجاب کے 10 اضلاع ساہیوال، وہاڑی، غانیوال، گوجرانوادر، سیالکوٹ، سلطان، فیصل آباد، خوشاب، ڈی جی خان، یہ میں سرکٹ ہاؤسز قائم ہیں۔ ضلع مظفر گڑھ میں سرکٹ ہاؤس زیر تعمیر ہے۔ ان تمام سرکٹ ہاؤسز میں تعینات ورک چارج ملازمین کی تعداد 18 ہے۔ تنخواہ عرصہ ملازمت وغیرہ کی تفصیل جمنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔

(ج) ورک چارج ملازمین کے لئے سروس کے قواعد و ضوابط حکومت پنجاب سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن نے ابھی تک نہ بنائے ہیں۔

(د) ان ملازمین کو مستقل کرنے کا فیصلہ حکومت پنجاب کی پالیسی اور قواعد و ضوابط بننے کے بعد عمل میں لایا جاسکتا ہے۔

(ہ) ورک چارج ملازمین کے لئے چونکہ سروس کے قواعد و ضوابط ابھی تک نہیں ہیں ان ملازمین کو مراعات دینے کا فیصلہ قواعد و ضوابط بننے کے بعد ہو سکتا ہے۔

رحیم یار خان، 1985 تا 2004، کاشتکاروں میں تقسیم

اراضی کی تفصیلات

*1,5489 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

سال 1985 سے 2004 تک ضلع رحیم یار خان میں بے زمین کاشتکاروں میں کتنی زمین تقسیم کی گئی؟

وزیر کالونیز،

سال 1985 سے 2004 تک 4975 ایکڑ 6 کنال اور 2 مرلے زمین 'بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی۔

رحیم یار خان 1999 تا 2004 رجسٹری فیس

سے آمدن کی تفصیل

*5490، انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 مئی سال 1999 تا 2004 ہر سال ضلع رحیم یار خان میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدن ہوئی۔ تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مال،

آمدن مئی سال	آمدن رجسٹریشن فیس	آمدن سب ڈیوٹی
30-06-1999 تا 01-07-1998	43,00,306	423,41,996
30-06-2000 تا 01-07-1999	1,18,80,291	7,96,38,732
30-06-2001 تا 01-07-2000	49,60,956	5,56,80,348
30-06-2002 تا 01-07-2001	53,46,329	5,67,54,552
30-06-2003 تا 01-07-2002	70,71,841	6,17,70,824
30-06-2004 تا 01-07-2003	66,65,268	7,26,72,001
کل آمدن	3,59,24,685	32,65,16,457

نوٹ۔ جہاں تک اشام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس سے آمدنی کا تعلق ہے اس کا انحصار جائیداد کی خرید و فروخت پر ہے۔ اگر جائیداد کی خرید و فروخت زیادہ ہوگی تو اشام ڈیوٹی اور رجسٹریشن فیس بھی زیادہ ہوگی۔

01-07-1999 سے اشام ڈیوٹی میں متعدد بار کمی کی گئی تھی کئی مرتبہ جائیداد کی خرید و فروخت کی رجسٹریشن میں نمایاں اضافہ ہوا۔ بعد ازاں معمول کے مطابق رجسٹریشن ہوتی رہی۔ تاہم سال 2003-04 میں جائیداد کی خرید و فروخت زیادہ ہونے پر آمدنی میں قابل قدر اضافہ ہوا۔

تحصیل صادق آباد، سرکاری اراضی، ٹھیکہ جات

اور ناجائز قابضین کی تفصیلات

- 5514* شیخ عزیز اسلم۔ کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
- (الف) 2001 میں تحصیل صادق آباد میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی تھی اور کس کس جگہ پر واقع تھی، تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ب) اس وقت اس تحصیل میں کتنی سرکاری اراضی غیر آباد اور کتنی آباد ہے؟
- (ج) کتنی اراضی کن کن افراد کو ٹھیکہ لیزا پڈ پر کس شرح سے دی گئی ہے، سال 2003 سے آج تک کی تفصیل درکار ہے؟
- (د) اس اراضی سے حکومت کو کتنی سالانہ آمدن ہو رہی ہے؟
- (ه) کتنی اراضی پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے۔ ناجائز قابضین کے نام، پتاجات اور اراضی کی تفصیل نیز یہ کب سے اس اراضی پر ناجائز قابضین ہیں؟
- (و) حکومت ناجائز قابضین سے یہ اراضی کب تک واکرا کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) 2001 میں تحصیل صادق آباد میں بمطابق ریکارڈ رقبہ ملکیت صوبائی حکومت پنجاب

17915-1 ایکڑ تھی۔ جس کی تفصیل قانون گوئی وار اس طرح ہے۔

11914 ایکڑ

سلاق آباد I

14493 ایکڑ	صادق آباد II
1543 ایکڑ	شہنشاہ پور
1999 ایکڑ	ماہنگ
15834 ایکڑ	وہا
166 ایکڑ	احمد پور
1265 ایکڑ	کوٹ سہیل
1115 ایکڑ	محمد پور
12214 ایکڑ	نوکھ
11471 ایکڑ	رحہ اشٹل

(ب) 3832 ایکڑ رقبہ آباد اور 1580 ایکڑ غیر آباد ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے سرکاری زمین ٹھیکہ ایڈ الیز پر پابندی لگا رکھی ہے جو کہ 9-10-99

سے سماحل برقرار ہے اور کسی کو بھی اس تحصیل میں سرکاری زمین پڑے نہ دی ہے۔

(د) پابندی کی وجہ سے حکومت کو کوئی آمدنی نہ ہو رہی ہے۔

(و) 1-116 ایکڑ 2 کنال 13 مرے پر لوگوں نے قبضہ کر رکھا ہے ناموں اور رقبہ کی تفصیل

بھنڈی (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) محکمہ کالونیز بورڈ آف ریونیو پنجاب کالونی ایکٹ 1912 کی دفعہ 32/34 کے تحت

کارروائی کر کے سرکاری اراضی ناجائز قابضین سے واگزار کروانے کے احکامات جاری

کر رہا ہے اس سلسلہ میں ایک عدد مسودہ تیار کر کے محکمہ ریگولیشن اور پنجاب کابینہ

کے سامنے بھی پیش کیا جا رہا ہے۔ اس قانون کی منظوری کے بعد ناجائز قابضین کے

خلاف مؤخر کارروائی کی جاسکے گی۔

تحصیل صادق آباد، سرکاری اراضی اور الاٹمنٹ کی تفصیلات

*5515 شیخ عزیز اسلم۔ کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

- (الف) تحصیل صادق آباد میں 2001 میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی کس پر بلک سے منتقلی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ب) اس عرصہ کے دوران کتنی سرکاری اراضی الٹ کی گئی ہے۔ الٹیوں کے نام، پتے، مساحت مع تفصیل اراضی بیان فرمائیں؟
- (ج) یہ اراضی کن کن سکیموں کے تحت الٹ کی گئی ہے؟
- (د) یہ اراضی الٹ کرنے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے۔
- (ه) اس وقت اس تحصیل میں اراضی کی الٹ کے لئے کتنی درخواستیں کس کس کے پاس کب سے کن جا پر pending ہیں؟

وزیر کالونیز،

- (الف) تحصیل صادق آباد میں بمطابق ریکارڈ سرکاری اراضی 17915 ایکڑ تھی۔ پھر اس میں کتنی قانونی وار اس طرح ہے۔

11914 ایکڑ	صادق آباد I
14493 ایکڑ	صادق آباد II
1543 ایکڑ	شہزاد پور
1999 ایکڑ	ماہنگہ
15834 ایکڑ	ونار
166 ایکڑ	احمد پور
1265 ایکڑ	کوٹ سبزل
1115 ایکڑ	محمد پور
12214 ایکڑ	ٹلو گوٹھ
11471 ایکڑ	زیر اشمال

- (ب) حکومت پنجاب نے مورخہ 9-10-99 کو سرکاری اراضی پٹہ پر دینے پر پابندی عائد رکھی ہے جو کہ تاحال برقرار ہے اور اس تحصیل میں کسی کو بھی سرکاری اراضی پٹہ پر زمین نہ دی گئی ہے۔

- (ج) پابندی کی وجہ سے کسی شخص کو کسی سکیم کے تحت الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے۔
 (د) پابندی کی وجہ سے کوئی الاٹمنٹ نہ کی گئی ہے۔
 (ہ) پابندی کی وجہ سے کوئی درخواست کسی کے پاس pending نہ ہے۔

فیصل آباد، سرکاری اراضی اور الاٹمنٹ کی تفصیلات

*5516، ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
 (الف) فیصل آباد میں 2003 میں محکمہ کی کتنی سرکاری اراضی کس جگہ تھی اور اب کتنی ہے۔
 تفصیل بیان فرمائیں۔

(ب) اس عرصہ کے دوران کتنی سرکاری اراضی الاٹ کی گئی ہے۔ الاٹوں کے نام، پتاجات
 مع تفصیل اراضی بیان فرمائیں۔

- (ج) یہ اراضی کن کن سکیموں کے تحت الاٹ کی گئی ہے؟
 (د) اراضی الاٹ کرنے والی اتھارٹی کا نام، عمدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جانے۔
 (ہ) اس وقت اس تحصیل میں اراضی کی الاٹمنٹ کے لئے کتنی درخواستیں کس کس کے
 پاس، کب سے، کن بنا پر pending ہیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) سال 2003 میں رقبہ سرکار 40508 ایکڑ تھا جس کی تفصیل یک دار شامل جمنڈی
 "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) چٹھی بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نمبری CLI-2003/2062-3040 مورڈ
 09-10-1999 سے نیلامی الاٹمنٹ زیر سکیم حاضی کاشت پر پابندی ہے۔ اس لئے
 کوئی رقبہ سرکار الاٹ انیلام نہ ہوا ہے۔

- (ج) ضمن (ب) مذکورہ میں جواب دیا جا چکا ہے۔
 (د) ضمن (ب) مذکورہ میں جواب دیا جا چکا ہے۔

(۵) تحصیل صدر میں الاٹمنٹ رقبہ کی کوئی درخواست برائے رپورٹ و کارروائی pending نہ ہے۔

پی پی۔ 201 ملتان، سرکاری اراضی

اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*5613، ملک محمد ارشد راول، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 201 ملتان میں سرکاری اراضی کتنی ہے، کتنی اراضی پر سکول، ڈسپنسری،

انڈسٹریل ہوم اور قبرستان بنائے گئے ہیں اور کتنی خالی ہے؟

(ب) مذکورہ علاقے میں سرکاری اراضی ادارہ جات کے علاوہ کن افراد ادارہ جات کے ناجائز قبضہ

میں ہے۔ کیا حکومت اس اراضی کو واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں؟ تفصیل فراہم

کی جائے۔

وزیر کالونیز،

(الف) پی پی۔ 201 ملتان میں کل سرکاری اراضی 1128K,14M جتنی اراضی پر سکول، محکمہ

ایجوکیشن قابض ہے۔

141K,05M

ڈسپنسری 10k,00M

انڈسٹریل ہوم۔۔۔۔۔

قبرستان 367K,08M

بہا خالی مقبوضہ ناجائز قابضین 610K,01M

(ب) ناجائز قابضین سے رقبہ سرکار واگزار کرانے کے لئے زیر دفعہ 32/34 ایکٹ آبادی

کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔

ضلع پاکپتن، وفاقی حکومت و دیگر محکمہ جات

کے زیر قبضہ سرکاری اراضی و دیگر تفصیلات

*5678، چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، کیا وزیر کالونیز ازراہ نوازش بین فرمائیں گے کہ۔

- (الف) ضلع پاکپتن میں کتنی سرکاری اراضی، صوبائی حکومت، وفاقی حکومت، مٹری فارم، مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف کے پاس ہے؟
- (ب) مذکورہ سرکاری اراضی پر کون کون جائز اور ناجائز طور پر کب سے قبضہ ہے۔ ان کے نام و پتاجات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کالونیز،

(الف) ضلع پاکپتن میں سرکاری اراضی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1- صوبائی حکومت، 1527 ایکڑ 5 کنال 18 مرے

2- وفاقی حکومت، NIL

تاہم فیڈرل لینڈ کمیشن کا رقبہ تعدادی 12733 ایکڑ موجود ہے۔ جو مزارین تاملع مرضی یہ اراضی 1975-76 میں کاشت کرتے تھے۔ اس کی الاٹمنٹ کے مستحق ہیں اور الاٹمنٹ زیر سماعت ہے۔

3- مٹری فارم 6383 ایکڑ

4- ایگریکلچرل فارم، 526 ایکڑ 5 کنال

5- غیر مسلم اوقاف، 5865 ایکڑ 1 کنال

6- مسلم اوقاف 181 ایکڑ

(ب) مذکورہ سرکاری اراضی پر جو ناجائز قبضہ ہیں ان کی

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری! آپ نے مجھے ضمنی سوال تو کرنے نہیں دیا مجھے کم از کم ایک شعر سنانے کا موقع تو دیں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ٹھیک ہے۔ شعر سنا دیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، موقع کی مناسبت سے بڑا واضح شعر ہے کہ،

ہزاراں بچے وندج گئے ہیں
ہزاراں ساکر پوج گئے ہیں
اساں جوں بچے تے ساکوں آہن
وندج گئے ہیں وندج گئے ہیں

تحریر استحقاق

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب ہم تحریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 39 لاہور
ٹھیکل الرمن صاحب کی ہے۔ کل آپ نے یہ تحریک پیش کی تھی جو آج تک pending کی تھی۔
لاہور منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سپیکر! آپ نے مجھے ضمنی سوال تو کرنے نہیں دیا مجھے کم از کم ایک شعر سنانے کا موقع تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ٹھیک ہے۔ شعر سنا دیں۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، موقع کی مناسبت سے بڑا واضح شعر ہے کہ،

بزاراں بٹکے وندج گئے ہن
بزاراں ساگر پونج گئے ہن
اساں جون بٹکے تے ساکون آہن
وندج گئے ہن وندج گئے ہن

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق کو take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 39 لاء کھیل ارمن صاحب کی ہے۔ کل آپ نے یہ تحریک پیش کی تھی جو آج تک pending کی تھی۔ لاء منسٹر صاحب اس کا جواب دیں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! ابھی اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ اس کو pending فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اس کو پھر کل تک pending کر لیتے ہیں۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 40 جناب جاوید حسن گجر صاحب کی ہے۔

ایس۔ ایس۔ پی رحیم یار خان کا معزز رکن اسمبلی سے ملاقات سے انکار جناب جاوید حسن گجر، میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دغل اندازی کا

تقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ مورخہ 29- اگست 2005 کی رات میں اپنی بیمار والدہ کو رحیم یار خان سے چک 88/P کے جا رہا تھا میرے ساتھ میرے بچے بھی تھے۔ جب ہم بستی کانجو کے قریب پہنچے تو ڈاکوؤں نے تقریباً 8:30 بجے ہمارا راستہ روکا اور ہم سے 50 ہزار روپے نقد تقریباً 70 ہزار روپے کی جوہری اور 2 عدد موبائل فون چھین لئے۔ ہمارے علاوہ دیگر آنے والی گاڑیوں سے بھی تقریباً 45 منٹ تک لوٹ مار کرتے رہے۔ تھدی اور دیگر احمیاء چھین لینے کے بعد بچوں نے خور کرنا شروع کر دیا اور ڈاکوؤں سے کہا کہ اب نہیں جانے دو مگر جواب میں وہ کہتے رہے کہ ان کو ایک گاڑی کا انتظار ہے اور اس گاڑی کو دیکھنا ہے۔ تقریباً 3/4 گھنٹہ انتظار کے بعد ڈاکوؤں نے گاڑی کو رونا شروع کر دی۔ 2 منٹ بعد ڈی۔ ایس۔ پی صدر کی گاڑی نمبر R.N.E-5982 نمودار ہوئی جس میں علاقہ کے ایک معروف زمیندار سوار تھے گاڑی کے آنے کے بعد ڈاکوؤں نے ہمیں جانے دیا۔ میں اپنے چک جانے کی بجائے واپس رحیم یار خان آیا اور ایس۔ ایس۔ پی رحیم یار خان کے گھر تقریباً 10:00 بجے پہنچا۔ دروازے پر تعینات اہلکار سے میں نے پوچھا کہ ایس۔ ایس۔ پی صاحب گھر پر ہیں تو اس نے کہا کہ ہاں صاحب گھر پر ہیں اور لان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے اسے کہا میرے بارے صاحب کو اطلاع کرو۔ پانچ منٹ کے بعد اہلکار نے آ کر کہا کہ صاحب باہر تشریف لے گئے ہیں جبکہ باہر جانے والے راستہ پر میں کھڑا تھا۔ میری گاڑی کو بستی کانجو کے قریب ڈاکوؤں کا روک کر لوٹنے کے واقعہ کی اطلاع کرنے کے لئے ایس۔ ایس۔ پی رحیم یار خان جناب احسن محبوب کے گھر جا کر جانے اور ایس۔ ایس۔ پی کا گھر پر موجود ہونے کے باوجود جان بوجھ کر سنے سے انکار پر میرا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جانے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاق کے سپرد کیا جانے۔

جناب ذمہ سیکر، آپ اس تحریک پر short statement دینا چاہیں گے؟

جناب جاوید حسن گجر، جی جناب سیکر! یہ سب کچھ ہونے کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس ڈی۔ ایس۔ پی کے گشت کا ٹائم تھا اور اس کے گشت کے ٹائم میں زمیندار کا موجود ہونا اور ڈی۔ ایس۔ پی کا گاڑی میں نہ ہونا ایک بہت اہم مسئلہ ہے۔ دوسرا ڈی۔ پی۔ او صاحب

میں یہ کہیں ہم مسئلہ ہے میں یہ کہوں گا کہ اس پر فوری کارروائی کی جائے۔ اگر آپ مجھ پر
 کسی بھی سبب سے اعتبار نہیں کرتے تو آپ انٹیلی جنس کے ذمہ لگائیں کہ وہ اس ڈی۔ ایس۔ پی
 اور وائس وائز کے کارکردگی دکھیں۔ وہ زمیندار کے گھروں کو نوٹس بھیجے چلا جاتا ہے اور صبح چار بجے
 وہ وہاں اس کے بازو اور پاؤں پکڑ کر جیب میں بٹھاتے ہیں اور مدہوشی ہی میں اس کو لے
 جاتے ہیں۔ ڈی۔ ایس۔ پی روزانہ ساڑھے گیارہ یا بارہ بجے اپنے دفتر میں آتا ہے۔ وزیر قانون
 کے دفتر میں جتنی بیچوں کے اراکین بھی سن رہے ہیں ان میں یہ کہوں گا کہ اگر آپ مجھ پر اعتبار
 نہیں کرتے تو ٹھیک ورنہ اپنی کسی ایجنسی کو مقرر کر کے ان دونوں صاحبان کے خلاف کارروائی
 کی جائے اور دونوں کو محفل کریں یا ایسا کریں کہ ان کو سندھ بھیجیں۔ آپ سندھ میں دیکھیں کہ
 وہاں کیسے ہو کر یس کا کیا حال کر رہے ہیں؟ پنجاب میں ہماری گورنمنٹ کا اور پمپھلی
 گورنمنٹ کا بھی قصور ہو گا کہ ہم نے بیورو کریسی کو سر پر اتنا بٹھایا ہوا ہے۔ وہاں ڈی۔ پی۔ او کا
 ہونے والا ہے۔ پنجاب کے ایس۔ ایچ۔ او کے آفس کے برابر ہے۔ وہ جو سلوک ان کے ساتھ کرتے
 ہیں۔ آپ کو بھی پتا ہے اور باقی سب کو بھی پتا ہے۔

جناب والا! ہمیں وہاں پر یوں کھنڈہ کھزار کھا گیا۔ میری والدہ دل کی مریدہ تھیں۔ میں
 ان کا کہ میری اس تحریک کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

ایس۔ ڈی۔ سیکرٹری، جی۔ ایل۔ منسٹرا

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری جو کچھ معزز رکن نے کہا ہے۔ مجھے قلمی طور پر
 یہی نظر اس سے کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میں بالکل یقین کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ جس واقعے
 کے خلاف انھوں نے نشاندہی کی ہے وہ روٹا ہوا ہو گا۔ میں ان کی کسی بات کی تردید نہیں کرتا
 میں نے صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ابھی ابھی پیش کی گئی ہے۔ مجھے ابھی اس کی
 وہاں ہی ہے اس کا جواب میرے پاس نہیں ہے۔ میں اپنے بھائی سے صرف یہ استدعا کروں گا کہ
 اس کو pending فرمائیں تو میں انھیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک دفعہ جواب آنے دیں
 میں نے کو oppose نہیں کروں گا۔ میرے پاس صرف formality کے طور پر جواب آنے دیں
 یہ تھا۔ اللہ تعالیٰ یہ کمیٹی کے پاس بھی جانے گی اور جن خیالات و جذبات کا انھوں نے اظہار

کیا ہے۔ اس کے ازالے کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ بھرپور کوشش کی جائے گی۔
جناب جاوید حسن گجر، جناب سیکرٹری اگر جواب نہیں آیا تو میرا خیال ہے کہ اسے کل تک pending کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب والا ٹھیک ہے۔

جناب ذہنی سیکرٹری، اس تحریک کو کل تک pending کیا جاتا ہے۔

پوانٹ آف آرڈر

محترمہ طاہرہ منیر، پوانٹ آف آرڈر۔

جناب ذہنی سیکرٹری، جی، محترمہ

محکمہ تعلیم کا مثل کلاسوں کے سلیبس معاشرتی علوم میں

دو قومی نظریہ، جدوجہد آزادی کی جگہ بدھمت

اور ہندو ازم کو متعارف کرانے کا فیصلہ

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سیکرٹری آج کے نوانے وقت میں یہ خبر بھی ہے کہ "اگلے سال یعنی جماعت سے انہوں نے جماعت تک معاشرتی علوم ختم کرنے کا فیصلہ" اور معاشرتی علوم کی جگہ سیکنڈری کلاسز کو تاریخ اور جغرافیہ کی دو حصہ کتابیں پڑھانی جائیں گی۔ ان کتابوں میں دو قومی نظریہ، جدوجہد آزادی کی جگہ بدھ مت کے تعلیمی اسباق شامل ہوں گے اور جغرافیہ میں متحدہ ہندوستان کی اہمیت اجاگر کرنے کے اسباق ہوں گے۔ ان کتابوں کی تیاری شروع ہو چکی ہے یہ آج کا نوانے وقت "ہے میں آپ کو اس کی کاپی دے دیتی ہوں۔"

جناب والا پاکستان جس کی بنیاد دو قومی نظریے پر رکھی گئی ہے اور کروڑوں

مسلمانوں نے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھ کر اس ملک کو اس وطن کو حاصل کیا تھا آج اس نظریے سے انحراف کرنے کے لئے اس طرح کا کورس اور سلیبس بنایا جا رہا ہے۔ اصل میں

SDPI کی نام نہاد جلی رپورٹ ہے اس پر عملدرآمد کرنے کے لئے یہ سارا کام کیا جا رہا ہے اور پنجاب کے غیور محام کبھی یہ برادشت نہیں کریں گے کہ ہم دو قومی نظریے سے ہٹ جائیں اور یہاں پر ہندو ازم اور بدھ مت پڑھایا جائے۔ اس پر غور کیا جائے اور اس وقت میں اس کا جواب پاہوں گی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اس وقت وزیر تعلیم موجود نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ان کے آنے تک اس کو pending کر لیتے ہیں تاکہ وہ اس کا جواب دے سکیں۔

جناب سمیع اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، سمیع اللہ خان صاحب!

لاہور میں لیبر کی مخصوص نشستوں پر انتخاب کے لئے

کروڑ پتی طبقہ، مل مالکان کا کاغذات نامزدگی جمع کروانا

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میں ایک اہم مسئلے کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ملک میں محروم طبقے ہوتے ہیں یا جن کو برابر کے مواقع نہیں ملتے ان کے لئے ڈسٹرکٹ سسٹم سے لے کر سینٹ تک مخصوص نشستیں رکھی جاتی ہیں جیسے عواتین ہیں، اقلیتیں ہیں اور لیبر کی سیٹیں ہیں۔ یہ معاشرے کے وہ طبقے ہیں جو عام مطالبے میں آگے نہیں آسکتے۔ اگر عواتین کی نشستیں ہیں تو ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ کسی عاتون کی reserve seat ہے یا ہے وہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ میں ہو یا سینٹ میں ہو اس پر کوئی مرد آجانے کا یا کوئی پارٹی مرد کو ٹکٹ دے دے گی۔ اسی طرح ہم یہ بھی تصور نہیں کر سکتے کہ جو اقلیت کی نشست ہے اس کے اوپر کسی مسلمان کو بہتر کر دیا جائے گا لیکن اس ملک میں ڈسٹرکٹ سسٹم میں لیبر اور کسان کی سیٹ ایسی ہے، میں خصوصاً لیبر کی سیٹوں کا۔ میں آج صرف لاہور کی بات کروں گا کہ جو لیبر کی سیٹ ہے اس پر لاہور کے نامی گرامی جو کروڑ پتی لوگ ہیں ان کے بیٹے اور بھتیجے لیبر کی سیٹ پر الیکشن لڑ رہے ہیں۔

جناب سیکرٹری جب الیکشن ہو جاتا ہے اور حناطہ اطلاق طے ہوتا ہے پھر ہم بعد میں کہتے ہیں کہ یہ غلط ہو گیا، دھاندلی ہو گئی۔ میں آج اس ایوان میں قبل از وقت بات کر رہا ہوں کہ لاہور میں اور پورے پاکستان میں لیبر کی سینٹوں پر الیکشن ہونے والے ہیں۔ میں یہاں لاہور کے ان کروڑ پتیوں کے نام لے سکتا ہوں جن کے بیٹوں نے لیبر کی سینٹ کے لئے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کرانے ہیں۔ یہ ان مزدوروں کے ساتھ جو فیکٹریوں میں کام کرتے ہیں جو اڑھائی تین ہزار روپیہ کھاتے ہیں اور اس سسٹم میں ان کے لئے پانچ فیصد ٹائمنہ دی گئی ہے یہ ہمارے صنعتی مزدوروں کے خلاف انتہائی زیادتی ہے کہ ان کی نشستوں پر کروڑ پتی اور ارب پتی اپنے بیٹوں کو لارہے ہیں۔ مجھے اس حوالے سے آپ کی رولنگ چاہیے کہ یہ خلاف حناطہ اور خلاف قانون جو حرکت ہو رہی ہے، جو نہ خواتین اور اقلیتوں کی نشستوں کے حوالے سے ہو سکتی ہے لیکن اس مظلوم طبقے کی نشستوں پر یہ قابضین آرہے ہیں مجھے اس پر آپ کی رولنگ چاہئے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میرا خیال ہے کہ اس میں رولنگ تو ریٹرننگ آفیسر، ایجنٹ اتھارٹی، ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ دے سکتے ہیں کیونکہ یہ کیس appealable ہیں۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو اس کے خلاف اپیل کی جاسکتی ہے۔ اگر ریٹرننگ آفیسر نے کیا ہے تو اس کے خلاف ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر کرے گا اگر اس نے نہیں کیا تو آگے ایجنٹ کورٹ ہے، اس کے بعد ہائیکورٹ ہے اور پھر سپریم کورٹ ہے۔ یہ رولنگ تو وہ دیں گے۔

اگر آپ کہتے ہیں کہ کروڑ پتیوں نے بلاہ اوڑھ کر لیبر کی طرف دیکھنا شروع کیا ہے تو میں لیبر کو سلام کرتا ہوں، ان کی عظمت کو کہ کم سے کم کروڑ پتی بھی لیبر بننا چاہتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ آپ کے comments دل آزاری کریں گے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ کروڑ پتی ہیں۔ پہلے تو کروڑ پتی لیبر بن نہیں سکتا اگر بن رہا ہے تو اس کی کوئی qualification ہوگی۔ وہ توجہ دیکھ رہے ہیں، میں تو اس میں کچھ

نہیں کر سکتا۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! آپ کے ریمارکس سے ان مزدوروں کی دل آزاری ہوگی۔ جناب ڈپٹی سیکرٹری، میں دل آزاری نہیں کر رہا، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک آدمی اپنے آپ کو لیبر بناتا ہے، اگر کل میں اپنے آپ کو کموں کے میں لیبر ہوں تو اس میں میرا خیال ہے کہ کل جب میں لیبر سے نفرت کرتا تھا اور آج خود میں لیبر بن رہا ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ میں اس کی اہمیت سمجھ رہا ہوں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! میں انتہائی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر اس ایوان میں دس سینٹس لیبر کے لئے ہیں اور وہ دس ارب عتی آگئے ہیں تو یہ آپ کہیں گے کہ لیبر کی اہمیت ہے!

جناب ڈپٹی سیکرٹری، وہ میں نہیں کہہ رہا، کورٹس نے اس کا فیصلہ کرنا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سیکرٹری! ان کو اپنے مسائل بیان کرنے کے لئے جگہ دی گئی ہے۔ پانچ فیصد کوٹا اس لئے ہے کہ اس ملک کے مزدور ان اسمبلیوں میں جا کر اپنے حقوق کی بات کر سکیں۔ کسی بل کا مالک اس ایوان میں آ کر کسی مزدور کے مسائل کی بات نہیں کر سکتا وہ دن رات کسی کب میں گزارتا ہے۔ ارب عتی کو اس کا احساس نہیں ہو سکتا یہ بڑا sensitive issue ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، سمیع اللہ خان صاحب! میں آپ کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ

This is a matter with the courts and let them decide. What can I do at this stage?

اس کے لئے ایک procedure ہے، اس میں ہر چیز کا انہوں نے تعین کیا ہوا ہے۔

This is for the honourable courts to take a decision and they have got full powers to give a decision against them.

اگر کوئی غلط کر رہا ہے تو اس کے خلاف کورٹ فیصلہ دے سکتی ہے۔

I can't give a decision at this stage.

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں آپ سے اتھنی معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ جو روز اینڈ ریگولیشنز ہیں کہ لبر کی سیٹ پر لبر کو آنا پائے آپ اگر آج یہ ruling دے دیں کہ اس پر عمل کیا جائے تو یہ بہت بڑی حوصلہ افزائی ہو گی۔

MR DEPUTY SPEAKER: Khan Sb. I cannot interfere into the courts' work. How can I interfere in the courts' work.

جناب سمیع اللہ خان، قواعد و ضوابط کے مطابق آپ کی ruling آجانے تو ان کی حوصلہ افزائی ہو جانے گی۔

جناب ذہنی سپیکر، میں کہہ رہا ہوں کہ آپ کے پاس وکلاء موجود ہیں، آپ کے پاس عدالتیں موجود ہیں۔ They can contest this at different levels۔ آپ نے خود دیکھے ہیں کہ عدالتوں میں ایسے فیصلے بھی ہوتے ہیں کہ جو گورنمنٹ کے لوگ تھے ان کے خلاف بھی انہوں نے فیصلے دیئے ہیں۔ Government can't do anything against them۔ یہ تو عجوبوں کے اوپر ہے کہ وہ فیصلہ کریں جو آپ کہہ رہے ہیں، آپ کے competent وکلاء ہوں گے they will plead the case شاید اس میں وہ کامیاب بھی ہو جائیں۔ اس کے بارے میں اگر کوئی ruling دوں تو

This will be pre-judgement of courts' jurisdiction. So I can't give a ruling for the jurisdiction of the courts.

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ ضابطہ اطلاق کی پابندی اور اس پر عملدرآمد کیا جائے اگر آپ صرف یہ ruling دے دیں کہ ضابطہ اطلاق۔۔۔

جناب ذہنی سپیکر، آپ پھر مجھ سے وہی کام کرانا چاہتے ہیں جو میرے اختیار میں نہیں ہے۔ میں یہاں سے courts کو کیسے feed کروں گا۔ یعنی We are going to guide the

courts کہ آپ یہ فیصلہ دیں۔ This is for the courts to take a decision.

جناب سمیع اللہ خان، جو مزدور ہیں وہ ان اسمبلیوں کی طرف ہی دیکھتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مجھے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر سے کوئی اختلاف نہیں ہے، مجھے آپ سے ہمدردی ہے لیکن یہ فیصلہ courts نے دینا ہے میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! آپ نے ابھی فرمایا کہ حق تلفی پر لوگ courts کی طرف جائیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ یہ نہ کہیں۔ Courts کے بارے میں ان کے یہ ریکارڈس میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! آپ بھی کیا یہی کچھ دیکھ رہے ہیں؛ آپ نے فرمایا کہ لوگ courts میں جائیں۔ لوگ تو courts میں جا جا کر ٹھک گئے ہیں مگر جب شہوانی کی بات آتی ہے تب تک وہ فیصلے ہی بھگت سے کہیں کے کہیں پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اگر ہم دہاندیوں کی بات کرتے ہیں تو پھر آپ فرمادیتے ہیں کہ اس پر discussion نہیں ہو سکتی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ بھی ایک قسم کی بہت بڑی دہاندی ہے کہ عربوں کے حقوق کو سلب کیا جانے ان کی حق تلفی کی جانے اور ان کو یہ کہہ دیا جانے کہ یہ courts میں چلے جائیں، غریب کیسے courts میں جانے گا۔ ان کے پاس روٹی کے لئے پیسا نہیں ہوتا تو وہ courts میں کہاں سے جائیں گے؛ خدا کے لئے ان کو کہیں کہ وہ courts میں جانے کی استطاعت ہی کب رکھتے ہیں، کچھ تو خدا کا خوف کریں۔

courts کہ آپ یہ فیصلہ دیں۔ - This is for the courts to take a decision.

جناب سمیع اللہ خان، جو مزدور ہیں وہ ان اسمبلیوں کی طرف ہی دیکھتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، مجھے آپ کے پوائنٹ آف آرڈر سے کوئی اختلاف نہیں ہے مجھے آپ سے ہمدردی ہے لیکن یہ فیصلہ courts نے دینا ہے میں اس میں کچھ نہیں کر سکتا۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے۔

محترمہ نشاط افزاء، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں!

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! آپ نے ابھی فرمایا کہ حق تلفی پر لوگ courts کی طرف جائیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر، آپ یہ نہ کہیں۔ Courts کے بارے میں ان کے یہ ریکارڈ کس میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں آپ ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔

محترمہ نشاط افزاء، جناب سپیکر! آپ بھی کیا یہی کچھ دیکھ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ لوگ courts میں جائیں۔ لوگ تو courts میں جا جا کر تنگ گئے ہیں مگر جب شنوائی کی بات آتی ہے تب تک وہ فیصلے ہی بجکت سے کہیں کے کہیں پہنچ چکے ہوتے ہیں۔ اگر کم دھاندلیوں کی بات کرتے ہیں تو پھر آپ فرمادیتے ہیں کہ اس پر discussion نہیں ہو سکتی۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ یہ بھی ایک قسم کی بہت بڑی دھاندلی ہے کہ غریبوں کے حقوق کو سب کیا جانے ان کی حق تلفی کی جانے اور ان کو یہ کہہ دیا جانے کہ یہ courts میں چلے جائیں، غریب کیسے courts میں جانے گا۔ ان کے پاس روٹی کے لئے پیسا نہیں ہوتا تو وہ courts میں کہیں سے جائیں گے؟ ہا کے لئے ان کو کہیں کہ وہ courts میں جانے کی استطاعت ہی کب رکھتے ہیں، کچھ تو ہڈا کا خوف کریں۔

وہ شخص جو تم سے پہلے کل تحت نہیں تھا
اس کو بھی اپنے خدا ہونے کا اتنا ہی یقین تھا
(نعرہ ہائے تحسین)

میری آپ سے گزارش ہے کہ خدا کے لئے کچھ تو اوصاف کیجئے۔ اپنے ضمیر کی آوازی سنئے۔ زمین پر پاؤں رکھ کر چلیں۔ آسمان پر نہ اڑیں۔ خدا سے ڈریں۔ غریبوں کے نام الاٹ کئے گئے پلٹ اپنے نام کروالینا بے ضمیری و بدیانتی کی انتہا ہے اس پر بھی آپ کہتے ہیں کہ ہم کچھ کر ہی نہیں رہے، ذمہ داری دے سکتے ہیں کوئی مد ہوتی ہے۔ کبھی تو اپنے ضمیروں میں بھانک کر دیکھیں کہ غریبوں کے حق مارنے کے لئے آپ کیا کیا کھٹیا کر رہے ہیں، امراء اپنے مفاد کے لئے کیا کیا کر اختیار کر رہے ہیں۔ خدا کی لالچی بڑی بے آواز ہوتی ہے اس سے ڈریں۔
محترمہ علحدہ جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، محترمہ پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

محترمہ علحدہ جاوید، جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میری بہن نے بہت اہم بات کی ہے۔ یہ اپنے آپ کو جانکیں اور اپنے ضمیروں کو سمجھوڑیں۔۔۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، شکر ہے۔ جناب سپیکر! آج روزنامہ "نوائے وقت" میں بیڈ لائن پر وزیر اعظم صاحب کی ایک خبر ہے کہ نصاب تعلیم میں مذہبی اور ملکی روایات کے منافی کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی لیکن نیچے ساتھ ہی پنجاب حکومت نے یہی لکھا ہے کہ ان کتابوں میں دو قومی نظریہ، جدوجہد آزادی کی جگہ بد مذہبیت کے تعلیمی اسباق ہوں گے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اگر یہ مذہبی کوئی تبدیلی نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے؟ ہماری معاشرتی علوم کی جو کتابیں ہیں جس میں اسلامی کچھ بتایا جاتا ہے اور بچوں میں تعلیم دی جاتی ہے کہ وہ اپنی زندگی اسلامی معاشرے کے مطابق بسر کریں اور اپنی خاندانی روایات کو مد نظر رکھیں۔ اس میں بد مذہبیت کی کیا ضرورت تھی؟ کیا آپ نے انڈیا کی کتابوں میں دیکھا ہے کہ وہ پاکستانی یا اسلام کی کوئی بات لے کر آ

رہے ہیں؟ میری بہن نے ابھی جو آواز اٹھائی مجھے اس پر بالکل بھی تسلی نہیں ہوئی اور نہ ہی اس کا کوئی مطمئن جواب تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، میں نے جواب نہیں دیا۔ میں نے انہیں یہ کہا کہ میرے پاس آیا ہوا ہے اور یہ میں نے رکھ لیا ہے، میں نے یہ کہا کہ اس وقت ایجوکیشن منسٹر موجود نہیں ہیں وہ اس کی وضاحت کریں گے۔ انہوں نے جو سوال اٹھایا ہے ایجوکیشن منسٹر خود جواب دیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! اگر وزیر تعلیم نہیں ہیں لیکن راجہ بشارت صاحب تو ماشاء اللہ سارے محکموں کے جواب دے سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، اب وہ ہر محکمے کو تو deal نہیں کریں گے چونکہ اس پوائنٹ آف آرڈر کا متعلقہ محکمہ تعلیم سے تعلق ہے وہ اس کے بارے میں آپ کو مطمئن کریں گے جو سوال انہوں نے اٹھایا ہے یا جو آپ کر رہی ہیں اس لئے میں نے اسے اپنے پاس رکھ لیا ہے اسے رد نہیں کیا جو نبی وہ آتے ہیں میں ان کو پیش کروں گا اور وہ اس کا جواب دیں گے۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! اگر وزیر اعظم نے یہ بات کہی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محترمہ! یہ اٹھادی خبر ہے۔ Let the Minister reply it پھر آپ کو پتا لگے گا۔ اگر اخبار میں خبر آنے کہ کل آپ نے یہ کہہ دیا ہے تو شاید آپ نے کہا ہے یا نہیں کہا لیکن اس کا پتا تو اس وقت لگے گا جب اس کا جواب آنے گا۔

محترمہ پروین مسعود بھٹی، جناب سپیکر! میں بڑی معذرت کے ساتھ کہتی ہوں کہ کل بسنت کی بات پر ہمارے ٹریڈری پنجر سے تمام اراکین کھڑے ہو گئے تھے کہ بسنت کی بہت زیادہ افادیت ہے تو آج یہ کیوں نہیں کھڑے ہو رہے کہ یہ ہمارے معاشرے میں بڑی غلط بات کی جا رہی ہے۔

تحاریک التوانے کار

جناب ڈپٹی سپیکر، جب اس پر بحث ہوگی تو پھر اس وقت وہ بھی کھڑے ہوں گے، آپ بھی کھڑی ہوں گی۔ اب میں تحاریک التوانے کا شروع کرتا ہوں۔ محترم پروین سکندر گل صاحبہ! دو قومی نظریے کا مطلب یہی ہے کہ آج آپ پاکستان میں بیٹھی ہیں۔ یہ دو قومی نظریے کی اہمیت ہے جس کی وجہ سے آج آپ پاکستان کی اسمبلی میں بیٹھی ہیں اور اپنے آپ کو پاکستانی کہتی ہیں۔ ہمیں پاکستان پر فخر ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! تحریک التوانے کا نمبر 262 ہے، میں نے پڑھ دی ہوئی ہے اور راجہ صاحب نے اس کا جواب دینا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، لاہور، منسٹرا

لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی منی سیمینا گھروں کا قیام

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ نے اپنی تحریک التوانے کا میں اس بات کی نشاندہی کی تھی کہ لاہور شہر میں کچھ ایسے سیمینا گھر موجود ہیں جہاں پر فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں اور نیم حریں قسم کی فلمیں دکھائی جا رہی ہیں۔ ان کی شکایت پر جس وقت انہوں نے اس معزز ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کرانی تو مقامی پولیس نے اس سلسلے میں کارروائی کی ہے اور بالخصوص مقدمہ نمبر 239 مورخہ 21/4/2005ء (بجرم 18) 292 under Motion Pictures Act درج ہوا اور اس کے تحت کچھ لوگوں کو گرفتار بھی کیا گیا ہے اور مزید برآں اس میں یہ ہے کہ ایس۔ ایس۔ پی (آپریشن) لاہور کی طرف سے ہمیں under taking موصول ہوئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں مزید کارروائی کر رہے ہیں اور ہمیں کہیں انہیں شکایت ملی کہ اس قسم کے سیمینا گھر موجود ہیں یا اس قسم کی غلط فلمیں دکھا رہے ہیں تو ان کے خلاف مزید کارروائی کی جانے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں محترمہ کا مشکور ہوں کہ جنہوں نے ایک

اتہائی اہم مسئلہ کی نظامی کی اس پر کارروائی کی گئی اور لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور آئندہ کے لئے بھی مزید موثر طور پر کارروائی کی جانے گی۔ شکریہ

محترمہ پروین سکندر رگل، جناب سیکرٹری اس میں بات یہ ہے کہ انہوں نے تو بڑے سینٹا گھروں کو پکڑ لیا ہے، دراصل محلوں کے اندر چھوٹے چھوٹے ہونٹوں کے نام پر سینٹا گھر بناتے جاتے ہیں۔ ایس۔ ایس۔ پی صاحب نے ایک سرگرمی جاری کیا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوا۔ جب شکایت کرتے ہیں تو باقاعدہ ان لوگوں کا نام ان کو بنا دیا جاتا ہے، وہ لوگ کبھی رٹوں میں جاتے ہیں اور کبھی کچھ کرتے ہیں۔ ہمارے اپنے ہی علاقہ میں یہ سلسلہ تھا لیکن اس کو باقاعدہ سبیل نہیں کیا گیا۔ میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ لوگوں کے بچے جو پڑھنے جاتے ہیں وہ سکول نہیں جاتے، وہ گھر سے پیسے لے کر وہاں جاتے ہیں۔ وہاں پر نام ہونٹوں کا پڑتا ہے لیکن باقاعدہ 56 انج کے ٹی۔ وی کا کر فضول قسم کی ٹیمیں دکھاتے ہیں۔ ایک دفعہ انہوں نے under taking بھی دی لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہوتا۔ وزیر قانون صاحب سے میری درخواست ہے کہ وہ پولیس کو پابند کریں، جہاں پر اس قسم کا کاروبار ہوتا ہے اس کو سبیل کیا جانے اور کسی کو خود کھنے کی ضرورت نہ پڑے۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سیکرٹری اس وقت تک 18 لوگوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے انشاء اللہ تعلق اس کارروائی کو مزید موثر بنائیں گے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سیکرٹری، محترمہ اس کو مزید press نہیں کرتیں لہذا اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ تحریک نمبر 431 ملک اصغر علی قیصر، حاجی محمد اجمل، راجہ طارق کینیٹی صاحب کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا اسے dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 434 محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 436 محترمہ تمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔

ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی، جناب سیکرٹری اس کو pending کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، کیونکہ وہ تشریف نہیں رکھتیں اس لئے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک نمبر 441 ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز، اللہ کلیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی ہے۔

قصور پورہ لاہور میں آلودہ پانی پینے کی وجہ

سے علاقہ میں وبائی امراض کا پھیلاؤ

اللہ کلیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامر رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ 29 جون 2005 کے ایک قومی اخبار کے مطابق قصور پورہ لاہور میں پچھلے ایک ماہ سے واٹر سپلائی کے پائپوں میں سیوریج کے پائپوں کا گندہ پانی کس ہو کر آ رہا ہے۔ ایم۔ ڈی واما اور دیگر متعلقہ ذمہ داران افسران کو اس سلسلہ میں بروقت اطلاع دینے کے باوجود اس کا سد کار نہ کیا گیا جس کی وجہ سے گندہ پانی پینے سے اس علاقہ میں ہیٹ اور دیگر وبائی امراض مسموم پڑے جس سے پانچ افراد جن میں دو بچے شامل ہیں، وفات پانگے اور سو کے قریب بچے، جوان اور بوڑھے اس پانی کے پینے کی وجہ سے ہسپتالوں میں داخل ہوئے ہیں۔ ایم۔ ڈی واما اور دیگر افسران کے خلاف کوئی بھی انتہائی اور محملہ کارروائی نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے ایسین علاقہ حدید اضطراب میں مبتلا ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گیلانی صاحب تشریف نہیں رکھتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس سلسلے میں confusion ہے کیونکہ میری قائل میں دو letters لگے ہوئے ہیں ایک یہ ہے کہ

The said Adjournment Motion related to W. A. S. A/L. D. A

may very kindly be withdrawn by the respective member.

اس کے علاوہ متعلقہ ممبر کی طرف سے بھی ہے کہ میں اپنی یہ تحریک واپس لیتا ہوں اس لئے اس کا جواب نہیں آسکا۔ اس میں توڑا سا confusion تھا کہ ہماری کانٹل میں ممبر صاحب کے اپنے letter pad سے لگا ہوا ہے۔ میں ان کی بات نہیں کر رہا ان کے جو دوسرے signatories ان کی طرف سے ہاتھ یہ letter لگا ہوا ہے کہ ہم نے withdraw کر لیا ہے۔ اگر آپ اس کو pending فرمائیں تو میں اس کا جواب لے لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکریٹری، ٹھیک ہے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ تحریک اتوانے کا نمبر 442 حاجی محمد اعجاز ملک اصغر علی قیصر اور چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔

وزیر صحت کامیو ہسپتال کے دورہ کے دوران انتظامیہ

کی بجائے صرف ڈاکٹروں اور نرسوں کو معطل کرنا

چودھری زاہد پرویز، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عام رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی متوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 27 جون 2005 کو صوبائی وزیر صحت نے میو ہسپتال کا اپنا ایک دورہ کیا تو eye ward میں کوئی ڈاکٹر ڈیوٹی پر نہیں تھا اور اسی طرح انہوں نے مردہ جانے کا visit کیا تو اس میں ایک نش سے بدبو آ رہی تھی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کا فریزر خراب تھا جبکہ eye ward میں ایک bed پر دو دو مریض لیٹے ہوئے تھے اس کے علاوہ وارڈوں میں صفائی کا بھی ناقص انتظام تھا۔ ان کو تباہیوں پر وزیر صحت نے کسی اعلیٰ انتظامی عہدہ دار کے خلاف کارروائی کرنے کی بجائے چند ڈاکٹروں اور نرسوں کو ملازمت سے معطل کر دیا۔ جبکہ ان کو تباہیوں کے ذمہ داران اعلیٰ عہدیداران کے خلاف کوئی بھی انتظامی یا محکمہ کارروائی نہ کی گئی ہے جس کی وجہ سے یہ عہدیدار معطل کی طرح اسی ہسپتال میں کام کر رہے ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس

پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے جو Administrative point of view سے فیصلہ کیا ہے وہ صحیح کیا ہے۔ اب اگر آپ اس میں دخل دیں گے تو پھر وہ سارا سسٹم ختم ہو جائے گا۔

چودھری زاہد پرویز، منسٹر صاحب کوئی جواب دیں گے تو چاہیے گا۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، یہ تو آپ کی تحریک سے مجھے پتہ لگ رہا ہے۔ میں خود پڑھ رہا ہوں کہ جو افسر موجود نہیں تھے، جو ڈاکٹر موجود نہیں تھے ان کو انہوں نے مہل کیا ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری اس کا اصل ذمہ دار ہسپتال کا انچارج ایم۔ ایس ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، اب ہر بات پر تو ایم۔ ایس کو نہیں بتایا جاسکتا یہ تو آپ خود بہتر جانتے ہیں۔

جہاں تک میرا خیال ہے انہوں نے فیصلہ لہا کیا ہے لیکن چلو آپ نے سوال کیا ہے اس کا وہ جواب دے دیتے ہیں۔

وزیر صحت، جناب سیکرٹری سب سے پہلے میں یہ کہوں گا کہ اس میں ایک ٹیکنیکل غلطی ہے۔ میں

نے 27۔ جون کو کسی ہسپتال کا دورہ نہیں کیا تھا۔ میں نے 26۔ جون کو دورہ کیا تھا۔ اس گراؤنڈز

پر بھی یہ تحریک مسترد کی جاسکتی ہے لیکن اس کے باوجود میں یہ کہوں گا کہ 26 تاریخ کو میں

نے یو ہسپتال کا surprise visit کیا تھا۔ ہماری حکومت، چودھری پرویز الہی کی حکومت کا

good governance کا جو concept ہے اس کے تحت وزراء اپنے محکموں کے surprise

visit کرتے ہیں۔ وہاں پر میں eye ward میں نہیں گیا تھا بلکہ نیورو سرجری وارڈ میں گیا تھا،

ایمرجنسی روم میں گیا تھا اور وہاں پر جو نیورو سرجری وارڈ تھا اس میں، میں نے محسوس کیا کہ

وہاں پر نرسیں اور پروفیسرز آف نیورو سرجری غیر حاضر تھے اور انہوں نے پارٹس پر مرینوں کی

باقاعدہ ہسٹری اور فریکل ایگزامینیشن کا اندراج نہیں کیا تھا۔ میں نے اسی دن پرنسپل اور ایم۔ ایس

کے سامنے، سیکرٹری کے سامنے پروفیسرز آف نیورو سرجری کو بھی مہل کیا، دو نمبروں کو بھی

مہل کیا، میرا خیال ہے کہ کوئی بھی منتخب حکومت ایسی چیز کی داد دے گی کہ اگر متعلقہ

افسران ڈیوٹی صحیح طریقے سے سرانجام نہیں دیتے تو ان کے خلاف کارروائی کرنی چاہئے میں سمجھتا ہوں کہ اس پر تحریک اتوانے کار نہیں ہونی چاہئے بلکہ ایوزیشن کی طرف سے حکومت کو credit ملنا چاہئے۔ (نعرہ ہانے تحسین)

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! وزیر صاحب نے کہا ہے کہ میں 27 کو نہیں بلکہ 26 کو گیا ہوں۔ وہ 26 کو جائیں یا 27 کو جائیں اس میں کیا فرق پڑتا ہے، اجلاس میں تو 27 تاریخ کو ان کا بیان آیا تھا۔ ہم نے 27 تاریخ کو اجلاس پڑھا اور اسمبلی میں تحریک اتوانے کار دے دی۔ مسئلہ تو یہ ہے کہ جموں نے افسر 'ا' گر کوئی ایس۔ پی کسی کے ساتھ زیادتی کرتا ہے۔ جیسے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، زاہد پرویز صاحب! پروفیسر کوئی بھولا افسر نہیں ہے بلکہ وہ تو بڑا افسر ہے۔

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! میری عرض یہ ہے کہ جیسے آج فیصل آباد میں سونیا ناز والا معاملہ بڑا مشہور ہوا ہے تو وہاں کے قاتل اور انسپیکٹر کو تو مہل کر دیا گیا لیکن وزیر اعلیٰ کے حکم کے مطابق ڈی۔ آئی۔ جی کے خلاف کوئی کارروائی ہوئی ہے اور نہ ہی ایس۔ پی کے خلاف پرچہ درج ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے بندوں کے خلاف پرچے درج نہیں ہوتے لیکن۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر، چودھری صاحب! ایس۔ پی اور ڈی۔ آئی۔ جی کے خلاف action ہوا ہے اور انہیں suspend کیا گیا ہے۔ اجلاس میں یہی تاثر دیا جا رہا ہے اور ہوا بھی یہی ہے۔

جناب نجف عباس سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال، جناب سپیکر! میرے کاغذ دوست میرے خیال میں نہ اجلاس پڑھتے ہیں اور نہ ہی ان کا کوئی اور knowledge ہے۔ ڈی۔ آئی۔ جی suspend ہو کر او۔ ایس۔ ڈی بن گیا ہے، ایس۔ پی کے خلاف پرچے کے احکامات ہو چکے ہیں، ڈاکٹر صاحب کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ 26 کو visit کیا، 27 کو visit کیا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ سنی سنائی بات پر عمل کرتے ہیں۔ میرے بھائی پڑھ کر اور باقاعدہ اس بارے میں سوال تیار کیا کریں۔ آپ کو یہ بھی نہیں چتا کہ ایس۔ پی suspend ہو چکا ہے، ڈی۔ آئی۔ جی او۔ ایس۔ ڈی بن گیا ہے اور اس کی جگہ پر خواہ غلط

کاروق ڈی۔ آئی۔ جی فیصل آباد چلے گئے ہیں، کم از کم تیاری کر کے تو آیا کریں۔

جناب محمد ریاض شاہد، جناب سیکرٹری! میں اس بارے میں وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، any how یہ ایسا سوال ہے کہ جس پر general discussion نہیں کرنی بلکہ health جو کہ بہت اہم چیز ہے lets not get into other issues کیونکہ پرویز صاحب نے جو بات کی ہے اور ان کے سوال کا جواب ڈاکٹر صاحب نے دیا ہے تو میرا خیال ہے کہ آپ کو اس سے مطمئن ہو جانا چاہئے۔

جناب محمد ریاض شاہد، جناب سیکرٹری! جو جواب یہاں پر دیا گیا ہے میں اس کی وضاحت پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، جی، فرمائیں!

جناب محمد ریاض شاہد، جناب سیکرٹری! فیصل آباد میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، فیصل آباد کو جموں میں آپ نے تحریک اتوانے کار کے بارے میں کوئی بات کرنی ہے تو کریں کیونکہ فیصل آباد کی بات نہیں ہو رہی۔

جناب محمد ریاض شاہد، جناب سیکرٹری! ہمیں بد میں قائم دے دیں کیونکہ کروڑوں روپیہ اس سے برآمد ہوا ہے، 'بھینسیں برآمد ہوتی ہیں' گاڑیاں برآمد ہوتی ہیں اور ڈالرز برآمد ہوتے ہیں، چوری کے کافی سارے موثر سائیکل اس۔ پی کے گھرتے اور یہ بڑی اہم بات ہے اور اس آدمی نے اتنا زیادہ غم کیا ہے لیکن آپ ہمیں اس بارے میں بولنے کی اجازت نہیں دے رہے اس کے لئے تو باقاعدہ ایک دن مقرر ہونا چاہئے۔۔۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری، ریاض صاحب! وہ بات آپ کی بجائے لیکن ابھی فی الحال اس وقت تحریک اتوانے کار پر بحث ہو رہی ہے۔ آپ اگر ہسٹو کے بارے میں کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کریں کیونکہ یہ ایک الگ معاملہ ہے۔ جی، پرویز صاحب!

چودھری زاہد پرویز، جناب سیکرٹری! میں یہ بات کرتا ہوں کہ وزیر صحت یہ فرمائیں کہ آیا ہسپتالوں میں صفائیں صحیح ہو رہی ہیں اور وہاں پر لوگوں کو دوائیاں اور علاج صحیح ہو رہا ہے۔ ہمارے خیال

کے مطابق گوجرانوادر کے ہسپتال میں کم ہی مریضوں کو دوائیں ملتی ہیں اور صفائی کا نظام بڑا ناقص ہوتا ہے۔ یہ ان کی ذمہ داری ہے حالانکہ محکمہ صحت نے کروڑوں روپے کی رقم غریب لوگوں کے علاج معالجے کے لئے رکھی ہے لیکن ان کا علاج صحیح نہیں ہو رہا۔ ہم بھی ہسپتال جاتے ہیں اور وہاں پر دیکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، پرویز صاحبہ انجیک ہے۔ وزیر موصوف گوجرانوادر کے ہسپتال کے بارے میں پرویز صاحبہ کے جاننے لگے مسائل کے بارے میں توجہ فرمائیں اور ان کے خیالات کے بارے میں خصوصی توجہ فرمائیں۔ اب تحریک اتوانے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور، مصدرہ 2005

MR DEPUTY SPEAKER: Now we take up the Minhaj University Lahore Bill 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I

move:

"That the Minhaj University Lahore Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Minhaj University Lahore Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Minhaj University Lahore Bill 2005, as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 9 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from:

1. Minister for Law
2. Syed Ihsanullah Waqas
3. Mr Arshad Mehmood Baggu

may move it.

سید احسان اللہ وقاص، جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مختلف سیاسی issues اور دوسرے بہت سارے مسائل پر تو ہمیں حکومت کے ساتھ اختلافات ہیں لیکن قانون سازی کے حوالے سے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی قانون سازی کرے اور اس سلسلے میں اپوزیشن کی طرف سے پہلے بھی پورا تعاون کیا گیا ہے اور آج بھی ہم نے یہ تعاون کیا ہے اور ہم نے مختلف ترامیم واپس لیں اور ان میں سے ایک ترمیم پر اتفاق ہوا ہے جو کہ میں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔

I move that -

(i) in Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (1), after the words "Search Committee" appearing in line 3, the expression "out of a panel of three persons in order of preference" shall be inserted.

(ii) after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:-

"(3) The Search Committee shall cease to exist after making recommendations for the appointment of Vice Chancellor."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is that:

(i) in Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (1), after the words "Search Committee" appearing in line 3, the expression "out of a panel of three persons in order of preference" shall be inserted.

(ii) after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:-

"(3) The Search Committee shall cease to exist after making recommendations for the appointment of Vice Chancellor."

The amendment moved and the question is that:

(i) in Clause 9 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Education, in sub-clause (1), after the words "Search Committee" appearing in line 3, the expression "out of a panel of three persons in order of preference" shall be inserted.

(ii) after sub-clause (2), the following new sub-clause (3) shall be added:-

"(3) The Search Committee shall cease to exist after making recommendations for the appointment of Vice Chancellor."

(The motion was carried.)

MR DPEPUTY SPEAKER : The question is:

"That Clause 9 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

شیخ اعجاز احمد، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب ڈپٹی سپیکر، جی: شیخ صاحب!

کورم کی نشاندھی

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! کورم نہیں ہے لہذا گنتی کروالیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، گنتی کی جانے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجانی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجانی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، دوبارہ گنتی کی جانے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئیں)

کورم پورا نہ ہے لہذا 5 منٹ کے لئے گھنٹی بجانی جائیں۔

(اس مرحلہ پر 5 منٹ کے لئے گھنٹیاں بجانی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر، گنتی کی جانے۔ (اس مرحلہ پر گنتی کی گئیں)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! گنتی پوری نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں غلط صاحب! آپ نے ایک point raise کیا ہے۔ میں نے

کارروائی روک دی ہے۔۔۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! میں چیئرمین کرتا ہوں کہ گنتی پوری نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، غن صاب! آپ individually خود گنتی کر لیں۔ میرے سٹاف نے کہا ہے کہ 93 ممبران پورے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! پورے نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، دیکھیں جی! according to my staff جو انھوں نے count کئے ہیں the quorum is complete انھوں نے جو کہا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان، جناب سپیکر! آپ کی اس ruling کے خلاف ہم walk out کرتے ہیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ پانچ منٹ کی جگہ اس چیز نے پندرہ منٹ دیئے ہیں۔ پندرہ منٹ کے بعد یہ بتایا گیا ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار، بالکل غلط! بالکل غلط۔

جناب سمیع اللہ خان، ہم اس ruling کے خلاف walk out کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف جناب سمیع اللہ خان)

شیخ اعجاز احمد ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سرکاری کارروائی (--- جاری)

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی لاہور، مصدرہ 2005

(--- جاری)

CLAUSE-12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it...

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS:- Mr Speaker, I am on a point of order.

جناب ڈپٹی سپیکر، جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں خود حیرانگی ہو رہی تھی کہ میپیز پارٹی اور (ن) لیگ سے تعلق رکھنے والے اراکین اس وقت تک ایوان میں موجود کیوں ہیں کیونکہ انہوں نے تو ویسے ہی واک آؤٹ کرنا ہوتا ہے۔

جناب والا! میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اب جب اجلاس کی سرکاری کارروائی شروع ہوئی تو احسن اللہ وقاص صاحب نے یہ فرمایا کہ اپوزیشن کی طرف سے ہم ہمیشہ گورنمنٹ کے ساتھ legislation میں تعاون کرتے ہیں۔ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں اور صرف ایم۔ ایم۔ اے کے حضرات جو ہیں میں دلی طور پر ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس معزز ایوان میں ہمیشہ انہوں نے ایک positive role ادا کیا اور انہوں نے ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

جناب سپیکر! آج کے اس اجلاس کی سرکاری کارروائی اس بات کی شہد ہے کہ ماسوائے ایم۔ ایم۔ اے کے دوستوں کے کوئی amendment اس میں میپیز پارٹی اور (ن) لیگ کی طرف سے نہیں ہے۔ ان کی اس ایوان میں کیا contribution ہے ماسوائے اس کے کہ جب ایک کارروائی چل رہی ہو تو اس میں رجنڈانٹا پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہونا اور فضول بحث میں اس ایوان کو الجھانا اور اس کے بعد کورم point out کر کے باہر چلے جانا، یہ واضح کرنا چاہتا تھا کہ ان کی طرف سے اس ایوان میں کوئی positive contribution نہیں ہے ماسوائے اس کے رکاوٹ ڈالنے کے۔ ہم اپنے ایم۔ ایم۔ اے کے بھائیوں کے مشکور ہیں کہ ان کی positive contribution ہے، وقت پر ان کی amendments آتی ہیں، وہ contribute کرتے ہیں اور ان کی amendments کو ہم take up کرتے ہیں اور ان کے ساتھ تعاون بھی کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ تاثر دینا کہ مجموعی طور پر اپوزیشن کی طرف سے جو ایک positive contribution ہوتی ہے یہ غلط تھا۔ میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا کہ میپیز پارٹی اور (ن) لیگ کی طرف سے اس میں ایک amendment بھی نہیں ہے۔ اس پورے اجلاس میں ان کی طرف سے کوئی ایک قرارداد نہیں ماسوائے پوائنٹ آف آرڈرز کے۔ شکریہ

وزیر خوراک، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں اپنے پوائنٹ آف آرڈر پر یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس معزز ایوان کے بڑے پرانے ممبر رہے ہیں۔ آج تک مجھے بھی اس اسمبلی کے اندر چھٹی نم ہو گئی ہیں، میں نے اس طرح کا ماحول نہیں دیکھا کہ سپیکر صاحب نے رونگ دے دی ہو اور سپیکر صاحب نے کہا ہو کہ کورم پورا ہے اور پھر اس کو disbelieve کرنا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ایوان کی بڑی disfaith ہے اور ایسا جو سلسلہ ہے یہ اس ایوان کے اندر آپ کے ہوتے ہوئے نہیں ہونا چاہئے۔ آپ اس پر سختی سے تنبیہ کریں کہ جب چیز کی طرف سے رونگ آجائے تو اس کو obey کرنا چاہیے۔ بہت شکر یہ

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب سپیکر! یہ جو راجہ صاحب نے فرمایا ہے کہ پیپلز پارٹی والوں کی amendments نہیں ہیں اگر آپ دیکھیں تو اس میں amendments ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، آپ اس طرح سو کر اٹھ کر دے دیں تو وہ amendments consider نہیں ہوتیں یہ ساری کی ساری short of time ہیں۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، لیکن amendments پھر بھی آئی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER:- Any how, actually this Bill was agreed from both sides .

لیکن کورم point out کرنے کے بعد یہی تاثر ملتا ہے کہ آپ لوگوں نے اس میں amendments کو پسند نہیں کیا ہے حالانکہ ایم۔ ایم۔ اے والوں نے یہ amendments دی ہیں اور آپ نے agree بھی کیا ہے اور کسی نے اس بات پر objection بھی نہیں کیا ہے اور بل continue کر رہا تھا۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، جناب سپیکر! کورم point out کرنے کا ہرگز مقصد یہ نہیں ہے کہ ہم ادھر participation نہیں چاہتے ہیں۔ کورم ان کو پورا کرنا چاہئے۔ جناب ڈپٹی سپیکر، کورم تو پورا ہے۔

جناب تنویر اشرف کاثرہ، کورم سے amendments کا تعلق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، ہم نے پورا موقع دیا ہے۔ کورم پورا ہے۔ اس کے بعد ایوان چلا رہے ہیں۔
 پہلے ہم نے کارروائی روک دی ہے۔ اب جب کورم پورا ہے And I have given a ruling
 after my staff told me کہ کورم پورا ہے اس کے بعد میں نے اس پر کہا ہے کہ اب کورم
 پورا ہے تو میں آپ سے request کروں گا کہ آپ تشریف رکھیں۔ Lets continue with it.

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now , the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is -

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now , the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now , Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENtARY AFFAIRS: Sir, I move -

"That the Minhaj University Bill, 2005 be passed "

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is -

"That the Minhaj University Bill, 2005 be passed "

The motion moved and the question is -

"That the Minhaj University Bill, 2005 be passed."

(The Bill was passed.)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

ہنگامی قانون (جو پیش ہوا)

ہنگامی قانون (ترمیم) سوسائٹیز رجسٹریشن مجریہ 2005

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENtARY AFFAIRS: Sir, I lay the Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2005 (IV of 2005).

MR DEPUTY SPEAKER: The Societies Registration (Amendment) Ordinance, 2005 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill introduced in the House under Rule 91 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. It is referred to the Standing Committee on Industries with the directions to submit the report up to 31st October 2005.

سید احسان اللہ وقاص، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی فرمائیے!

سید احسان اللہ و قاص، جناب سپیکر اور وزیر قانون صاحب نے ابھی جو Madrisa Amendment Bill lay کیا ہے یہ 15- تاریخ کو جناب قائم مقام گورنر کی طرف سے آرڈیننس کی صورت میں جاری کیا گیا ہے۔ 15- تاریخ کو ہی اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا تھا۔ جب اسمبلی کا اجلاس شروع ہو رہا ہو تو کوئی آرڈیننس جاری نہیں ہو سکتا۔ میں ایک تو یہ گزارش کرنا چاہتا تھا دوسرا یہ کہ اس حکومت کی طرف سے ہمیشہ یہ کہا گیا کہ جی ہم نے آرڈیننسوں کا کبھی سہارا نہیں لیا۔ اب ایسی کون سی ایمر جنسی آگئی تھی کہ 15 تاریخ کو ہی اس آرڈیننس کو نافذ کیا گیا ہے۔

جناب ارشد محمود بلو، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اگر اسمبلی کا سیشن ہو رہا ہے تو کیا حکومت کوئی آرڈیننس جاری کر سکتی ہے؟ مجھے اس پر آپ کی رولنگ پانے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرے معزز بھائی کو غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ آرڈیننس 15- اگست کو جاری ہوا ہے 15- ستمبر کو جاری نہیں ہوا۔

سید احسان اللہ و قاص، شکر ہے۔ جناب سپیکر! اگر 15- اگست ہی ہے تو جناب افضل سہیل صاحب 15- اگست کو قائم مقام گورنر نہیں تھے۔ جناب اس کا ریکارڈ چیک کیا جانے۔ مہربانی کریں۔

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب والا! 15- اگست کو قائم مقام گورنر افضل سہیل صاحب ہی تھے کیونکہ انھوں نے 15- اگست کو صدر پاکستان کے ساتھ باب پاکستان کا افتتاح کیا تھا۔

جناب تنویر اشرف کارنہ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں آپ اور اس معزز ایوان کو توجہ دلانا چاہتا ہوں اور صوبائی اسمبلی پنجاب 2002 کی debate کا میں حوالہ دوں گا۔ یہ اسمبلی کا پہلا اجلاس تھا اور وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی پہلی تقریر فرمائی تھی۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے جو تقریر کی میری اس سے بہت زیادہ حوصلہ افزائی ہوئی اور میں بڑا متاثر ہوا تھا۔ ان کی تقریر سے میں دو تین لائنیں پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں۔ انھوں نے اس ایوان میں فرمایا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! معزز رکن کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے انہیں اپنی بات تو کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب امیں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے وہ بتائیں کہ پوائنٹ آف آرڈر پر کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟ اگر وہ 2002 کی بات اب پوائنٹ آف آرڈر پر کرنا چاہتے ہیں تو یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: That is for me to decide the point of order. جی، کاٹھ صاحب!

آپ فرمائیے! کیا کرنا چاہتے ہیں آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

جناب تنویر اشرف کاٹھ: جناب سپیکر! میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا کہ ہم دھڑے بندی کی سیاست، انتظام کی سیاست، تھانے کی سیاست نہیں کریں گے اس کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں گے۔ جبکہ اس وقت انتظامی سیاست عروج پر ہے۔ ضلع گجرات میں میرے بھائی تحصیل ناظم کو گرفتار کیا گیا ہے، اس کے خلاف جموں نے مقدمے جتانے لگے ہیں۔ یہ صرف اور صرف ہمیں الیکشن سے دور رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ یہ انتظامی سیاست نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ وزیر اعلیٰ صاحب کو چاہئے کہ وہ اپنے قول و فعل میں تضاد نہ رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ سے کہوں گا کہ اس سلسلے میں آپ وزیر اعلیٰ صاحب سے مل لیں۔ اگر واقعی کوئی ایسی بات ہے تو وہ اس کو ضرور حل کریں گے۔

جناب تنویر اشرف کاٹھ: جناب سپیکر! یہ message through the House convey ہونا چاہئے۔ ہمیں انہیں ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے اگر انہوں نے رواداری show کی ہے تو آپ بھی رواداری show کریں۔ بہر حال میں وزیر قانون صاحب سے کہتا ہوں کہ وہ وزیر اعلیٰ صاحب سے اس بات بات کریں۔

جناب تنویر اشرف کاٹھ: جناب سپیکر! انہوں نے پولیس کے ذریعے اپنے ہونٹوں کے ذریعے جب وہ وہاں پر D.I.G تعینات ہونے تو دو دن کے اندر اندر میرے بھائی کو گرفتار کروایا۔ اس پر ایک مجموعاً مہم بنایا گیا ہے کہ اس نے اغواء کیا ہے۔ اس وقت اس کی نالی کی میت گھر

میں موجود تھی کیا یہاں ایوان میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جو کہ اپنی ماں یا باپ کی وفات کے باوجود کسی دوسرے بندے کو انوار کروانے کا کیا یہ رواداری کی سیاست ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: Anyhow its not a point of order. تاہم اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ آپ سے زیادتی ہو رہی ہے تو میں وزیر قانون سے کہوں گا کہ وہ آپ کی ان پریزنٹوں کا ذکر وزیر اعلیٰ صاحب سے کریں اور اس معاملے کو رفع دفع کروائیں ان کا مسئلہ حل کروائیں۔

یوانٹ آف آرڈر

شیخ علاؤ الدین، یوانٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، فرمائیے!

بنکوں کی جانب سے چیکوں پر state duty کی کٹوتی

شیخ علاؤ الدین، جی۔ شکریہ آپ نے توجہ فرمائی کیونکہ آپ کی زیادہ توجہ ایوزیشن کی طرف ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر، نہیں جی، میری توجہ سب کی طرف ہے۔

شیخ علاؤ الدین، جناب سپیکر! میں آپ اور اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا

چاہتا ہوں جو اچانک پیدا ہوا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بنکوں نے اچانک cheques پر withholding

tax کے علاوہ ایک state duty کا شل شروع کر دی ہے جس کی وجہ سے business community

کے ساتھ ساتھ عام لوگوں میں بھی انتہائی پریشانی پائی جاتی ہے۔ یہ 0.1 فیصد کے حساب سے ڈیوٹی

ہے اس پر لوگوں نے بنکوں سے پیسہ باہر رکھنا شروع کر دیا ہے، بنکوں کی لوٹ مار پہلے ہی

بہت زیادہ ہے۔ ایک یا ڈیڑھ فیصد سے پیسے کر 14/15 فیصد پر بنک دے رہے ہیں تو میں

آپ اور اس ایوان کی توجہ اس جانب مبذول کروانا چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی ایسی

کارروائی کی جائے کہ کم از کم یہ state duty ختم ہو جائے۔ ورنہ امن و امان کی ہمارے ہاں پہلے

ہی جو حالت ہے اس پر اگر پیسہ بھی باہر رکھا جانا شروع ہو گیا تو یہ business community

کے لئے اچھا نہیں ہو گا اور عام لوگوں کے لئے بھی بہتر نہیں ہے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اس وقت وزیر خزانہ ایوان میں موجود نہیں ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ آپ اس سلسلے میں وزیر خزانہ کو مل لیں یہ ساری باتیں ان کے نوٹس میں لائیں۔
 شیخ علاؤ الدین، جناب سپیکر! یہ message اس ایوان کی جانب سے ان کی طرف جانا چاہئے۔ اس میں maximum deposits پنجاب کے نہیں اور لوگوں نے transaction بند کر دی ہے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ آپ نے اس point کو اٹھایا ہے لہذا آپ پہلے خود وزیر خزانہ کے ساتھ discuss کر لیں اس کے بعد ضرورت محسوس ہوئی تو پھر اس کو ایوان میں دوبارہ take up کر لیں گے۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہانے رخصت

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ مندرجہ اراکین کی طرف سے رخصت کی تین درخواستیں ہیں۔ پہلی درخواست جناب عمران اشرف رکن اسمبلی کی طرف سے ہے کہ،

"Due to my prior comunitment I was not able to attend the session on June 15, 18, 21 & 22 september, 2005. Leave may kindly be granted."

جناب ڈپٹی سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہونی)

میاں عطا محمد خان مانیکا

سیکرٹری اسمبلی، دوسری درخواست میں عطا محمد خان مانیکا رکن اسمبلی کی طرف سے ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ،

"I am unable to attend the Assembly session because of bad health. Please grant me leave for absence from 15th September 2005 till the end of the session."

جناب ڈپٹی سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ میمونہ نبیل

سیکرٹری اسمبلی، تیسری درخواست محترمہ میمونہ نبیل ایم پی اسے (ڈبلیو۔ 347) کی طرف سے ہے کہ،

"I am sick and unable to attend 21st session. It is, therefore, requested that my absence from this session may very kindly be treated as leave."

جناب ڈپٹی سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب میں وزیر تعلیم سے گزارش کروں گا کہ آپ کی خیر موجودگی میں محترمہ نے ایشیائی کونسل کے سولے سے تیس کے ایکٹ کے بارے میں ایک سوال raise کیا تھا لہذا آپ ان کو تسلی دے دیں۔

محترمہ طاہرہ منیر، جناب سپیکر! آج کے نوائے وقت کے پہلے صفحے پر یہ خبر بھی ہے کہ "اگلے سال ممبئی سے آنٹھویں جماعت تک ماسٹری علوم ختم کرنے کا فیصلہ۔ ماسٹری علوم کی جگہ ان کلاسوں کو تاریخ، جغرافیہ کی دو علیحدہ علیحدہ کتابیں پڑھانی جائیں گی۔ ان کتابوں میں دو قومی نظریہ، جدوجہد آزادی کی جگہ بدھ مت کے تعلیمی اسباق ہوں گے۔ جغرافیہ میں متحدہ ہندوستان کی

اہمیت اجاگر کرنے والے اسباق ہوں گے۔ کتابوں کی تیاری شروع ہو گئی ہے۔

جناب والا! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ یہ پاکستان جو دو قومی نظریے کے تحت بنا اور کروڑوں مسلمانوں نے لا الہ الا اللہ کے تحت اسے بنایا تھا تو پنجاب کے عبور حوام کبھی اسے برداشت نہیں کریں گے۔ اب ہم اپنے بچوں اور اپنی آنے والی نوجوانوں کو یہ اسباق پڑھائیں۔ کبھی ہندوؤں نے بھی ہماری کتابیں پڑھی ہیں، کبھی اسلام کی کتابیں پڑھی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر، جی، وزیر تعلیم! یہ ایک اخباری خبر ہے لہذا آپ اس بارے میں انہیں تھوڑی سی وضاحت کر دیں۔

وزیر تعلیم، جناب سپیکر! چونکہ یہ ایک اخباری خبر ہے۔ محکمہ تعلیم، صوبائی حکومت یا وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی ایسا نوٹیفکیشن جاری ہوا اور نہ ہی یہ under consideration ہے اگر آپ اجازت دیں تو میں اس میں تھوڑی سی تحقیق کر کے اگلے اجلاس میں عرض کر دوں گا۔ جناب ڈپٹی سپیکر، جی، ٹھیک ہے۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

	Page No.
-Details of marriage grant in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5622*</i>)	80
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department in district Kasur since 2001 (<i>Question No. 5900*</i>)	88
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department Lahore during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6145*</i>)	94
-Details of relief funds for district Rawalpindi during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5847*</i>)	85
-Details of schemes of Zakat Fund and financial aid to the deserving persons (<i>Question No. 2792*</i>)	59
-Details of Zakat Committees, funds and deserving persons (<i>Question No. 3396*</i>)	62
-Details of Chairmen and Members of Zakat Committees, deserving persons and funds in PP-01, Rawalpindi (<i>Question No. 5816*</i>)	84
-Details of Payment of Guzara Allowance in Faisalabad during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5236*</i>)	77
-Establishment of industries out of Zakat Fund for rehabilitation of the deserving persons (<i>Question No. 5850*</i>)	87
-Funds allocated for Zakat in the Province and number of Zakat Committees in district Sahiwal (<i>Question No. 5849*</i>)	87
-Number and details of employees of Zakat & Ushr Department Faisalabad (<i>Question No. 5168*</i>)	75
-Number of Zakat Committees in PP-8 Rawalpindi and area wise details of office holders (<i>Question No. 6810*</i>)	99
-Re-start of Women Welfare Schemes (<i>Question No. 3720*</i>)	66

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED**POINT OF ORDER regarding-**

- Frauds in local bodies elections 22

QUESTIONS regarding-

- Establishment of industrial estate in Bahawalpur (*Question No. 6319**) 193
- Number of employees and details of closure and restarting of PECO and Itfaq Foundries Kot Lakhpat Lahore (*Question No. 5819**) 170
- Preference of National dress "Shalwar Qameez" as school uniform (*Question No. 2205**) 247
- Rules & regulations for work charge employees of Circuit Houses and implementation thereof (*Question No. 5465**) 492

Z

ZAHID PERVAIZ, CH.**ADJOURNMENT MOTION regarding-**

- Suspension of doctors and nurses instead of administration staff by Health Minister during visit to Mayo Hospital 515

QUESTIONS regarding-

- Details of receipt of property tax in Sargodha during 2003-04 (*Question No. 5055**) 163
- Details of receipt of property tax in Lahore during 2003-04 (*Question No. 5054**) 162
- Establishment of College of Home Economics in Gujranwala (*Question No. 2776**) 259

ZAHOOR AHMAD SAJID JANJUA, MR.**QUESTION regarding-**

- Issue of construction of boundary walls of Girls Middle and High Schools in district Jhang (*Question No. 2985**) 274

ZAIB-UN-NISA QURESHI, MISS.**ADJOURNMENT MOTION regarding-**

- Refusal by doctors of Mayo Hospital for treatment of ten years old girl 389

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-**QUESTIONS regarding-**

- Details of distribution of Zakat in PP-137 Lahore and PP-162 Sheikhupura since 2000 (*Question No. 6146**) 95
- Details of educational scholarship in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (*Question No. 5623**) 82
- Details of financial aid under permanent rehabilitation scheme in district Sialkot since January 2003 (*Question No. 6266**) 96
- Details of offices and staff of Zakat & Ushr Department in the Province and Department's problems in Bahawalnagar (*Question No. 3446**) 62
- Details of financial aid to V.T.I Pakpattan by Zakat Department (*Question No. 5928**) 89

	Page No.
TAJAMMAL HUSSAIN, RANA	
QUESTIONS regarding-	
-Details of institutions established on state land in PP-157 Lahore and other possessions (<i>Question No. 5070*</i>)	486
-Details of registration numbers of vehicles allotted by auction in Lahore during 2002-03 (<i>Question No. 5691*</i>)	169
-Details of target of receipt of property tax in Lahore during 2002 & 2004 (<i>Question No. 5690*</i>)	167
-Issue of House Purchase Advance facility for the regular employees of Hospitals (<i>Question No. 3873*</i>)	361
TANVEER AHMAD, SHEIKH	
QUESTIONS regarding-	
-Ban on transportation of milk/edibles in drums used for chemicals (<i>Question No. 2235*</i>)	322
-Details of admissions, examinations and results in Jamia High School Jhelum (<i>Question No. 1944*</i>)	242
-Details of students and class rooms in Girls Degree College, Jhelum (<i>Question No. 1851*</i>)	241
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR.	
BILL -	
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	398
QUESTIONS regarding-	
-Number of mosques and shrines under control of Auqaf Department Gujrat and details of staff, income and expenditures thereof (<i>Question No. 5775*</i>)	83
-State land in PP-112 Gujrat, illegal possession and Government steps over it (<i>Question No. 3493*</i>)	464
QUORUM-	
-Indication of quorum	208
TRANSPORT DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Compulsory use of CNG for eradication of pollution (<i>Question No. 4537*</i>)	71
-Details of Local Transport routs, allotment and number thereof in district Lahore (<i>Question No. 6406*</i>)	96
-Details of routs of Metro Bus Service in Lahore (<i>Question No. 6705*</i>)	98
-Details of offices, staff, utility bills and income & expenditures of P.T.A Rawalpindi (<i>Question No. 6022*</i>)	91
-Provision of equipments and trained staff for passing of vehicles (<i>Question No. 296*</i>)	102
-Provision of Transport for Wah Cantt, Taxila to Rawalpindi and Islamabad (<i>Question No. 6046*</i>)	93
-Role of Traffic Police in over loading in Public Transport (<i>Question No. 660*</i>)	58
-Start of Public Transport in small cities (<i>Question No. 343*</i>)	103

	Page No.
-Details of patients died during operation in Punjab Institute of Cardiology (<i>Question No. 3807*</i>)	359
-Details of staff and other facilities in R.H.C Srai Siddhu district Khanewal (<i>Question No. 4143*</i>)	375
-Difference in policy of annual fee of self finance admission of overseas Pakistanies in Medical Colleges (<i>Question No. 1959*</i>)	313
-Establishment of BHU in Basti Rajaywali, Bahawalnagar (<i>Question No. 4161*</i>)	377
-Establishment of BHU in Chak Shah Nawaz, Pakpattan (<i>Question No. 4151*</i>)	376
-Establishment of BHUs in Union Councils Seet Khan and Pind Ran, Mandi Bahauddin (<i>Question No. 3968*</i>)	370
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 4036*</i>)	349
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 4067*</i>)	373
-Information regarding plantation of new grass in the lawns of Sir Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 3167*</i>)	327
-Issue of annual contract of medical store DHQ Hospital Faisalabad (<i>Question No. 3948*</i>)	368
-Issue of facilities of Burn Unit, Dental Unit and C.T Scan in Government Hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 4094*</i>)	374
-Issue of House Purchase Advance facility for the regular employees of Hospitals (<i>Question No. 3873*</i>)	361
-Issue of reinstatement of servant punished by NAB in Health Department Bahawalpur (<i>Question No. 3091*</i>)	353
-Pendency of recruitment in Health Department December 2003 and details of fresh recruitment programme (<i>Question No. 3983*</i>)	347
-Posting of Chief Executive in Services Hospital and details of salary and benefits (<i>Question No. 4201*</i>)	379
-Posting of Chief Executive of Sir Ganga Ram Hospital and details of salary and other benefits (<i>Question No. 4198*</i>)	377
-Problems of BHU Baqarpur, Khanewal (<i>Question No. 4121*</i>)	374
-Problems of students in school of Physio-therapy Lahore (<i>Question No. 3905*</i>)	363
-Problems to re-start dispensary in Mauza Tibba Gehli, Jhang (<i>Question No. 3976*</i>)	371
-Submission of cases of Senior Medical Officers (General Cadre) grade 18 to grade 19 to Provincial Selection Board (<i>Question No. 3826*</i>)	342
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Non submission of annual report of performance of Medical and Health Institutions, in the House	112
TAHIRA MUNIR, MRS.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Decision of Education Department to introduce Buddhism and Hinduism in place of Two nation theory and efforts for freedom	504

	Page No.
-Provision of equipments and trained staff for passing of vehicles (<i>Question No. 296*</i>)	102
-Provision of Transport for Wah Cantt, Taxila to Rawalpindi and Islamabad (<i>Question No. 6046*</i>)	93
-Role of Traffic Police in over loading in Public Transport (<i>Question No. 660*</i>)	59
-Start of Public Transport in small cities (<i>Question No. 343*</i>)	103
SUMMONING -	
-Notification of summoning of 21 st session commenced from 15 th September, 2005	1

T

TAHIR ALI JAVED, DR. (Minister for Health)

ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-

- Suspension of doctors and nurses instead of administration staff
by Health Minister during visit to Mayo Hospital 516

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

- Amount of annual contract of PCOs and canteen of Sir Ganga Ram
Hospital, Lahore and details of its use (*Question No. 3166**) 325
- Availability of health specialist in proportion to population (*Question
No. 2071**) 318
- Ban on transportation of milk/edibles in drums used for chemicals
(*Question No. 2235**) 322
- Details of action against illegal medical stores and quacks in
tehsil Taxila (*Question No. 4062**) 372
- Details of approved and vacant posts of teaching staff in Quaid-e-Azam
Medical College Bahawalnagar (*Question No. 3868**) 360
- Details of current staff and period of posting in DHQ Hospital
Sheikhupura (*Question No. 3551**) 335
- Details of doctors in BHU, RHCs and DHQ Hospital tehsil Jaranwala
(*Question No. 3800**) 358
- Details of inquiries against servants appointed in EDO (Health) Lahore
office (*Question No. 2999-A**) 352
- Details of posts of House Keepers and appointed persons in Services
Hospital Lahore (*Question No. 3777**) 354
- Details of recruitment in General Hospital Lahore (*Question No. 3779**) 355
- Details of recruitment in General Hospital Lahore (*Question No. 4199**) 378
- Details about Burn Unit in district Rawalpindi (*Question No. 4061**) 371
- Details of doctors, staff and posts in hospitals of tehsil Kot Addu
(*Question No. 3926**) 344
- Details of funds, machinery, vacant and approved posts and
departments in DHQ Hospital, Sheikhupura (*Question No. 3479**) 330
- Details of funds, medicines and number of DHQ and THQ Hospitals in
district Gujranwala (*Question No. 3785**) 337

	Page No.
-State land, encroachments thereupon in tehsil Chishtian, Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3311*</i>)	473
-State land, encroachments thereupon in tehsil Mianchinabad Bahawalnager and details of Government steps (<i>Question No. 3312*</i>)	474
SANA ULLAH KHAN, RANA	
POINT OF ORDER regarding-	
-Frauds in local bodies elections	25
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA	
QUESTIONS regarding-	
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department in district Kasur since 2001 (<i>Question No. 5900*</i>)	88
-Number and places of Primary, Middle and High Schools of district Lahore and other details (<i>Question No. 2780*</i>)	260
-Problems of consolidation of land in UC Khan Kay Morr and Jambr Khurad/Kalan (<i>Question No. 4441*</i>)	483
SAUD HASSAN DAR, MIAN	
QUESTION regarding-	
-Details and interpretation of Property Tax Act (<i>Question No. 6278*</i>)	187
SHAKEEL-UR-REHMAN, LALA, ADVOCATE	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Spread out of epidemics in Kasur Pura Lahore due to polluted drinking water	514
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Insulting behaviour of DSP (Investigation) Gujranwala City with MPA	387
QUESTIONS regarding-	
-Details of land of Auqaf Department and its income and expenditures in Gujranwala since 2001 (<i>Question No. 4588*</i>)	74
-Details of receipt of property tax in Sialkot during 2003-04 (<i>Question No. 5050*</i>)	159
-Details of recruitments in Auqaf Department in district Gujranwala since 2003 (<i>Question No. 4587*</i>)	72
-Details of funds, medicines and number of DHQ and THQ Hospitals in district Gujranwala (<i>Question No. 3785*</i>)	337
-Details of receipt of token tax of vehicles and registration fee in Gujrat during 2003-2004 (<i>Question No. 5051*</i>)	160
-Problems taken place due to recruitment of officers on contract in Punjab University (<i>Question No. 2858*</i>)	268
SHAMSHAD AHMAD KHAN, RANA (Minister for Transport)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Compulsory use of CNG for eradication of pollution (<i>Question No. 4537*</i>)	71
-Details of Local Transport routs, allotment and number thereof in district Lahore (<i>Question No. 6406*</i>)	97
-Details of routs of Metro Bus Service in Lahore (<i>Question No. 6705*</i>)	98
-Details of offices, staff, utility bills and income & expenditures of P.T.A Rawalpindi (<i>Question No. 6022*</i>)	92

	Page No.
POINT OF ORDER regarding-	
-Submission of nomination papers by milliners and mill owners for election of reserved seats for labourers/farmers in Lahore	505
QUESTIONS regarding-	
-Details of allotment of Faisalabad Rest House of Irrigation Department (<i>Question No. 2255*</i>)	454
-Details of distribution of Zakat in PP-137 Lahore and PP-162 Sheikhpura since 2000 (<i>Question No. 6146*</i>)	95
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department Lahore during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6145*</i>)	94
-Details of the latest survey for assessment of property tax in Lahore (<i>Question No. 6135*</i>)	186
-Establishment of technical and handicraft schools for women in tehsil Ferozwala (<i>Question No. 6133*</i>)	184
SAMIA AMJAD, DR.	
QUESTIONS regarding-	
-Pendency of recruitment in Health Department December 2003 and details of fresh recruitment programme (<i>Question No. 3983*</i>)	347
-Provision of equipments and trained staff for passing of vehicles (<i>Question No. 296*</i>)	102
-Submission of cases of Senior Medical Officers (General Cadre) grade 18 to grade 19 to Provincial Selection Board (<i>Question No. 3826*</i>)	342
SAMINA JADUN, MISS ADVOCATE	
QUESTIONS regarding-	
-Details of relief funds for district Rawalpindi during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5847*</i>)	85
-Details of offices, staff, utility bills and income & expenditures Of P.T.A Rawalpindi (<i>Question No. 6022*</i>)	91
SAMINA NAVEED, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of approved and vacant posts of teaching staff in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalnagar (<i>Question No. 3868*</i>)	360
-Details of offices and staff of Zakat & Ushr Department in the Province and Department's problems in Bahawalnagar (<i>Question No. 3446*</i>)	62
-Details of building, staff and students of Commerce Institute for Women Bahawalnagar (<i>Question No. 3696*</i>)	153
-Establishment of BHU in Basti Rajaywali, Bahawalnagar (<i>Question No. 4161*</i>)	376
-Issue of facilities and building of M.C Boys High School, Bahawalnagar (<i>Question No. 2730*</i>)	257
-Posting of local teachers in education institutions of district Bahawalpur (<i>Question No. 2724*</i>)	256
-Problems of increas in seats of students in Government Commercial College Bahawalnagar (<i>Question No. 6556*</i>)	194
-Re-start of Women Welfare Schemes (<i>Question No. 3720*</i>)	65

	Page No.
-Details of income, expenditures and renovation of Darbar Baba Turrt Murad, Jinnah Garden Lahore (<i>Question No. 5252*</i>)	80
-Details of income and expenditures of shrines and mosques under control of Auqaf Department in tehsil Taxila (<i>Question No. 190*</i>)	100
-Details of income and expenditures of shrines under administration of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 4244*</i>)	70
-Details of land of Auqaf Department and its income and expenditures in Gujranwala since 2001 (<i>Question No. 4588*</i>)	75
-Details of land of Auqaf, encroachments and steps taken by Government in district Bhakkar (<i>Question No. 284*</i>)	101
-Details of land, lease, illegal possession, income and expenditures of Auqaf Department, Bahawalnagar (<i>Question No. 4116*</i>)	67
-Details of property of Auqaf, staff and income in district Sheikhupura (<i>Question No. 3545*</i>)	65
-Details of recruitments in Auqaf Department in district Gujranwala since 2003 (<i>Question No. 4587*</i>)	73
-Details of shrines and mosques of Auqaf Department in district Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4232*</i>)	69
-Details of particulars of Data Darbar and Darbar Baba Mustafa (<i>Question No. 5251*</i>)	79
-Number of mosques and shrines under control of Auqaf Department Gujrat and details of staff, income and expenditures thereof (<i>Question No. 5775*</i>)	84
POINT OF ORDER (Answer) regarding-	
-Construction of Gurdwara in place of Masjid Shaheed Gunj	384
SAGHIRA ISLAM, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of current staff and period of posting in DHQ Hospital Sheikhupura (<i>Question No. 3551*</i>)	334
-Details of distribution of land among farmers in district Sheikhupura (<i>Question No. 3547*</i>)	467
-Details of property of Auqaf, staff and income in district Sheikhupura (<i>Question No. 3545*</i>)	64
-Details of schemes of Zakat Fund and financial aid to the deserving persons (<i>Question No. 2792*</i>)	59
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhupura (<i>Question No. 4036*</i>)	349
-Issue of examination fee in one year examination system (<i>Question No. 2787*</i>)	261
-Motives of transfer against policy in Education Department Sheikhupura (<i>Question No. 2163*</i>)	246
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Death of innocent citizen due to torture in Police Station Kot Lakhpat Lahore	106

	Page No.
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 20 th September, 2005	309
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 21 st September, 2005	437
REPORTS regarding-	
-Council of Islamic Ideology (<i>Presented in the House</i>)	119
-Privilege motions by Privileges Committee (<i>Presented in the House</i>)	109
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 (Bill No. 14 of 2005) (<i>Presented in the House</i>)	104
REVENUE DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Delay in financial aid to the flood victims in district Khushab (<i>Question No. 5197*</i>)	488
-Details of income from registry and consolidations of land in tehsil Murree since 2002 (<i>Question No. 5117*</i>)	487
-Details of income from Registry Fee in Rahim Yar Khan during 1999-2004 (<i>Question No. 5490*</i>)	494
-Details of Naib Tehsildars, Gadawars and Patvaries posted in tehsil Murree and Kotli Satyan (<i>Question No. 5118*</i>)	488
-Hurdles in establishment of Haji Camp in Tajpura Lahore and steps of Government (<i>Question No. 4505*</i>)	484
-Position of computerization of record of Revenue Department (<i>Question No. 2673*</i>)	471
-Problems of consolidation of land in UC Khan Kay Morr and Jambur Khurrad/Kalan (<i>Question No. 4441*</i>)	483
-Problems due to non-consolidation of land in Moaza Dagar Aulakh, Bhakar and Government steps in this regard (<i>Question No. 5430*</i>)	490
-Rules & regulations for work charge employees of Circuit Houses and implementation thereof (<i>Question No. 5465*</i>)	492

S

SABA SADIQ, MISS.

POINT OF ORDER regarding-

- Registration of case of Tauheen-e-Risalat against Younis Masih in Chungi Amer Sidhu and migration of 50% Christian Community

SAEED AKBAR KHAN, MR. (*Minister for Prisons*)

POINT OF ORDER regarding-

- Frauds in local bodies elections

SAEED-UL-HASSAN, SYED (*Minister for Auqaf*)

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

- Details of Government steps against possession over land of Auqaf Department in Chak No. 124/J.B Faisalabad (*Question No. 3139**)
- Details of grants issued for shrines under administration of Auqaf in Multan (*Question No. 3596**)

	Page No.
-Details of educational scholarship in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5623*</i>)	82
-Details of financial aid under permanent rehabilitation scheme in district Sialkot since January 2003 (<i>Question No. 6266*</i>)	96
-Details of offices and staff of Zakat & Ushr Department in the Province and Department's problems in Bahawalnagar (<i>Question No. 3446*</i>)	62
-Details of financial aid to V.T.I Pakpattan by Zakat Department (<i>Question No. 5928*</i>)	89
-Details of marriage grant in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5622*</i>)	80
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department in district Kasur since 2001 (<i>Question No. 5900*</i>)	88
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department Lahore during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6145*</i>)	94
-Details of relief funds for district Rawalpindi during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5847*</i>)	85
-Details of schemes of Zakat Fund and financial aid to the deserving persons (<i>Question No. 2792*</i>)	59
-Details of Zakat Committees, funds and deserving persons (<i>Question No. 3396*</i>)	62
-Details of Chairmen and Members of Zakat Committees, deserving persons and funds in PP-01, Rawalpindi (<i>Question No. 5816*</i>)	84
-Details of Payment of Guzara Allowance in Faisalabad during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5236*</i>)	77
-Establishment of industries out of Zakat Fund for rehabilitation of the deserving persons (<i>Question No. 5850*</i>)	87
-Funds allocated for Zakat in the Province and number of Zakat Committees in district Sahiwal (<i>Question No. 5849*</i>)	87
-Number and details of employees of Zakat & Ushr Department Faisalabad (<i>Question No. 5168*</i>)	75
-Number of Zakat Committees in PP-8 Rawalpindi and area wise details of office holders (<i>Question No. 6810*</i>)	99
-Re-start of Women Welfare Schemes (<i>Question No. 3720*</i>)	66
QUORUM –	
-Indication of quorum	208, 525

R

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 15 th September, 2005	13
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 16 th September, 2005	123
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 19 th September, 2005	221

	Page No.
-Start of M.Com and MBA classes in Commerce College Bahawalnagar (<i>Question No. 4756*</i>)	158
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	
-Matters about allotment of contracts of sand in Khairpur Tam-e-Wally (<i>Question No. 300</i>)	198
-Medical facilities in Hospital of Mines Department in Choa Saidan Shah and details of under training persons in Training Centre Chakwal (<i>Question No. 337</i>)	202
REVENUE DEPARTMENT-	
-Delay in financial aid to the flood victims in district Khushab (<i>Question No. 5197*</i>)	488
-Details of income from registry and consolidations of land in tehsil Murree since 2002 (<i>Question: No. 5117*</i>)	487
-Details of income from Registry Fee in Rahim Yar Khan during 1999-2004 (<i>Question No. 5490*</i>)	494
-Details of Naib Tehsildars, Gadawars and Patvaries posted in tehsil Murree and Kotli Satyan (<i>Question No. 5118*</i>)	488
-Hurdles in establishment of Haji Camp in Tajpura Lahore and steps of Government (<i>Question No. 4505*</i>)	484
-Position of computerization of record of Revenue Department (<i>Question No. 2673*</i>)	471
-Problems of consolidation of land in UC Khan Kay Morr and Jambr Khurrad/Kalan (<i>Question No. 4441*</i>)	483
-Problems due to non-consolidation of land in Moaza Dagar Aulakh, Bhakar and Government steps in this regard (<i>Question No. 5430*</i>)	490
-Rules & regulations for work charge employees of Circuit Houses and implementation thereof (<i>Question No. 5465*</i>)	492
TRANSPORT DEPARTMENT-	
-Compulsory use of CNG for eradication of pollution (<i>Question No. 4537*</i>)	71
-Details of Local Transport routs, allotment and number thereof in district Lahore (<i>Question No. 6406*</i>)	96
-Details of routs of Metro Bus Service in Lahore (<i>Question No. 6705*</i>)	98
-Details of offices, staff, utility bills and income & expenditures of P.T.A Rawalpindi (<i>Question No. 6022*</i>)	91
-Provision of equipments and trained staff for passing of vehicles (<i>Question No. 296*</i>)	102
-Provision of Transport for Wah Cantt, Taxila to Rawalpindi and Islamabad (<i>Question No. 6046*</i>)	93
-Role of Traffic Police in over loading in Public Transport (<i>Question No. 660*</i>)	58
-Start of Public Transport in small cities (<i>Question No. 343*</i>)	103
ZAKAT & USHR DEPARTMENT-	
-Details of distribution of Zakat in PP-137 Lahore and PP-162 Sheikhupura since 2000 (<i>Question No. 6146*</i>)	95

	Page No.
-Submission of cases of Senior Medical Officers (General Cadre) grade 18 to grade 19 to Provincial Selection Board (<i>Question No. 3826*</i>)	342
INDUSTRIES DEPARTMENT-	
-Conditions for loan of P.S.I.C and details of applications for grant of loan in Lahore (<i>Question No. 5951*</i>)	180
-Details of Government steps for rehabilitation of crisis of Power Looms Industry (<i>Question No. 3651*</i>)	147
-Details of amalgamation & dissolution of registration of Church societies (<i>Question No. 5917*</i>)	173
-Details of proceedings for amalgamation & dissolution of registered societies (<i>Question No. 5916*</i>)	171
-Details of recruitment and posting of Regional Director P.S.I.C Rawalpindi division (<i>Question No. 6296*</i>)	192
-Details about registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5919*</i>)	175
-Details of allocated and released funds for P.S.I.C Rawalpindi division during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6295*</i>)	190
Details of applications for loans in P.S.I.C Okara, Kasur and Sheikhpura (<i>Question No. 5952*</i>)	181
-Details of building, staff and students of Commerce Institute for Women Bahawalnagar (<i>Question No. 3696*</i>)	153
-Details of policy about handing over Technical/Commercial Colleges to N.G.Os (<i>Question No. 6571*</i>)	195
-Details of record, aids, expenditures and audit of registered societies (<i>Question No. 3650*</i>)	124
-Details of registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5920*</i>)	178
-Establishment of industrial estate in Bahawalpur (<i>Question No. 6319*</i>)	193
-Establishment of technical and handicraft schools for women in tehsil Ferozwala (<i>Question No. 6133*</i>)	184
-Informations about small Industrial Estate Bahawalpur (<i>Question No. 5241*</i>)	166
-Informations about small Industrial Estate Faisalabad (<i>Question No. 5233*</i>)	166
-Informations about small Industrial Estate Sargodha (<i>Question No. 5232*</i>)	165
-Number of employees and details of closure and restarting of PECO and Itfaq Foundries Kot Lakhpat Lahore (<i>Question No. 5819*</i>)	170
-Problems of establishment of heavy industry in Bahawalpur (<i>Question No. 6806*</i>)	196
-Problems of increas in seats of students in Government Commercial College Bahawalnagar (<i>Question No. 6556*</i>)	194
-Problems of implementation upon E &P Rules of DAE and start of Commerce education in TEVTA (<i>Question No. 6283*</i>)	188
-Small Industrial Estates of the Province and details of income and expenditure thereof (<i>Question No. 4591*</i>)	155

	Page No.
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (Question No. 3779*)	355
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (Question No. 4199*)	377
-Details about Burn Unit in district Rawalpindi (Question No. 4061*)	371
-Details of doctors , staff and posts in hospitals of tehsil Kot Addu (Question No. 3926*)	343
-Details of funds, machinery, vacant and approved posts and departments in DHQ Hospital, Sheikhpura (Question No. 3479*)	329
-Details of funds, medicines and number of DHQ and THQ Hospitals in district Gujranwala (Question No. 3785*)	337
-Details of patients died during operation in Punjab Institute of Cardiology (Question No. 3807*)	359
-Details of staff and other facilities in R.H.C Srai Siddhu district Khanewal (Question No. 4143*)	375
-Difference in policy of annual fee of self finance admission of overseas Pakistanies in Medical Colleges (Question No. 1959*)	312
-Establishment of BHU in Basti Rajaywali, Bahawainagar (Question No. 4161*)	376
-Establishment of BHU in Chak Shah Nawaz, Pakpattan (Question No. 4151*)	376
-Establishment of BHUs in Union Councils Seet Khan and Pind Ran, Mandi Bahauddin (Question No. 3968*)	369
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (Question No. 4036*)	349
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (Question No. 4067*)	373
-Information regarding plantation of new grass in the lawns of Sir Ganga Ram Hospital Lahore (Question No. 3167*)	326
-Issue of annual contract of medical store DHQ Hospital Faisalabad (Question No. 3948*)	368
-Issue of facilities of Burn Unit, Dental Unit and C.T Scan in Government Hospitals of Faisalabad (Question No.4094*)	373
-Issue of House Purchase Advance facility for the regular employees of Hospitals (Question No. 3873*)	361
-Issue of reinstatement of servant punished by NAB in Health Department Bahawalpur (Question No. 3091*)	352
-Pendency of recruitment in Health Department December 2003 and details of fresh recruitment programme (Question No. 3983*)	347
-Posting of Chief Executive in Services Hospital and details of salary and bendfits (Question No. 4201*)	378
-Posting of Chief Executive of Sir Ganga Ram Hospital and details of salary and other benefits (Question No. 4198*)	377
-Problems of BHU Baqarpur, Khanewal (Question No. 4121*)	374
-Problems of students in school of Physio-therapy Lahore (Question No. 3905*)	362
-Problems to re-start dispensary in Mauza Tibba Gehli, Jhang (Question No. 3976*)	370

	Page No.
-Start of classes in school buildings constructed in tehsil Depalpur (<i>Question No. 2467*</i>)	248
-Transfer of offices of Education Department of district Jhang at the same place (<i>Question No. 2885*</i>)	269
-Uniform for Kinnaird College (<i>Question No. 287*</i>)	227
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-	
-Details and interpretation of Property Tax Act (<i>Question No. 6278*</i>)	187
-Details of receipt of property tax in Sargodha during 2003-04 (<i>Question No. 5055*</i>)	163
-Details of receipt of property tax in Sialkot during 2003-04 (<i>Question No. 5050*</i>)	159
-Details of staff of Excise & Taxation Department posted in tehsil Taxila (<i>Question No. 6043*</i>)	183
-Details of the latest survey for assessment of property tax in Lahore (<i>Question No. 6135*</i>)	186
-Details of vine sold in district Rawalpindi during January to December 2003 (<i>Question No. 6044*</i>)	183
-Details of receipt of property tax in Lahore during 2003-04 (<i>Question No. 5054*</i>)	162
-Details of receipt of token tax of vehicles and registration fee in Gujrat during 2003-2004 (<i>Question No. 5051*</i>)	160
-Details of registration numbers of vehicles allotted by auction in Lahore during 2002-03 (<i>Question No. 5691*</i>)	169
-Details of target of receipt of property tax in Lahore during 2002 & 2004 (<i>Question No. 5690*</i>)	167
-Problems of property tax of khasras of low lying areas of Mausea Bhakar (<i>Question No. 314</i>)	201
HEALTH DEPARTMENT-	
-Amount of annual contract of PCOs and canteen of Sir Ganga Ram Hospital, Lahore and details of its use (<i>Question No. 3166*</i>)	325
-Availability of health specialist in proportion to population (<i>Question No. 2071*</i>)	318
-Ban on transportation of milk/edibles in drums used for chemicals (<i>Question No. 2235*</i>)	322
-Details of action against illegal medical stores and quacks in tehsil Taxila (<i>Question No. 4062*</i>)	372
-Details of approved and vacant posts of teaching staff in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalnagar (<i>Question No. 3868*</i>)	360
-Details of current staff and period of posting in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 3551*</i>)	334
-Details of doctors in BHU, RHCs and DHQ Hospital tehsil Jaranwala (<i>Question No. 3800*</i>)	357
-Details of inquiries against servants appointed in EDO (Health) Lahore office (<i>Question No. 2999-A*</i>)	352
-Details of posts of House Keepers and appointed persons in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 3777*</i>)	354

	Page No.
-Details of students and class rooms in Girls Degree College, Jhelum (<i>Question No. 1851*</i>)	241
-Details of "Urdu Qaida" for first class (<i>Question No. 2489*</i>)	249
-Details of staff, number of students and building of schools for boys and girls in district Bahawalpur (<i>Question No. 2558*</i>)	250
-Details of staff, number of students and buildings for girls and boys Middle and High School in district Bahawalpur (<i>Question No. 2559*</i>)	252
-Details of vacant posts of Teachers in schools and colleges of district Faisalabad (<i>Question No. 2961*</i>)	274
-Establishment of College of Home Economics in Gujranwala (<i>Question No. 2776*</i>)	259
-Establishment of Higher Secondary School in Kuri Jamandan, Khuni Bridge Multan (<i>Question No. 2738*</i>)	258
-Facilities and status of English Teachers (<i>Question No. 2641*</i>)	253
-Government steps and details of financial scandal of Education Department Burewala (<i>Question No. 2831*</i>)	265
-Investigation of outed paper of LLB (<i>Question No. 2945*</i>)	271
-Issue of construction of boundary walls of Girls Middle and High Schools in district Jhang (<i>Question No. 2985*</i>)	274
-Issue of examination fee in one year examination system (<i>Question No. 2787*</i>)	261
-Issue of facilities and building of M.C Boys High School, Bahawalnagar (<i>Question No. 2730*</i>)	257
-Issue of posting of Teachers in Girls Primary School Mauza Kulson tehsil Nankana (<i>Question No. 2908*</i>)	271
-Motives of transfer against policy in Education Department Sheikhpura (<i>Question No. 2163*</i>)	246
-Number and places of Primary, Middle and High Schools of district Lahore and other details (<i>Question No. 2780*</i>)	260
-Number of Boys/Girls Primary, Middle and High Schools in Faisalabad and details of available facilities (<i>Question No. 2959*</i>)	272
-Number of Government Schools of Boys/Girls in Green Town and Township (<i>Question No. 1449*</i>)	237
-Preference of National dress "Shalwar Qameez" as school uniform (<i>Question No. 2205*</i>)	247
-Posting of local teachers in education institutions of district Bahawalpur (<i>Question No. 2724*</i>)	256
-Problems taken place due to dismissal of teachers recruited in 1995-96 (<i>Question No. 2156*</i>)	244
-Problems taken place due to recruitment of officers on contract in Punjab University (<i>Question No. 2858*</i>)	268
-Recruitment of Servants' Children in Islamia University Bahawalpur and problems of students in Mass Communication Department (<i>Question No. 2360*</i>)	247
-Start of classes in school building constructed in Mauza Tibba, PP-160 Lahore (<i>Question No. 2904*</i>)	270

	Page No.
-Details of state land in Sadiqabad and allotment thereof (<i>Question No. 5515*</i>)	496
-Details of utilization and possessors of state land in PP-69 Faisalabad (<i>Question No. 4000*</i>)	481
-Details of land allotted under cattle farming scheme, allottees and cattle in the Province (<i>Question No. 2412*</i>)	456
-Details of state land and leases in tehsil Multan (<i>Question No. 5434*</i>)	491
-Details of state land in PP-201, Multan and illegal possessors thereupon (<i>Question No. 5613*</i>)	499
-Details of state land in Sadiqabad and leases and illegal possessors thereof (<i>Question No. 5514*</i>)	495
-Land for pasture in village No. 9,14-GB tehsil Nankana and details of illegal possessors thereupon (<i>Question No. 4832*</i>)	485
-Land of Provincial and Federal Government in Pakpattan and details of illegal occupants thereupon (<i>Question No. 2051*</i>)	438
-Losses in district Khushab due to erosion of river Jehlum and details of Government steps (<i>Question No. 3581*</i>)	470
-On merit allotment of land to deserving persons in tehsil Bahawalpur (<i>Question No. 3617*</i>)	479
-Possession over graveyard adjacent to Khalisa College Faisalabad and Government steps (<i>Question No. 3456*</i>)	478
-Problems of allotment of land to temporary farmers of Mauza Bangla Manthar tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 2413*</i>)	461
-State land, encroachments thereupon in tehsil Chishtian, Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3311*</i>)	473
-State land, encroachments thereupon in tehsil Mianchinabad Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3312*</i>)	474
-State land in district Pakpattan in possession of Federal Government and other departments and other details (<i>Question No. 5678*</i>)	500
-State land in PP-112 Gujrat, illegal possession and Government steps over it (<i>Question No. 3493*</i>)	464
EDUCATION DEPARTMENT-	
-Budget and expenses of Sports Board and details relating to district Jhang (<i>Question No. 1834*</i>)	240
-Current situation and approved posts in Government Boys Degree College Tandlianwala (<i>Question No. 2825*</i>)	262
-Current situation and approved posts of Government Degree College for Women Tandlianwala (<i>Question No. 2826*</i>)	264
-Details of admissions, examinations and results in Jamia High School Jhelum (<i>Question No. 1944*</i>)	242
-Details of land and construction of school in Wassanpura Scheme No. 2, Lahore (<i>Question No. 1241*</i>)	236
-Details of rationalization policy of Education and situation of its implementation (<i>Question No. 2833*</i>)	266
-Details of recruitment on contract in Education Department Faisalabad (<i>Question No. 2642*</i>)	254

	Page No.
QUESTIONS regarding-	
AUQAF DEPARTMENT-	
-Details of Government steps against possession over land of Auqaf Department in Chak No. 124/J.B Faisalabad (<i>Question No. 3139*</i>)	61
-Details of grants issued for shrines under administration of Auqaf in Multan (<i>Question No. 3596*</i>)	65
-Details of income, expenditures and renovation of Darbar Baba Turri Murad, Jinnah Garden Lahore (<i>Question No. 5252*</i>)	80
-Details of income and expenditures of shrines and mosques under control of Auqaf Department in tehsil Taxila (<i>Question No. 190*</i>)	99
-Details of income and expenditures of shrines under administration of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 4244*</i>)	70
-Details of land of Auqaf Department and its income and expenditures in Gujranwala since 2001 (<i>Question No. 4588*</i>)	74
-Details of land of Auqaf, encroachments and steps taken by Government in district Bhakkar (<i>Question No. 284*</i>)	100
-Details of land, lease, illegal possession, income and expenditures of Auqaf Department, Bahawalnagar (<i>Question No. 4116*</i>)	67
-Details of property of Auqaf, staff and income in district Sheikhpura (<i>Question No. 3545*</i>)	64
-Details of recruitments in Auqaf Department in district Gujranwala since 2003 (<i>Question No. 4587*</i>)	72
-Details of shrines and mosques of Auqaf Department in district Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4232*</i>)	69
-Details of particulars of Data Darbar and Darbar Baba Mustafa (<i>Question No. 5251*</i>)	78
-Number of mosques and shrines under control of Auqaf Department Gujrat and details of staff, income and expenditures thereof (<i>Question No. 5775*</i>)	83
COLONIES DEPARTMENT-	
-Declaration of precious commercial state land as Kachi Abadi in Burewala (<i>Question No. 3344*</i>)	476
-Details of allotment of Faisalabad Rest House of Irrigation Department (<i>Question No. 2255*</i>)	454
-Details of allotment of state agricultural land in Toba Tek Singh (<i>Question No. 2674*</i>)	471
-Details of corruption cases against Zila Nazim Muzaffargarh (<i>Question No. 3925*</i>)	480
-Details of distribution of land among farmers in district Sheikhpura (<i>Question No. 3547*</i>)	467
-Details of distribution of land among farmers in Rahim Yar Khan from 1985 to 2004 (<i>Question No. 5489*</i>)	493
-Details of institutions established on state land in PP-157 Lahore and other possessions (<i>Question No. 5070*</i>)	486
-Details of land of graveyard in Mauza Roshanpur Bhalwal, Sargodha and encroachments thereupon (<i>Question No. 3059*</i>)	472
-Details of state land in Faisalabad and allotment thereof (<i>Question No. 5516*</i>)	498

	Page No.
PARVEEN SIKANDAR GILL, MS.	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 & The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004	211
PERVAIZ RAFIQUE, MR.	
POINT OF ORDER regarding-	
-Registration of case of Tauheen-e-Risalat against Younis Masih in Chungi Amer Sidhu and migration of 50% Christian Community	232
QUESTIONS regarding-	
-Details of amalgamation & dissolution of registration of Church societies (<i>Question No. 5917*</i>)	173
-Details of proceedings for amalgamation & dissolution of registered societies (<i>Question No. 5916*</i>)	171
POINTS OF ORDER regarding-	
-Assault and firing of opposite candidate on the residence of newly elected Nazim U.C-225 Dhudhaywala (Faisalabad)	310
-Construction of Gurdwara in place of Masjid Shahceed Gunj	383, 394
-Decision of Education Department to introduce Buddhism and Hinduism in place of Two nation theory and efforts for freedom	504
-Deduction of state duty on cheques by the banks	537
-Frauds in local bodies elections	14
-Registration of case of Tauheen-e-Risalat against Younis Masih in Chungi Amer Sidhu and migration of 50% Christian Community	232
-Submission of nomination papers by milliners and mill owners for election of reserved seats for labourers/farmers in Lahore	505
PRIVILEGE MOTIONS regarding-	
-Improper behaviour of SDO & XEN, WAPDA, Muslim Town with MPA	114, 214
-Insulting behaviour of DSP (Investigation) Gujranwala City with MPA	387
-Insulting behaviour of SHO, Police Station B Division Okara with MPA in the office of DSP Okara	292
-Non presentation of report of Islamic Ideology Council for the year 2003-04, in the House	115
-Non submission of annual report of performance of Medical and Health Institutions, in the House	110
-Refusal to meet MPA by SSP Rahim Yar Khan	501
Q	
QASIM ZIA, MR. (Leader of Opposition)	
POINTS OF ORDER regarding-	
-Assault and firing of opposite candidate on the residence of newly elected Nazim U.C-225 Dhudhaywala (Faisalabad)	310
-Frauds in local bodies elections	14, 40, 48

	Page No.
NAZIR AHMAD MITHU DOGAR, DR.	
QUESTIONS regarding-	
-Declaration of precious commercial state land as Kachi Abadi in Burewala (<i>Question No. 3344*</i>)	476
-Government steps and details of financial scandal of Education Department Burewala (<i>Question No. 2831*</i>)	265
NOTIFICATION OF-	
-Appointment of Mr. Deputy Speaker as Speaker	2
-Summoning of 21 st session commenced from 15 th September, 2005	1
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of vacant posts of Teachers in schools and colleges of district Faisalabad (<i>Question No. 2961*</i>)	274
-Number of Boys/Girls Primary, Middle and High Schools in Faisalabad and details of available facilities (<i>Question No. 2959*</i>)	272
-Start of M.Com and MBA classes in Commerce College Bahawalnagar (<i>Question No. 4756*</i>)	158
O	
OFFICERS-	
-Of the House	11
ORDINANCES-	
-The Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2005 (IV of 2005) (<i>Laid in the House</i>)	218
-The Societies Registration (Amendment) Ordinance 2005 (IV of 2005) (<i>Introduced in the House as a bill</i>)	534
P	
PANEL OF CHAIRMEN-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 21 st session commenced from 15 th September, 2005	14
PARLIAMENTARY SECRETARIES-	
-Of the Punjab	8
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH	
- <i>See under Farzana Nazir, Dr.</i>	
PARVEEN MASOOD BHATTI, MRS.	
BILL -	
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	400
QUESTIONS regarding-	
-Problems of establishment of heavy industry in Bahawalpur (<i>Question No. 6806*</i>)	196
-Recruitment of Servants' Children in Islamia University Bahawalpur and problems of students in Mass Communication Department (<i>Question No. 2360*</i>)	247

	Page No.
-Details of vine sold in district Rawalpindi during January to December 2003 (<i>Question No. 6044*</i>)	183
-Details about Burn Unit in district Rawalpindi (<i>Question No. 4061*</i>)	371
-Number of Zakat Committees in PP-8 Rawalpindi and area wise details of office holders (<i>Question No. 6810*</i>)	99
-Provision of Transport for Wah Cantt, Taxila to Rawalpindi and Islamabad (<i>Question No. 6046*</i>)	93
MUJAHID ALI SHAH, SYED	
EXTENSION IN PERIOD-	
-For submission of report of PAC regarding report of Auditor General of Pakistan on appropriate accounts of the Punjab for the year 2001-02	109
MUNAWAR SAGHEER, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Establishment of industries out of Zakat Fund for rehabilitation of the deserving persons (<i>Question No. 5850*</i>)	87
-Funds allocated for Zakat in the Province and number of Zakat Committees in district Sahiwal (<i>Question No. 5849*</i>)	87
MUJAMMAL-UR-RASHID ABBASI, SAHIBZADA	
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Improper behaviour of SDO & XEN, WAPDA, Muslim Town with MPA	114
N	
NAFEES AHMED ANSARI, BABU	
ANNOUNCEMENT regarding-	
-Release of Babu Nafees Ahmed Ansari and Muhammad Ashraf Khan, MPAs on bail	382
NAJAF ABBAS KHAN SIAL, MR	
BILLS -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	432
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	419
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	400
NAVEED AMMER, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details about registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5919*</i>)	175
-Details of registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5920*</i>)	178
-Issue of posting of Teachers in Girls Primary School Mauza Kulson tehsil Nankana (<i>Question No. 2908*</i>)	271
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK	
REPORT-	
-Of Privileges Committee regarding privilege motions (<i>Presented in the House</i>)	109

	Page No.
-Details of receipt of property tax in Sialkot during 2003-04 (<i>Question No. 5050*</i>)	159
-Details of staff of Excise & Taxation Department posted in tehsil Taxila (<i>Question No. 6043*</i>)	183
-Details of the latest survey for assessment of property tax in Lahore (<i>Question No. 6135*</i>)	186
-Details of vine sold in district Rawalpindi during January to December 2003 (<i>Question No. 6044*</i>)	184
-Details of receipt of property tax in Lahore during 2003-04 (<i>Question No. 5054*</i>)	162
-Details of receipt of token tax of vehicles and registration fee in Gujrat during 2003-2004 (<i>Question No. 5051*</i>)	161
-Details of registration numbers of vehicles allotted by auction in Lahore during 2002-03 (<i>Question No. 5691*</i>)	169
-Details of target of receipt of property tax in Lahore during 2002 & 2004 (<i>Question No. 5690*</i>)	168
-Problems of property tax of khasras of low lying areas of Mausea Bhakar (<i>Question No. 314</i>)	201
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE	
QUESTIONS regarding-	
-Details of income from registry and consolidations of land in tehsil Murree since 2002 (<i>Question No. 5117*</i>)	487
-Details of Naib Tehsildars, Gadawars and Patvaries posted in tehsil Murree and Kotli Satyan (<i>Question No. 5118*</i>)	488
-Details of Chairmen and Members of Zakat Committees, deserving persons and funds in PP-01, Rawalpindi (<i>Question No. 5816*</i>)	84
MUHAMMAD SHAUKAT, CHAUDHRY	
QUESTION regarding-	
-Details of land and construction of school in Wassanpura Scheme No. 2, Lahore (<i>Question No. 1241*</i>)	236
MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR (Minister for Mines & Minerals)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Matters about allotment of contracts of sand in Khairpur Tan-e-Wally (<i>Question No. 300</i>)	198
-Medical facilities in Hospital of Mines Department in Choa Saidan Shah and details of under training persons in Training Centre Chakwal (<i>Question No. 337</i>)	202
MUHAMMAD WAQAS, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of action against illegal medical stores and quacks in tehsil Taxila (<i>Question No. 4062*</i>)	372
-Details of income and expenditures of shrines and mosques under control of Auqaf Department in tehsil Taxila (<i>Question No. 190*</i>)	99
-Details of staff of Excise & Taxation Department posted in tehsil Taxila (<i>Question No. 6043*</i>)	183

	Page No.
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Delay in financial aid to the flood victims in district Khushab (<i>Question No. 5197*</i>)	488
-Losses in district Khushab due to erosion of river Jehlum and details of Government steps (<i>Question No. 3581*</i>)	470
MUHAMMAD JAVED SIDDIQUI, DR.	
BILLS -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	415
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	402
QUESTIONS regarding-	
-Details of grants issued for shrines under administration of Auqaf in Multan (<i>Question No. 3596*</i>)	65
-Establishment of Higher Secondary School in Kuri Jamandan, Khuni Bridge Multan (<i>Question No. 2738*</i>)	258
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN	
QUESTION regarding-	
-Matters about allotment of contracts of sand in Khairpur Tam-e-Wally (<i>Question No. 300</i>)	198
MUHAMMAD MUKHTAR HUSSAIN, MAKHDOOM SYED	
QUESTIONS regarding-	
-Details of staff and other facilities in R.H.C Srai Siddhu district Khanewal (<i>Question No. 4143*</i>)	375
-Problems of BHU Baqarpur, Khanewal (<i>Question No. 4121*</i>)	374
MUHAMMAD NAWAZ, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Issue of facilities of Burn Unit, Dental Unit and C.T Scan in Government Hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 4094*</i>)	373
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA (<i>Minister for Agricultural Marketing</i>)	
BILL -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	431
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT	
regarding-	
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill & The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004	209
MUHAMMAD SHAFIQUE CHAUDHRY, DR. (<i>Minister for Excise & Taxation</i>)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details and interpretation of Property Tax Act (<i>Question No. 6278*</i>)	187
-Details of receipt of property tax in Sargodha during 2003-04 (<i>Question No. 5055*</i>)	164

	Page No.
POINT OF ORDER (Answer) regarding-	
-Frauds in local bodies elections	39, 46
MUHAMMAD DARIYA KHAN FAYYAZ, SARDAR	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT	
regarding-	
-The matter relating to the problems of agricultural mafia in connection with pesticides, prices and marketing of agricultural products, agriculture loans, tube wells, etc.	386
MUHAMMAD EJAZ, HAJI	
QUESTIONS regarding-	
-Amount of annual contract of PCOs and canteen of Sir Ganga Ram Hospital, Lahore and details of its use (<i>Question No. 3166*</i>)	325
-Details of income, expenditures and renovation of Darbar Baba Turtt Murad, Jinnah Garden Lahore (<i>Question No. 5252*</i>)	80
-Information regarding plantation of new grass in the lawns of Sir Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 3167*</i>)	326
-Details of particulars of Data Darbar and Darbar Baba Mustafa (<i>Question No. 5251*</i>)	78
MUHAMMAD HASSAN, BRIG (RETD)	
QUESTION regarding-	
-Details of Zakat Committees, funds and deserving persons (<i>Question No. 3396*</i>)	62
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Details of inquiries against servants appointed in EDO (Health) Lahore office (<i>Question No. 2999-A*</i>)	352
-Details of land of graveyard in Mauza Roshanpur Bhalwal, Sargodha and encroachments thereupon (<i>Question No. 3059*</i>)	472
-Details of land, lease, illegal possession, income and expenditures of Auqaf Department, Bahawalnagar (<i>Question No. 4116*</i>)	67
-Details of shrines and mosques of Auqaf Department in district Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (<i>Question No. 4232*</i>)	69
-Details of staff, number of students and building of schools for boys and girls in district Bahawalpur (<i>Question No. 2558*</i>)	250
-Details of staff, number of students and buildings for girls and boys Middle and High School in district Bahawalpur (<i>Question No. 2559*</i>)	252
-Informations about small Industrial Estate Bahawalpur (<i>Question No. 5241*</i>)	166
-Issue of reinstatement of servant punished by NAB in Health Department Bahawalpur (<i>Question No. 3091*</i>)	352
-On merit allotment of land to deserving persons in tehsil Bahawalpur (<i>Question No. 3617*</i>)	479
-Small Industrial Estates of the Province and details of income and expenditure thereof (<i>Question No. 4591*</i>)	155

	Page No.
MUHAMMAD ANWAR, COL (RETD) MALIK (<i>Minister for Cooperative</i>)	
BILL -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	426
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Details of state land in PP-201, Multan and illegal possessors thereupon (<i>Question No. 5613*</i>)	499
MUHAMMAD ARSHAD, CHAUDHRY	
REPORT regarding-	
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 (Bill No. 14 of 2005) (<i>Presented in the House</i>)	104
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Details of state land and leases in tehsil Multan (<i>Question No. 5434*</i>)	491
MUHAMMAD ASHRAF KHAN, MR.	
ANNOUNCEMENT regarding-	
-Release of Babu Nafees Ahmed Ansari and Muhammad Ashraf Khan, MPAs on bail	382
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Insulting behaviour of SHO, Police Station B Division Okara with MPA in the office of DSP Okara	292
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-	
-Establishment of illegal mini cinema houses in residential areas of Lahore	512
-Establishment of torture cells in Kot Lakhpat and Camp Jail	393
-Refusal by doctors of Mayo Hospital for treatment of ten years old girl	389
BILLS -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	432
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 (<i>Considered in the House</i>)	519
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	420
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	404
CALL ATTENTION NOTICES (Answers) regarding-	
-Death of innocent citizen due to torture in Police Station Kot Lakhpat Lahore	107
-Death of Jamila Begum resident of Zeenat Block, Allama Iqbal Town due to firing by dacoits and Government steps taken over it	287
-Death of seven years old child due to torture in Narowal	105
-Gang rape with daughter of labourer in Narwala Bangla (Faisalabad) and details of Government steps taken over it	285
ORDINANCES-	
-The Bank of Punjab (Amendment) Ordinance 2005 (IV of 2005) (<i>Laid in the House</i>)	218
-The Societies Registration (Amendment) Ordinance 2005 (IV of 2005) (<i>Introduced in the House as a bill</i>)	534

	Page No.
-Details of amalgamation & dissolution of registration of Church societies (<i>Question No. 5917*</i>)	174
-Details of proceedings for amalgamation & dissolution of registered societies (<i>Question No. 5916*</i>)	171
-Details of recruitment and posting of Regional Director P.S.I.C Rawalpindi division (<i>Question No. 6296*</i>)	192
-Details about registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5919*</i>)	176
-Details of allocated and released funds for P.S.I.C Rawalpindi division during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6295*</i>)	191
-Details of applications for loans in P.S.I.C Okara, Kasur and Sheikhpura (<i>Question No. 5952*</i>)	182
-Details of building, staff and students of Commerce Institute for Women Bahawalnagar (<i>Question No. 3696*</i>)	154
-Details of policy about handing over Technical/Commercial Colleges to N.G.Os (<i>Question No. 6571*</i>)	196
-Details of record, aids, expenditures and audit of registered societies (<i>Question No. 3650*</i>)	125
-Details of registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5920*</i>)	179
-Establishment of industrial estate in Bahawalpur (<i>Question No. 6319*</i>)	194
-Establishment of technical and handicraft schools for women in tehsil Ferozwala (<i>Question No. 6133*</i>)	185
-Informations about small Industrial Estate Bahawalpur (<i>Question No. 5241*</i>)	167
-Informations about small Industrial Estate Faisalabad (<i>Question No. 5233*</i>)	166
-Informations about small Industrial Estate Sargodha (<i>Question No. 5232*</i>)	165
-Number of employees and details of closure and restarting of PECO and Itfaq Foundries Kot Lakhpat Lahore (<i>Question No. 5819*</i>)	170
-Problems of establishment of heavy industry in Bahawalpur (<i>Question No. 6806*</i>)	197
-Problems of increase in seats of students in Government Commercial College Bahawalnagar (<i>Question No. 6556*</i>)	195
-Problems of implementation upon E & P Rules of DAE and start of Commerce education in TEVTA (<i>Question No. 6283*</i>)	188
-Small Industrial Estates of the Province and details of income and expenditure thereof (<i>Question No. 4591*</i>)	156
-Start of M.Com and MBA classes in Commerce College Bahawalnagar (<i>Question No. 4756*</i>)	159
MUHAMMAD AKRAM GUJJAR, CHAUDHRY QUESTION regarding-	
-Details of routes of Metro Bus Service in Lahore (<i>Question No. 6705*</i>)	98

	Page No.
MINISTER FOR COLONIES	
-See under <i>Manazir Hussain Ranjha, Mr.</i>	
MINISTER FOR COOPERATIVE	
-See under <i>Muhammad Anwar, Col (Retd) Malik</i>	
MINISTER FOR EDUCATION	
-See under <i>Imran Masood, Mian</i>	
MINISTER FOR EXCISE & TAXATION	
-See under <i>Muhammad Shafique Chaudhry, Dr</i>	
MINISTER FOR HEALTH	
-See under <i>Tahir Ali Javed, Dr.</i>	
MINISTER FOR INDUSTRIES	
-See under <i>Muhammad Ajmal Cheema, Mr.</i>	
MINISTER FOR LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS	
-See under <i>Muhammad Basharat Raja, Mr.</i>	
MINISTER FOR MINES & MINERALS	
See under <i>Muhammad Sibtain Khan, Mr.</i>	
MINISTER FOR POWER	
-See under <i>Armughan Subhani, Mr.</i>	
MINISTER FOR PRISONS	
-See under <i>Saeed Akbar Khan, Mr.</i>	
MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS	
-See under <i>Gul Hameed Khan Rokhri, Mr.</i>	
MINISTER FOR TRANSPORT	
-See under <i>Shamshad Ahmad Khan, Rana</i>	
MINISTER FOR ZAKAT & USHR	
-See under <i>Khadim Hussain Wattoo, Mr. alias Muhammad Akhtar Khadim</i>	
MISBAH KOKAB, MISS ADVOCATE	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Privilege Motions by Privileges Committee	207
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
QUESTION regarding-	
-Start of classes in school building constructed in Mauza Tibba, PP-160 Lahore (<i>Question No 2904*</i>)	270
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR.	
QUESTION regarding-	
-Details of rationalization policy of Education and situation of its implementation (<i>Question No. 2833*</i>)	266
MUHAMMAD AJMAL CHEEMA, MR. (Minister for Industries)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Conditions for loan of P.S.I.C and details of applications for grant of loan in Lahore (<i>Question No. 5951*</i>)	180
-Details of Government steps for rehabilitation of crisis of Power Looms Industry (<i>Question No. 3651*</i>)	148

	Page No.
-Details of state land in Sadiqabad and allotment thereof (<i>Question No. 5515*</i>)	497
-Details of utilization and possessors of state land in PP-69 Faisalabad (<i>Question No. 4000*</i>)	482
-Details of land allotted under cattle farming scheme, allottees and cattle in the Province (<i>Question No. 2412*</i>)	456
-Details of state land and leases in tehsil Multan (<i>Question No. 5434*</i>)	491
-Details of state land in PP-201, Multan and illegal possessors thereupon (<i>Question No. 5613*</i>)	499
-Details of state land in Sadiqabad and leases and illegal possessors thereof (<i>Question No. 5514*</i>)	495
-Land for posture in village No. 9, 14-GB tehsil Nankana and details of illegal possessors thereupon (<i>Question No. 4832*</i>)	485
-Land of Provincial and Federal Government in Pakpattan and details of illegal occupants thereupon (<i>Question No. 2051*</i>)	439
-Losses in district Khushab due to erosion of river Jehlum and details of Government steps (<i>Question No. 3581*</i>)	470
-On merit allotment of land to deserving persons in tehsil Bahawalpur (<i>Question No. 3617*</i>)	480
-Possession over graveyard adjacent to Khalisa College Faisalabad and Government steps (<i>Question No. 3456*</i>)	479
-Problems of allotment of land to temporary farmers of Mauza Bangla Manthar tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 2413*</i>)	462
-State land, encroachments thereupon in tehsil Chishtian, Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3311*</i>)	473
-State land, encroachments thereupon in tehsil Mianchinabad Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3312*</i>)	475
-State land in district Pakpattan in possession of Federal Government and other departments and other details (<i>Question No. 5678*</i>)	500
-State land in PP-112 Gujrat, illegal possession and Government steps over it (<i>Question No. 3493*</i>)	464
MEMONA NABEEL, MRS.	
-Leave of absence	539
MINES & MINERALS DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Matters about allotment of contracts of sand in Khairpur Tam-e-Wally (<i>Question No. 300</i>)	198
-Medical facilities in Hospital of Mines Department in Choa Saidan Shah and details of under training persons in Training Centre Chakwal (<i>Question No. 337</i>)	202
MINISTER/CHIEF WHIP	
-See under Ghulam Mohyuddin Chishti	
MINISTER FOR AGRICULTURE MARKETING	
-See under Muhammad Qasim Noon, Rana	
MINISTER FOR AUQAF	
-See under Saeed-ul-Hassan, Syed	

	Page No.
-Current situation and approved posts of Government Degree College for Women Tandlianwala (<i>Question No. 2826*</i>)	264
KHALID MEHMOOD SARGANA, MEHR	
QUESTION regarding-	
-Transfer of offices of Education Department of district Jhang at the same place (<i>Question No. 2885*</i>)	269
KHALID MEHMOOD, MIAN	
QUESTION regarding-	
-Details of funds, machinery, vacant and approved posts and departments in DHQ Hospital, Sheikhpura (<i>Question No. 3479*</i>)	329
KHALIDA MANSOOR, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of recruitment on contract in Education Department Faisalabad (<i>Question No. 2642*</i>)	254
-Facilities and status of English Teachers (<i>Question No. 2641*</i>)	253
L	
LEADER OF OPPOSITION	
-See under <i>Qasim Zia, Mr.</i>	
LEAVE OF ABSENCE OF-	
-Atta Muhammad Khan Maneka, Mian	538
-Imran Ashraf, Mr.	538
-Memona Nabeel, Mrs.	539
M	
MANAZIR HUSSAIN RANJHA, MR. (Minister for Colonies)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Declaration of precious commercial state land as Kachi Abadi in Burewala (<i>Question No. 3344*</i>)	476
-Details of allotment of Faisalabad Rest House of Irrigation Department (<i>Question No. 2255*</i>)	454
-Details of allotment of state agricultural land in Toba Tek Singh (<i>Question No. 2674*</i>)	472
-Details of corruption cases against Zila Nazim Muzaffargarh (<i>Question No. 3925*</i>)	481
-Details of distribution of land among farmers in district Sheikhpura (<i>Question No. 3547*</i>)	467
-Details of distribution of land among farmers in Rahim Yar Khan from 1985 to 2004 (<i>Question No. 5489*</i>)	494
-Details of institutions established on state land in PP-157 Lahore and other possessions (<i>Question No. 5070*</i>)	487
-Details of land of graveyard in Mauza Roshanpur Bhalwal, Sargodha and encroachments thereupon (<i>Question No. 3059*</i>)	472
-Details of state land in Faisalabad and allotment thereof (<i>Question No. 5516*</i>)	498

	Page No.
QUESTIONS regarding-	
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (<i>Question No. 4199*</i>)	377
-Posting of Chief Executive of Sir Ganga Ram Hospital and details of salary and other benefits (<i>Question No. 4198*</i>)	377
KHADIM HUSSAIN WATTOO, MR. ALIAS MUHAMMAD AKHTAR KHADIM (Minister for Zakat & Ushr)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Details of distribution of Zakat in PP-137 Lahore and PP-162 Sheikhpura since 2000 (<i>Question No. 6146*</i>)	95
-Details of educational scholarship in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5623*</i>)	82
-Details of financial aid under permanent rehabilitation scheme in district Sialkot since January 2003 (<i>Question No. 6266*</i>)	96
-Details of offices and staff of Zakat & Ushr Department in the Province and Department's problems in Bahawalnagar (<i>Question No. 3446*</i>)	63
-Details of financial aid to V.T.I Pakpattan by Zakat Department (<i>Question No. 5928*</i>)	90
-Details of marriage grant in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5622*</i>)	81
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department in district Kasur since 2001 (<i>Question No. 5900*</i>)	89
-Details of recruitments in Zakat & Ushr Department Lahore during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6145*</i>)	94
-Details of relief funds for district Rawalpindi during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5847*</i>)	86
-Details of schemes of Zakat Fund and financial aid to the deserving persons (<i>Question No. 2792*</i>)	60
-Details of Zakat Committees, funds and deserving persons (<i>Question No. 3396*</i>)	62
-Details of Chairmen and Members of Zakat Committees, deserving persons and funds in PP-01, Rawalpindi (<i>Question No. 5816*</i>)	85
-Details of Payment of Guzara Allowance in Faisalabad during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5236*</i>)	77
-Establishment of industries out of Zakat Fund for rehabilitation of the deserving persons (<i>Question No. 5850*</i>)	88
-Funds allocated for Zakat in the Province and number of Zakat Committees in district Sahiwal (<i>Question No. 5849*</i>)	87
-Number and details of employees of Zakat & Ushr Department Faisalabad (<i>Question No. 5168*</i>)	76
-Number of Zakat Committees in PP-8 Rawalpindi and area wise details of office holders (<i>Question No. 6810*</i>)	99
-Re-start of Women Welfare Schemes (<i>Question No. 3720*</i>)	67
KHALID MEHMOOD WATTOO, ADVOCATE, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Current situation and approved posts in Government Boys Degree College Tandlianwala (<i>Question No. 2825*</i>)	262

	Page No.
-Small Industrial Estates of the Province and details of income and expenditure thereof (<i>Question No. 4591*</i>)	155
-Start of M.Com and MBA classes in Commerce College Bahawalnagar (<i>Question No. 4756*</i>)	158

J

JAVED AHMAD, ADVOCATE, CH.

EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005	212

QUESTIONS regarding-

-Details of financial aid to V.T.I Pakpattan by Zakat Department (<i>Question No. 5928*</i>)	89
-Establishment of BHU in Chak Shah Nawaz, Pakpattan (<i>Question No. 4151*</i>)	376
-Land of Provincial and Federal Government in Pakpattan and details of illegal occupants thereupon (<i>Question No. 2051*</i>)	438
-State land in district Pakpattan in possession of Federal Government and other departments and other details (<i>Question No. 5678*</i>)	500

JAVED AKBAR DHILLON, ENGR

QUESTIONS regarding-

-Details of distribution of land among farmers in Rahim Yar Khan from 1985 to 2004 (<i>Question No. 5489*</i>)	493
-Details of educational scholarship in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5623*</i>)	82
-Details of income from Registry Fee in Rahim Yar Khan during 1999-2004 (<i>Question No. 5490*</i>)	494
-Details of marriage grant in district Rahim Yar Khan during 2002 to 2004 (<i>Question No. 5622*</i>)	80

JAVED HASSAN GUJAR, MR.

PRIVILEGE MOTION regarding-

-Refusal to meet MPA by SSP Rahim Yar Khan	501
--	-----

K

KAMRAN MICHAEL, MR.

POINT OF ORDER regarding-

-Registration of case of Tauheen-e-Risalat against Younis Masih in Chungi Amer Sidhu and migration of 50% Christian Community	234
---	-----

	Page No.
-Start of classes in school buildings constructed in tehsil Depalpur (<i>Question No. 2467*</i>)	249
-Transfer of offices of Education Department of district Jhang at the same place (<i>Question No. 2885*</i>)	269
-Uniform for Kinnaird College (<i>Question No. 287*</i>)	228
INDUSTRIES DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Conditions for loan of P.S.I.C and details of applications for grant of loan in Lahore (<i>Question No. 5951*</i>)	180
-Details of Government steps for rehabilitation of crisis of Power Looms Industry (<i>Question No. 3651*</i>)	147
-Details of amalgamation & dissolution of registration of Church societies (<i>Question No. 5917*</i>)	173
-Details of proceedings for amalgamation & dissolution of registered societies (<i>Question No. 5916*</i>)	171
-Details of recruitment and posting of Regional Director P.S.I.C Rawalpindi division (<i>Question No. 6296*</i>)	192
-Details about registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5919*</i>)	175
-Details of allocated and released funds for P.S.I.C Rawalpindi division during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6295*</i>)	190
-Details of applications for loans in P.S.I.C Okara, Kasur and Sheikhpura (<i>Question No. 5952*</i>)	181
-Details of building, staff and students of Commerce Institute for Women Bahawalnagar (<i>Question No. 3696*</i>)	153
-Details of policy about handing over Technical/Commercial Colleges to N.G.Os (<i>Question No. 6571*</i>)	195
-Details of record, aids, expenditures and audit of registered societies (<i>Question No. 3650*</i>)	124
-Details of registration of the Lahore Diocesan Trust Association (<i>Question No. 5920*</i>)	178
-Establishment of industrial estate in Bahawalpur (<i>Question No. 6319*</i>)	193
-Establishment of technical and handicraft schools for women in tehsil Ferozwala (<i>Question No. 6133*</i>)	184
-Informations about small Industrial Estate Bahawalpur (<i>Question No. 5241*</i>)	166
-Informations about small Industrial Estate Faisalabad (<i>Question No. 5233*</i>)	166
-Informations about small Industrial Estate Sargodha (<i>Question No. 5232*</i>)	165
-Number of employees and details of closure and restarting of PECO and Itfaq Foundries Kot Lakhpat Lahore (<i>Question No. 5819*</i>)	170
-Problems of establishment of heavy industry in Bahawalpur (<i>Question No. 6806*</i>)	196
-Problems of increas in seats of students in Government Commercial College Bahawalnagar (<i>Question No. 6556*</i>)	194
-Problems of implementation upon E & P Rules of DAE and start of Commerce education in TEVTA (<i>Question No. 6283*</i>)	188

	Page No.
-Details of students and class rooms in Girls Degree College, Jhelum (<i>Question No. 1851*</i>)	241
-Details of "Urdu Qaida" for first class (<i>Question No. 2489*</i>)	249
-Details of staff, number of students and building of schools for boys and girls in district Bahawalpur (<i>Question No. 2558*</i>)	251
-Details of staff, number of students and buildings for girls and boys Middle and High School in district Bahawalpur (<i>Question No. 2559*</i>)	253
-Details of vacant posts of Teachers in schools and colleges of district Faisalabad (<i>Question No. 2961*</i>)	274
-Establishment of College of Home Economics in Gujranwala (<i>Question No. 2776*</i>)	260
-Establishment of Higher Secondary School in Kuri Jamandan, Khuni Bridge Multan (<i>Question No. 2738*</i>)	259
-Facilities and status of English Teachers (<i>Question No. 2641*</i>)	254
-Government steps and details of financial scandal of Education Department Burewala (<i>Question No. 2831*</i>)	265
-Investigation of outed paper of LLB (<i>Question No. 2945*</i>)	272
-Issue of construction of boundary walls of Girls Middle and High Schools in district Jhang (<i>Question No. 2985*</i>)	275
-Issue of examination fee in one year examination system (<i>Question No. 2787*</i>)	261
-Issue of facilities and building of M.C Boys High School, Bahawalnagar (<i>Question No. 2730*</i>)	258
-Issue of posting of Teachers in Girls Primary School Mauza Kulson tehsil Nankana (<i>Question No. 2908*</i>)	271
-Motives of transfer against policy in Education Department Sheikhupura (<i>Question No. 2163*</i>)	246
-Number and places of Primary, Middle and High Schools of district Lahore and other details (<i>Question No. 2780*</i>)	260
-Number of Boys/Girls Primary, Middle and High Schools in Faisalabad and details of available facilities (<i>Question No. 2959*</i>)	273
-Number of Government Schools of Boys/Girls in Green Town and Township (<i>Question No. 1449*</i>)	238
-Preference of National dress "Shalwar Qameez" as school uniform (<i>Question No. 2205*</i>)	247
-Posting of local teachers in education institutions of district Bahawalpur (<i>Question No. 2724*</i>)	257
-Problems taken place due to dismissal of teachers recruited in 1995-96 (<i>Question No. 2156*</i>)	245
-Problems taken place due to recruitment of officers on contract in Punjab University (<i>Question No. 2858*</i>)	268
-Recruitment of Servants' Children in Islamia University Bahawalpur and problems of students in Mass Communication Department (<i>Question No. 2360*</i>)	248
-Start of classes in school building constructed in Mauza Tibba, PP-160 Lahore (<i>Question No. 2904*</i>)	270

	Page No.
-Details of Government steps for rehabilitation of crisis of Power Looms Industry (<i>Question No. 3651*</i>)	147
-Details of land allotted under cattle farming scheme, allottees and cattle in the Province (<i>Question No. 2412*</i>)	456
-Details of record, aids, expenditures and audit of registered societies (<i>Question No. 3650*</i>)	124
-Number of Government Schools of Boys/Girls in Green Town and Township (<i>Question No. 1449*</i>)	237
-Problems of allotment of land to temporary farmers of Mauza Bangla Manthar tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 2413*</i>)	461
-Role of Traffic Police in over loading in Public Transport (<i>Question No. 660*</i>)	58
-Uniform for Kinnaird College (<i>Question No. 287*</i>)	227
IJAZ AHMAD, SH	
POINT OF ORDER regarding-	
-Frauds in local bodies elections	20
QUESTIONS regarding-	
-Details of Government steps against possession over land of Auqaf Department in Chak No. 124/J.B Faisalabad (<i>Question No. 3139*</i>)	61
-Details of income and expenditures of shrines under administration of Auqaf Department in Faisalabad (<i>Question No. 4244*</i>)	70
-Posting of Chief Executive in Services Hospital and details of salary and benefits (<i>Question No. 4201*</i>)	378
QUORUM -	
-Indication of quorum	525
IMRAN ASHRAF, MR.	
-Leave of absence	538
IMRAN MASOOD, MIAN (Minister for Education)	
BILL -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	416, 422
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Budget and expenses of Sports Board and details relating to district Jhang (<i>Question No. 1834*</i>)	240
-Current situation and approved posts in Government Boys Degree College Tandlianwala (<i>Question No. 2825*</i>)	263
-Current situation and approved posts of Government Degree College for Women Tandlianwala (<i>Question No. 2826*</i>)	264
-Details of admissions, examinations and results in Jamia High School Jhelum (<i>Question No. 1944*</i>)	243
-Details of land and construction of school in Wassanpura Scheme No. 2, Lahore (<i>Question No. 1241*</i>)	237
-Details of rationalization policy of Education and situation of its implementation (<i>Question No. 2833*</i>)	267
-Details of recruitment on contract in Education Department Faisalabad (<i>Question No. 2642*</i>)	255

	Page No.
-Issue of facilities of Burn Unit, Dental Unit and C.T Scan in Government Hospitals of Faisalabad (<i>Question No. 4094*</i>)	373
-Issue of House Purchase Advance facility for the regular employees of Hospitals (<i>Question No. 3873*</i>)	361
-Issue of reinstatement of servant punished by NAB in Health Department Bahawalpur (<i>Question No. 3091*</i>)	352
-Pendency of recruitment in Health Department December 2003 and details of fresh recruitment programme (<i>Question No. 3983*</i>)	347
-Posting of Chief Executive in Services Hospital and details of salary and benefits (<i>Question No. 4201*</i>)	378
-Posting of Chief Executive of Sir Ganga Ram Hospital and details of salary and other benefits (<i>Question No. 4198*</i>)	377
-Problems of BHU Baqarpur, Khanewal (<i>Question No. 4121*</i>)	374
-Problems of students in school of Physio-therapy Lahore (<i>Question No. 3905*</i>)	362
-Problems to re-start dispensary in Mauza Tibba Gehli, Jhang (<i>Question No. 3976*</i>)	370
-Submission of cases of Senior Medical Officers (General Cadre) grade 18 to grade 19 to Provincial Selection Board (<i>Question No. 3826*</i>)	342

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MIAN

QUESTION regarding-

-Hurdles in establishment of Haji Camp in Tajpura Lahore and steps of Government (<i>Question No. 4505*</i>)	484
--	-----

IHSAN ULLAH WAQAS, SYED

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Death of seven children due to a road accident at Motor Way	116
--	-----

BILLS -

-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	423
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 (<i>Considered in the House</i>)	522
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	411

PRIVILEGE MOTIONS regarding-

-Non presentation of report of Islamic Ideology Council for the year 2003-04, in the House	115
-Non submission of annual report of performance of Medical and Health Institutions, in the House	110

QUESTIONS regarding-

-Availability of health specialist in proportion to population (<i>Question No. 2071*</i>)	318
-Compulsory use of CNG for eradication of pollution (<i>Question No. 4537*</i>)	71
-Difference in policy of annual fee of self finance admission of overseas Pakistanies in Medical Colleges (<i>Question No. 1959*</i>)	312

	Page No.
-Availability of health specialist in proportion to population (<i>Question No. 2071*</i>)	318
-Ban on transportation of milk/edibles in drums used for chemicals (<i>Question No. 2235*</i>)	322
-Details of action against illegal medical stores and quacks in tehsil Taxila (<i>Question No. 4062*</i>)	372
-Details of approved and vacant posts of teaching staff in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalnagar (<i>Question No. 3868*</i>)	360
-Details of current staff and period of posting in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 3551*</i>)	334
-Details of doctors in BHU, RHCs and DHQ Hospital tehsil Jaranwala (<i>Question No. 3800*</i>)	357
-Details of inquiries against servants appointed in EDO (Health) Lahore office (<i>Question No. 2999-A*</i>)	352
-Details of posts of House Keepers and appointed persons in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 3777*</i>)	354
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (<i>Question No. 3779*</i>)	355
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (<i>Question No. 4199*</i>)	377
-Details about Burn Unit in district Rawalpindi (<i>Question No. 4061*</i>)	371
-Details of doctors, staff and posts in hospitals of tehsil Kot Addu (<i>Question No. 3926*</i>)	343
-Details of funds, machinery, vacant and approved posts and departments in DHQ Hospital, Sheikhpura (<i>Question No. 3479*</i>)	329
-Details of funds, medicines and number of DHQ and THQ Hospitals in district Gujranwala (<i>Question No. 3785*</i>)	337
-Details of patients died during operation in Punjab Institute of Cardiology (<i>Question No. 3807*</i>)	359
-Details of staff and other facilities in R.H.C Srai Siddhu district Khanewal (<i>Question No. 4143*</i>)	375
-Difference in policy of annual fee of self finance admission of overseas Pakistanies in Medical Colleges (<i>Question No. 1959*</i>)	312
-Establishment of BIU in Basti Rajaywali, Bahawalnagar (<i>Question No. 4161*</i>)	376
-Establishment of BHU in Chak Shah Nawaz, Pakpattan (<i>Question No. 4151*</i>)	376
-Establishment of BHUs in Union Councils Seet Khan and Pind Ran, Mandi Bahauddin (<i>Question No. 3968*</i>)	369
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 4036*</i>)	349
-Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No. 4067*</i>)	373
-Information regarding plantation of new grass in the lawns of Sir Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 3167*</i>)	326
-Issue of annual contract of medical store DHQ Hospital Faisalabad (<i>Question No. 3948*</i>)	368

	Page No.
GHULAM MOHYUDDIN CHISHTI (Minister/Chief Whip)	
BILL -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	429, 430
GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR. (Minister for Revenue, Relief & Consolidations)	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Delay in financial aid to the flood victims in district Khushab (<i>Question No. 5197*</i>)	489
-Details of income from registry and consolidations of land in tehsil Murree since 2002 (<i>Question No. 5117*</i>)	488
-Details of income from Registry Fee in Rahim Yar Khan during 1999-2004 (<i>Question No. 5490*</i>)	494
-Details of Naib Tehsildars, Gadawars and Patvaries posted in tehsil Murree and Kotli Satyan (<i>Question No. 5118*</i>)	488
-Hurdles in establishment of Haji Camp in Tajpura Lahore and steps of Government (<i>Question No. 4505*</i>)	484
-Position of computerization of record of Revenue Department (<i>Question No. 2673*</i>)	471
-Problems of consolidation of land in UC Khan Kay Morr and Jambur Khurrad/Kalan (<i>Question No. 4441*</i>)	483
-Problems due to non-consolidation of land in Moaza Dagar Aulakh, Bhakar and Government steps in this regard (<i>Question No. 5430*</i>)	491
-Rules & regulations for work charge employees of Circuit Houses and implementation thereof (<i>Question No. 5465*</i>)	493

H

HAFEEZ ULLAH KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Details of land of Auqaf, encroachments and steps taken by Government in district Bhakkar (<i>Question No. 284*</i>)	100
-Medical facilities in Hospital of Mines Department in Choa Saidan Shah and details of under training persons in Training Centre Chakwal (<i>Question No. 337</i>)	202
-Problems of property tax of khasras of low lying areas of Mausa Bhakar (<i>Question No. 314</i>)	201
-Start of Public Transport in small cities (<i>Question No. 343*</i>)	103

HASSAN MURTAZA, SYED

QUESTION regarding-

-Details of patients died during operation in Punjab Institute of Cardiology (<i>Question No. 3807*</i>)	359
---	-----

HEALTH DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

-Amount of annual contract of PCOs and canteen of Sir Ganga Ram Hospital, Lahore and details of its use (<i>Question No. 3166*</i>)	325
--	-----

	Page No.
FARAH IQBAL KHAN, MRS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of posts of House Keepers and appointed persons in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 3777*</i>)	354
-Details of recruitment in General Hospital Lahore (<i>Question No. 3779*</i>)	355
FARIDA RAFIQUE SULEHRI, MRS.	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-The Punjab Prohibition on the use of Rubber and Plastic Cans for keeping victuals Bill, 2003	384
FAROOQ UMAR KHAN KHARAL, RAI	
QUESTIONS regarding-	
-Conditions for loan of P.S.I.C and details of applications for grant of loan in Lahore (<i>Question No. 5951*</i>)	180
-Details of applications for loans in P.S.I.C Okara, Kasur and Sheikhpura (<i>Question No. 5952*</i>)	181
FARZANA NAZIR, DR. (Parliamentary Secretary for Health)	
BILL -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	410
FARZANA RAJA, MRS.	
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Death of Jamila Begum resident of Zeenat Block, Allama Iqbal Town due to firing by dacoits and Government steps taken over it	287
QUESTIONS regarding-	
-Details of recruitment and posting of Regional Director P.S.I.C Rawalpindi division (<i>Question No. 6296*</i>)	192
-Details of allocated and released funds for P.S.I.C Rawalpindi division during 2002 to 2004 (<i>Question No. 6295*</i>)	190
-Problems due to non-consolidation of land in Moaza Dagar Aulakh, Bhakar and Government steps in this regard (<i>Question No. 5430*</i>)	490
FAYAZ UL HASAN CHOCHAN, MR.	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-The Punjab Prohibition of Private Money Laundering Bill, 2003	381
FAZAL AHMED RANJHA, MR.	
QUESTION regarding-	
-Establishment of BHUs in Union Councils Seet Khan and Pind Ran, Mandi Bahauddin (<i>Question No. 3968*</i>)	369

G

GHULAM HAIDER BARI, MIAN

QUESTION regarding-

 -Details of doctors in BHU, RHCs and DHQ Hospital tehsil Jaranwala (*Question No. 3800**)

357

	Page No.
-Details of receipt of property tax in Lahore during 2003-04 (<i>Question No. 5054*</i>)	162
-Details of receipt of token tax of vehicles and registration fee in Gujrat during 2003-2004 (<i>Question No. 5051*</i>)	160
-Details of registration numbers of vehicles allotted by auction in Lahore during 2002-03 (<i>Question No. 5691*</i>)	169
-Details of target of receipt of property tax in Lahore during 2002 & 2004 (<i>Question No. 5690*</i>)	167
-Problems of property tax of khasras of low lying areas of Mausea Bhakar (<i>Question No. 314</i>)	201
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Auditor General of Pakistan on appropriate accounts of the Punjab for the year 2001-02 by PAC	108
-Privilege Motions by Privileges Committee	207
-The matter relating to the problems of agricultural mafia in connection with pesticides, prices and marketing of agricultural products, agriculture loans, tube wells, etc.	386
-The Ministers (Salaries, Allowances and Privileges) (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004	212
-The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005	212
-The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003	210
-The Punjab Prohibition of Private Money Laundering Bill, 2003	381
-The Punjab Prohibition on the use of Rubber and Plastic Cans for keeping victuals Bill, 2003	384
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill & The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004	209
-The University of Central Punjab (Amendment) Bill, 2005 & The Punjab Education Foundation (Amendment) Bill, 2004	211
F	
FAISAL HAYAT JABBOANA, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Budget and expenses of Sports Board and details relating to district Jhang (<i>Question No. 1834*</i>)	240
-Problems to re-start dispensary in Mauza Tibba Gehli, Jhang (<i>Question No. 3976*</i>)	370
FAIZ ULLAH KAMOKA, MR.	
QUESTION regarding-	
-Issue of annual contract of medical store DHQ Hospital Faisalabad (<i>Question No. 3948*</i>)	368

	Page No.
-Number and places of Primary, Middle and High Schools of district Lahore and other details (<i>Question No. 2780*</i>)	260
-Number of Boys/Girls Primary, Middle and High Schools in Faisalabad and details of available facilities (<i>Question No. 2959*</i>)	272
-Number of Government Schools of Boys/Girls in Green Town and Township (<i>Question No. 1449*</i>)	237
-Preference of National dress "Shalwar Qameez" as school uniform (<i>Question No. 2205*</i>)	247
-Posting of local teachers in education institutions of district Bahawalpur (<i>Question No. 2724*</i>)	256
-Problems taken place due to dismissal of teachers recruited in 1995-96 (<i>Question No. 2156 *</i>)	244
-Problems taken place due to recruitment of officers on contract in Punjab University (<i>Question No. 2858*</i>)	268
-Recruitment of Servants' Children in Islamia University Bahawalpur and problems of students in Mass Communication Department (<i>Question No. 2360*</i>)	247
-Start of classes in school building constructed in Mauza Tibba, PP-160 Lahore (<i>Question No. 2904*</i>)	270
-Start of classes in school buildings constructed in tehsil Depalpur (<i>Question No. 2467*</i>)	248
-Transfer of offices of Education Department of district Jhang at the same place (<i>Question No. 2885*</i>)	269
-Uniform for Kinnaird College (<i>Question No. 287*</i>)	227
EHSAN-UL-HAQ AHSAN NOULATIA, MR.	
BILL -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	414
QUESTIONS regarding-	
-Details of corruption cases against Zila Nazim Muzaffargarh (<i>Question No. 3925*</i>)	480
-Details of doctors , staff and posts in hospitals of tehsil Kot Addu (<i>Question No. 3926*</i>)	343
EXCISE & TAXATION DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Details and interpretation of Property Tax Act (<i>Question No. 6278*</i>)	187
-Details of receipt of property tax in Sargodha during 2003-04 (<i>Question No. 5055*</i>)	163
-Details of receipt of property tax in Sialkot during 2003-04 (<i>Question No. 5050*</i>)	159
-Details of staff of Excise & Taxation Department posted in tehsil Taxila (<i>Question No. 6043*</i>)	183
-Details of the latest survey for assessment of property tax in Lahore (<i>Question No. 6135*</i>)	186
-Details of vine sold in district Rawalpindi during January to December 2003 (<i>Question No. 6044*</i>)	183

E

EDUCATION DEPARTMENT-

QUESTIONS regarding-

- Budget and expenses of Sports Board and details relating to district Jhang (*Question No. 1834**) 240
- Current situation and approved posts in Government Boys Degree College Tandliarwala (*Question No. 2825**) 262
- Current situation and approved posts of Government Degree College for Women Tandliarwala (*Question No. 2826**) 264
- Details of admissions, examinations and results in Jamia High School Jhelum (*Question No. 1944**) 242
- Details of land and construction of school in Wassanpura Scheme No. 2, Lahore (*Question No. 1241**) 236
- Details of rationalization policy of Education and situation of its implementation (*Question No. 2833**) 266
- Details of recruitment on contract in Education Department Faisalabad (*Question No. 2642**) 254
- Details of students and class rooms in Girls Degree College, Jhelum (*Question No. 1851**) 241
- Details of "Urdu Qaida" for first class (*Question No. 2489**) 249
- Details of staff, number of students and building of schools for boys and girls in district Bahawalpur (*Question No. 2558**) 250
- Details of staff, number of students and buildings for girls and boys Middle and High School in district Bahawalpur (*Question No. 2559**) 252
- Details of vacant posts of Teachers in schools and colleges of district Faisalabad (*Question No. 2961**) 274
- Establishment of College of Home Economics in Gujranwala (*Question No. 2776**) 259
- Establishment of Higher Secondary School in Kuri Jamandan, Khuni Bridge Multan (*Question No. 2738**) 258
- Facilities and status of English Teachers (*Question No. 2641**) 253
- Government steps and details of financial scandal of Education Department Burewala (*Question No. 2831**) 265
- Investigation of outed paper of LLB (*Question No. 2945**) 271
- Issue of construction of boundary walls of Girls Middle and High Schools in district Jhang (*Question No. 2985**) 274
- Issue of examination fee in one year examination system (*Question No. 2787**) 261
- Issue of facilities and building of M.C Boys High School, Bahawalnagar (*Question No. 2730**) 257
- Issue of posting of Teachers in Girls Primary School Mauza Kulson tehsil Nankana (*Question No. 2908**) 271
- Motives of transfer against policy in Education Department Sheikhpura (*Question No. 2163**) 246

	Page No.
-Details of distribution of land among farmers in district Sheikhpura (<i>Question No. 3547*</i>)	467
-Details of distribution of land among farmers in Rahim Yar Khan from 1985 to 2004 (<i>Question No. 5489*</i>)	493
-Details of institutions established on state land in PP-157 Lahore and other possessions (<i>Question No. 5070*</i>)	486
-Details of land of graveyard in Mauza Roshanpur Bhalwal, Sargodha and encroachments thereupon (<i>Question No. 3059*</i>)	472
-Details of state land in Faisalabad and allotment thereof (<i>Question No. 5516*</i>)	498
-Details of state land in Sadiqabad and allotment thereof (<i>Question No. 5515*</i>)	496
-Details of utilization and possessors of state land in PP-69 Faisalabad (<i>Question No. 4000*</i>)	481
-Details of land allotted under cattle farming scheme, allottees and cattle in the Province (<i>Question No. 2412*</i>)	456
-Details of state land and leases in tehsil Multan (<i>Question No. 5431*</i>)	464
-Details of state land in PP-201, Multan and illegal possessors thereupon (<i>Question No. 5612*</i>)	490
-Details of state land in Sadiqabad and leases and illegal possessors thereof (<i>Question No. 5514*</i>)	495
-Land for posture in village No. 9,14-GB tehsil Nankana and details of illegal possessors thereupon (<i>Question No. 4832*</i>)	485
-Land of Provincial and Federal Government in Pakpattan and details of illegal occupants thereupon (<i>Question No. 2051*</i>)	438
-Losses in district Khushab due to erosion of river Jehlum and details of Government steps (<i>Question No. 3581*</i>)	470
-On merit allotment of land to deserving persons in tehsil Bahawalpur (<i>Question No. 3617*</i>)	479
-Possession over graveyard adjacent to Khalisa College Faisalabad and Government steps (<i>Question No. 3456*</i>)	478
-Problems of allotment of land to temporary farmers of Mauza Bangla Manthar tehsil Sadiqabad (<i>Question No. 2413*</i>)	461
-State land, encroachments thereupon in tehsil Chishtian, Bahawalnagar and details of Government steps (<i>Question No. 3311*</i>)	473
-State land, encroachments thereupon in tehsil Mianchinabad Bahawalnager and details of Government steps (<i>Question No. 3312*</i>)	474
-State land in district Pakpattan in possession of Federal Government and other departments and other details (<i>Question No. 5678*</i>)	500
-State land in PP-112 Gujrat, illegal possession and Government steps over it (<i>Question No. 3493*</i>)	464

	Page No.
AZMA ZAHID BOKHARI, MS.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of recruitment and posting of Regional Director P.S.I.C Rawalpindi division (<i>Question No 6296*</i>)	192
-Details of allocated and released funds for P.S.I.C Rawalpindi division during 2002 to 2004 (<i>Question No 6295*</i>)	190
-Investigation of outed paper of LLB (<i>Question No 2945*</i>)	271
B	
BILAL ASGHAR, CH.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of allotment of state agricultural land in Toba Tek Singh (<i>Question No 2674*</i>)	471
-Details of "Urdu Qaida" for first class (<i>Question No. 2489*</i>)	249
-Position of computerization of record of Revenue Department (<i>Question No 2673*</i>)	471
BILLS -	
-The Cooperative Societies (Amendment) Bill, 2005	423
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 (<i>Considered in the House</i>)	519
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	406
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	397
C	
CALL ATTENTION NOTICES regarding-	
-Death of innocent citizen due to torture in Police Station Kot Lakhpat Lahore	106
-Death of Janila Begum resident of Zeenat Block, Allama Iqbal Town due to firing by dacoits and Government steps taken over it	287
-Death of seven years old child due to torture in Narowal	104
-Gang rape with daughter of labourer in Narwala Bangla (Faisalabad) and details of Government steps taken over it	284
CABINET-	
-Of the Punjab	6
COLONIES DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Declaration of precious commercial state land as Kachi Abadi in Burewala (<i>Question No 3344*</i>)	476
-Details of allotment of Faisalabad Rest House of Irrigation Department (<i>Question No 2255*</i>)	454
-Details of allotment of state agricultural land in Toba Tek Singh (<i>Question No 2674*</i>)	471
-Details of corruption cases against Zila Nazim Muzaffargarh (<i>Question No 3925*</i>)	480

- Details of Payment of Guzara Allowance in Faisalabad during 2002 to 2004 (*Question No. 5236**) 77
- Informations about small Industrial Estate Faisalabad (*Question No. 5233**) 166
- Informations about small Industrial Estate Sargodha (*Question No. 5232**) 165
- Number and details of employees of Zakat & Ushr Department Faisalabad (*Question No. 5168**) 75

ATTA MUHAMMAD KHAN MANEKA, MIAN

- Leave of absence 538

AUQAF DEPARTMENT-**QUESTIONS regarding-**

- Details of Government steps against possession over land of Auqaf Department in Chak No. 124/J.B Faisalabad (*Question No. 3139**) 61
- Details of grants issued for shrines under administration of Auqaf in Multan (*Question No. 3596**) 65
- Details of income, expenditures and renovation of Darbar Baba Turrt Murad, Jinnah Garden Lahore (*Question No. 5252**) 80
- Details of income and expenditures of shrines and mosques under control of Auqaf Department in tehsil Taxila (*Question No. 190**) 99
- Details of income and expenditures of shrines under administration of Auqaf Department in Faisalabad (*Question No. 4244**) 70
- Details of land of Auqaf Department and its income and expenditures in Gujranwala since 2001 (*Question No. 4588**) 74
- Details of land of Auqaf, encroachments and steps taken by Government in district Bhakkar (*Question No. 284**) 100
- Details of land, lease, illegal possession, income and expenditures of Auqaf Department, Bahawalnagar (*Question No. 4116**) 67
- Details of property of Auqaf, staff and income in district Sheikhpura (*Question No. 3545**) 64
- Details of recruitments in Auqaf Department in district Gujranwala since 2003 (*Question No. 4587**) 72
- Details of shrines and mosques of Auqaf Department in district Bahawalpur, Bahawalnagar and Rahim Yar Khan (*Question No. 4232**) 69
- Details of particulars of Data Darbar and Darbar Baba Mustafa (*Question No. 5251**) 78
- Number of mosques and shrines under control of Auqaf Department Gujrat and details of staff, income and expenditures thereof (*Question No. 5775**) 83

AUTHORITIES-

- Of the House 5

ZIZ ASLAM, SHEIKH**QUESTIONS regarding-**

- Details of state land in Sadiqabad and allotment thereof (*Question No. 5515**) 496
- Details of policy about handing over Technical/Commercial Colleges to N.G.Os (*Question No. 6571**) 195
- Details of state land in Sadiqabad and leases and illegal possessors thereof (*Question No. 5514**) 495

	Page No.
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR.	
BILLS -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	406, 419
-The Punjab Prohibition of Kite Flying Activities Bill, 2005 (<i>Moved for introduction in the House</i>)	399
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Death of seven years old child due to torture in Narowal	104
POINTS OF ORDER regarding-	
-Construction of Gurdwara in place of Masjid Shaheed Gunj	383
-Frauds in local bodies elections	18
QUESTIONS regarding-	
-Details of financial aid under permanent rehabilitation scheme in district Sialkot since January 2003 (<i>Question No. 6266*</i>)	96
-Land for pasture in village No. 9,14-GB tehsil Nankana and details of illegal possessors thereupon (<i>Question No. 4832*</i>)	485
-Problems taken place due to dismissal of teachers recruited in 1995-96 (<i>Question No. 2156*</i>)	244
-Start of classes in school buildings constructed in tehsil Depalpur (<i>Question No. 2467*</i>)	248
ASAD ASHRAF, DR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of Local Transport routs, allotment and number thereof in district Lahore (<i>Question No. 6406*</i>)	96
-Problems of implementation upon E & P Rules of DAE and start of Commerce education in TEVTA (<i>Question No. 6283*</i>)	188
ASAD MUAZZAM, DR.	
QUESTION regarding-	
-Possession over graveyard adjacent to Khalisa College Faisalabad and Government steps (<i>Question No. 3456*</i>)	478
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY	
BILL -	
-The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	406
ASGHAR ALI QAISER, MALIK	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Establishment of torture cells in Kot Lakhpat and Camp Jail	392
CALL ATTENTION NOTICE regarding-	
-Gang rape with daughter of labourer in Narwala Bangla (Faisalabad) and details of Government steps taken over it	284
QUESTIONS regarding-	
-Details of state land in Faisalabad and allotment thereof (<i>Question No. 5516*</i>)	498
-Details of utilization and possessors of state land in PP-69 Faisalabad (<i>Question No. 4000*</i>)	481

INDEXPage
No.**A**

ABDUL ALEEM SHAH, SYED	
QUESTION regarding-	
- Problems of students in school of Physio-therapy Lahore (<i>Question No 3905*</i>)	362
ABID HUSSAIN CHATTHA, MR.	
QUESTION regarding-	
- Establishment of Burn Unit in DHQ Hospital Sheikhpura (<i>Question No 4067*</i>)	373
ABIDA JAVED, MRS.	
BILL -	
- The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill, 2005	408
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
- Death of seven children due to a road accident at Motor Way	116
- Establishment of illegal mini cinema houses in residential areas of Lahore	512
- Establishment of torture cells in Kot Lakhpat and Camp Jail	392
- Refusal by doctors of Mayo Hospital for treatment of ten years old girl	389
- Spread out of epidemics in Kasur Pura Lahore due to polluted drinking water	514
- Suspension of doctors and nurses instead of administration staff by Health Minister during visit to Mayo Hospital	515
AGENDA-	
- For the session held on 15 th September, 2005	3
- For the session held on 16 th September, 2005	121
- For the session held on 19 th September, 2005	219
- For the session held on 20 th September, 2005	307
- For the session held on 21 st September, 2005	435
AHSAN RAZA, RAI	
EXTENSION IN PERIOD FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
- The Punjab Prevention of Domestic Violence Bill, 2003	210
ALA-UD-DIN, SHEIKH	
POINT OF ORDER regarding-	
- Deduction of state duty on cheques by the banks	537
ANNOUNCEMENT regarding-	
- Release of Babu Nafees Ahmed Ansari and Muhammad Ashraf Khan, MPAs on bail	382
ARMUGHAN SUBHANI, MR. (Minister for Power)	
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-	
- Improper behaviour of SDO & XEN. WAPDA, Muslim Town with MPA	214